نیک اعمال کے فضائل پر مشتمل 2000 سے زائد احادیث مبارکہ کا مستند مجموعہ

الْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح

ترجمہ بنام

جنّت میں لے جانے والے اعمال

مؤلف

حافظ محمد شرفُ الدین عبد المومن بن خلف دمیاطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی

متوفی ۷۰۵ھ

”جنتی اعمال اپنالو“ کے 15 حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی 15 نیّتیں

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“

(المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص۱۸۵)

دومدنی پھول: (۱) بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچھی نیّتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

1...... رِضائے الٰہی عَزَّوَجَلَّ کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔

2...... حتَّی الوسع اِس کا باوُضو اور

3...... قبلہ رو مطالعہ کروں گا۔

4...... قرآنی آیات اور

5...... احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا۔

6...... جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور

7...... جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسمِ مبارک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔

8...... فرامینِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر عمل کی کوشش کروں گا۔

9...... اس روایت ”عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذِکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔“ (حلیۃ الاولیاء، رقم ۱۰۷۵۰، ج۷، ص۳۳۵) پر عمل کرتے ہوئے اس کتاب میں دیئے گئے واقعات دوسروں کو سنا کر ذکرِ صالحین کی برکتیں لُوٹوں گا۔

10...... (اپنے ذاتی نسخے پر) عند الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔

11...... (اپنے ذاتی نسخے کے) یادداشت والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا۔

12...... دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔

13...... اس حدیثِ پاک ”تَھَادَوْا تَحَابُّوْا یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔“ (مؤطا امام مالک، ج۲، ص۴۰۷، رقم: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (کم از کم ۱۲ عدد یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔

14...... اس کتاب کے مُطالعہ کا ثواب ساری اُمت کو اِیصال کروں گا۔

15...... کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو مطلع کروں گا۔

نیک اعمال کے فضائل پر مشتمل 2000 سے زائد احادیث کا مستند مجموعہ

اَلْمَتْجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح

ترجمہ بنام

جنت میں لے جانے والے اعمال

مؤلف

حافظ ابو محمد شرفُ الدین عبدالمُؤمن بن خَلَف دِمیاطی علیہ رحمۃ اللہ الہادی متوفی ۷۰۵ھ

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	:	اَلْمَتجَرُ الرَّابِح فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِح
ترجمہ بنام	:	جنت میں لے جانے والے اعمال
مؤلف	:	حافظ ابو محمد شرف الدین دمیاطی علیہ رحمۃ اللہ الہادی
پیش کش	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ تراجم کتب)
اشاعت	:	۱۴۲۶ھ بمطابق 2005ء
اشاعت	:	۱۴۳۰ھ مطابق 2009ء تعداد: 2000
اشاعت	:	۱۴۳۱ھ مطابق 2010ء تعداد: 6000
اشاعت	:	۱۴۳۲ھ مطابق 2011ء تعداد: 10000
اشاعت	:	۱۴۳۳ھ مطابق 2012ء تعداد: 5000
اشاعت	:	۱۴۳۴ھ مطابق 2013ء تعداد: 4000
اشاعت	:	۱۴۳۵ھ مطابق 2014ء تعداد: 5000
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

المدینۃ العلمیۃ کا ای میل ایڈریس

ilmia@dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

المدینة العلمیة

از: بانیٔ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ

مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینة العلمیة**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء ومُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کتبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ

(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب

(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

(۶) شعبۂ تخریج

''**المدینة العلمیة**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمع

رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسْعَ سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''المدینۃ العلمیۃ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

ضمنی فہرست

نمبر شمار	ضمنی فہرست	صفحہ نمبر

تفصیلی فہرست

پیشِ لفظ

فی زمانہ مسلمانوں کی اکثریت نیک اعمال کے معاملے میں بے حد غفلت وسستی میں مبتلاء دکھائی دیتی ہے۔عبادات میں رغبت نہ ہونے کے برابر ہے جبکہ گناہوں کا بازار خوب گرم ہے۔عبادات میں رغبت نہ ہونے کی دو بڑی وجوہات ہوسکتی ہیں،ایک تو اِن کی ادائیگی میں مشقت کا محسوس ہونا اور دوسری اِن عبادات کے بدلے حاصل ہونے والے انعامات سے لاعلم ہونا۔نیک اعمال کے بدلے انسان کن انعامات کا مستحق ہوتا ہے اور اسے کیسی کیسی عظیم نعمتوں سے نوازا جائے گا،زیرِ نظر کتاب ''**جنت میں لے جانے والے اعمال**'' انہی اُمور کے بیان پر مشتمل ہے۔یہ کتاب عظیم محدث حافظ شرف الدین دمیاطی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز تالیف ''**اَلْمَتْجَرُ الرَّابِحُ فِیْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ**'' کا اردو ترجمہ ہے۔اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصولِ علم،نماز،روزہ،حج،زکوۃ،دیگر صدقات،تلاوتِ قرآن،صبر،حسن اخلاق،توبہ،خوفِ خداعزوجل اور درود پاک کے ثواب کے بارے میں 2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے خود میں عمل کا جذبہ بیدار ہوتا محسوس کریں گے ان شاء اللہ عزوجل۔یہ کتاب نہ صرف عام مسلمانوں کے لئے مفید ہے بلکہ نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے مبلغین،ائمہ مساجد اور خطباء عظام کے لئے اس میں کثیر مواد موجود ہے۔

اس کتاب پر انتہائی احتیاط سے درج ذیل کام کیا گیا ہے۔

☆ترجمہ میں آسان فہم الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔

☆ہر حدیث کی تخریج اصل ماخذ سے کی گئی ہے۔

☆آیات کا ترجمہ امام اہل سنت مجددِ دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے شہرۂ آفاق ترجمۂ قرآن ''کنزالایمان'' سے درج کیا گیا ہے۔

☆بعض احادیث میں مشکل الفاظ کے معانی ومطالب بریکٹ میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

☆اکثر راویوں کے ناموں پر اعراب لگادیئے گئے ہیں۔

☆کسی حدیث کے بارے میں مؤلف کی طرف سے بیان کردہ تفصیل کو وضاحت کے عنوان سے من وعن درج کر دیا گیا ہے۔

الغرض! اس کتاب کو آپ تک پہنچانے کے لئے تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے متعدد مدنی علماء نے مسلسل محنت کی ہے۔اس ترجمے کی خوبیاں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عطا اور میٹھے میٹھے مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ کی عنایتوں اور اسلافِ عظام رضی اللہ عنہم نیز بانی دعوتِ اسلامی امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی برکتوں کا نتیجہ ہیں اور اس میں پائی جانے والی خامیوں میں ہماری نادانستہ کوتاہی کو دخل ہے۔اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دوسرے مسلمانوں کو اس کے مطالعہ کی ترغیب دے کر نیکی کی دعوت کو عام کرنے کا ثواب لُوٹیے۔نیز اس کے علاوہ متعدد کتب پر بیک وقت کام جاری ہے۔ عنقریب ایک اور ضخیم کتاب ''جہنم میں لے جانے والے اعمال (اَلزَّوَاجِرُ عَنِ اقْتِرَافِ الْکَبَائِرِ لِابْنِ حَجَرِ الْھَیْتَمِی)'' بھی آپ کے سامنے پیش کی جائے گی ان شاءاللہ عزوجل

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش'' کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کو دن گیارھویں رات بارھویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

حالاتِ مؤلف

امام حافظ شرفُ الدین عبدُ المُؤمن بن خَلَف دِمْیَاطِی رحمۃ اللہ علیہ

نام ونسب:

امام حافظ شیخ المحدثین ابو محمد شرف الدین عبد المؤمن بن خلف بن ابو الحسن بن شرف الدین بن خضر بن موسیٰ تونی دمیاطی شافعی المعروف ابن الماجد۔

پیدائش ووفات:

آپ ۶۱۳ھ بمطابق 1217ء میں پیدا ہوئے اور ۷۰۵ھ بمطابق 1306ء میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔

حُصولِ علم:

آپ کی پیدائش ۶۱۳ھ میں مصر کے ایک قصبہ ''تونہ'' میں ہوئی۔ آپ کی عمر کا ابتدائی حصہ مصر کے مشہور شہر ''دمیاط'' میں گزرا اس شہر میں آپ نے اپنے مذہب شافعی میں تفقہ حاصل کیا اور یہیں امام ابو المکارم عبداللہ بن منصور سعدی اور امام ابو عبداللہ حسین بن منصور سعدی سے قراءت کا علم اور حدیث کا سماع کیا اور شیخ ابو عبداللہ محمد بن موسیٰ بن نعمان سے بھی حدیث کا سماع کیا جنہوں نے امام دمیاطی کو حدیث کے علم کی طرف متوجہ کیا ورنہ انہوں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی فقہ اور اُصولِ فقہ کی طرف اپنی توجہ مبذول کر رکھی تھی۔ اس کے بعد آپ مصر کے شہر اسکندریہ منتقل ہو گئے اور وہاں پر سنہ ۶۳۰ھ میں علما کے جمِ غفیر سے علم حدیث کا سماع کیا۔ اس کے بعد آپ قاہرہ تشریف لے گئے اور علم حدیث کی روایت اور درایت میں اعلیٰ مقام حاصل کیا اور حافظ ذکی الدین عبد العظیم منذری مصنف ''الترغیب والترہیب'' سے وابستہ رہے اور ان سے علم حدیث کی سماعت کی اور شرفِ تلمذ طے کیا۔ پھر آپ نے ۶۴۳ھ میں حج کے لئے حرمین شریفین کا سفر کیا اور پھر ۶۴۵ھ میں شام کا سفر کیا پھر جزیرہ کا پھر دو مرتبہ عراق کا، ان ممالک میں موجود اکابرینِ اسلام سے علوم کا سماع کیا اور علم کا خوب نفع حاصل کیا۔ اس طرح سے آپ نے دمشق، حماۃ اور حلب کے مشائخ سے بھی علم حاصل کیا اور حلب میں حافظ ابو الحجاج یوسف بن خلیل کے حلقہ میں کافی عرصہ گذارا اور پھر ماردین اور بغداد میں بھی علمی سفر کیا۔ آپ کی اکثر سکونت دمشق اور قاہرہ میں رہی جہاں آپ نے علم کی اشاعت کی اور طلبا، فقہاء اور علماء نے آپ سے خوب استفادہ کیا۔ آپ علم کے میدان میں اس درجہ ترقی کر گئے تھے کہ امام تاج الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب

طبقات الشافعیہ الکبریٰ میں آپ کا ان الفاظ میں تذکرہ کیا:

" حافظ زمانہ واستاذ الاستاذین فی معرفة الانساب و امام اھل الحدیث المجمع علی جلالته،الجامع بین الدرایة والروایة با لسند االعالی القدر"

امام حافظ مزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:"ما رایت احفظ منه"

حافظ برزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کان آخر من بقی من الحفاظ واھل الحدیث اصحاب الروایه العالیه والدرایه الوافرة"

حافظ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"العلامة الحافظ الحجة احد الائمة الاعلام وبقية نقاد الحدیث رحل سمع الکثیر ومعجمعه نحو الف وما ئتین و خمسین شیخا وله تصانیف فی الحدیث وا لعوالی والفقه واللغه وغیر ذلك ومحاسنه جمة،کان ملیح الھیئة حسن الخلق بساما فصیحا لغویامقرء اجید العبارة کبیر النفس صحیح الکتب مفیدا جید المذاکرة موسعا علیه الرزق وله حرمة وجلالة."

امام ابوحیان اندلسی رحمۃ اللہ علیہ ان کی مدح میں فرماتے ہیں:

"حافظ المشرق والمغرب"

ان اکابرین اسلام کے ان اقوال اور شہادتوں سے آپ کی حدیث وفقہ اور دیگر علوم میں شان وشوکت اور مرتبہ کا پتہ چلتا ہے ،اسی طرح سے آپ کی تالیف وتصنیف کردہ کتب کے مطالعہ سے بھی آپ کی رفعت اور منزلت کا اندازہ ہوتا ہے جس طرح سے کہ آپ کے اساتذہ اور تلامذہ کے اسماءِ گرامی سے آپ کے علم اور اخذ وسماع کا علم ہوتا ہے۔"

آپ کے اساتذہ کرام:

ابن مقیر ،یوسف بن عبدالمعطی محلی ،علم بن صابونی ،کمال بن ضریر ،ابنِ علیق ،ابن قمیرہ ،موہوب جوالیقی ،ہبۃ اللہ بن محمد بن مفرج ،شعیب بن زعفران ،ابنِ رواج ،ابنِ رواحہ ،ابن جمیزی ،رشید بن سلمہ ،مکی بن علان ،قزاز ،ابن بری نحوی ،ابن کلیب ،حافظ بوصیری اور امام سلفی ،شہدہ ،حافظ ابن عساکر اور محدث ابن شاتیل کے بہت سے شاگردوں سے بھی علم حدیث کی سماعت کی۔حافظ ذکی

الدین منذری صاحب ''الترغیب والترھیب'' سے بھی ایک عرصہ تک حدیث کی سماعت کرتے رہے حتّٰی کہ ان کے جانشین ہوئے ،آپ کے اساتذہ کی تعداد جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے الدرر کامنۃ میں نقل کی ہے ایک ہزار دو سو پچاس (۱۲۵۰) ہے۔''

شاگردان گرامی:

(۱) کمال الدین بن العدیم (۲) ابوالحسن الیونینی (۳) قاضی علم الدین اختائی (۴) علم الدین القونوی (۵) شیخ اثیر الدین ابوحیان نحوی صاحب تفسیر بحر محیط (۶) حافظ فتح الدین ابنِ سید الناس (۷) العلم البرزالی (۸) زکی الدین المزی (۹) العمر النویری (۱۰) امام النووی (۱۱) علامہ تقی الدین السبکی (۱۲) حافظ ابوعبداللہ محمد بن شامہ وغیرہ رحمھم اللہ تعالیٰ''

ظاھری اور باطنی حسن وجمال اور شکل وصورت:

آپ کی ذات ستودہ صفات میں وجاہت ،احترام اور جلالت آشکار رہتی تھی ،رزق ومعیشت میں خوب وسعت تھی ، آپ کو مشیخۃ الظاھریہ اور مشیخۃ المنصوریہ کے بڑے اور اہم عہدوں پر فائز کیا گیا۔امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:'' آپ کی صورت حسین اور جاذب نظر تھی ،حسن اخلاق کے پیکر اور خندہ رو ،گفتگو میں فصاحت نثار ہوتی تھی ،لغت کے ماہر تھے ،قراءت میں روانی تھی ،جید العبارۃ تھے ،مختلف فنون پر حاوی تھے ،بہترین مذاکرہ اور اچھے عقیدہ کے مالک تھے۔''

وفات:

امام دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ ساری زندگی علوم اسلامیہ کی تحصیل ،تدریس اور تصنیف میں مشغول رہے بالخصوص علم حدیث کی خدمت میں آپ نے ایک طویل عرصہ گزارا۔آپ کی وفات بقول حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ کے اس طرح سے پیش آئی کہ اپنے گھر کا زینہ چڑھتے ہوئے اچانک بے ہوش ہوگئے اور خالق حقیقی سے جاملے اور حافظ ابن تغری بردی نے آپ کی وفات کی یہ صورت لکھی ہے کہ آپ قاہرہ میں عصر کی نماز پڑھنے کے بعد اچانک بے ہوش ہوگئے تو انہیں ان کے گھر لے جایا گیا اور اسی وقت وفات پاگئے ،یہ دن اتوار کا تھا تاریخ ۱۵ ذوالقعدہ ۷۰۵ھ کی تھی اور آپ کو قاہرہ میں باب النصر کے قبرستان میں دفن کیا گیا ،آپ کی نماز جنازہ قاضی بدرالدین ابن جماعہ نے پڑھائی۔

آپ کی تصنیفات:

امام دمیاطی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سی مفید کتب یادگار چھوڑیں جن میں سے بعض کے نام یہ ہیں:

۱......اخبار عبد المطلب بن عبد مناف

۲......اخبار بني نوفل

۳......الاربعون الابدال فی تساعیات البخاری و المسلم

٤......الاربعون الحلبية فی الاحکام النبوية

٥......الاربعون فی الجهاد

٦......الاربعون المتباينة بالاسناد المخرجة على الصحيح من حديث اهل بغداد

۷......الاربعون الصغرى (مختصر الكتاب السابق)

۸......التسلي والاغتباط بثواب من تقدم من الافراط

۹......جزء فيه احاديث عوال وابدال وموافقات و تساعيات ومسافحات واناشيد ومقطعات

۱۰......ذكر ازواج النبي ﷺ واولاده واسلافه

۱۱......الذكروالتسبيح عقيب الصلوت

۱۲......السيرة النوية

۱۳......صيام ستةشوال (افادفيه اجادوجمع مالم يسبق اليه)

١٤......العقد المثمن فيمن اسمه عبد المؤمن

١٥......فضل الخيل

١٦......قبائل الخزرج (ويسمى ايضا:اخبار قبائل الخزرج اخی الاوس)

۱۷......قبائل الاوس

۱۸......كشف المغطى فی تبيين الصلوة الوسطى

۱۹......المائة التساعية فی الموافقات والابدال العالية

۲۰......المتبحر الرابح فی ثواب العمل الصالح

۲۱......المجالس البغدادية

۲۲......المجالس الدمشقية

۲۳......مختصر فی سيرة سيد البشر

٢٤......معجم شيوخ الدمياطي

۲۵......حواشی علی البخاری

۲۶......حواشی علی مسلم

علامہ ابن شاکر کتبی ''فوات الوفیات'' میں فرماتے ہیں کہ ان کی کتب پالکی میں حدیث اور لغت کے فن میں پچیس جلدوں میں اٹھائی گئیں۔''

شعبہ تراجم کتب

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ترجمۃ المؤلف من المتجر الرابح فی ثواب العمل الصالح،الدررالکامنۃ فی اعیان المئۃ الثامنۃ ۲/ ۴۱۷،المنھل الصافی والمستوفی بعد الوافی،۷/ ۳۶۷،تذکرۃ الحفاظ للذھبی،۴/ ۱۷۹،شذرات الذھب،۶/ ۱۴۸،الطبقات الشافعیۃ الکبری،۱۰/ ۱۰۲،فھرس الفھارس،۱/ ۴۰۶،معجم الذھبی،۱/ ۶۹،فوات الوفیات،۲/ ۴۰۹۔

لوگوں سے سوال نہ کرنے کی فضیلت

حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ، اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:

((مَنْ تَکَفَّلَ لِیْ اَنْ لَّا یَسْاَلُ النَّاسَ شَیْئًا وَاَتَکَفَّلُ لَهُ بِالْجَنَّةِ))

یعنی ''جوشخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے، تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرت سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔

("سنن أبي داود"، كتاب الزكاة، باب كراهية المسألة، الحديث: ۱۶۴۳، ص ۱۷۰.)

شرفِ انتساب

دنیائے اسلام کی اُن دو عظیم ہستیوں کے نام جنھوں نے امتِ مسلمہ کو گناہوں کی دلدل سے نکالنے میں اپنا تاریخی کردار ادا کیا یعنی

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجدد دِین وملت، پروانۂ شمع رسالت الشاہ المفتی الحافظ

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

اور

شَیخِ طریقت، عاشقِ اَعلیٰ حضرت، امیرِ اہلِ سنت، بانیِ دعوتِ اسلامی

حضرت علامہ مولانا **ابو بلال محمد الیاس عطار** قادری رَضَوی

دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَۃ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

علم کے فضائل

علم اور علماء کا ثواب

قرآن مجید فرقان حمید میں کئی مقامات پر علم کے فضائل بیان کئے گئے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ (پ۳، آل عمران: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ نے گواہی دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ عزوجل نے گواہی کی ابتداء اپنی ذات مقدس سے فرمائی پھر دوسرے درجہ میں ملائکہ اور تیسرے درجہ میں اہل علم کا ذکر فرمایا۔ اگرچہ ہمارے لئے علم کی فضیلت میں اللہ عزوجل کا یہی فرمان کافی تھا لیکن رب تبارک وتعالیٰ نے فرمایا،

(2) بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ (پ۲۱، العنکبوت: ۴۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بلکہ وہ روشن آیتیں ہیں ان کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا۔

(3) وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا یَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ (پ۲۰، سورۃ العنکبوت: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

(4) اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ۲۲، سورۂ فاطر: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(5) یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط (پ۲۸، المجادلہ: ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تمہارے ایمان والوں کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

(6) هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ط اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ (پ۲۳، الزمر: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

علم کے فضائل پر مشتمل احادیثِ مبارکہ:

(۱) ...... حضرتِ سیدنا امیر مُعاوِیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور میں تو تقسیم کرنے والا ہوں اور عطا کرنے والا اللہ عزوجل ہے۔ اس امت کا معاملہ ہمیشہ درست رہے گا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے اور اللہ عزوجل کا حکم آجائے۔'' (صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا الخ، رقم ۷۱، ج۱، ص ۴۲)

جبکہ طبَرانی شریف کی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ''میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ، ''علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عزوجل سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۹۲۹، ج۱۹، ص ۳۹۵)

(۲) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے اور انسان کے فقیہ ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہی کافی ہے اور انسان کے جاہل ہونے کے لئے اپنی رائے کو پسند کرنا ہی کافی ہے۔'' (طبرانی اوسط، باب المیم، رقم ۸۶۹۸، ج۶، ص ۲۵۷)

(۳) ...... حضرتِ سیدنا حُذَیفہ بن یَمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ''علم کی فضیلت عبادت کی فضیلت سے بڑھ کر ہے اور تمہارے دین کا بہترین عمل تقویٰ یعنی پرہیزگاری ہے۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۳۹۶۰، ج۳، ص ۹۲)

(٤) ...... حضرتِ مُعاذ بن جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا،''علم حاصل کرو کیونکہ اللہ عزوجل کی رضا کے لیے علم سیکھنا خشیت، اسے تلاش کرنا عبادت، اس کی تکرار کرنا تسبیح اور اس کی جستجو کرنا جہاد ہے اور لاعلم کو علم سکھانا صدقہ ہے اور اسے اہل پہ خرچ کرنا قربت یعنی نیکی ہے کیونکہ علم حلال اور حرام کی پہچان کا ذریعہ ہے اور اہلِ جنت کے راستے کا نشان ہے اور وحشت میں باعث تسکین ہے اور سفر میں ہم نشین ہے اور تنہائی کا ساتھی ہے اور تنگدستی و خوشحالی میں راہنما ہے، دشمنوں کے مقابلے میں ہتھیار ہے اور دوستوں کے نزدیک زینت ہے، اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے قوموں کو بلندی و برتری عطا فرما کر بھلائی کے معاملہ میں قائد اور امام بنا دیتا ہے پھر ان کے نشانات اور افعال کی پیروی کی جاتی ہے اور ان کی رائے کو حرف آخر سمجھا جاتا ہے اور ملائکہ ان کی دوستی میں رغبت کرتے ہیں اور ان کو اپنے

پَروں سے چھوتے ہیں اوران کے لئے ہر خشک وتر چیز اور سمندر کی مچھلیاں اور جاندار اور خشکی کے درندے اور چوپائے استغفار کرتے ہیں کیونکہ علم جہالت کے مقابلہ میں دلوں کی زندگی ہے اور تاریکیوں کے مقابلہ میں آنکھوں کا نور ہے، علم کے ذریعے بندہ اخیار یعنی اولیاء کی منازل کو پالیتا ہے اور دنیا وآخرت میں بلند مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے اور علم میں غور وفکر کرنا روزوں کے برابر ہے اور اسے سیکھنا سکھانا نماز کے برابر ہے، اسی کے ذریعہ صلہ رحمی کی جاتی ہے اور اسی سے حلال وحرام کی معرفت حاصل ہوتی ہے اور یہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کے تابع ہے اور خوش بختوں کو علم کا الہام کیا جاتا ہے جبکہ بد بختوں کو اس سے محروم کردیا جاتا ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب العلم، باب الترغیب فی العلم، رقم ۸، ج۱، ص ۵۲)

(۵) ...... حضرتِ سیدنا سَمُرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ''قیامت کے دن علماء کی سیاہی اور شہداء کے خون کو تولا جائے گا'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''اور علماء کی سیاہی شہداء کے خون پر غالب آجائے گی۔''

(تاریخ بغداد، ج۲، ص ۱۹۰)

(۶) ...... حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحب جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، کہ ''اس علم کو قبض ہونے سے پہلے حاصل کرلو اور اس کے قبض ہونے سے مراد اس کا اٹھالیا جانا ہے۔'' پھر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت اور بیچ کی انگلیاں ملاکر ارشاد فرمایا کہ ''عالم اور متعلم خیر میں حصہ دار ہیں اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں میں کوئی بھلائی نہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، رقم ۲۲۸، ج۱، ص ۱۵۰)

(۷) ...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیس الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ عزوجل کے مجھے علم اور ہدایت کے ساتھ مبعوث کرنے کی مثال اس بارش کی طرح ہے جو بنجر زمین کے ایک اچھے ٹکڑے پر برسی، جس نے اسے قبول کیا اور اس پانی سے گھاس اگائی اور بہت سے درخت لگائے اور وہاں کچھ خشک زمینیں ایسی تھیں جنہوں نے پانی کو روک لیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے لوگوں کو نفع پہنچایا تو انہوں نے اسے پیا اور پلایا اور کاشت کاری کی اور یہی بارش جب زمین کے دوسرے ٹکڑے تک پہنچی جس کی سطح ہموار تھی جو نہ تو پانی روکتی تھی اور نہ ہی گھاس اگاتی تھی پس یہ مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ عزوجل کا دین سیکھ کر دوسروں کو سکھایا اور جس چیز کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے اس نے اسے نفع پہنچایا اور اس نے علم سیکھا اور سکھایا اور اس شخص کی مثال ہے جس نے علم کی طرف سر نہ اُٹھایا (یعنی علم سے نفع حاصل نہ کیا) اور نہ ہی اس ہدایت کو قبول کیا جو میرے ساتھ بھیجی گئی۔ (صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم ۷۹، ج۱، ص ۴۶، بتغیر قلیل)

(۸)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ''حسد (جائز) نہیں مگر دو آدمیوں سے، پہلا وہ شخص ہے جسے اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور اسے حق کے معاملہ میں خرچ کرنے پر مقرر کر دیا اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے مطابق فیصلہ کرے اور اسے دوسروں کو سکھائے۔''

(صحیح بخاری، کتاب العلم، رقم ۷۳، ج۱، ص۴۳)

وضاحت:

اس حدیث میں حسد سے مراد غِبطَہ یعنی رشک ہے اور دوسرے کی نعمت کی اپنے لئے تمنا کرنا غبطہ کہلاتا ہے جبکہ اس کی نعمت کے زوال کی تمنا نہ کی جائے۔

(۹)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو علم کی تلاش میں کسی راستے پر چلتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے اور بے شک فرشتے طالب العلم کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور بے شک زمین وآسمان میں رہنے والے یہاں تک کہ پانی میں مچھلیاں عالم دین کے لئے استغفار کرتی ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کی دیگر ستاروں پر اور بے شک علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، بیشک انبیاء علیہم السلام درہم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ نفوسِ قدسیہ علیہم السلام تو صرف علم کا وارث بناتے ہیں، تو جس نے اسے حاصل کر لیا اس نے بڑا حصہ پالیا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل العلماء الخ، رقم ۲۲۳، ج۱، ص۱۴۵)

(۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اس امت کے علماء دو شخص ہیں ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اس نے وہ علم لوگوں کو سکھایا لیکن اس کے بدلے کسی شے کے حصول کا لالچ نہ کیا اور نہ ہی اس کے بدلے مال حاصل کیا اور یہ وہی شخص ہے جس کے لئے سمندر میں مچھلیاں اور خشکی میں چلنے والے جانور اور فضاء میں پرندے استغفار کرتے ہیں اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا اور اس نے اسے اللہ کے بندوں سے بُخل کرتے ہوئے چھپایا اور لالچ کرتے ہوئے اس کے بدلے مال کمایا، یہ وہی شخص ہے جسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی اور ایک منادی نداء کرے گا کہ ''یہ وہ شخص ہے جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا تو اس نے اسے اللہ تعالیٰ کے بندوں سے بُخل کرتے ہوئے روک لیا اور لالچی

ہوکراس کے ذریعے مال کمایا۔'' اس کا حساب ختم ہونے تک اسی طرح نداء ہوتی رہے گی۔ (طبرانی اوسط، باب المیم، رقم ۷۱۸۷، ج۵، ص ۲۳۷)

(۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عزوجل کے ذکر، اس کی پسندیدہ چیزوں نیز عالم اور علم سیکھنے والے کے علاوہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مثل الدنیا، رقم ۴۱۱۲، ج۴، ص ۴۲۸)

(۱۲)...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''بیشک زمین پر علماء کی مثال ان ستاروں کی طرح ہے جن سے بحر وبر کی تاریکیوں میں رہنمائی حاصل کی جاتی ہے تو جب ستارے ماند پڑ جائیں تو قریب ہے کہ ہدایت یافتہ لوگ گمراہ ہو جائیں۔''

(مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۶۰۰، ج۴، ص ۳۱۴)

(۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں دو آدمیوں کا تذکرہ ہوا جن میں سے ایک عابد تھا اور دوسرا عالم، تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ شخص پر ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے اور زمین وآسمان والے یہاں تک کہ سوراخوں میں چیونٹیاں اور سمندر میں مچھلیاں لوگوں کو خیر سکھانے والوں کی بھلائی کی خواہاں ہیں۔''

(ترمذی، کتاب العلم، باب فضل الفقہ علی العبادۃ، رقم ۲۶۹۴، ج۴، ص ۳۱۳)

(۱۴)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن عالم اور عبادت گزار کو اٹھایا جائے گا تو عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شفاعت نہ کرلو ٹھہرے رہو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، رقم ۳۴، ج۱، ص ۵۷)

(۱۵)...... حضرتِ سیدنا ثَعْلَبَہ بن حَکَم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا فیصلہ کرنے کیلئے جب قیامت کے دن کرسی پر (اپنی شان کے لائق) جلوہ گر ہوگا۔ (جیسا کہ) اسکی شان کے لائق ہے، تو علماء سے فرمائے گا کہ ''بیشک میں نے اپنا علم اور حلم تمہیں اسی لئے دیا تھا تاکہ تمہاری خطاؤں کو معاف فرمادوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۳۸۱، ج۲، ص ۸۴)

(۱۶)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا

کہ ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کو اٹھائے گا تو علماء کو ان سے علیحدہ فرمادے گا۔ پھر فرمائے گا''اے علماء کے گروہ! میں نے تمہیں عذاب دینے کے لئے اپنا علم عطا نہیں فرمایا، جاؤ! میں نے تمہیں معاف فرمادیا۔'' (طبرانی اوسط، باب العین، رقم ۴۲۶۴، ج ۳، ص ۱۸۴)

وضاحت:

اس حدیث پاک اور اس کی مثل دیگر احادیث مبارکہ میں علماء کی جو فضیلت بیان کی گئی ہے اس سے مراد وہ عالم باعمل ہے جو اپنے علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی رضا کا طلب گار ہو، جبکہ بے عمل عالم کو تو قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب ہوگا اور جو عالم اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے علم حاصل نہ کرے وہ جنت کی خوشبو تک نہ سونگھ سکے گا اور وہ ان تین بدنصیبوں میں سے ایک ہوگا جنہیں سب سے پہلے جہنم میں جلایا جائے گا اس باب میں بہت سی صحیح احادیث آئی ہیں لیکن چونکہ ہماری یہ کتاب اعمال کے ثواب پر مشتمل ہے لہٰذا انہیں یہاں بیان نہیں کیا گیا۔

حضرتِ سیدنا فرقد سبخی علیہ الرحمۃ نے حضرتِ سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب دے دیا تو سیدنا فرقد علیہ الرحمۃ نے کہا کہ ''فقہاء تو اس معاملے میں آپ کی مخالفت کرتے ہیں؟'' تو حضرتِ سیدنا حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''تیری ماں تجھے روئے! کیا تو نے کبھی اپنی آنکھوں سے کسی فقیہ کو دیکھا ہے؟ فقیہ تو وہ ہوتا ہے جو دنیا میں زہد اختیار کرے، آخرت میں رغبت کرے، دین میں بصیرت رکھے، اپنے رب عزوجل کی عبادت پر ہمیشگی اختیار کرے، مسلمانوں کی عزت وآبرو کے معاملہ میں کمال درجہ پرہیزگار ہو، ان کے مال کے معاملہ میں پاکدامن ہو، ان کی جماعت کا خیرخواہ ہو اور توفیق دینے والا تو اللہ عزوجل ہی ہے جس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں۔''

(۱۷) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''عالم کو عابد پر ستر درجہ فضیلت حاصل ہے اور ان میں سے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا تیز رفتار گھوڑے کی ستر سال دوڑ کا سفر ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم الخ، رقم ۳۶، ج ۱، ص ۵۷)

(۱۸) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''ایک فقیہ عالم، شیطان پر ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہے۔'' (سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، رقم ۲۶۹۰، ج ۴، ص ۳۱۱)

(۱۹) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، کہ ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے کوئی ذریعہ دین میں غور وفکر سے افضل نہیں اور بیشک ایک فقیہ عالم شیطان پر ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہے اور ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون فقہ ہے۔'' (سنن الدار قطنی، کتاب البیوع، رقم ۳۰۶۶، ج ۳، ص ۹۷)

علم کی فضیلت کے بارے میں اقوالِ صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم:

امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں کہ ''عالم دین دن بھر روزہ رکھنے والے اور رات بھر قیام کرنے والے مجاہد سے افضل ہے اور جب عالم مر جاتا ہے تو اسلام میں ایک ایسا رخنہ پڑ جاتا ہے جسے اس عالم کے جانشین کے علاوہ کوئی پُر نہیں کر سکتا۔''

حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''علم کو لازم پکڑو، اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اللہ کی راہ میں قتل کئے جانے والے شہداء جب علمائے کرام کی عزت اور مرتبہ دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! اللہ عزوجل انہیں اس حال میں اٹھاتا کہ وہ عالم ہوتے اور بیشک کوئی شخص پیدائشی عالم نہیں ہوتا بلکہ علم تو سیکھنے سے آتا ہے۔''

حضرتِ سیدنا ابو الاسود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ، ''کوئی شے علم سے افضل نہیں، بادشاہ لوگوں پر حکمران ہیں اور علماء بادشاہوں پر حکمران ہیں۔''

حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ ''انسان کون ہیں؟'' فرمایا، ''علماء۔'' پھر پوچھا گیا کہ ''بادشاہ کون ہیں؟'' فرمایا، ''آخرت کے لئے دنیا سے روگردانی کرنے والے۔'' پھر پوچھا گیا کہ ''بے وقوف کون ہیں؟'' فرمایا، ''اپنے دین کے بدلے دنیا کمانے والے لوگ۔'' (المحدث الفاصل، ج ۱، ص ۲۰۵)

رضائے الٰھی عزوجل کے لئے علم سیکھنے اور سکھا نے کا ثواب

(۲۰)...... حضرتِ سیدنا صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خاتم المُرسلین، رحمۃ للعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں اپنا سرخ کمبل اوڑھے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم !میں علم حاصل کرنے آیا ہوں۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' طالب العلم کوخوش آمدید، بیشک طالب العلم کو ملائکہ اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں پھران میں بعض ملائکہ دیگر بعض ملائکہ پر سواری کرتے ہوئے طلب علم کی وجہ سے طالب العلم کی محبت میں آسمان دنیا تک پہنچ جاتے ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا کہ''جو شخص علم کی طلب میں گھر سے نکلتا ہے فرشتے اُس کے اِس عمل سے خوش ہوکراس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۳۴۷، ج ۸، ص ۵۴)

(۲۱)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کوفرماتے ہوئے سنا کہ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے علم کی جستجو میں نکلتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھول دیتا ہے اور فرشتے اس کے لئے اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور اس کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں اور آسمانوں کے فرشتے اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے استغفار کرتی ہیں اور عالم کو عابد پر اتنی فضیلت حاصل ہے جتنی چودھویں رات کے چاند کو آسمان کے سب سے چھوٹے ستارے پر اور علماء انبیاء کرام علیھم السلام کے وارث ہیں، بیشک انبیاء کرام علیھم السلام درھم ودینار کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ نفوسِ قدسیہ علیھم السلام تو علم کا وارث بناتے ہیں، لھذا جس نے علم حاصل کیا اس نے اپنا حصہ لے لیا اور عالِم کی موت ایک ایسی آفت ہے جس کا ازالہ نہیں ہوسکتا اور ایک ایسا خلا ہے جسے پُر نہیں کیا جاسکتا (گویا کہ) وہ ایک ستارہ تھا جو ماند پڑ گیا، ایک قبیلے کی موت ایک عالم کی موت سے زیادہ آسان ہے۔''

(بیہقی شعب الایمان، باب فی طلب العلم، رقم ۱۶۹۹، ج ۲، ص ۲۶۳)

(۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ''جو کوئی اللہ عزوجل کے فرائض سے متعلق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کلمات سیکھے اور اسے اچھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سکھائے تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔''

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بات سننے کے بعد کوئی حدیث نہیں بھولا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم الخ، رقم ۲۰، ج۱، ص۵۴)

(۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سب سے افضل صدقہ یہ ہے کہ مسلمان علم سیکھے، پھر اپنے اسلامی بھائی کو سکھائے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس بالخیر، رقم ۲۴۳، ج۱، ص۱۵۸)

(۲۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تمہارا کسی کو کتاب اللہ عزوجل کی ایک آیت سکھانے کے لئے جانا تمہارے لئے سو رکعتیں ادا کرنے سے بہتر ہے اور تمہارا کسی کو علم کا ایک باب سکھانے کے لئے جانا خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تمہارے لئے ہزار رکعتیں ادا کرنے سے بہتر ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل من تعلم القران وعلمہ، رقم ۲۱۹، ج۱، ص۱۴۲)

(۲۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرا کرو تو کچھ چن لیا کرو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! جنت کی کیاریاں کونسی ہیں؟'' فرمایا، ''علم کی محفلیں۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۱۱۱۵۸، ج۱۱، ص۷۸)

(۲۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے لہٰذا مومن اسے جہاں پائے وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔'' (سنن ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، رقم ۲۶۹۶، ج۴، ص۳۱۴)

وضاحت:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حکمت کو گمشدہ شے سے تشبیہ دینے سے مراد یہ ہے کہ مومن ہمیشہ علم کو تلاش کرتا رہتا ہے جیسا کہ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہو جائے تو وہ اسے تلاش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسے پالیتا ہے۔ اس بات کا ایک دوسرا معنی یہ ہے کہ جسکی چیز گم ہوجائے وہ اسے تلاش کرتا رہتا ہے اگر اسے وہ شے کسی بچے کے پاس بھی ملے تو بھی اسے لینے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتا، اسی طرح طالب العلم کو بھی چاہیے کہ وہ حصولِ علم میں کوئی عار محسوس نہ کرے۔ جبکہ اس کا تیسرا معنی یہ ہے کہ جس کے پاس کوئی گمشدہ چیز موجود ہو اس کے لئے جائز نہیں کہ اسے اس کے مالک سے چھپائے کیونکہ وہی اس کا حقدار ہے لہٰذا

عالم کو چاہیے کہ وہ اپنا علم طالب العلم پر خرچ کرے اور اس میں کنجوسی نہ کرے۔'' واللہ اعلم

(۲۷) ...... حضرت قبیصہ بن مُخارِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا،''اے قبیصہ! کیسے آئے؟'' میں نے عرض کیا،''میری عمر زیادہ ہوگئی اور ہڈیاں نرم پڑ گئیں ہیں، میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسی چیز سکھائیں جو میرے لئے مفید ہو۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''اے قبیصہ! (علم کی جستجو میں) تم جس پتھر یا درخت کے قریب سے بھی گزرے اس نے تمہارے لئے استغفار کیا۔''

(مسند امام احمد، مسند البصریین/حدیث قبیصہ بن مخارق، رقم ۲۰۶۲۵، ج ۷، ص ۳۵۲)

(۲۸) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جو صبح کو مسجد کی طرف بھلائی سیکھنے یا سکھانے کے ارادے سے چلے گا اسے کامل حج کرنے والے کا ثواب ملے گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۴۷۳، ج ۸، ص ۹۴)

(۲۹) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جو علم کی تلاش میں نکلتا ہے وہ واپس لوٹنے تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے۔''

(جامع ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، رقم ۲۶۵۶، ج ۴، ص ۲۹۴)

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث کے الفاظ یوں ہیں کہ آپ فرماتے ہیں،''میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا''جو میری اس مسجد میں صرف بھلائی کی بات سیکھنے یا سکھانے کیلئے آیا تو وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو کسی اور نیت سے آیا تو وہ غیر کے مال پر نظر رکھنے والے کی طرح ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب العلم، باب فضل العلماء، رقم ۲۲۷، ج ۱، ص ۱۴۹)

(۳۰) ...... امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جو بندہ علم کی جستجو میں جوتے، موزے یا کپڑے پہنتا ہے تو اپنے گھر کی چوکھٹ سے نکلتے ہی اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔'' (طبرانی اوسط، باب المیم، رقم ۵۷۲۲، ج ۴، ص ۲۰۴)

(۳۱) ...... حضرتِ سیدنا واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحب جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا،''جس نے علم کی جستجو کی اور اسے

پالیا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر کے دو حصے لکھے گا اور جس نے علم کی جستجو کی مگر اسے پا نہ سکا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے اجر کا ایک حصہ لکھے گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۶۵، ج۲۲ ص ۶۸)

(۳۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جسے علم کی طلب میں موت آجائے وہ اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے اور انبیاء کرام علیہم السلام کے درمیان درجۂ نبوت کا فرق ہوگا (یعنی مرتبۂ نبوت اور اس کے متعلق کمالات کے علاوہ ہر مرتبہ وکمال راہِ علم میں فوت ہونے والے کو عطا ہوگا)۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۹۴۵۴، ج۶ ص ۴۷۵)

(۳۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ذَرّ دَاء اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ''علم کا ایک باب جسے آدمی سیکھتا ہے اللہ عزوجل کے نزدیک ہزار رکعت نفل پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے اور جب کسی طالب العلم کو علم حاصل کرتے ہوئے موت آجائے تو وہ شہید ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب العلم، الترغیب فی العلم، رقم ۱۶، ج۱ ص ۵۴)

اقوال صحابہ وتابعین رضی اللہ عنہم

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''رات کے کچھ حصے میں علم کی تکرار کرنا مجھے ساری رات شب بیداری کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''

حضرتِ سیدنا ابو ذَرّ دَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''علم کا ایک مسئلہ سیکھنا میرے نزدیک پوری رات قیام کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔'' مزید فرماتے ہیں کہ ''جو یہ کہے، کہ علم کی جستجو میں رہنا جہاد نہیں اس کی رائے اور عقل ناقص ہے۔''

امام شافعی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''علم حاصل کرنا نوافل پڑھنے سے افضل ہے۔''

=== === ===

بحث اور جھگڑا ترک کرنے کا ثواب

(۳۴)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو غلطی پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے اس کے لئے جنت کے کنارے پر ایک گھر بنایا جائے گا اور جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑنا چھوڑ دے گا اس کے لئے جنت کے وسط میں ایک گھر بنایا جائے گا اور جس کا اخلاق اچھا ہوگا اس کے لئے جنت کے اعلیٰ مقام میں ایک گھر بنایا جائے گا۔''

(سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی المراء، رقم ۲۰۰۰، ج ۳، ص ۴۰۰)

(۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابودَرداء، ابواُمامہ اور واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایات کا خلاصہ ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جھگڑنا چھوڑ دو، میں حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا چھوڑنے والے کو جنت کے کنارے، وسط اور اعلیٰ درجے میں تین گھروں کی ضمانت دیتا ہوں، جھگڑنا چھوڑ دو، بے شک میرے رب عزوجل نے مجھے بتوں کی پُوجا سے منع کرنے کے بعد سب سے پہلے جھگڑا کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۷۶۵۹، ج ۸، ص ۱۵۲)

تعلیم ، تصنیف اور روایت بیان کرنے کا ثواب

پچھلے صفحات میں درج شدہ احادیث بھی اس باب کے عنوان پر دلالت کرتی ہیں، مزید احادیث درج ذیل ہیں۔

(۳۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''مومن کے انتقال کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو چیزیں اسے ملتی ہیں وہ یہ ہیں (۱) اس کا وہ علم جسے اس نے سکھایا اور پھیلایا اور (۲) نیک بیٹا جسے چھوڑ کر مرا، (۳) قرآن پاک جسے ورثہ میں چھوڑا، (۴) وہ مسجد جسے اس نے بنایا، (۵) مسافروں کے لئے کوئی گھر بنایا ہو، (۶) کسی نہر کو جاری کیا ہو، (۷) وہ صدقہ جاریہ جسے اس نے حالت صحت اور زندگی میں اپنے مال سے دیا ہو۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم ۲۴۲، ج۱، ص ۱۵۷)

(۳۷) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جب آدمی انتقال کرتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل جاری رہتے ہیں (۱) صدقہ جاریہ (۲) یا جس علم سے نفع حاصل کیا جاتا ہو (۳) یا نیک بچہ جو اس کے لئے دعا کرتا ہو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ، رقم ۱۶۳۱، ص ۸۸۶)

(۳۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ ''انسان کا بہترین ترکہ تین چیزیں ہیں، (۱) نیک بچہ جو اس کے لئے دعا کرے (۲) صدقہ جاریہ جس کا ثواب اس تک پہنچے (۳) وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم ۲۴۱، ج۱، ص ۱۵۷)

(۳۹) ...... حضرتِ سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا ''جس نے کسی کو علم سکھایا اسے اس علم پر عمل کرنے والے کا ثواب بھی ملے گا اور اس عمل کرنے والے کے ثواب میں بھی کمی نہ ہوگی۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم ۲۴۰، ج۱، ص ۱۵۶)

(۴۰) ...... حضرتِ سیدنا سَمُرَہ بن جُندَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''لوگوں نے ایسا کوئی صدقہ نہیں کیا جو علم کی اشاعت کی مثل ہو۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۶۹۶۴، ج۷، ص ۲۳۱)

(۴۱)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ جودوکرم والے کے بارے میں خبر نہ دوں؟ اللہ عزوجل سب سے زیادہ جودوکرم والا ہے اور میں اولادِ آدم علیہ السلام میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد ان میں سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جو علم حاصل کرے پھر اپنے علم کو پھیلائے، اسے قیامت کے دن ایک امت کے طور پر اٹھایا جائے گا اور ان کے بعد سب سے بڑا سخی وہ شخص ہے جو اللہ عزوجل کی رضا کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے یہاں تک کہ اسے قتل کردیا جائے۔''

(مسند ابویعلی، مسند انس بن مالک، رقم ۲۷۸۲، ج ۳، ص ۱۶)

(۴۲)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، کہ ''اللہ عزوجل کی قسم! تمہاری رہنمائی سے ایک شخص کو ہدایت مل جائے تو یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔''

(بخاری، کتاب الجہاد، رقم ۲۹۴۲، ج ۲، ص ۲۹۴)

(۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، کہ ''جو ہدایت کی طرف بلائے تو اسے ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اس پر گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی مثل گناہ لازم ہوگا اور ان پیروی کرنے والوں کے گناہ سے کچھ بھی کم نہ ہوگا۔''

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنۃ حسنۃ او سیئۃ الخ، رقم ۲۶۷۴، ص ۱۴۳۸)

(۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ ''اللہ عزوجل اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کچھ سنا پھر اسے اسی طرح آگے پہنچادیا جیسے سنا تھا، کیونکہ جن تک علم پہنچایا جائے گا ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہونگے''۔ (سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم ۲۶۶۶، ج ۴، ص ۲۹۹)

(۴۵)...... حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عزوجل اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی پھر دوسرے تک پہنچادی کیونکہ کچھ علم کے حامل زیادہ سمجھ دار لوگوں تک علم

پہنچاتے ہیں اور علم کے حامل کچھ افراد فقیہ نہیں ہوتے ۔ تین عمل ایسے ہیں کہ مومن کا دل ان میں خیانت نہیں کرتا (۱) خالص اللہ عزوجل کے لئے عمل کرنا (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی اور (۳) مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کی دعا (شیطان کے مکروفریب) حفاظت کرتی ہے اور جس کا مقصد دنیا کمانا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کے کام کو متفرق یعنی جدا جدا کردے گا اور اس کے فقر کو اس کے سامنے کردے گا اور اسے دنیا سے وہی ملے گا جو اس کے لئے لکھا گیا ہوگا اور جس کا مطلوب آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اسے اس کا مطلوب عطا فرمادے گا اور اس کے دل کو غنا سے بھر دے گا اور دنیا ذلیل ہوکر اس کے پاس آئے گی ۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقر، رقم ۶۷۹، ج ۲ ص ۳۵)

(۴٦) ...... حضرتِ سیدنا ابو رَزِین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' جو قوم اجتماعی طور پر کتاب اللہ کی تکرار کرتی ہے وہ اللہ عزوجل کی مہمان ہوتی ہے اور ملائکہ اسے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ وہ اٹھ کھڑے ہوں یا کسی دوسری بات میں مصروف ہوجائیں اور جو عالم موت، کثرتِ مصروفیت یا علم کے ناپید ہوجانے کے خوف سے علم کی طلب میں نکلے وہ اللہ عزوجل کی راہ میں دن رات آمدورفت رکھنے والے کی طرح ہے اور جس کا عمل اسے سست کردے اس کا نسب اسے تیز نہیں کرسکتا ۔''

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب سے پوچھا کہ '' میں رات کو تہجد پڑھوں یا علم لکھوں ؟'' تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ '' علم لکھا کرو ۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۸۴۴، ج ۲۲، ص ۳۳۷)

وضاحت:

امام صاحب علیہ الرحمۃ نے اپنے صاحبزادے کو علم لکھنے کا مشورہ اس لئے دیا کہ علم کا نفع دوسروں کو بھی حاصل ہوگا اور انہیں اپنے علم کے ثواب کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا ثواب بھی ملے گا جو اس علم سے ان کی زندگی میں یا موت کے بعد استفادہ کریں گے جبکہ تہجد پڑھنے کی صورت میں انہیں صرف اپنا ثواب ہی حاصل ہوسکے گا، واللہ تعالیٰ اعلم ۔

کتاب وسنت پر عمل کرنے کا ثواب

کتاب وسنت پر عمل کرنے کے ثواب کے بارے میں قرآن پاک کی کئی آیات ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ (پ۳، آل عمران:۳۱)

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔

(2) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (پ۵، النساء:۸۰)

ترجمۂ کنز الایمان: جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا۔

(3) اِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اَنْ یَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ؕ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ۝ (پ۱۸، النور:۵۱۔۵۲)

ترجمۂ کنز الایمان: مسلمانوں کی بات تو یہی ہے جب اللہ اور رسول کی طرف بلائے جائیں کہ رسول ان میں فیصلہ فرمائے کہ عرض کریں ہم نے سنا اور حکم مانا اور یہی لوگ مراد کو پہنچے اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیز گاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(4) فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ۣ الَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ (پ۹، الاعراف:۱۵۷، ۱۵۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوئے تم فرماؤ اے لوگو میں تم سب کی طرف اس اللہ کا رسول ہوں کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کو ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جلائے اور مارے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول بے پڑھے غیب بتانے والے پر کہ اللہ اور اس کی باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی غلامی کرو کہ تم راہ پاؤ۔

اس بارے میں احادیثِ کریمہ:

(۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے حلال کھایا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ایسے لوگ تو آپ کی امت میں بہت ہیں۔'' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''عنقریب میرے بعد ایک قوم میں ہوں گے۔'' (المستدرک للحاکم، کتاب الاطعمۃ، ذکر معیشۃ النبی، رقم ۷۱۵۵، ج۵ص۱۴۲)

(۴۸)...... حضرتِ سیدنا ابوشُرَیح خُزَاعِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے تو فرمایا کہ ''کیا تم گواہی نہیں دیتے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟'' ہم نے عرض کیا ''کیوں نہیں۔'' تو فرمایا کہ ''بیشک اس قرآن کا ایک کنارہ اللہ عزوجل کے دستِ قدرت میں ہے اور ایک تمہارے ہاتھوں میں ہے، لہٰذا اسے مضبوطی سے تھام لو کہ اس کے بعد تم ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور نہ ہی ہلاک ہوگے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۴۹۱، ج ۲۲ ص ۱۸۸)

(۴۹)...... حضرتِ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں چند نصیحتیں فرمائیں جن سے ہمارے دل تڑپ اٹھے اور آنکھیں بہہ پڑیں تو ہم نے عرض کیا کہ ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! یہ رخصت ہونے والے کی نصیحت لگتی ہے، لہٰذا آپ ہمیں کچھ وصیت فرمائیں۔'' ارشاد فرمایا: ''میں تمہیں اللہ عزوجل سے ڈرنے کی اور امیر کی بات سن کر اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ کسی غلام کو تمہارا امیر بنا دیا جائے اور تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ عنقریب بہت سے اختلاف دیکھے گا تو اس وقت میری سنت اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑنا اور اسے دانتوں سے پکڑ لینا اور نوپید اُمور سے بچتے رہنا کیونکہ ہر بدعت (یعنی وہ نیا کام جو خلافِ شرع ہو) گمراہی ہے[1]۔''

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی الاخذ بالسنۃ، رقم ۲۶۸۵، ج۴، ص ۳۵۸)

---

[1]...... بدعت کے لغوی معنے ہیں نئی چیز۔ اصطلاح میں اس کے تین معنے ہیں: (۱) نئے عقیدے اسے بدعتِ اعتقادی کہتے ہیں۔ (۲) وہ نئے اعمال جو قرآن وحدیث کے خلاف ہوں اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ایجاد ہوں۔ (۳) ہر نیا عمل جو حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ایجاد ہوا۔ پہلے دو معنے سے ہر بدعت بُری ہے کوئی اچھی نہیں، تیسرے معنی کے لحاظ سے بعض بدعتیں اچھی ہیں بعض بُری ہے، یہاں بدعت کے پہلے معنی مراد ہیں، یعنی بُرے عقیدے، کیونکہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے ضلالت یعنی گمراہی فرمایا۔ گمراہی عقیدے سے ہوتی ہے عمل سے نہیں، بے نماز گنہگار ہے گمراہ نہیں، اور رب (تعالیٰ) کو جھوٹا یا حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنی مثل بشر سمجھنا بدعقیدگی اور گمراہی ہے، اور اگر دوسرے معنی مراد ہوں تب بھی یہ حدیث اپنے اطلاق پر ہے کسی قید لگانے کی ضرورت نہیں، اور اگر تیسرے معنی مراد ہوں یعنی نیا کام تو یہ حدیث عام مخصوص البعض ہے کیونکہ یہ بدعت دو قسم کی ہے: بدعت حسنہ اور سیئہ۔ یہاں بدعت سیئہ مراد ہے۔ بعض لوگ اس کے معنی یہ کرتے ہیں کہ جو کام حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد ایجاد ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی، مگر یہ معنی بالکل فاسد ہیں، کیونکہ تمام دینی چیزیں، چھ کلمے، قرآن شریف کے ۳۰ پارے، علم حدیث اور حدیث کی اقسام اور کتب، شریعت وطریقت کے چار سلسلے، حنفی، شافعی، یا قادری، چشتی وغیرہ، زبان سے نماز کی نیت، ہوائی جہاز کے ذریعہ حج کا سفر اور جدید سائنسی ہتھیاروں سے جہاد وغیرہ، اور دنیا کی تمام چیزیں پلاؤ، زردے، ڈاک خانہ، ریلوے وغیرہ سب بدعتیں ہیں جو حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے بعد ایجاد ہوئیں حرام ہونی چاہیے حالانکہ انہیں کوئی حرام نہیں کہتا۔ (مراۃ المناجیح، ۱/۱۴۶، ملخصاً)

وضاحت:

دانتوں سے پکڑنے سے مراد یہ ہے کہ سنت کو اس طرح لازم پکڑنا اور اس میں ایسی رغبت رکھنا جیسے دانتوں سے کسی شے کو پکڑنے والا اس کو مضبوطی سے پکڑتا ہے تاکہ وہ ضائع نہ ہو جائے۔اسی طرح تم اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے خلفاء راشدین کی سنت کو مضبوطی سے تھام لینا۔ (سنن ابن ماجہ،شرح الامام ابی الحسن، رقم ۴۲، ج۱،ص ۳۱)

(۵۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم ،رسول اکرم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا''جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لئے ایک شہید کا ثواب ہے۔'' (الترغیب والترہیب،الترغیب فی اتباع الکتاب والسنۃ،رقم ۵، ج۱،ص ۴۱)

(۵۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا''ہر عمل کا ایک جوش اور ہر جوش کی ایک انتہا ہے تو جس کی انتہا میری سنت پر ہوگی وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جس کی انتہا میری سنت کے خلاف ہوگی وہ ہلاکت میں مبتلا ہوگا۔''
(المسند الامام احمد بن حنبل،رقم ۶۹۷۶،ج۲،ص ۶۶۱)

(۵۲)...... حضرتِ سیدنا عُمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے ایک دن حضرتِ سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا،''اے بلال! جان لو۔''انہوں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا جان لوں؟''فرمایا''جان لو کہ جس نے میری سنتوں میں سے ایک مردہ سنت کو زندہ کیا،اسے اس سنت پر عمل کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے ایسی بدعت ایجاد کی جس سے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم راضی نہیں تو اسے اس پر عمل کرنے والوں کے برابر گناہ ملے گا اور ان عمل کرنے والوں کے گناہ میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔''
(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب من احیاء سنۃ قد امیتت ،رقم ۲۱۰، ج۱،ص ۱۳۸)

طہارت کا بیان

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (پ۲، البقرۃ:۲۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔

سورۂ مائدہ میں ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْاؕ وَ اِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ اَیْدِیْكُمْ مِّنْهُؕ مَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیَجْعَلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّ لٰكِنْ یُّرِیْدُ لِیُطَهِّرَكُمْ وَ لِیُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَیْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝ (پ۶، المائدۃ:۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو خوب ستھرے ہولو اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت سے آیا یا تم نے عورتوں سے صحبت کی اور ان صورتوں میں پانی نہ پایا تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرو اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر کچھ تنگی رکھے ہاں یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب ستھرا کردے اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے کہ کہیں تم احسان مانو۔

اس بارے میں احادیثِ کریمہ:

(۵۳) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ''جب مسلمان بندہ یا مومن وضو کرنے لگتا ہے اور اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جدھر آنکھوں سے دیکھا ہو، پھر جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ہاتھوں سے پانی یا پانی کے آخری قطرے کے ساتھ ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جسے اس کے ہاتھ نے پکڑا تھا، پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو پانی یا پانی کے آخری قطر کے ساتھ ہر وہ خطا نکل جاتی ہے جدھر اس کے پاؤں چلے حتی کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، رقم ۲۴۴، ص ۱۴۹)

(۵۴) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ صُنَابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''جب بندہ وضو کرتے ہوئے کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں، جب ناک میں پانی ڈالتا ہے تو ناک کے گناہ نکل جاتے ہیں، پھر جب چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ اسکی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتی کہ اس کے ہاتھ کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے کانوں کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں، پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں حتیٰ کہ پاؤں کے ناخنوں کے گناہ بھی جھڑ جاتے ہیں، پھر اس کا مسجد کی طرف چلنا اور نماز پڑھنا مزید برآں (یعنی اس کے علاوہ عبادت) ہے۔''

(سنن نسائی، کتاب الطہارۃ، باب مسح الاذنین مع الرأس، رقم......، ج۱، ص۴۷)

(۵۵) ...... مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ'' پھر اگر وہ کھڑا ہوا اور نماز پڑھے اس کے بعد اللہ عزوجل کی حمد وثناء کرے اور اللہ عزوجل کی شان کے لائق بزرگی بیان کرے اور اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد کے لئے فارغ کرے تو اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو کر لوٹے گا جیسے آج ہی اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔''

(مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، باب اسلام عمرو بن عبسہ، ص۴۱۴)

(۵۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' جو شخص نماز کا ارادہ کرتے ہوئے وضو کرنے کیلئے آتا ہے پھر اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو پہلے قطرے کے ساتھ ہی اس کی ہتھیلیوں کے گناہ جھڑ جاتے ہیں، جب وہ کلی کرتا ہے اور ناک میں پانی چڑھاتا ہے اور ناک کو صاف کرتا ہے تو پہلا قطرہ ٹپکتے ہی اس کی زبان اور ہونٹوں کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر جب وہ اپنا منہ دھوتا ہے تو اس کی آنکھ اور کان کے تمام گناہ پہلے قطرے کے ساتھ ہی جھڑ جاتے ہیں اور جب وہ کہنیوں سمیت ہاتھ اور ٹخنوں سمیت پاؤں دھوتا ہے تو ہر گناہ سے سلامتی (یعنی پاکی) حاصل کر لیتا ہے اور اس حال میں نکلتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا، پھر جب وہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اسکا درجہ بلند فرما دیتا ہے اور اگر بیٹھ جائے تو سلامتی کے ساتھ بیٹھتا ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' جس نے کامل طریقے سے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اور کانوں کا مسح کیا پھر فرض نماز کے لئے کھڑا ہوا تو اس کے قدم اس دن میں جس برائی کی طرف چلے اور اس کے ہاتھوں نے جسے پکڑا اور اس کے کانوں نے جو سنا، اس کی آنکھوں نے جو دیکھا اور جو اس نے بری گفتگو کی سب معاف کر دیئے جائیں گے۔'' پھر حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ'' اللہ عزوجل کی قسم!

میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے اتنی باتیں سنی ہیں جنھیں میں شمار نہیں کرسکتا۔''

(مسند احمد، حدیث امام ابی اُمامہ الباہلی، رقم ۲۲۳۳۰، ۲۲۳۳۵، ج ۵، ص ۲۹۸)

(۵۷) ...... امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ'' نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا جو احسن طریقے سے وضو کرتا ہے اس کے جسم سے گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی۔''

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا پھر فرمایا کہ'' میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا جیسے میں نے وضو کیا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو اس طرح وضو کرتا ہے اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور اس کا نماز پڑھنا اور مسجد کی طرف چلنا نفل شمار ہوتا ہے۔''

اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا'' جو آدمی احسن طریقے سے وضو کرے پھر نَماز پڑھے تو اُس کی اِس نَماز اور سابقہ نَماز کے درمیان ہونے والے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

نسائی شریف کے الفاظ یوں ہیں،'' جو شخص کامل وضو کرے جیسا کہ اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے تو اس کی نمازیں بیچ کے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں۔''

(نسائی، کتاب الطہارۃ، باب ثواب من توضاء، رقم ۱۴۴، ج ۱، ص ۹۰)

(۵۸) ...... حضرتِ سیدنا حسن بن حُمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سرد رات میں سفر کا ارادہ کیا اور وضو کیلئے پانی منگوایا۔ میں ان کے لئے پانی لے کر حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ دھوئے۔ (یہ دیکھ کر) میں نے عرض کیا،'' بس اتنا ہی کافی ہے کیونکہ آج رات بہت سردی ہے۔'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ'' میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' جو بندہ کامل وضو کرے گا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔'' (مسند بزار، رقم ۴۲۲، ج ۲، ص ۷۵)

(۵۹) ...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حدیثِ جبرائیل علیہ السلام میں ہے کہ جب خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے اسلام کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میں اللہ عزوجل کا رسول ہوں اور نَماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور حج وعمرہ کرو اور جنابت سے غسل کرو اور کامل وضو کرو اور رمضان کا روزہ رکھو۔'' تو حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا،'' جب میں یہ اعمال بجالاؤں تو کیا میں مسلمان

ہوں؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''ہاں۔''

(صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلوۃ، باب اقام الصلوۃ من الاسلام، رقم ۳۰۸/۳۰۹، ج۱، ص۱۵۹، بتغیر قلیل)

(۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم قبرستان کی طرف تشریف لائے تو فرمایا،''اے مومن قوم کی جماعت! تم پر سلام ہو اگر اللہ عزوجل نے چاہا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں، میں پسند کرتا ہوں کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھ لیتے۔'' تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا ہم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی نہیں ہیں؟'' فرمایا،''تم میرے صحابہ ہو اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،''جو ابھی تک پیدا نہیں ہوئے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم انہیں کیسے پہچانیں گے؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر سیاہ گھوڑوں کے درمیان کسی کے سفید ٹانگوں اور سفید پیشانی والے گھوڑے ہوں تو کیا وہ اپنے گھوڑے پہچان نہیں لے گا؟'' عرض کیا،''کیوں نہیں، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم!'' تو فرمایا''جب یہ میرے حوض پر آئیں گے تو ان لوگوں کے اعضاء وضو کے باعث چمکتے ہونگے اور میں حوض کوثر پر ان کی پیشوائی کیلئے موجود ہوں گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب استحباب اطالۃ الغرۃ، رقم ۲۴۹، ص۱۵۰)

(۶۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا''جب میری امت کو قیامت کے دن پکارا جائے گا تو وضو کے باعث ان کی پیشانیاں اور قدم چمکتے ہوں گے، لہٰذا تم میں سے جو اپنی چمک میں اضافہ کرنیکی استطاعت رکھے اسے چاہیے کہ اس میں اضافہ کرے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الوضوء والغر المحجلون الخ، رقم ۱۳۶، ج۱، ص۷۱)

(۶۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ''جنت میں مومن کا زیور وہاں تک ہوگا جہاں تک وضو کا پانی پہنچتا ہے۔''

ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا''جنت میں اعضائے وضو تک زیور ہوں گے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب تبلغ الحلیۃ حیث یبلغ الوضوء، رقم ۲۵۰، ص۱۵۱)

مشقت کے وقت کامل وضو کرنیکی فضیلت

(۶۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہاری ایسے عمل کی طرف رہنمائی نہ کروں جس کے سبب اللہ عزوجل گناہ مٹاتا ہے اور درجات کو بلند فرماتا ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیوں نہیں، ضرور کیجئے۔'' ارشاد فرمایا ''دُشواری کے وقت کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا، پس یہی گناہوں سے حفاظت کیلئے قلعہ ہے، پس یہی قلعہ ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی مکارہ، رقم ۲۵۱ ص ۱۵۱)

(۶۴)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''کیا میں تمہاری ایسے عمل کی طرف رہنمائی نہ کروں جس کے سبب اللہ عزوجل خطاؤں کو مٹاتا ہے اور گناہوں کو معاف فرمادیتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''کیوں نہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' تو ارشاد فرمایا، ''دشواری کے وقت کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے آنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم ۱۰۳۶، ج ۲ ص ۱۸۸)

(۶۵)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''مشقت کے وقت کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے آمدورفت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔''

(المستدرک للحاکم، کتاب الطھارۃ، باب فضیلۃ تحیۃ الوضوء، رقم ۴۶۸، ج ۱، ص ۳۴۲)

(۶۶)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے سخت سردی میں کامل وضو کیا اس کے لئے ثواب کے دو حصے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الطہارۃ، باب فی اسباغ الوضوء، رقم ۱۲۱۷، ج ۱، ص ۵۴۲)

☆===☆===☆===☆

مسواک شریف کا ثواب

(٦٧)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''مسواک میں منہ کی پاکیزگی اور رب عزوجل کی رضا ہے۔''طبرانی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ''اور آنکھوں کی جلاء یعنی زندگی ہے۔'' (سنن نسائی، کتاب الطہارۃ، باب السواک اذا قام من اللیل، ج۱،ص۱۰)

(٦٨)...... حضرت ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک میں منہ کی پاکیزگی اور رب عزوجل کی رضا ہے، جب بھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کی وصیت کی یہاں تک کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہوجائے اور اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنا فرض کر دیتا اور بے شک میں اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں اپنے اگلے دانت زائل نہ کرلوں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب السواک، رقم ۲۸۹، ج۱،ص۱۸۶)

(٦٩)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''بلاشبہ مجھے مسواک کا اس قدر حکم دیا گیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں مسواک کے بارے میں میری طرف وحی نہ آجائے۔'' (مسند احمد، مسند عبداللہ بن العباس، رقم ۲۷۹۹، ج۱،ص ۶۵۸)

(٧٠)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز سے پہلے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''جبکہ ایک روایت میں ہے کہ''میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔''(صحیح بخاری، کتاب الجمعہ، باب السواک یوم الجمعۃ، رقم ۸۸۷، ج۱،ص ۳۰۷)

(٧١)...... حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسواک کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ خاتمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پیچھے ایک فرشتہ بھی کھڑا ہوجاتا ہے اور اس کی قراءت کو غور سے سنتا ہے اور جب بھی وہ کوئی آیت یا کلمہ پڑھتا ہے تو فرشتہ اس سے قریب ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اس کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے تو اس کے

منہ سے جتنا قرآن نکلتا ہے فرشتے کے منہ میں داخل ہو جاتا ہے، اس لئے تم قرآن کیلئے اپنے منہ کو پاک رکھا کرو۔''

(مسند بزار، رقم ۶۰۳، ج۲، ص۲۱۴)

(۷۲)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''مسواک کے ساتھ دو رکعت پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھنے سے افضل ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک، رقم ۱۸، ج۱، ص۱۰۲)

(۷۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' مجھے مسواک کے ساتھ دو رکعتیں پڑھنا بغیر مسواک کے ستر رکعتیں پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الطہارۃ، الترغیب فی السواک، رقم ۱۸، ج۱، ص۱۰۲)

(۷۴)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' مسواک کے ساتھ نَماز پڑھنا بغیر مسواک کے نَماز پڑھنے سے ستر گنا افضل ہے۔'' (مسند احمد، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، رقم ۲۶۴۰۰، ج۱۰، ص۱۴۱)

۞===۞===۞===۞

ہر وقت باوضو رہنے کا ثواب

(۷۵)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''دین پر ثابت قدم رہو، تم ہرگز اس کی برکات شمار نہ کرسکو گے اور جان لو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے اور مومن ہی ہر وقت باوضو رہ سکتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب المحافظۃ علی الوضوء، رقم ۲۷۷، ج ۱، ص ۱۷۸)

(۷۶)...... حضرتِ سیدنا ربیعہ جرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''ثابت قدم رہو اور کیا ہی اچھا ہے اگر تم ثابت قدم رہو اور وضو پر ہمیشگی اختیار کرو کیونکہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز ہے اور زمین سے خبردار رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور اس زمین پر جو کوئی بھی اچھا یا برا عمل کرے گا زمین اس کے بارے میں خبر دے گی۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۴۵۹۶، ج ۵، ص ۶۵)

(۷۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''اگر میری امت پر گراں نہ گزرتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت وضو اور ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔'' (مسند احمد، مسند ابی ہریرہ، رقم ۷۵۱۶، ج ۳، ص ۷۲)

(۷۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم فرمایا کرتے تھے ''جو وضو ہونے کے باوجود وضو کرے گا اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب الطہارۃ، باب الرجل یجدد الوضوء من غیر حدث، رقم ۶۲، ج ۱، ص ۵۶)

(۷۹)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم بیدار ہوئے تو حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا پھر دریافت فرمایا ''اے بلال! کونسی چیز تمہیں مجھ سے پہلے جنت میں لے گئی؟ آج شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے قدموں کی آواز سنی۔'' تو حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں (وضو کرنے کے بعد) ہمیشہ دو رکعتیں پڑھ کر اذان دیتا ہوں اور جب بے وضو ہوجاتا ہوں تو فوراً وضو کرلیتا ہوں۔'' تو رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''(اچھا!) یہی وجہ ہے۔''

(مسند احمد، حدیث بریدہ الاسلمی، رقم ۲۳۰۵۷، ج ۹، ص ۲۰)

===✲===✲===✲===✲

وضو کے بعد اَوراد پڑھنے کا ثواب

(۸۰)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا،''تم میں سے جو شخص کامل وضو کرے پھر یہ کلمہ پڑھے،''**اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ** ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرتِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

تو اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب ذکر المستحب عقب الوضوء، رقم ۲۳۴، ص ۱۴۴)

(۸۱)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا''جس نے وضو کا ارادہ کیا پھر کلی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالا اور تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا اور اپنے دونوں ہاتھ تین مرتبہ کہنیوں سمیت دھوئے اور سر کا مسح کرے پھر دونوں پاؤں دھوئے پھر کوئی بات کئے بغیر یہ کلمہ پڑھا،''**اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ** ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرتِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔''تو اس کے اس وضو اور پچھلے وضو کے درمیان جو گناہ ہوئے وہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الطہارۃ، باب مایقول بعد الوضوء، رقم ۱۲۲۸، ج ۱، ص ۵۴۵)

(۸۲)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا''جو سورہ کہف پڑھے گا تو یہ سورۃ قیامت کے دن اس کے (پڑھنے کے) مقام سے مکہ تک کے لئے نور ہوگی اور جو اس کی آخری دس آیتیں پڑھ لے پھر دجال بھی آجائے تو اسے نقصان نہ پہنچا سکے گا اور جو وضو کرنے کے بعد یہ کلمات پڑھے گا،''**سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ** ترجمہ: اے اللہ تو پاک ہے اور تیرے لئے ہی تمام خوبیاں ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''تو ان کلمات پر مہر لگادی جاتی ہے پس اسے قیامت تک نہیں توڑا جاتا۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۱۴۵۵، ج ۱، ص ۳۹۷)

===

تَحِیَّۃُ الوضو کاثواب

(۸۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا''مجھے اپنے اسلام میں کئے گئے سب سے زیادہ امید دلانے والے عمل کے بارے میں بتاؤ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔''انہوں نے عرض کیا''میں نے اتنا امید دلانے والا عمل تو کوئی نہیں کیا، البتہ میں دن اور رات کی جس گھڑی میں بھی وضو کرتا ہوں تو جتنی رکعتیں ہوسکتی ہیں نماز ادا کرلیتا ہوں۔''

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب فضل الطھور باللیل والنھار الخ، رقم ۱۱۴۹، ج ۱، ص ۳۹۰)

(۸۴)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا''جو شخص احسن طریقے سے وضو کرے اور دو رکعتیں قلبی توجہ سے ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب ذکر المستحب عقب الوضوء، رقم ۲۳۴، ص ۱۴۴)

(۸۵)......امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کیا پھر فرمایا کہ''میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو میری طرح وضو کرے پھر دو رکعتیں پڑھے اور ان میں کوئی غلطی نہ کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''(صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا، رقم ۱۵۹، ج ۱، ص ۷۸)

(۸۶)...... حضرتِ سیدنا زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا''جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں کوئی غلطی نہ کی تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب کراھیۃ الوسوسۃ، رقم ۹۰۵، ج ۱، ص ۲)

(۸۷)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا''جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر اٹھ کر دو یا چار رکعتیں پڑھیں اور ان کے رکوع وسجود، خشوع کے ساتھ ادا کئے پھر اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کی تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔'' (مسند احمد، بقیۃ حدیث ابی دَرْدَاء، رقم ۲۷۶۱۶، ج ۱۰، ص ۴۳۰)

نمازوں کا ثواب

اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اذان دینے کا ثواب

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (پ۲۴، حم السجدۃ:۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔

ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، ''میرا خیال ہے کہ یہ آیت مؤذنین کے حق میں نازل ہوئی۔''

(۸۸)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی صَعْصَعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''میں دیکھتا ہوں کہ تم جانوروں اور جنگل میں رہنے کو پسند کرتے ہو، لہٰذا جب تم جنگل میں ہوا کرو اور نماز کے لئے اذان دو تو بلند آواز کے ساتھ اذان دیا کرو کیونکہ مؤذِّن کی آواز کو جو کوئی جن یا انسان یا دوسری چیز سنے گی وہ قیامت کے دن اس کے لئے گواہی دے گی۔'' حضرت سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے یہ بات رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنی۔'' (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، رقم ۶۰۹، ج۱، ص۲۲۲)

ابن خزیمہ کی روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ بیشک میں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''موذن کی آواز کو جو بھی درخت، پتھر، جن یا انسان سنے گا وہ اس کے لئے گواہی دے گا۔''

(۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''آواز کی انتہا تک مؤذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اور ہر خشک وتر چیز اس کے لئے گواہی دے گی۔'' ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، ''اسے اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کے ثواب کی مثل ثواب ملے گا۔''

(سنن ابوداود، کتاب الصلوۃ، باب رفع الصوت بالاذان، رقم ۵۱۵، ج۱، ص۲۱۸)

(۹۰)...... حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، ''اذان کی انتہاء تک موذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کے لئے ہر خشک و

تر چیز استغفار کرتی ہے۔'' (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن خطاب، رقم ۶۲۱۰، ج ۲، ص ۵۰۰)

(۹۱)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ'' بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں اور موذن کی آواز کی انتہاء تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، اس کی آواز جو خشک وتر چیز سنتی ہے اس کی تصدیق کرتی ہے اور اسے اپنے ساتھ نماز پڑھنے والوں کی مثل ثواب ملتا ہے۔'' (سنن نسائی، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالاذان، ج ۲، ص ۱۳)

وضاحت:

موذن کی آواز کی انتہا تک مغفرت کردیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ جیسے جیسے اس کی آواز بلند ہوتی جاتی ہے مغفرت بھی غایت تک پہنچتی جاتی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اگر موذن کے مقام سے اذان کی آواز پہنچنے کی انتہا تک موذن کے گناہ بھردیئے جائیں تو اللہ تعالیٰ وہ گناہ بھی معاف فرمادیگا۔ واللہ اعلم بالصواب

(۹۲)...... حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا ''رحمٰن عزوجل کا دستِ قدرت موذن کے سر پر ہوتا ہے اور بیشک موذن کی آواز کی انتہاء تک اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۱۹۸۷، ج ۱، ص ۵۳۹)

(۹۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''اگر لوگ جان لیں کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے؟ اور پھر اِن دونوں سعادتوں کو پانے کے لئے اُنہیں قرعہ اندازی کرنا پڑے تو ضرور کرگزریں۔'' (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاستھام فی الاذان، رقم ۶۱۵، ج ۱، ص ۲۲۴)

وضاحت:

لوگ جب اذان اور صف اول کے ثواب کو جان لیں گے تو ہر ایک یہی چاہے گا کہ اسے اذان کا موقع دیا جائے تو ایسی صورت میں نزاع ختم کرنے کے لئے قرعہ اندازی کا طریقہ اختیار کرنا پڑے گا، مگر افسوس! کہ لوگ ان دونوں اعمال کے ثواب اور ان کی فضیلت سے لاعلم ہیں۔

(۹۴)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''اگر لوگ جان لیں کہ اذان میں کیا ہے؟ تو اس کے حصول کے لئے تلوار سے لڑیں۔'' (مسند احمد، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۲۴۱، ج ۴، ص ۵۹)

(۹۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہیں اے میرے رب عزوجل! آئمہ کو ہدایت عطا فرما اور مؤذنین کی مغفرت فرما۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب مایجب علی المؤذن من تعاھد الوقت، رقم ۵۱۷، ج۱، ص ۲۱۸)

ابن خزیمہ کی روایت میں ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''مؤذنین امانت دار ہیں اور آئمہ ضامن ہیں پھر تین مرتبہ دعا فرمائی کہ اے اللہ عزوجل مؤذنین کی مغفرت فرما اور آئمہ کو ہدایت عطا فرما۔''

جبکہ ابن حبان میں ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''امام ضامن ہے اور مؤذن امانت دار ہے اللہ تعالیٰ آئمہ کو ہدایت عطا فرمائے اور مؤذنین کو معاف فرمائے۔''

(۹۶)...... حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''قیامت کے دن مؤذنین لوگوں میں سب سے لمبی گردنوں والے ہونگے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ، رقم ۳۸۷، ص ۲۰۴)

وضاحت:

لمبی گردنوں سے مراد ایک قول کے مطابق یہ ہے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عمل والے لوگ مؤذنین ہونگے اور ایک قول یہ ہے کہ مؤذنین کی گردنیں حقیقۃً لمبی ہونگی کیونکہ قیامت کے دن لوگ تعداد میں کثیر اور پریشان حال ہونگے کوئی پسینہ میں منہ تک ڈوبا ہوا ہوگا، کسی کا پسینہ کانوں کی لو تک پہنچتا ہوگا اور کسی کا پسینہ سر سے بلند ہو جائے گا، جبکہ مؤذنین اس دن لوگوں میں سب سے لمبی گردنوں والے ہونگے اور ان کے سر دیگر لوگوں سے بلند ہوں گے۔ اور وہ جنت میں داخلہ کی اجازت کے منتظر ہونگے۔

ایک احتمال یہ بھی ہے کہ ان کی گردنیں لمبی نہ ہونگی بلکہ مکان کی اونچائی کی بناء پر ان کی گردنیں لمبی نظر آئیں گی کیونکہ مؤذنین قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر کھڑے ہونگے، جبکہ دیگر لوگ محشر کی زمین پر ہونگے جیسا کہ اگلی حدیث مبارکہ میں بیان ہوگا، اور ان کا مقام ہموار ہونے کی وجہ سے ان کے سر کی اونچائی یکساں ہوگی جبکہ مؤذنین کو بلند مقام سے مشرف کیا جائے گا اور یہ کوئی بعید نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تین شخص مشک کے ٹیلوں پر ہونگے (۱) وہ غلام جس نے اللہ عزوجل اور اپنے آقا کا حق ادا کیا (۲) وہ شخص جو کسی قوم کا امام بنے اور وہ اس سے راضی ہوں (۳) وہ شخص جو دن اور رات میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دیتا ہے۔ (سنن ترمذی، کتاب البر والعلۃ، باب ماجاء فی فضل المملوک الصالح، رقم ۱۹۹۳، ج ۳، ص ۳۹۷)

طبرانی کی روایت میں ہے کہ ''تین اشخاص ایسے ہونگے جنہیں بڑی گھبراہٹ یعنی قیامت دہشت زدہ نہ کر سکے گی اور حساب ان تک نہ پہنچے گا، وہ مشک کے ٹیلے پر ہونگے یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فارغ ہو جائے۔

پہلا: وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن پڑھے اور اس کی رضا کے لئے کسی قوم کی امامت کرائے اور وہ قوم بھی اس سے راضی ہو، دوسرا: وہ شخص جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اذان دے اور تیسرا: وہ غلام جس نے اپنے رب عزوجل اور اپنے آقا کا معاملہ خوش اسلوبی سے نبھایا۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سات مرتبہ[۷] نہ سنی ہوتی تو میں اسے ہرگز نہ بیان کرتا۔ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''تین افراد مشک کے ٹیلوں پر ہونگے قیامت کے دن کی گھبراہٹ انہیں دہشت زدہ نہ کرے گی اور وہ اس وقت بھی پرسکون ہونگے جب لوگ دہشت زدہ ہونگے۔ پہلا وہ شخص جس نے قرآن سیکھا پھر اس کے ذریعے اللہ عزوجل کی رضا اور انعام کا طلب گار رہا اور دوسرا وہ شخص جو ہر دن رات میں اللہ عزوجل کی رضا اور اس کے انعامات میں رغبت کرتے ہوئے پانچوں نمازوں کے لئے اذان دے اور تیسرا وہ شخص جس کو دنیا کی غلامی اپنے رب عزوجل کی اطاعت سے نہ روکے۔''

(۹۸)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اگر میں قسم اٹھا کر کہوں تو سچ ہی کہوں گا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ بندے سورج اور چاند (یعنی اوقاتِ نماز) کا خیال رکھنے والے یعنی مؤذنین ہیں اور یہ لوگ قیامت کے دن اپنی گردنوں کی لمبائی کے باعث پہچانے جائیں گے۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۴۸۰۸، ج ۳، ص ۳۴۸)

(۹۹)...... حضرتِ سیدنا ابن ابی اَوْفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل کے بندوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو نماز کیلئے سورج اور چاند (یعنی اوقاتِ نماز) کی رعایت کرتے ہیں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان، رقم ۱۸۴۰، ج ۲، ص ۸۳)

(۱۰۰)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''بیشک اذان دینے والے اور تلبیہ پڑھنے والے اپنی قبروں سے اذان دیتے اور تلبیہ پڑھتے ہوئے نکلیں گے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان، رقم ۱۸۴۱، ج ۲، ص ۸۴)

(۱۰۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ''جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے''روحاء'' کے مقام تک دور ہٹ جاتا ہے۔''راوی فرماتے ہیں کہ روحاء مدینہ منورہ سے ۳۶ میل کے فاصلے پر ہے۔(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل الاذان وھرب الشیطان عند سماعہ، رقم ۳۸۸، ص ۲۰۴)

(۱۰۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جب نماز کے لئے ندا یعنی اذان دی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اس کا حال یہ ہوتا ہے جب تک اذان کی آواز سنتا ہے گوز مارتا (یعنی ریح خارج کرتا) رہتا ہے تا کہ اذان کی آواز نہ سن سکے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل التاذین، رقم ۶۰۸، ج ۱، ص ۲۲۲)

(۱۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''ثواب کی امید پر اذان دینے والا مؤذن اپنے خون سے لتھڑے ہوئے شہید کی طرح ہے، وہ اذان اور اقامت کے درمیان اللہ عزوجل سے اپنی پسندیدہ شے کی تمنا کرتا ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۳۵۵۴، ج ۱۲، ص ۳۲۲، بتغیر قلیل)

(۱۰۴)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جب کسی بستی میں اذان دی جاتی ہے تو اللہ عزوجل اس دن اس بستی کو اپنے عذاب سے امان عطا فرما دیتا ہے۔''(طبرانی کبیر، رقم ۷۴۶، ج ۱، ص ۲۵۷)

(۱۰۵)...... حضرتِ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جس قوم میں صبح کو اذان دی جاتی ہے وہ شام تک اللہ عزوجل کی امان میں ہوتی ہے اور جس قوم میں شام کو اذان دی جاتی ہے وہ صبح تک اللہ عزوجل کی امان میں ہوتی ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۴۹۸، ج ۲۰، ص ۲۱۵)

(۱۰۶)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دورانِ سفر ایک شخص کو اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ''فطرت کے مطابق ہے۔''پھر

اس شخص نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا تو فرمایا، ''یہ جہنم سے محفوظ ہوگیا۔'' پھر لوگ اس شخص کی طرف دوڑے تو دیکھا کہ وہ ایک چرواہا تھا جو نماز کا وقت ہونے پر کھڑے ہوکر اذان دے رہا تھا۔ (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب الامساک عن الاغارۃ علی قوم الخ، رقم ۳۸۲ص ۲۰۲)

(۱۰۷)...... حضرتِ سیدنا عُقْبَہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''تمہارا رب عزوجل، پہاڑ کی چٹان پر نماز کے لئے اذان دینے اور نماز پڑھنے والے چرواہے سے بہت خوش ہوتا ہے اور فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کو دیکھو میرا یہ بندہ میرے خوف سے اذان دیتا اور نماز پڑھتا ہے، بیشک میں نے اس کی مغفرت کردی اور اسے جنت میں داخل کردیا۔''

(سنن نسائی، کتاب الاذان، باب الاذان لمن یصلی وحدہ، ج۲، ص۲۰)

(۱۰۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ''مجھے ایسا عمل سکھائیے یا ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کیجئے جو مجھے جنت میں پہنچادے۔'' ارشاد فرمایا، ''مؤذن بن جاؤ۔'' اس نے عرض کیا، ''میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔'' تو ارشاد فرمایا، ''امام بن جاؤ۔'' اس نے عرض کیا، ''میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔'' تو فرمایا ''(پھر) امام کے برابر میں کھڑے ہوا کرو۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، باب فی الاذان، رقم ۲۲، ج۱، ص۱۱۲)

(۱۰۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو بارہ سال تک اذان دے گا اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی اور اس کے اذان دینے کے بدلے میں اس کے لئے روزانہ ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے عوض تیس نیکیاں لکھی جائیں گی۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنۃ فیھا، باب فضل الاذان، رقم ۷۲۸، ج۱، ص۴۰۲)

(۱۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ثواب کی امید پر سات سال تک اذان دی، اس کے لئے دوزخ سے نجات لکھ دی جائے گی۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنۃ فیھا، باب فضل الاذان، رقم ۷۲۷، ج۱، ص۴۰۲)

(۱۱۱)...... حضرتِ سیدنا عثمان بن ابو عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھے جو آخری وصیت فرمائی وہ یہ تھی کہ ''مؤذن ایسے شخص کو بناؤ جو اذان دینے پر اجرت نہ لے۔'' (سنن ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی کراھیۃ ان یاخذ المؤذن علی الاذان اجرا، رقم ۲۰۹، ج۱، ص۲۵۲)

=== === ===

اذان کے جواب کا ثواب

(۱۱۲)...... امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلّم نے فرمایا "جب مؤذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو تم میں سے کوئی اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، پھر مؤذن اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کہے تو وہ شخص اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، پھر مؤذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے تو وہ شخص اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًارَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے، پھر مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر مؤذن حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو وہ شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر جب مؤذن اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو وہ شخص اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جب مؤذن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور یہ شخص دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔" (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، رقم ۳۸۵، ص ۲۰۳)

(۱۱۳)...... حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلّم نے ارشاد فرمایا، "جو شخص مؤذن کی آواز سن کر یہ دعا پڑھے گا اللہ عزوجل اسکے گناہ بخش دے گا،

"وَاَنَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَسُوْلاً" ترجمہ: اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اور حضرتِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، میں اللہ عزوجل کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوں۔"
(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، رقم ۳۸۶، ص ۲۰۴)

(۱۱۴)...... ام المؤمنین حضرت سیدتنا میمونہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلّم نے مردوں اور عورتوں کی صف کے درمیان کھڑے ہوکر فرمایا، "اے خواتین کے گروہ! جب تم اس حبشی (یعنی حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالی عنہ) کی اذان اور اقامت سنو تو جیسے یہ کہے تم بھی اسی طرح کہہ لیا کرو کیونکہ تمہارے لئے ایسا کرنے میں ہر حرف کے بدلے دس لاکھ درجے بلند ہونگے۔" تو حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا، "یہ فضیلت تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟" تو نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "اے عمر! مردوں کیلئے اس سے دگنا ثواب ہے۔"
(طبرانی کبیر، رقم ۲۸، ج ۲۴، ص ۱۶)

(۱۱۵)...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا کہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ

بحر و برصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اذان دینا شروع کی۔ جب وہ خاموش ہوئے تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' جو اس مؤذن کے قول پر یقین کرتے ہوئے اس کی مثل کہے گا جنت میں داخل ہوگا۔''

(سنن نسائی، کتاب الاذان، باب القول مثل مایقول المؤذن، ج۲،ص۲۴)

(۱۱۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم! مؤذنین ہم سے ثواب میں بڑھ جاتے ہیں۔'' تو سرورِکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' مؤذن جیسے کہےتم بھی ویسے ہی کہہ لیا کرو جب تم پوری اذان کا جواب دے چکو تو اللہ عزوجل سے اپنی مرادیں مانگو تمہاری مرادیں پوری کی جائیں گی۔''

(سنن نسائی، کتاب الصلوۃ، باب مایقول اذا سمع المؤذن، رقم ۵۲۴، ج۱،ص۲۲۱)

اذان کے بعد کی دعا پڑھنے کا ثواب

(۱۱۷)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا'' جو اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا قیامت کے دن اسکے لئے میری شفاعت حلال ہوگی،

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ترجمہ: اے اللہ عزوجل اے اس کامل دعوت اور قائم کی جانے والی نماز کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقام محمود پر پہنچا جسکا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، رقم ۶۱۴، ج۱،ص۲۲۴)

(۱۱۸)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم اذان کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے،

'' اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَعْطِہٖ سُؤْلَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! اے اس کامل دعوت اور قائم کی جانے والی نماز کے رب عزوجل! محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور قیامت کے دن ان کی مراد پوری فرما۔

اور یہ کلمات اپنے گرد موجود صحابہ کرام علیہم الرضوان کو سنایا کرتے تھے اور اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی اذان سننے کے بعد یہ کلمات کہیں اور فرمایا کرتے کہ'' جو ان کلمات کی مثل کہے گا قیامت کے دن محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی

شفاعت اس کے لئے واجب ہوجائے گی۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ اذان کے بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے،

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ صَلِّ عَلٰی عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ: اے اللہ عزوجل اے اس کامل دعوت اور قائم کی جانے والی نماز کے رب! تو اپنے بندے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور ہمیں قیامت کے دن ان کی شفاعت پانے والوں میں شامل فرما۔''

اور فرمایا کرتے کہ ''اذان کے بعد جو شخص یہ کلمات کہے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ان لوگوں میں شامل فرمائے گا جن کی میں شفاعت کروں گا۔'' (مجمع الزوائد، رقم ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ج ۲، ص ۹۴)

(۱۱۹)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی الدعاء بین الاذان والاقامۃ، رقم ۵۲۱، ج ۱، ص ۲۲۰)

ترمذی کی روایت میں ہے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! تو ہم کیا دعا مانگا کریں؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل سے دنیا اور آخرت میں عفو و عافیت مانگا کرو۔''

اِقامت کے وقت دعا کرنے کا ثواب

(۱۲۰)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں دعا مانگنے والے کی دعا رد نہیں کی جاتی (۱) جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے (۲) اللہ عزوجل کی راہ میں باندھی گئی صف میں۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلوۃ، باب صفۃ الصلوۃ، رقم ۱۷۶۱، ج ۳، ص ۱۲۸)

(۱۲۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جب نماز کے لئے اذان دی جاتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دعا قبول کی جاتی ہے۔''

(مسند احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، رقم ۱۴۶۹۵، ج ۵، ص ۱۰۷)

نماز کا ثواب

(۱۲۲)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ثابت قدم رہو اور (اس کی برکتیں) ہرگز شمار نہ کرسکو گے اور یاد رکھو کہ تمہارے اعمال میں سب سے بہتر عمل نماز پڑھنا ہے اور مومن ہی ہر وقت باوضو رہ سکتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ، باب المحافظۃ علی الوضوء، رقم ۲۷۷، ج۱، ص ۱۷۸)

(۱۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''صفائی نصف ایمان ہے اور ''**اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ**'' میزان کو بھر دیتی ہے اور ''**سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ**'' زمین وآسمان کے درمیان ہر چیز کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل یعنی رہنما ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم ۲۲۳، ص ۱۴۰)

(۱۲۴)......حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم موسم سرما میں باہر تشریف لائے جبکہ درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے تو آپ نے ایک درخت کی ٹہنی پکڑ کر اس کے پتے جھاڑتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''اے ابوذر!'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں حاضر ہوں۔'' تو ارشاد فرمایا، ''بیشک جب کوئی مسلمان اللہ عزوجل کی رضا کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔'' (مسند احمد، مسند الانصار/ حدیث ابی ذر غفاری، رقم ۲۱۶۱۲، ج ۸، ص ۱۳۳)

(۱۲۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''نماز ایک بہترین عمل ہے جو زیادہ پڑھ سکے تو وہ ضرور پڑھے۔'' (یعنی فرائض کے ساتھ ساتھ نوافل بھی کثرت سے پڑھے)

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ، رقم ۳۵۰۵، ج ۲، ص ۵۱۵)

حضرتِ سیدنا بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''اے ابن آدم! تیری مثل کون ہے؟ جو جب چاہے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں بغیر اجازت حاضر ہوجائے۔'' ان سے پوچھا گیا، ''وہ کس طرح؟'' تو فرمایا، ''تم پورا وضو کر کے اپنی محراب (جائے نماز) میں داخل ہوجاتے ہو تو تم اس وقت کسی ترجمان کے بغیر اپنے رب عزوجل کے ساتھ ہم کلام ہوجاتے ہو۔''

===

نماز میں رکوع اور سجدے کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ ۱۷، الحج: ۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی بندگی کرو اور بھلے کام کرو اس امید پر کہ تمہیں چھٹکارا ہو۔

ایک اور مقام پر فرمایا،......

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ (پ ۲۶، الفتح: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل تو انہیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ان کی علامت ان کے چہروں میں ہے سجدوں کے نشان سے۔

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

(۱۲۶)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا، ''تم میں سے جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے پھر خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعتیں ادا کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔''

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الذکر مستحب عقب الوضوء، رقم ۲۳۴، ص ۱۴۴)

(۱۲۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ایک قبر کے قریب سے گزرے تو دریافت فرمایا، ''یہ کس کی قبر ہے؟'' صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا، ''فلاں شخص کی۔'' تو ارشاد فرمایا، ''(اس وقت) اس کے نزدیک دو رکعت نماز تمہاری بقیہ ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ رقم ۳۵۰۶، ج ۲، ص ۵۱۶)

(۱۲۸)...... حضرتِ سیدنا یوسف بن عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرضِ موت میں ان سے ملنے کے لئے حاضر ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''اے بھتیجے! تمہارا اس شہر میں کیسے آنا ہوا؟'' میں نے عرض کیا، ''میں صرف اس تعلق کے سبب حاضر ہوا ہوں جو آپ رضی اللہ عنہ کا میرے والد کے ساتھ تھا۔'' تو انہوں نے فرمایا، ''اس گھڑی (یعنی مرض الموت میں) جھوٹ بولنا بہت بُرا ہے۔'' (پھر فرمایا) میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ''جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو یا چار رکعتیں ادا کیں (یہاں راوی کو شک ہے کہ دو فرمایا تھا یا چار) اور خشوع وخضوع سے رکوع وسجود کئے پھر

اللہ عزوجل سے مغفرت طلب کی تو اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرمادے گا۔'' (مسند احمد، بقیۃ حدیث ابی درداء، رقم ۲۷۶۱۶، ج ۱۰، ص ۴۳۰)

(**۱۲۹**)...... حضرتِ سیدنا معدان بن ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو میں نے عرض کیا کہ ''میں کون سا ایسا عمل کروں جس کی وجہ سے اللہ عزوجل مجھے جنت میں داخل فرمادے یا (یہ کہا کہ) مجھے اس عمل کے بارے میں بتایئے جو اللہ عزوجل کو زیادہ پسند ہو؟'' تو حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہوگئے۔ میں نے دوبارہ یہی سوال کیا لیکن آپ رضی اللہ عنہ پھر بھی خاموش رہے۔ جب میں نے تیسری مرتبہ عرض کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''جب میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے یہی سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ''کثرت سے سجدے کیا کرو کیونکہ تم جب بھی اللہ عزوجل کو سجدہ کروگے اللہ عزوجل تمہارا ایک درجہ بلند فرمادے گا اور اس کے بدلے تمہاری ایک خطا معاف فرمادے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب فضل السجود والحث علیہ، رقم ۴۸۸، ص ۲۵۲)

(**۱۳۰**)...... حضرتِ سیدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو بندہ اللہ عزوجل کو ایک مرتبہ سجدہ کرتا ہے، اللہ عزوجل اس کے سبب سجدہ کرنے والے کیلئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اسکا ایک گناہ مٹادیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے، لہذا کثرت سے سجدے کیا کرو۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی کثرۃ السجود، رقم ۱۴۲۴، ج ۲، ص ۱۸۲)

(**۱۳۱**)...... حضرتِ سیدنا ربیعہ بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رات میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر رہتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں وضو اور حاجت کیلئے پانی پیش کیا کرتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ''مجھ سے مانگو۔'' تو میں نے عرض کیا، ''میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا طلبگار ہوں۔'' ارشاد فرمایا، ''کچھ اور بھی چاہیے؟'' میں نے عرض کیا، ''بس یہی کافی ہے۔'' فرمایا، ''کثرتِ سجود سے میری مدد کرو۔''

طبرانی کی روایت اس سے طویل ہے اس کے الفاظ یوں ہیں کہ میں دن میں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا اور جب رات ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس دولت کدے کے دروازے کو رات کا ٹھکانا بنالیتا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت میں رات بسر کرتا اور ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو سُبْحَانَ اللّٰہِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ سُبْحَانَ رَبِّی کہتے ہوئے سنتا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم توقف فرماتے یا مجھ پر نیند غالب آجایا کرتی اور میں سوجاتا ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے ربیعہ! مجھ سے مانگو تاکہ میں تمہیں کچھ عطا کروں۔'' میں

نے عرض کیا ''مجھے کچھ مہلت دیجئے تاکہ میں کچھ سوچ سکوں۔'' پھر میں نے سوچا کہ دنیا فانی ہے اور ختم ہونے والی ہے، لہذا میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کرتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں میرے لئے جہنم سے نجات اور جنت میں داخلے کی دعا فرمائیں۔''

سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تمہیں اس بات کے سوال کا کس نے کہا؟'' میں نے عرض کیا، ''مجھ سے کسی نے نہیں کہا لیکن میں نے جان لیا کہ دنیا فانی اور ختم ہونے والی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں وہ مرتبہ حاصل ہے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کے لائق ہے۔ لہذا میں نے چاہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کریں۔'' تو آپ نے فرمایا، ''میں ایسا کروں گا جب کہ تم کثرتِ سجود سے میری مدد کرو۔''

(معجم کبیر، ج ۵، ص ۵۷، رقم: ۴۵۷۶)

(۱۳۲)...... حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک بندے کی کوئی حالت ایسی نہیں جو سجدہ میں بندے کے چہرے کو مٹی میں لتھڑے ہوئے دیکھنے سے زیادہ محبوب ہو۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۶۰۷۵، ج ۴، ص ۳۰۸)

(۱۳۳)...... حضرتِ سیدنا ابو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیس الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے مجھ سے فرمایا کہ ''اے ابو فاطمہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتے ہو تو کثرت سے سجدے کیا کرو۔''

ابن ماجہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے میں کیا کروں اور اس پر ثابت قدمی اختیار کروں؟'' فرمایا، ''سجدے کیا کرو کیونکہ جب تم اللہ عزوجل کو ایک سجدہ کرو گے اللہ عزوجل اس کے سبب تمہارا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور تمہارا ایک گناہ معاف فرمادے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، رقم ۱۴۲۲، ج ۲، ص ۱۸۱)

(۱۳۴)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو اللہ عزوجل کو ایک سجدہ کرے گا اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کی ایک خطا مٹا دیگا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔''

(مسند احمد، مسند الانصار / حدیث ابی ذر غفاری، رقم ۲۱۳۷۵، ج ۸، ص ۲۷)

(۱۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر،

سلطانِ بحر و بَرصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''بندہ، اللہ عزوجل سے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے، لہٰذا سجدے میں کثرت سے دعا کیا کرو۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب مایقول فی الرکوع والسجود، رقم ۴۸۲، ص ۲۵۰)

نماز میں طویل قیام کرنے کا ثواب

(۱۳۶)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ ''کونسی نماز سب سے افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''طویل قیام والی نماز۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، قصرھا، باب افضل الصلوۃ طول القنوت، رقم ۷۵۶، ص ۳۸۰)

(۱۳۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن حُبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم سے پوچھا گیا کہ ''کونسا عمل سب سے افضل ہے؟'' فرمایا، ''طویل قیام۔'' (سنن ابی داود، کتاب التطوع، باب افتتاح صلاۃ اللیل برکعتین، رقم ۱۳۲۵، ج ۲، ص ۵۳)

وضاحت:

اس سے قبل کثرت سے سجود کے فضائل والی روایات بھی گزر چکی ہیں بعض علماء کا کہنا ہے کہ دن کے وقت سجدے کثرت سے کرنا افضل ہیں جبکہ رات کے وقت طویل قیام کرنا افضل ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نماز کے طریقہ سے متعلق روایات میں آیا ہے۔ اس طرح دونوں طرح کی روایات میں تطبیق یعنی مطابقت بھی ہوجاتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فرض نمازوں پر استقامت کا ثواب

قرآنِ عظیم میں کئی مقامات پر فرض نمازوں کا ثواب بیان کیا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ اُولٰٓىٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا۠ (پ۶، النساء:۱۶۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

(2) اِنِّیْ مَعَكُمْؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَاٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ وَاَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَلَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۚ (پ۶، المائدہ:۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک میں تمہارے ساتھ ہوں ضرور اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور انکی تعظیم کرو اور اللہ کو قرض حسن دو بے شک میں تمہارے گناہ اتار دوں گا اور ضرور تمہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں۔

(3) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَۚ۝ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَؕ۝ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ۝ (پ۹، الانفال:۲،۳،۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھیں جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

(4) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَیِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَ (پ۱۲، ھود:۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

(5) وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (پ۱۳، الرعد: ۲۲، ۲۳، ۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور برائی کے بدلہ بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔''

(6) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پ۱۸، المؤمنون: ۱، ۲، ۹، ۱۰، ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(7) وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ (پ۱۸، النور: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز برپا رکھو اور زکوۃ دو اور رسول کی فرمانبرداری کرو اس امید پر کہ تم پر رحم ہو۔

(8) اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ؕ (پ۲۱، العنکبوت: ۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے۔

(9) وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ (پ۲۹، المعارج: ۳۴-۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں یہ ہیں جن کا باغوں میں اعزاز ہوگا۔''

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۳۸)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جسے کرنے کے

بعد میں جنت میں داخل ہوجاؤں؟'' فرمایا،''اللہ عزوجل کی اس طرح عبادت کرو کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور فرض نمازیں ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔'' تو اس نے عرض کیا''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں اس پر زیادتی نہ کروں گا۔'' جب وہ لوٹ گیا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم ۱۳۹۷، ج۱، ص۴۷۲)

(۱۳۹)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا''اللہ عزوجل نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں تو جو انہیں ادا کرے گا اور ان کے حق کو ہلکا جانتے ہوئے انہیں ضائع نہ کرے گا تو اللہ عزوجل کا اس سے عہد ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور جو انہیں ادا نہیں کرے گا اس کا اللہ عزوجل کے پاس کوئی عہد نہیں اگر اللہ عزوجل چاہے تو اسے عذاب دے چاہے تو اسے جنت میں داخل فرمائے۔''

ابوداؤد شریف کی روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ''اللہ عزوجل نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے بہتر طریقہ سے وضو کرے اور انہیں ان کے وقت میں ادا کرے اور ان کے رکوع وسجود، خشوع کے ساتھ پورے کرے تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس کی مغفرت فرمادے اور جو انہیں ادا نہیں کرے گا تو اللہ عزوجل کے ذمہ اس کے لئے کچھ نہیں چاہے تو اسے معاف فرمادے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۵، ج۱، ص۱۷۶)

(۱۴۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سب سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''نماز۔'' اس نے پوچھا،''اس کے بعد؟'' فرمایا''نماز۔'' اس نے عرض کیا''اس کے بعد؟'' فرمایا''نماز۔'' اس نے عرض کیا''اس کے بعد؟'' فرمایا''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔''

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۱۳، ج۲، ص۵۸۰)

(۱۴۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ایک دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا،''قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے!'' یہ فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے زمین پر نگاہیں جمادیں تو ہم میں سے ہر شخص روتے ہوئے زمین کی طرف متوجہ ہوا حالانکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قسم کیوں اٹھائی

ہے؟ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر اٹھایا تو آپ کے چہرے پر ایسی مسرت تھی جو ہمیں سرخ اونٹوں سے زیادہ پسند تھی۔ پھر فرمایا ''جو شخص پانچ نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے کہ سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔'' (سنن نسائی، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ج ۵، ص ۸)

(۱۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابو عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑا اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا، ''اے ابو عثمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے ایسا کیوں کیا؟'' میں نے پوچھا کہ ''آپ نے ایسا کیوں کیا؟'' تو فرمایا، ''ایک مرتبہ میں رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک درخت کے نیچے کھڑا تھا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسی طرح کیا اور اس درخت کی ایک خشک ٹہنی کو پکڑ کر ہلایا یہاں تک کہ اس کے پتے جھڑ گئے پھر فرمایا، ''اے سلمان! کیا تم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں نے یہ عمل کیوں کیا؟''

میں نے عرض کیا، ''آپ نے ایسا کیوں کیا؟'' ارشاد فرمایا ''بیشک جب مسلمان اچھی طرح وضو کرتا ہے اور پانچ نمازیں ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح یہ پتے جھڑ جاتے ہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی،

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّہَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْہِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ۝ (پ ۱۲، ھود: ۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کو۔

(مسند احمد، حدیث سلمان فارسی، رقم ۲۳۷۶۸، ج ۹، ص ۱۷۸)

(۱۴۳)...... حضرتِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''مسلمان جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ اس کے سر پر رکھ دیئے جاتے ہیں جب بھی وہ سجدہ کرتا ہے اس کے گناہ جھڑنے لگتے ہیں لہٰذا جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوتا ہے تو اس کے تمام گناہ جھڑ چکے ہوتے ہیں۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۶۱۲۵، ج ۶، ص ۲۵۰)

(۱۴۴)...... حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دو بھائی تھے، ان میں سے ایک بھائی کا دوسرے بھائی کی وفات سے چالیس راتیں پہلے انتقال ہو گیا۔ ان میں سے پہلے مرنے والے کا ذکر سرورِ عالم، نورِ مجسم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم

کی بارگاہ میں کیا گیا اور اس کی فضیلت بیان کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا دوسرا بھائی مسلمان نہیں تھا؟'' تو صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا، ''کیوں نہیں اور اس میں کوئی بُرائی نہیں تھی۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نماز نے اسے کہاں پہنچادیا؟ نماز کی مثال ایسی ہے کہ تم میں سے کسی کے دروازے پر میٹھے پانی کی بڑی نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غوطے لگائے تو تمہارا کیا خیال ہے اس کے بدن پر کوئی میل باقی رہے گی؟ تمہیں کیا معلوم کہ اس کی نماز نے اسے کہاں تک پہنچادیا؟'' (مسند احمد، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، رقم ۱۵۳۴، ج ۱، ص ۳۷۵)

(۱۴۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قُضاعہ کے قبیلے بَلِیّ کے دو بھائی نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم پر ایمان لائے۔ ان میں سے ایک شہید ہوگیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا۔ حضرتِ سیدنا طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ''میں نے خواب میں دیکھا کہ بعد میں فوت ہونے والے بھائی کو اپنے شہید بھائی سے پہلے جنت میں داخل کردیا گیا ہے۔'' مجھے اس پر بڑا تعجب ہوا صبح ہوئی تو یہ بات سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا اس نے شہید (بھائی) کے بعد رمضان کے روزے نہیں رکھے؟ اور پھر چھ ہزار رکعتیں نہیں پڑھیں؟ اور سال میں اتنی اتنی رکعتیں ادا نہیں کیں؟'' ابن حبان کی روایت میں یہ بھی ہے کہ ''تو پھر ان دونوں کے درمیان زمین وآسمان کی دوری کیوں نہ ہو۔''

(مسند احمد، مسند ابی اسحاق ابی محمد طلحۃ بن عبداللہ، رقم ۱۴۰۳، ج ۱، ص ۳۴۴ بتغیر قلیل)

(۱۴۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''تمہارا کیا خیال ہے اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل بچے گا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ''اس کے بدن پر کچھ میل نہ بچے گا۔'' تو ارشاد فرمایا ''یہی مثال ان پانچ نمازوں کی ہے کہ اللہ عزوجل ان کے سبب گناہوں کو مٹادیتا ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوۃ الخمس کفارۃ، رقم ۵۲۸، ج ۱، ص ۱۹۶)

(۱۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابو سَعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''پانچ نمازیں درمیان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں۔'' پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تمہارا کیا خیال ہے اگر کوئی شخص کسی جگہ کام میں مصروف ہو اور اس جگہ اور اس کے گھر کے درمیان پانچ نہریں بہتی ہوں جب وہ اپنے کام کرنے کی جگہ پر آئے اور اللہ عزوجل کی مشیئت سے وہ کوئی کام کرے اور اس دوران اس پر گرد پڑے یا اسے پسینہ آئے پھر جب بھی وہ کسی نہر

سے گزرے اس میں نہالے تو کیا گرد میں سے کچھ باقی بچے گا؟

(پھر خود ہی ارشاد فرمایا) یہی نَماز کی مثال ہے جب بھی کوئی بندہ گناہ کرے پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور مغفرت چاہے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۱۹۸، ج۱، ص۷۱)

(۱۴۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''پانچ نَمازیں اور نَماز جمعہ اگلے جمعہ تک درمیان کے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جب تک کبیرہ گناہ نہ کئے جائیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الصلوۃ الخمس الخ، رقم ۲۳۳، ج، ص۱۴۴)

(۱۴۹)...... امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس مسلمان پر فرض نَماز کا وقت آئے اور وہ نَماز کے لئے اچھے طریقے سے وضو کرے اور اسے خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرے تو یہ نَماز اس کے پچھلے گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گی جب تک کبیرہ گناہ کا ارتکاب نہ کرے، اور یہ عمل ساری زندگی جاری رہے گا یعنی وہ نماز اسکے گناہوں کا کفارہ بنتی رہے گی۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، الصلوۃ عَقْبَہ، رقم ۲۲۸، ص۱۴۲)

(۱۵۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''(اگر) تم سے مسلسل گناہ ہوتے رہیں لیکن جب تم فجر کی نماز ادا کرو گے تو وہ تمہارے ان گناہوں کو دھو دے گی، اس کے بعد پھر تم سے مسلسل گناہوں کا صدور ہوتا رہے لیکن جب ظہر کی نَماز ادا کرو گے تو وہ تمہارے گناہوں کو دھو دے گی، اس کے بعد پھر گناہ ہوتے رہیں لیکن جب عصر کی نَماز ادا کرو گے تو وہ تمہارے گناہوں کو دھو دے گی، اس کے بعد پھر گناہ مسلسل ہوتے رہیں لیکن جب تم مغرب کی نَماز ادا کرو گے تو وہ تمہارے گناہوں کو دھو دے گی، اس کے بعد بھی تم سے گناہوں کا صدور ہوتا رہے لیکن جب تم عشاء کی نَماز ادا کرو گے تو وہ تمہارے گناہوں کو دھو دے گی۔ پھر تم سو جاؤ گے تو بیدار ہونے تک تمہارا کوئی گناہ نہ لکھا جائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ وحقنہا الدم، رقم ۱۶۵۸، ج۲، ص۳۳)

(۱۵۱)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ہر نَماز کے وقت ایک منادی بھیجا جاتا ہے وہ کہتا ہے: اے ابن آدم! اٹھ کھڑے ہو اور جو آگ تم نے اپنے لئے جلائی ہے اسے بجھا دو۔'' پس لوگ اٹھ کھڑے ہوتے ہیں اور اچھی طرح طہارت حاصل کرتے ہیں تو ان کے دو نَمازوں کے درمیان کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، پھر جب نَماز عصر کا وقت ہوتا

ہے تو اسی طرح ندا کی جاتی ہے، مغرب کے وقت بھی یہی ندا ہوتی ہے اور جب عشاء کا وقت ہوتا ہے تو اسی طرح ندا ہوتی ہے، پھر لوگ سو جاتے ہیں تو کوئی خیر میں رات گزارتا ہے اور کوئی شر میں رات گزارتا ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۰۲۵۲، ج۱۰ص۱۴۱)

(۱۵۲) ...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''اللہ عزوجل کا ایک فرشتہ ہر نماز کے وقت نداء دیتا ہے کہ اے بنی آدم! اپنی جلائی ہوئی آگ کے پاس آؤ اور اسے بجھا دو۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب فضل الصلوۃ وحقنھاللدم رقم، ۱۶۵۹، ج۲ص۳۳)

(۱۵۳) ...... حضرتِ سیدنا عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! آپ کیا فرماتے ہیں کہ اگر میں گواہی دوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور میں پانچوں نمازیں ادا کروں اور زکوٰۃ ادا کروں اور رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں قیام کروں تو میرا شمار کن لوگوں میں ہوگا؟''تو ارشاد فرمایا''صدیقین یا شہداء میں۔'' (صحیح ابن حبان، باب فضل رمضان الخ، رقم ۲۹، ج۵ص۱۸۴)

(۱۵۴) ...... امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے غلام حضرتِ سیدنا حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ اذان کا وقت ہو گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کے لئے پانی مانگا۔ میرا خیال ہے کہ وہ پانی ایک مد (ایک پیمانہ) کی مقدار میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا پھر فرمایا''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،

''جو اس طرح وضو کرے پھر ظہر کی نماز ادا کرے تو اس کے ظہر اور فجر کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، پھر عصر کی نماز ادا کرے تو اس کے عصر اور ظہر کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، پھر مغرب کی نماز ادا کرے تو اس کے عصر اور مغرب کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، پھر عشاء کی نماز پڑھے تو اس کے عشاء اور مغرب کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، پھر شاید وہ اپنی رات لیٹ کر گزارے، اور اگر وہ بیدار ہو کر وضو کر کے صبح کی نماز پڑھے گا تو فجر وعشاء کے درمیان کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، یہ نمازیں وہی حسنات (یعنی نیکیاں) ہیں جو برائی کو مٹا دیتی ہیں۔''

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا''اے عثمان! رضی اللہ عنہ''یہ تو حسنات ہیں باقیات سے کیا مراد ہے؟''فرمایا وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہیں۔''

(مسند احمد، مسند عثمان بن عفان، رقم ۵۱۳، ج۱ص۱۵۴)

(۱۵۵) ...... حضرتِ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر،

سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم فرمایا کرتے کہ ''ہر نَماز پچھلے گناہوں کومٹا دیتی ہے۔''

(مسند احمد، حدیث ابی ایوب الانصاری، رقم ۲۳۵۶۲، ج۹ص ۱۳۱)

(۱۵۶)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھ پر حد (یعنی اسلامی سزا) لازم ہوگئی ہے ،لہٰذا مجھ پر حد قائم فرمائیں۔'' اسی اثناء میں نَماز کا وقت ہوگیا تو اس شخص نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نَماز ادا کی۔ جب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نَماز ادا فرمالی تو اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! مجھ پر حد لازم ہوگئی ہے لہٰذا کتاب اللہ عزوجل کا حکم مجھ پر قائم کیجئے۔'' تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا تم نے ہمارے ساتھ نَماز پڑھی ہے؟'' اس نے عرض کیا، ''جی ہاں۔'' فرمایا، ''تمہاری مغفرت ہوگئی۔''

(صحیح بخاری، کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب اذا اقر بالحد الخ، رقم ۶۸۲۳، ج۴ص ۳۴۲)

وضاحت:

اس حدیث مبارکہ میں حد لازم ہونے سے مراد یہ ہے کہ میں ایسے گناہ کا مرتکب ہوگیا ہوں جو تعزیر کو واجب کرتا ہے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اس شخص نے موجبِ حد گناہ مثلاً زنا کیا یا شراب نوشی وغیرہ کا ارتکاب کیا تھا کیونکہ ان گناہوں کو نَماز نہیں مٹا سکتی اور نہ ہی حاکم اسلام کو ایسے شخص کو چھوڑنے کی اجازت ہے اور اس کی وضاحت دیگر احادیث سے بھی ہوتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۵۷)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص کسی عورت کا بوسہ لے بیٹھا پھر وہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور اپنے گناہ کا اعتراف کیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی،

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ (پ۱۲، ھود: ۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں بیشک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

تو اس شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آیت کس کے لئے نازل ہوئی ہے؟'' فرمایا، ''میری ساری امت کیلئے۔''

(صحیح بخاری، کتاب مواقیت الصلوۃ، باب الصلوۃ کفارۃ، رقم ۵۲۶، ج۱ص ۱۹۶)

(۱۵۸)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''پانچ چیزیں ایسی ہیں جو انہیں ایمان کی حالت میں ادا کرے گا جنت میں داخل ہوگا، جو پانچ نَمازوں کے وضو، رکوع، سجود اور اوقات کا لحاظ رکھے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر استطاعت رکھتا ہو تو بیت اللہ کا حج کرے اور خوش دلی کے ساتھ زکوٰۃ اور امانت ادا کرے۔'' عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! امانت کی ادائیگی سے کیا مراد

ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''جنابت سے غسل کرنا، اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کو اس کے دین میں غسلِ جنابت کے علاوہ کسی چیز میں رخصت عطا نہیں فرمائی۔ (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فیمابنی علیہ الاسلام، رقم ۱۳۹، ج ۱، ص ۲۰۴)

(۱۵۹)...... کاتبِ وحی حضرتِ سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو پابندی سے پانچوں نمازیں ادا کرے اور ان کے رکوع و سجود اور اوقات کا لحاظ رکھے اور یہ یقین کرے کہ یہ اللہ عزوجل کا حق ہیں وہ جنت میں داخل ہوگا یا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی یا یہ فرمایا کہ اس پر جہنم حرام ہے۔'' (مسند احمد، رقم ۱۸۳۷۳، ۱۸۳۷۴، ج ۶، ص ۳۷۲)

(۱۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمایا، ''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا ''وہ چھ چیزیں کونسی ہیں؟'' ارشاد فرمایا، ''نماز، زکوٰۃ، امانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۴۹۲۵، ج ۳، ص ۳۹۶)

(۱۶۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دن اور رات میں کچھ فرشتے تمہیں تلاش کرتے ہیں اور وہ نمازِ فجر و عصر میں اکٹھے ہوتے ہیں اور پھر جب تمہارے ساتھ رات گزارنے والے فرشتے اوپر چلے جاتے ہیں تو ان کا رب عزوجل ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہیں ان سے زیادہ جانتا ہے، ''تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟'' تو وہ عرض کرتے ہیں کہ ''جب ہم ان سے جدا ہوئے تو وہ نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس پہنچے تو اس وقت بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔'' جبکہ ابن خزیمہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ (فرشتے عرض کرتے ہیں) ''اے اللہ عزوجل! قیامت کے دن ان کی مغفرت فرما دینا۔'' (صحیح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، رقم ۳۲۲۳، ج ۲، ص ۳۸۵)

(۱۶۲)...... حضرتِ سیدنا بکر بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے نماز ادا کی یعنی جس نے فجر اور عصر کی نماز ادا کی وہ ہرگز جہنم میں داخل نہ ہوگا۔''
(صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ، باب فضل صلاتی الصبح والعصر الخ، رقم ۶، ص ۳۱۸)

(۱۶۳)...... حضرتِ سیدنا جُندُب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے فجر کی نماز ادا کی وہ اللہ عزوجل کی امان میں ہے، لھذا کوئی شخص اللہ عزوجل کی امان میں خلل نہ ڈالے کیونکہ جو اللہ تعالیٰ کی امان میں خلل ڈالے گا، اللہ

عزوجل اسے منہ کے بل اوندھا کر کے جہنم میں ڈال دیگا۔''

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ فضل صلوۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، رقم ۶۵۷، ۳۲۹)

(**۱٦٤**)...... حضرت سیدنا معاویہ بن حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحروبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''یہ نماز یعنی نماز عصر تم سے پچھلے لوگوں پر پیش کی گئی تو انہوں نے اسے ضائع کر دیالہذا جو اسے پابندی سے ادا کرے گا اسے دگنا ثواب ملے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب الاوقات، رقم ۸۳۰، ص۴۱۴)

(**۱٦٥**)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک دن نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشادفرمایا کہ ''جو پابندی سے نماز ادا کرے گا تو یہ اس کے لئے قیامت کے دن نور، برہان اور نجات کا سبب بنے گی اور جو اسے پابندی سے ادا نہیں کرے گا اس کے لئے نہ تو نور ہوگا، نہ برہان اور نہ ہی نجات اور وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔'' (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۵۸۷، ج۲، ص۵۷۴)

===

اوّل وقت میں نماز پڑھنے کا ثواب

(۱۶۶)...... حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سوال کیا ''کونسا عمل اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہے؟'' فرمایا ''وقت پر نماز پڑھنا۔''
(صحیح بخاری، کتاب التوحید، رقم ۷۵۳۴، ج۴، ص۵۸۹ بتغیر قلیل)

(۱۶۷)...... حضرتِ سیدتنا ام فروہ رضی اللہ عنہا ان عورتوں میں سے ہیں جنہوں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بیعت کی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا ''کونسا عمل سب سے افضل ہے؟'' تو ارشاد فرمایا، ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوات، رقم ۴۲۶، ج۱، ص۱۸۶)

(۱۶۸)...... حضرتِ سیدنا عیاض رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''اللہ عزوجل کے ذکر کی پابندی کیا کرو اور اپنی نمازیں اوّل وقت میں ادا کیا کرو، اللہ تعالیٰ تمہیں دگنا ثواب عطا فرمائے گا۔''
(طبرانی کبیر، رقم ۱۰۱۳، ج۱۷، ص۳۶۹)

(۱۶۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''اوّل وقت کو آخری وقت پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی آخرت کو دنیا پر فضیلت حاصل ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی الصلوۃ فی اول وقتھا، رقم ۵، ج۱، ص۱۵۶)

(۱۷۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''نماز کا اوّل وقت اللہ عزوجل کی رضا ہے اور آخری وقت اللہ عزوجل کی طرف سے رخصت ہے[1]۔''
(سنن ترمذی، کتاب ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی الوقت الاول الخ، رقم ۱۷۲، ج۱، ص۲۱۷)

(۱۷۱)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عزوجل نے پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، جو ان کے لئے احسن طریقے سے وضو کرے اور انہیں ان کے وقت میں ادا کرے اور ان کے ظاہری و باطنی آداب کا لحاظ رکھے اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اس کی مغفرت فرمادے اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ عزوجل کے ذمے اس کے لئے کچھ نہیں اگر چاہے تو اسے معاف فرمادے اور چاہے تو اسے عذاب میں مبتلاء فرمائے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوۃ، رقم ۴۲۵، ج۱، ص۱۸۶)

[1]......احناف کے نزدیک: اول وقت سے وقتِ مستحب کا اول مراد ہے۔ چنانچہ، مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی مراۃ المناجیح، جلد ۱، صفحہ ۳۸۶ پر اس کے تحت فرماتے ہیں: اول وقت سے وقتِ مستحب کا اول مراد ہے اور آخر وقت سے وقت مکروہ مراد ہے، یعنی وقت مستحب شروع ہوتے ہی نماز پڑھ لینا رضائے الٰہی کا سبب ہے اور وقت مکروہ میں نماز پڑھنا تو چاہئے یہ تھا کہ سخت گناہ ہو اور نماز قضا مانی جائے مگر رب نے معافی دے دی۔

(۱۷۲)...... حضرتِ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں اوران کے بارے میں اپنے آپ سے عہد کیا ہے کہ جوان (یعنی نمازوں) کو پابندی کے ساتھ ان کے وقت میں ادا کرے گا اسے جنت میں داخل کروں گا اور جوان کو پابندی کے ساتھ ادا نہ کرے گا اس کے لئے میرے پاس کوئی عہد نہیں۔''

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب المحافظۃ علی وقت الصلوۃ، رقم ۴۳۰، ج۱، ص۱۸۸)

(۱۷۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے قریب سے گزرے تو فرمایا، ''کیا تم جانتے ہو کہ تمہارا رب تبارک وتعالیٰ کیا فرماتا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل اور اسکا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔'' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے تین مرتبہ یہی سوال کیا پھر فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت اور اپنے جلال کی قسم! جو بھی وقت پر نماز ادا کرے گا میں اسے جنت میں داخل فرماؤں گا اور جو ان کو وقت گزار کر ادا کرے گا اگر میں چاہوں گا تو اس پر رحم فرماؤں گا اور اگر چاہوں گا تو اسے عذاب دوں گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۰۵۵۵، ج۱۰، ص۲۲۸)

(۱۷۴)...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو نمازوں کو اپنے وقت میں ادا کرے اور نماز کے لئے کامل وضو کرے اور اس کے قیام، رکوع، اور سجود کو خشوع وخضوع سے ادا کرے تو اس کی نماز سفید روشنی کی طرح چمکتی ہوگی اور کہے گی کہ اللہ عزوجل تیری اسی طرح حفاظت فرمائے جس طرح تو نے میری حفاظت کی اور جو نماز کو بے وقت ادا کرے اور اس کے لئے کامل وضو نہ کرے اور اس کے رکوع وخشوع اور سجود کو پورا نہ کرے تو وہ اس سے اس حال میں جدا ہوگی کہ کالی سیاہ ہوگی اور کہتی ہوگی کہ اللہ تعالیٰ تجھے برباد کرے جیسا کہ تو نے مجھے برباد کیا۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۳۰۹۵، ج۲، ص۲۲۷)

۞===۞===۞===۞

نماز کی ابتدا میں پڑھے جانے والے کلمات کا ثواب

(۱۷۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم خاتم المُرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے ایک شخص نے کہا، ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا وَّسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ عزوجل ہی کے لئے ہیں اور میں صبح و شام اللہ عزوجل کی پاکی بیان کرتا ہوں[1]۔''

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا، ''یہ کلمات کہنے والا کون ہے؟'' تو وہ شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا، ''وہ میں ہوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''مجھے ان کلمات سے بہت خوشی ہوئی ان کی وجہ سے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے۔''

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''جب سے میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے میں نے یہ کلمات پڑھنا کبھی نہیں چھوڑے۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب مایقول بین تکبیرۃ الاحرام والقراءۃ، رقم ۶۰۱، ص ۳۰۲)

رکوع سے اٹھتے وقت پڑھے جانے والے کلمات کا ثواب

(۱۷۶)...... حضرتِ سیدنا رِفاعہ بن رافع زُرَقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہم تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اقتداء میں نماز ادا کر رہے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع سے اپنا سر اٹھایا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا۔ پیچھے سے ایک شخص نے کہا، ''رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ. ترجمہ: اے رب عزوجل تیرے لئے ہی تمام خوبیاں ہیں بے شمار پاکیزہ اور برکتوں والی۔''

جب سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز ادا فرمالی تو دریافت فرمایا، ''یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟'' اس شخص نے عرض کیا، ''میں ہوں۔'' تو ارشاد فرمایا، ''میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو ان کلمات کو لکھنے میں سبقت کرتے ہوئے دیکھا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل اللھم ربنا لک الحمد، رقم ۷۹۹، ج ۱، ص ۲۸۰)

(۱۷۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہے تو تم اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہا کرو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوگا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے کہ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ کہا کرو۔ (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل اللھم ربنا لک الحمد، رقم ۷۹۶، ج ۱، ص ۲۷۹)

===۞===۞===۞===۞

[1]...... علامہ عینی علیہ رحمۃ اللہ الغنی اسی مفہوم کی ایک حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: نمازیوں کو تشویش نہ ہوتی ہو تو (نماز میں) ذکر کی آواز بلند کرنا جائز ہے۔ (عمدۃ القاری، ۴/۵۳۶)

باجماعت نماز ادا کرنے کا ثواب

(۱۷۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''باجماعت نماز ادا کرنا تنہا نماز پڑھنے سے ستائیس درجے افضل ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم ۶۴۵، ج ۱، ص ۲۳۲)

(۱۷۹)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مرد کا جماعت کے ساتھ نَماز ادا کرنا اس کے اپنے گھر اور بازار میں نَماز ادا کرنے سے پچیس درجے افضل ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جب وہ اچھے طریقے سے وضو کرتا ہے پھر مسجد کی طرف نکلتا ہے اور اس کی نیت صرف نَماز کی ہوتی ہے تو اس کے ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور اس کی ایک خطا کو معاف فرمادیتا ہے۔ جب وہ نَماز پڑھ لیتا ہے تو جب تک اپنی جگہ پر بیٹھا رہتا ہے، فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں، ''اے اللہ عزوجل! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ عزوجل! اس پر رحم فرما۔'' اور جب تک تم میں سے کوئی نَماز کے انتظار میں ہوتا ہے نَماز ہی میں ہوتا ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ ''جب تک وہ کسی کو ایذا نہ پہنچائے یا کوئی بات نہ کرے تو فرشتے عرض کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ عزوجل! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرما۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم ۶۴۷، ج ۱، ص ۲۳۳)

وضاحت:

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر بندہ فقط نماز کے ارادے سے اپنے گھر سے نکلے تو اسے یہ عظیم ثواب حاصل ہوگا اور اگر وہ گھر سے نَماز اور کسی دوسرے مقصد کے لئے نکلے تو ہر قدم پر ملنے والا ثواب اسے کامل طور پر حاصل نہ ہوگا اور یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ باجماعت نَماز ادا کرنے سے تنہا نَماز کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ثواب حاصل ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۸۰)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''مرد کا باجماعت نَماز پڑھنا اس کے تنہا نَماز پڑھنے سے پچیس درجے افضل ہے۔''

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن مسعود، رقم ۳۵۶۴، ج ۲، ص ۹)

(۱۸۱)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل سے

مسلمان ہوکر ملے اسے چاہیے کہ جب اذان ہو تو ان نمازوں کو پابندی سے ادا کرلیا کرے کیونکہ اللہ عزوجل نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت والے طریقے عطا فرمائے ہیں اور بے شک یہ نمازیں انہی میں سے ہیں۔ اگر تم اپنے گھر میں نماز پڑھو گے جیسے اس نماز سے پیچھے رہنے والے شخص نے اپنے گھر میں نماز ادا کی تو بے شک تم نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دیا اور اگر تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ دو گے تو گمراہ ہو جاؤ گے۔ جو شخص اچھے طریقے سے وضو کرے پھر ان مسجدوں میں سے کسی مسجد کی طرف آئے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ہر قدم کے بدلے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور اس کا ایک گناہ معاف فرمادے گا۔ ہم دیکھا کرتے تھے کہ کھلا منافق ہی جماعت سے پیچھے رہتا ہے جبکہ کسی آدمی کو تو دو افراد سہارا دے کر لاتے اور صف میں کھڑا کر دیتے۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سنن ہدیٰ کی تعلیم فرمائی ہے اور یہ بھی سنن ہدیٰ سے ہے کہ اس مسجد میں نماز ادا کی جائے جس میں اذان دی جاتی ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب صلوۃ الجماعۃ من سنن الھدی، رقم ۶۵۴، ۳۲۸)

(۱۸۲)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے کامل وضو کیا اور کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لئے چلا اور نماز باجماعت ادا کی تو اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی المشی الی المساجد، رقم ۶، ج ۱، ص ۱۳۰)

(۱۸۳)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عزوجل باجماعت نماز پڑھنے والوں سے خوش ہوتا ہے۔''

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، رقم ۵۱۱۲، ج ۲، ص ۳۰۹)

(۱۸۴)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے چالیس دن باجماعت تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھے گا اس کے لئے دو آزادیاں لکھی جائیں گی، ایک جہنم سے دوسری نفاق سے۔''

(سنن ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی فضل التکبیرۃ الاولی، رقم ۲۴۱، ج ۱، ص ۲۷۴)

(۱۸۵)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم فرمایا کرتے تھے کہ ''جو چالیس دن مسجد میں

با جماعت نماز ادا کرے اور اس کی عشاء کی نماز سے پہلی رکعت فوت نہ ہو تو اللہ عزوجل اس کیلئے جہنم سے نجات لکھ دے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب صلوۃ العشاء والفجر فی جماعۃ، رقم ۷۹۸، ج۱، ص ۴۳۷)

(۱۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا، ''کیا فلاں شخص حاضر ہے؟'' عرض کیا گیا ''نہیں۔'' پھر پوچھا، ''کیا فلاں حاضر ہے؟'' عرض کیا گیا، ''نہیں۔'' پھر فرمایا، ''بیشک فجر اور عشاء کی نمازیں منافقین پر سب سے زیادہ بھاری ہیں، اگر جانتے کہ ان نمازوں میں کیا ہے؟ تو ان نمازوں میں ضرور حاضر ہوتے، اگرچہ گھسٹتے ہوئے آتے، اور بیشک پہلی صف ملائکہ کی صف کی مثل ہے، اور اگر تم پہلی صف کی فضیلت جان لیتے تو اسے حاصل کرنے کیلئے جلد بازی سے کام لیتے، اور بے شک ایک مسلمان کے ساتھ نماز پڑھنا تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے اور دو مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنا ایک مسلمان کے ساتھ نماز پڑھنے سے افضل ہے اور جماعت جتنی بڑی ہو اللہ عزوجل کو اتنی ہی زیادہ پسند ہے۔''

(مسند احمد، مسند الانصار، حدیث ابی بصیر وابنہ عبداللہ بن ابی بصیر، رقم ۲۱۳۲۳، ج۸، ص ۵۷)

(۱۸۷)...... حضرتِ سیدنا ثابت بن اَشْیَم اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''دو شخصوں کا اس طرح نماز پڑھنا کہ ان میں سے ایک امام بنے، اللہ عزوجل کے نزدیک چار افراد کے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھنے سے زیادہ پسندیدہ ہے، اور چار کا با جماعت نماز پڑھنا آٹھ افراد کے الگ الگ نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور آٹھ افراد کا با جماعت نماز پڑھنا سو افراد کے تنہا نماز پڑھنے سے افضل ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۳۷، ج۱۹، ص ۳۶)

۞ ===۞ ===۞ ===۞

فجر اور عشاء باجماعت ادا کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا،

وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ ؕ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۷۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور صبح کا قرآن بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں اس آیت مبارکہ میں فجر سے مراد صبح کی نماز ہے کہ اس میں دن اور رات کے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔

(۱۸۸)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے فجر کی نماز باجماعت ادا کی گویا اس نے پوری رات قیام کیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب فضل صلوۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، رقم ۶۵۶، ج، ص ۳۲۹)

(۱۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''منافقین پر سب نمازوں سے بھاری فجر اور عشاء کی نماز ہے، اگر جان لیتے کہ ان دونوں نمازوں میں کیا ہے تو ضرور حاضر ہوتے اگرچہ گھسٹتے ہوئے آتے، اور بیشک میں نے ارادہ کیا کہ میں نماز قائم کرنے کا حکم دوں اور کسی شخص کو نماز پڑھانے پر مقرر کروں پھر کچھ لوگوں کو اپنے ساتھ چلنے کیلئے کہوں جو لکڑیاں اٹھائے ہوئے ہوں پھر ان لوگوں کی طرف جاؤں جو نماز میں حاضر نہیں ہوتے اور ان کے گھروں کو آگ سے جلادوں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل العشاء فی الجماعۃ، رقم ۶۵۷، ج ۱، ص ۲۳۵)

(۱۹۰)...... امام طبرانی ایک شخص کا نام لئے بغیر روایت کرتے ہیں کہ جب حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ پر نزع کا عالم طاری ہوا تو میں نے ان کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں تمہیں شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی ہوئی ایک حدیث سناتا ہوں، (پھر فرمایا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عزوجل کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اگر تم اسے دیکھ نہیں سکتے تو بے شک وہ تمہیں دیکھ رہا ہے اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو اور مظلوم کی بددعا سے بچتے رہو کیونکہ وہ ضرور قبول ہوتی ہے اور تم میں جو فجر اور عشاء کی نماز میں حاضر ہو سکے اگرچہ گھسٹتے ہوئے تو اسے چاہیے کہ وہ ضرور حاضر ہو۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب فی صلوۃ العشاء الآخرۃ والصبح فی جماعۃ، رقم ۲۱۴۹، ج ۲، ص ۱۶۵)

(۱۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے عشا کی نَماز باجماعت ادا کی، اس نے شب قدر میں سے اپنا حصہ پالیا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۷۴۵، ج۸، ص۱۷۹)

(۱۹۲)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے وضو کیا اور مسجد میں حاضر ہوا اور فجر سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں اور فجر کی نَماز تک بیٹھا رہا تو اس کی اس دن کی نَماز نیک لوگوں کی نَماز میں شمار ہوگی اور اسے رحمٰن عزوجل کے وفد یعنی مہمانوں میں لکھا جائے گا۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۷۷۶۶، ج۸، ص۱۸۵)

(۱۹۳)...... حضرتِ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو فجر کی نَماز باجماعت ادا کرتا ہے وہ اللہ عزوجل کی امان میں ہوتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب المسلمون فی ذمۃ اللہ عزوجل، رقم ۳۹۴۶، ج۴، ص۳۲۵)

(۱۹۴)...... حضرتِ سیدنا سَلْمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو صبح کو فجر کی نَماز کے لئے چلا وہ ایمان کا جھنڈا لئے چلا اور جو صبح کو بازار کی طرف چلا تو شیطان کا جھنڈا لے کر چلا۔''

حضرتِ سیدنا ابوبکر بن سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دن فجر کی نَماز میں میرے والد سلیمان بن ابوحثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نہ پایا تو بازار کی طرف چلے کیونکہ حضرت سیدنا سلیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رہائشگاہ مسجد اور بازار کے بیچ میں تھی۔ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شفاء ام سُلَیمان کے قریب سے گزرے تو ان سے کہا کہ'' میں نے فجر کی نَماز میں سلیمان کو نہیں دیکھا؟'' تو انہوں نے جواب دیا'' وہ ساری رات عبادت کرتے رہے صبح کو ان کی آنکھ لگ گئی۔'' یہ سن کر حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''فجر کی نَماز باجماعت ادا کرنا میرے نزدیک ساری رات عبادت کرنے سے بہتر ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاسواق ودخولھا، رقم ۲۲۳۴، ج۳، ص۵۳)

(۱۹۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے کامل وضو کیا پھر مسجد کی طرف چلا اور دیکھا کہ لوگ تو نَماز پڑھ چکے ہیں تو اللہ عزوجل اسے باجماعت نَماز پڑھنے اور جماعت میں حاضر ہونے والے کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور ان لوگوں کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب فیمن خرج یرید الصلوۃ فسبق بھا، رقم ۵۶۴، ج۱، ص۲۳۴)

(۱۹۶)...... حضرتِ سیدنا سَعِید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں ثواب کی امید پر ایک حدیث سناتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جب تم میں سے کوئی شخص کامل وضو کرکے نماز کی طرف چلتا ہے تو اس کے دایاں قدم اٹھانے پر اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور بایاں قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے، اب چاہے تم میں سے کوئی مسجد کے قریب رہے یا دُور، پھر اگر وہ مسجد میں حاضر ہوا اور باجماعت نماز ادا کی تو اس کی مغفرت کردی جائے گی اور اگر وہ شخص مسجد میں حاضر ہوا اور کچھ رکعتیں نکل چکی تھیں بقیہ کچھ رکعتیں اس نے پالیں اور نماز مکمل کرلی تو اس کی بھی مغفرت کردی جائے گی اور اگر وہ مسجد میں جماعت کی نیت سے حاضر ہوا لیکن جماعت ہوچکی تھی پھر اس نے تنہا نماز ادا کی تو اس کی بھی مغفرت کردی جائے گی۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی الھدی فی المشی الی الصلوۃ، رقم ۵۶۳، ج۱، ص۲۳۳)

✡ ===✡ ===✡ ===✡

قوم کی رضا سے امام بننے والے کا ثواب

(۱۹۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''قیامت کے دن تین قسم کے لوگ مشک کے ٹیلوں پر ہونگے پہلا وہ غلام جس نے اللہ عزوجل اور اپنے آقا کے حقوق ادا کئے، دوسرا وہ شخص جو کسی قوم کا امام بنا اور وہ قوم اس سے راضی ہو، تیسرا وہ شخص جو روزانہ پانچوں نمازوں کے لئے اذان دے۔''

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ''تین طرح کے لوگوں کو بڑی گھبراہٹ یعنی قیامت دہشت زدہ نہ کرسکے گی اور نہ ہی ان لوگوں کا حساب ہوگا اور وہ لوگوں کے حساب سے فارغ ہونے تک مشک کے ٹیلوں پر ہونگے وہ شخص جو اللہ عزوجل کی رضا کے لیے قرآن پڑھے اور وہ شخص جو قوم کی رضامندی سے امام بنے......الخ۔''

(سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی فضل المملوک الصالح، رقم ۱۹۹۳، ج ۳، ص ۳۹۷)

(۱۹۸)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو قوم کا امام بنے اسے اللہ عزوجل سے ڈرنا چاہیے اور یہ جان لینا چاہیے کہ وہ ذمہ دار ہے اور اس سے اس کی امامت کے بارے میں پوچھا جائے گا، لہذا! اگر وہ اپنے منصب کو خوش اسلوبی سے نبھائے گا تو اسے اپنے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے برابر ثواب ملے گا اور ان نمازیوں کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی اور اگر امامت کی ادائیگی میں کوئی کمی رہ گئی تو وہ خود ہی اس کا جواب دہ ہوگا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب الامام ضامن، رقم ۲۳۳۵، ج ۳، ص ۲۰۹)

نماز میں آمین کہنے کا ثواب

(۱۹۹)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جب امام '' **غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْن** '' کہے تو آمین کہا کرو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوجائے اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمانوں پر آمین کہتے ہیں، اگر ان دونوں کا قول موافق ہوجائے تو اس شخص کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ ''جب امام '' **غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ** '' کہے تو تم آمین کہا کرو کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول کے موافق ہوجائے تو اسکی وجہ سے مسجد میں موجود ہر شخص کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب جہر الماموم بالتامین، رقم ۷۸۲، ج ۲، ص ۲۷۵)

(۲۰۰)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفوں کو قائم کرلیا کرو اور تم میں سے ایک شخص امامت کرائے جب وہ تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ''**غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ** '' کہے تو آمین کہا کرو، اللہ عزوجل تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب التشہد فی الصلوۃ، رقم ۴۰۴، ص ۲۱۴)

(۲۰۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جب امام ''**غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَاالضَّآلِّیْن** '' کہے اور مقتدی اس پر آمین کہے تو اللہ عزوجل اس بندے کے پچھلے گناہ معاف فرمادیتا ہے، اور اس شخص کی مثال جو آمین نہ کہے اس شخص کی طرح ہے جو کسی قوم کے ساتھ جہاد کیلئے نکلا پھر انہوں نے قرعہ ڈالا تو ان کا قرعہ نکل آیا مگر اس کا قرعہ نہ نکلا تو اس نے کہا کہ میرا قرعہ کیوں نہیں نکلا تو اسے جواب دیا گیا کہ تو نے آمین نہیں کہی۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب التامین، رقم ۲۶۶۴، ج ۲، ص ۲۸۸)

(۲۰۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''یہودیوں نے تمہاری کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا حسد تمہارے آمین کہنے پر کیا ہے لہذا کثرت سے آمین کہا کرو۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب الجہر بآمین، رقم ۸۵۷، ج ۱، ص ۴۶۶)

(۲۰۳)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ

سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل نے مجھے تین چیزیں عطا فرمائی ہیں مجھے باجماعت نماز عطا فرمائی، مجھے سلام عطا فرمایا جو کہ اہلِ جنت کی تحیت ہے اور مجھے آمین عطا فرمائی اور اللہ عزوجل نے سوائے ہارون علیہ السلام کے کسی بھی نبی کو آمین عطا نہیں فرمائی، موسیٰ علیہ السلام دعا مانگا کرتے اور ہارون علیہ السلام آمین کہا کرتے تھے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی التامین خلف الامام، رقم ۳، ج۱، ص۱۹۴)

(۲۰۴)...... ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے یہودیوں کا تذکرہ کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہودیوں نے کسی چیز پر بھی ہم سے اتنا حسد نہیں کیا جتنا اس جمعہ پر کیا ہے، جس کی طرف اللہ عزوجل نے ہماری رہنمائی فرمائی اور یہودی اس سے محروم رہے اور اس قبلہ پر جس کی طرف اللہ عزوجل نے ہماری رہنمائی فرمائی اور ہمارے امام کے پیچھے آمین کہنے پر۔''

ایک روایت میں ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''یہودیوں نے تم سے کسی چیز پر اتنا حسد نہیں کیا جتنا آمین کہنے اور سلام کرنے پر کیا ہے۔'' (مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، رقم ۲۵۰۸۳، ج۹، ص۴۵۹)

پہلی صف میں نماز پڑھنے کا ثواب

(۲۰۵)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم صف پر تشریف لاتے تو قوم کے سینوں اور کاندھوں کو برابر فرماتے اور فرمایا کرتے ''جدا جدا نہ رہو کہیں تمہارے دل جدا نہ ہو جائیں، بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' (ابن خزیمہ، باب التغلیظ فی ترک تسویۃ الصفوف، رقم ۱۵۵۱، ج ۳، ص ۲۴)

(۲۰۶)...... حضرتِ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صف یا اگلی صفوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب فضل الصف المقدم، رقم ۹۹۷، ج ۱، ص ۵۲۸، بتغیر قلیل)

(۲۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ! اور دوسری صف پر؟'' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ فرمایا ''بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پھر عرض کیا ''یارسول اللہ! اور دوسری صف پر؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اور دوسری پر بھی۔'' (مسند احمد مسند الانصار / حدیث ابی امامۃ الباھلی، رقم ۲۲۳۲۶، ج ۸، ص ۲۹۵)

(۲۰۸)...... حضرتِ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کیلئے ایک مرتبہ استغفار کیا کرتے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب امامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب الصف المقدم، رقم ۹۹۶، ج ۱، ص ۵۲۸)

(۲۰۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''اگر لوگ جان لیتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے پھر قرعہ اندازی کے علاوہ کوئی چارہ نہ پاتے تو ضرور قرعہ اندازی کرتے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الاستھام فی الاذان، رقم ۶۱۵، ج ۱، ص ۲۲۴)

(۲۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''مردوں کی صفوں میں بہترین صف پہلی صف ہے اور کم ترین صف آخری صف ہے اور عورتوں کی صفوں میں سے بہترین صف آخری صف ہے اور بری صف پہلی صف ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف واقامتھا الخ، رقم ۴۴۰، ص ۲۳۲)

صف کی داہنی جانب نماز پڑھنے کا ثواب

(۲۱۱)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا:''بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے صفوں کی داہنی جانب نماز پڑھنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب مایستحب ان یلی الامام فی الصف، رقم ۶۷۶، ج ۱، ص ۲۶۸)

صفوں کو ملانے یا خالی رہ جانے والی جگہ پُر کرنے کا ثواب

(۲۱۲)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم صف پر تشریف لاتے اور قوم کے سینوں اور کندھوں کو برابر فرماتے اور فرمایا کرتے ''جدا جدا نہ رہو کہیں تمہارے دل جدا نہ ہوجائیں بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے پہلی صف پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ''جو صف کی کشادگی کو پُر کرتا ہے اللہ عزوجل اسکا ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی قدم صف کے خلا کو پُر کرنے کیلئے اٹھائے جانے والے قدم سے زیادہ پسندیدہ نہیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب تسویۃ الصفوف، رقم ۶۶۴، ج ۱، ص ۲۶۵)

(۲۱۳)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا:''بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے صفوں کے خلا کو پُر کرنے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں۔'' (صحیح ابن حبان، کتاب الصلوۃ، باب فرض متابعۃ الامام، رقم ۲۱۶۰، ج ۳، ص ۲۹۷)

(۲۱۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا:''جو بندہ صف کے خلا کو پر کرتا ہے اللہ عزوجل اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ملائکہ اس پر خیر نچھاور کرتے ہیں۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۳۷۷۱، ج ۳، ص ۲۹)

(۲۱۵)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا:''جو صف کو جوڑے گا اللہ عزوجل اسے جوڑے گا اور جو صف کو توڑے گا اللہ عزوجل اسکو توڑے گا۔''

(سنن نسائی، کتاب الامامۃ، باب من وصل صفا، ج ۲، ص ۹۳)

(۲۱۶) ...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو صف کے خلا کو پر کرے گا اللہ عزوجل اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۵۷۹۷، ج۴، ص۲۲۵)

(۲۱۷) ...... حضرتِ سیدنا ابی جُحَیْفَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو صف کے خلا کو پر کرے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب صلۃ الصفوف وسد الفرج، رقم ۲۵۰۳، ج۲، ص۲۵۱)

(۲۱۸) ...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''دو قدم ایسے ہیں جن میں سے ایک اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے اور دوسرا اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔ جو شخص صف میں خلا دیکھے پھر اسے پُر کرنے کیلئے چلے اور اسے پُر کردے تو اسکا یہ قدم اٹھانا اللہ عزوجل کو پسند ہے اور جو قدم اللہ عزوجل کو ناپسند ہے، وہ یہ کہ کوئی شخص کھڑا ہونے کیلئے اپنی دائیں ٹانگ پھیلا کر اس پر اپنا ہاتھ رکھے پھر اپنی بائیں ٹانگ کھڑی کر کے اٹھے۔''

(المستدرک للحاکم، کتاب الامامۃ وصلوۃ الجماعۃ / خطوتان احدھما احب الی اللہ والاخری الخ، رقم ۱۰۴۶، ج۱، ص۵۲۰)

۞ ===۞ ===۞ ===۞

مسجد حرام اور مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کا ثواب

(۲۱۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''میری اس مسجد میں ایک نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الصلوۃ بمسجدی مکۃ والمدینۃ، رقم ۱۳۹۴، ص ۷۲۰)

(۲۲۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔''

(مسند احمد، مسند المدنیین/حدیث عبداللہ عن الزبیر بن العوام، رقم ۱۶۱۱۷، ج ۵، ص ۴۵۲)

(۲۲۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔''

(مسند احمد، مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۱۴۷۰۰، ج ۵، ص ۱۰۸)

(۲۲۲)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور میری اس مسجد میں جمعہ ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار جمعے ادا کرنے سے افضل ہے اور میری اس مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار ماہ رمضان گزارنے سے افضل ہے۔''

(بیہقی شعب الایمان، باب فی المناسک، فصل فضل الحج والعمرۃ، رقم ۴۱۴۷، ج ۳، ص ۴۸۶)

(۲۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''مسجد حرام میں نماز پڑھنا

دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور میری مسجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے اور بیت المقدس میں پانچ سو نمازیں ادا کرنے سے افضل ہے۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ ''مسجد حرام میں ایک نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ایک لاکھ نمازیں پڑھنے اور مسجد نبوی شریف میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنا عام مساجد میں پانچ سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الحج، ج ۲، رقم ۱۰، ص ۱۴۰)

(۲۲۴)...... حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے میری مسجد میں لگاتار چالیس نمازیں پڑھ لیں اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جائے گی اور وہ نفاق سے بری ہو جائے گا۔''

(مسند احمد، مسند اَنس بن مالک النضر، رقم ۱۲۵۸۴، ج ۴، ص ۳۱۱)

☆===☆===☆===☆

مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے کا ثواب

پچھلے صفحات میں گزر چکا کہ حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' بیت المقدس میں ایک نماز پڑھنا عام مساجد میں پانچ سو نمازیں پڑھنے سے افضل ہے۔''

(۲۲۵)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا'' جب حضرتِ سیدنا سلیمان بن داؤد علیہما السلام بیت المقدس کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو انہوں نے اللہ عزوجل سے ایک ایسی بادشاہت کا سوال کیا جوان کے بعد کسی اور کو حاصل نہ ہو اور وہ اسکی بادشاہت کا مظہر ہو اور یہ سوال کیا کہ اس مسجد میں جو بھی نماز کے ارادے سے آئے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔ پھر رسول اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ'' دو چیزیں تو انہیں عطا فرمادی گئیں اور مجھے امید ہے کہ تیسری چیز بھی انہیں عطا فرمادی گئی ہوگی۔''
(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۵۵، ج ۲، ص ۵۸۹ بتغیر قلیل)

(۲۲۶)...... حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا'' آدمی کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کے برابر ہے اور محلے کی مسجد میں نماز پڑھنا پچیس نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں نماز پڑھنا پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ اور میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔''
(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی الصلوۃ الخ، رقم ۱۴۱۳، ج ۲، ص ۱۷۶)

مسجد قباء میں نماز پڑھنے کا ثواب

(۲۲۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما مدینہ منورہ کے محلے اوساط میں حضرتِ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ اس کے بعد حارث بن خزرج کے محلے میں بنو عمرو بن عوف کے پاس تشریف لے گئے۔ ان سے عرض کیا گیا ''اے ابو عبدالرحمٰن! آپ امامت کہاں فرماتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا ''میں بنو عمرو بن عوف کی اس مسجد میں امامت کرتا ہوں کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے اس مسجد میں نماز پڑھی اسے ایک عمرہ کے برابر ثواب ملے گا۔'' (صحیح ابن حبان، کتاب الصلوۃ، باب المساجد، رقم ۱۶۲۵، ج ۳، ص ۷۴)

(۲۲۸)...... حضرتِ سیدنا اُسید بن ظُہیر انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا ''مسجد قباء میں ایک نماز پڑھنا ایک عمرہ کے برابر ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی الصلوۃ فی مسجد قباء، رقم ۱۴۱۱، ج ۲، ص ۱۷۵)

(۲۲۹)...... حضرتِ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا ''جو اپنے گھر سے وضو کر کے مسجد قباء میں آئے پھر اس مسجد میں نماز پڑھے اسے ایک عمرے کا ثواب دیا جائے گا۔'' (مسند امام احمد، ج ۵، رقم ۱۵۹۸۱، ص ۴۱۱)

ایک اور روایت میں ہے کہ ''جس نے احسن طریقے سے وضو کیا پھر مسجد قباء میں داخل ہو کر چار رکعتیں ادا کیں تو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الصلوۃ، ج ۲، رقم ۱۸، ص ۱۴۲)

حضرتِ سیدنا عامر بن سعد اور حضرتِ سیدتنا عائشہ بنت سعد نے اپنے والد حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''مجھے مسجد قباء میں نماز پڑھنا مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے۔''

☆===☆===☆===☆

عورت کے لئے گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب

(۲۳۰)...... حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''عورت کا اپنے کمرے میں نماز پڑھنا گھر کے احاطے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور اس کا احاطے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے افضل ہے، اور صحن میں نماز پڑھنا گھر سے باہر نماز پڑھنے سے افضل ہے۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۹۱۰۱، ج ۶، ص ۳۶۸)

(۲۳۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''اپنی عورتوں کو مسجد میں حاضر ہونے سے نہ روکو اور ان کا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا ان کے حق میں بہتر ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد، رقم ۵۶۷، ج ۱، ص ۲۳۴)

(۲۳۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''عورت چھپانے کی چیز ہے اور جب یہ اپنے گھر سے نکلتی ہے تو شیطان پر ظاہر ہوجاتی ہے اور بے شک عورت اللہ عزوجل کے جتنی قریب اپنے گھر کے تہہ خانے میں ہوتی ہے کہیں اور نہیں ہوتی۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۲۸۹۰، ج ۲، ص ۱۶۳)

(۲۳۳)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''عورتوں کے نماز پڑھنے کے لئے سب سے بہترین جگہ ان کے گھروں کے تہہ خانے ہیں۔''

(مسند احمد، حدیث ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۲۶۶۰۴، ج ۱۰، ص ۱۸۴)

(۲۳۴)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''اللہ عزوجل کے نزدیک عورت کی سب سے پسندیدہ نماز وہ ہے جسے وہ اندھیری کوٹھڑی میں ادا کرتی ہے۔'' (صحیح ابن خزیمہ، کتاب الامامۃ، باب اختیار صلوۃ المرأۃ فی اشد مکان من بیتہا ظلمۃ، رقم ۱۶۹۶، ج ۳، ص ۹۶)

(۲۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''عورت کا کوٹھڑی میں نماز پڑھنا احاطے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے اور اس کا تہہ خانے میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔'' (سنن ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، باب التشدید فی ذالک، رقم ۵۷۰، ج ۱، ص ۲۳۵)

(۲۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی زوجہ ام حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ

حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نَماز پڑھنا پسند کرتی ہوں۔'' تو آپ نے فرمایا، ''میں جانتا ہوں کہ تم میرے ساتھ نَماز پڑھنا پسند کرتی ہولیکن تمہارا مسجد بیت میں نماز پڑھنا کمرے میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور کمرے میں نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور صحن میں نماز پڑھنا اپنے محلے کی مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا اپنے محلے کی مسجد میں نَماز پڑھنا میری مسجد میں نَماز پڑھنے سے بہتر ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ (یہ سننے کے بعد) اُم حمید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے گھر کے ایک کونے میں مسجد بنانے کا حکم دیا اور جب تک زندہ رہیں اسی کونے میں نَماز پڑھتی رہیں۔

(مسند احمد، حدیث ام حمید وام حکیم وامراۃ، رقم ۲۷۱۵۸، ج۱۰، ص۳۱۰)

وضاحت:

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہری میں جب عورتیں نَماز کے لئے اپنے گھروں سے نکلتی تھیں تو اچھی طرح باپردہ ہوکر زینت کئے بغیر نکلتی تھیں۔ جب نبیٔ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز کا سلام پھیرتے تو مردوں سے فرماتے ''جب تک عورتیں چلی نہ جائیں اپنی جگہوں پر ٹھہرے رہو۔'' اس احتیاط کے باوجود نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں کے بارے میں فرمایا کہ ان کا اپنے گھروں میں نَماز پڑھنا ان کے حق میں بہتر ہے۔ تو آپ کا ان عورتوں کے بارے میں کیا خیال ہے جو اپنے گھروں سے بہترین کپڑے پہن کر زینت کئے ہوئے خوشبو لگا کر نکلتی ہیں؟ اور بے شک ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ''اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ لیتے جو اَب عورتیں کرتی ہیں تو ان کو مسجد آنے سے روک دیتے جیسے بنی اسرائیل کی عورتوں کو روک دیا گیا تھا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، باب خروج النساء الی المسجد، رقم ۴۴۵، ص۲۳۴)

ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا یہ قول پہلی صدی کی ان عورتوں کے بارے میں ہے جو صحابیات تھیں اگر وہ آج کی عورتوں کو دیکھ لیتیں تو نہ جانے کیا ارشاد فرماتیں؟

حضرتِ سیدنا ابوعمرو شیبانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکالتے اور فرماتے ہوئے سنا کہ ''اپنے گھروں کو چلی جاؤ یہ تمہارے لئے مسجد میں حاضر ہونے سے بہتر ہے۔''

===✡===✡===✡===

رضائے الٰہی عزوجل کیلئے مسجد بنانے کا ثواب

(۲۳۷)...... امیر المؤمنین حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو اللہ عزوجل کی خوشنودی چاہتے ہوئے مسجد بنائے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الصلوۃ، باب من بنی مسجدا، رقم ۴۵۰، ج۱، ص ۱۷۱)

(۲۳۸)...... حضرتِ سیدنا بشر بن حَیّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ہم ایک مسجد بنا رہے تھے کہ حضرتِ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور سلام کیا پھر فرمایا کہ میں نے سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو لوگوں کے نماز پڑھنے کے لئے مسجد بنائے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں اس سے بہتر گھر بنائے گا۔''

(مسند احمد، مسند المکیین/ حدیث واثلۃ بن الاسقع، رقم ۱۶۰۰۵، ج ۵، ص ۴۱۹)

(۲۳۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''جو حلال مال سے مسجد بنائے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا گھر بنائے گا۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۵۰۵۹، ج ۴، ص ۱۷)

(۲۴۰)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو ریاکاری اور لوگوں کو سنانے کا ارادہ کئے بغیر مسجد بنائے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۷۰۰۵، ج ۵، ص ۱۸۴)

(۲۴۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک مومن کے مرنے کے بعد بھی اس کے اعمال اور نیکیوں میں سے جو کچھ اس تک پہنچتا رہتا ہے، ان میں سے ایک تو وہ علم ہے جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور پھیلایا، وہ نیک اولاد ہے جسے اس نے چھوڑا یا وہ مصحف جسے ترکہ میں چھوڑا یا مسجد بنوائی یا نہر جاری کردی یا اپنی صحت اور حیات میں اپنے مال سے ایسا صدقہ دیا جس کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم ۲۴۲، ج ۱، ص ۱۵۷)

(۲۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے اللہ عزوجل کے لئے تھوڑے رقبے پر بھی مسجد بنائی تو اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

(صحیح ابن حبان، کتاب الصلوۃ، باب المساجد، رقم ۱۶۰۸، ج ۳، ص ۶۹)

(۲۴۳)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے پانی کا کنواں کھدوایا اس کنویں میں سے جن وانس اور پرندوں میں سے جوبھی پانی پیئے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس شخص کو اس کا ثواب عطا فرمائے گا اور جس نے اللہ عزوجل کے لئے چھوٹی سی مسجد بنائی اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' (صحیح ابن خزیمہ، باب فی فضل المسجد، رقم ۱۲۹۲، ج ۲، ص ۲۶۹)

(۲۴۴)...... حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مسجد بنوائے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' (سنن ترمذی، ابواب الصلوۃ، باب ماجاء فی فضل بنیان المسجد، رقم ۳۱۹، ج ۱، ص ۳۴۳)

===۞===۞===۞===۞

مسجد کی صفائی کرنے کا ثواب

(۲۴۵)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''مجھ پر اپنی امت کے ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ اس گرد کا ثواب بھی پیش کیا گیا جسے مسلمان مسجد سے نکالتا ہے، اور مجھ پر اپنی امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے ان میں قرآن کی سورت یا آیت یاد کر کے بھلا دینے سے بڑا کوئی گناہ نہیں پایا۔'' (سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب فی کنس المسجد، رقم ۴۶۱، ج ۱، ص ۱۹۸)

(۲۴۶)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی عورت مسجد سے کچرا نکالا کرتی تھی ایک رات اس کا انتقال ہوگیا۔ جب صبح ہوئی اور سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو اس کی وفات کی خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''تم نے مجھے اس کے بارے میں (رات ہی میں) کیوں نہیں بتایا؟'' پھر سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو ساتھ لیکر نکلے اور اس کی قبر پر جا کر اس کی نَماز جنازہ ادا فرمائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے لئے دعا فرمائی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان نے بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نَمازِ جنازہ ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے آئے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلوۃ علی القبر، رقم ۱۵۳۳، ج ۲، ص ۲۳۵)

(۲۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک عورت مسجد سے گرد وغبار صاف کیا کرتی تھی۔ جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو اس کی تدفین کی خبر نہ دی گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''جب تم میں سے کسی کا انتقال ہو تو مجھے خبر دے دیا کرو۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس عورت کی نَماز جنازہ ادا فرمائی اور فرمایا کہ ''میں اسے مسجد سے گرد وغبار صاف کرنے کی وجہ سے جنت میں دیکھ رہا ہوں۔''
(طبرانی کبیر، رقم ۱۱۶۰۷، ج ۱۱، ص ۱۹۰)

(۲۴۸)...... حضرتِ سیدنا عُبَید بن مَرزُوق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ شریف میں ایک عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی۔ جب اس کا انتقال ہوا تو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو اس کے بارے میں خبر نہ دی گئی۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کی قبر کے قریب سے گزرے تو دریافت فرمایا، ''یہ کس کی قبر ہے؟'' تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''ام مِحجَن کی۔'' فرمایا، ''وہی جو مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''جی ہاں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس کی قبر پر صف بنانے کا حکم دیا اور اس کی نَماز جنازہ پڑھائی۔ پھر اس عورت کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ''تو نے کون سا کام سب سے افضل پایا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض

کیا، ''یارسول اللہ! کیا یہ سن رہی ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''تم اس سے زیادہ سننے والے نہیں ہو۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس نے میرے سوال کے جواب میں کہا، ''مسجد کی صفائی کو۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصلوٰۃ، الترغیب فی تنظیف المساجد وتطہیر ھا الخ، رقم ۴، ج۱، ص۱۲۲)

(۲۴۹)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی جوان یا عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی۔ جب شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے اسے موجود نہ پایا تو اس کے بارے میں پوچھا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''وہ تو فوت ہوگئی۔'' فرمایا، ''کیا تم مجھے اس کی خبر نہیں دے سکتے تھے؟'' راوی کہتے ہیں شاید صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس معاملے کو چھوٹا سمجھتے ہوئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی خبر نہ دی۔ پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اس کی قبر پر لے آئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی نَماز جنازہ ادا فرمائی پھر فرمایا، ''بے شک یہ قبریں اندھیرے سے بھری ہوئی تھیں، بیشک اللہ عزوجل میرے ان پر نَماز پڑھنے کے سبب ان قبروں کو منور فرمادے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب الصلوٰۃ علی القبر، رقم ۹۵۶، ج۱، ص۴۷۶، بتغیر قلیل)

(۲۵۰)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جو مسجد سے تکلیف دہ چیز نکالے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب تطہیر المساجد، رقم ۷۵۷، ج۱، ص۴۱۹)

(۲۵۱)...... حضرتِ سیدنا ابوقِرْصافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''مسجدیں بناؤ اوران میں سے گردوغبار نکال دیا کرو کہ جو اللہ عزوجل کی رضا کیلئے مسجد بنائے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔'' ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! کیا مسجدیں گزرگاہوں پر بنائی جائیں؟'' ارشاد فرمایا، ''ہاں! اوران میں سے گردوغبار صاف کرنا حورعین کا مہر ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، باب بناء المسجد، رقم ۱۵۲۱، ج۲، ص۱۱۳)

(۲۵۲)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے محلوں میں مسجدیں بنانے اور انہیں پاک وصاف رکھنے کا حکم دیا ہے۔

(مسند احمد، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، رقم ۲۶۴۴۶، ج۱۰، ص۱۵۲)

نماز کے لئے مسجد کی طرف چلنے کا ثواب

اللہ عزوجل نے فرمایا،......

فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ط ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ O (پ ۲۸، الجمعہ:۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

(۲۵۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' جس نے کامل وضو کیا اور نماز کے ارادے سے چلا تو جب تک اس کی نماز کی نیت باقی ہے وہ نماز ہی میں ہے اور اس کے پہلے قدم کے عوض ایک نیکی لکھی جائے گی اور دوسرے قدم کے عوض ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔ جب تم میں سے کوئی اقامت سنے تو ہرگز تیز قدم نہ چلے اور بے شک تم میں سے زیادہ ثواب والا وہ ہے جس کا گھر مسجد سے زیادہ دور ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے (راوی سے) پوچھا'' اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! ایسا کیوں ہے؟'' فرمایا'' زیادہ قدم چلنے کی وجہ سے۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ جو اپنے گھر سے وضو کر کے اللہ عزوجل کے فرائض میں سے کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لئے کسی مسجد کی طرف چلا تو اس کا ایک قدم چلنا ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور دوسرا قدم ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔

(المؤطا امام مالک، کتاب الطہارۃ، باب جامع الوضوء، رقم ۶۷، ج۱، ص۵۴)

(۲۵۴)...... حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' جو جامع مسجد کی طرف چلے اس کا ایک قدم ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور دوسرا قدم ایک نیکی لکھوا دیتا ہے۔'' (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو، رقم ۶۶۱۰، ج۲، ص۵۸۰)

(۲۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور نماز کے لئے جاتے ہوئے اٹھنے والا ہر قدم صدقے کے برابر ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجھاد، باب فضل من حمل متاع صاحبہ فی السفر، رقم ۲۸۹۱، ج۲، ص۲۷۹)

(۲۵۶)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' جب کوئی شخص کامل وضو کر کے مسجد میں آئے اور نماز کا انتظار کرے تو

اس کے فرشتے (کراماً کاتبین) اس کے مسجد کی طرف آتے ہوئے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض دس نیکیاں لکھتے ہیں اور نماز کا انتظار کرنے والا نماز پڑھنے والے کی طرح ہے اور اسے گھر سے نکلتے ہی لوٹنے تک نمازی شمار کیا جاتا ہے۔''

(مسند احمد، مسند الشامیین/حدیث عُقبہ بن عامر، رقم ۱۷۴۴۵، ج۶، ص ۱۴۶)

(۲۵۷)...... حضرتِ سیدنا سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی موت کا وقت قریب آیا تو فرمانے لگے کہ میں تمہیں فقط حصولِ ثواب کی نیت سے ایک حدیث سناتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''تم میں سے جو کامل وضو کرے اور مسجد کی طرف چلے تو دایاں قدم اٹھانے پر اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور بایاں قدم رکھنے پر اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے، اب تمہاری مرضی کہ تم مسجد سے قریب رہو یا دور۔ پھر جب وہ مسجد میں آتا ہے اور باجماعت نماز ادا کرتا ہے تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، پھر اگر وہ مسجد میں حاضر ہوا اور اس کی بعض رکعتیں نکل چکی ہوں اور بعض باقی رہ گئی ہوں اسے چاہیے کہ جو رکعتیں وہ پاسکے امام کے ساتھ پڑھ لے اور باقی رکعتیں مکمل کرلے تو بھی اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، اور اگر وہ مسجد میں (جماعت سے نماز پڑھنے کی نیت سے) حاضر ہوا لیکن جماعت ہو چکی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز ادا کرلے کہ اس کے لئے بھی یہی بشارت ہے۔'' (مسلم، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی الھدی فی المشی الی الصلوۃ، رقم ۵۶۳، ج۱، ص ۲۳۳)

(۲۵۸)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی علی صاحبھا الصلوۃ والسلام کے قریب کچھ مکانات خالی ہوئے تو بنو سلمہ نے مسجد کے قریب منتقل ہو جانے کا ارادہ کیا۔ جب یہ بات نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بنو سلمہ سے فرمایا، ''مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ رکھتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا ''جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم!'' تو آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا، ''اے بنو سلمہ! اپنے ہی گھروں میں رہو کیونکہ تمہارے ہر قدم پر نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔'' بنو سلمہ کہتے ہیں (یہ فرمان سن کر ہمیں اتنی خوشی ہوئی) کہ اگر ہم اپنے مکانات تبدیل کر لیتے تو ہمیں ہرگز ایسی خوشی حاصل نہ ہوتی۔

ایک اور روایت میں ہے کہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنو سلمہ سے فرمایا ''بے شک تمہیں ہر قدم کے عوض ایک درجہ عطا کیا جاتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع العلوم، باب فضل کثرۃ الخطا الی المسجد، رقم ۶۶۵ ص ۳۳۵)

(۲۵۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے گھر مسجد نبوی شریف سے ذرا دور تھے۔ پھر انہوں نے مسجد نبوی کے قریب رہائش اختیار کرنے کا ارادہ کیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: '' نَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ اٰثَارَهُمْ ط

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم لکھ رہے ہیں جو انہوں نے آگے بھیجا اور جو نشانیاں پیچھے چھوڑ گئے ۔" (پ۲۲،یٰسٓ:۱۲)

(ابن ماجہ کتاب المساجد والجماعات، باب الابعد فالابعد من المسجد اعظم ثوابا، رقم ۷۸۵، ج۱،ص ۴۳۲)

(۲۶۰)...... حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے ساتھ نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم درمیانے قدم چلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا، "کیا تم جانتے ہو کہ میں درمیانے قدم کیوں چلتا ہوں؟" میں نے عرض کیا اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔" تو ارشاد فرمایا، "جب تک بندہ نماز کی طلب میں ہوتا ہے نماز ہی میں ہوتا ہے۔" ایک اور روایت میں ہے کہ "میں درمیانے قدم اس لئے چلتا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں زیادہ قدم چل سکوں۔" (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب کیف المشی الی الصلوۃ، رقم ۲۰۹۲، ج۲،ص ۱۵۱)

(۲۶۱)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "نماز کے معاملے میں سب سے زیادہ ثواب پانے والا وہ شخص ہے جو زیادہ دور سے نماز کے لئے چل کر آئے، اس کے بعد وہ شخص جو اس سے کم لیکن دوسروں سے زیادہ قدم چلے اور جو شخص (اگلی) باجماعت نماز ادا کرنے کا انتظار کرتا ہے وہ اس شخص سے زیادہ ثواب پائے گا جو (ایک) نماز پڑھ کر سوجاتا ہے۔" (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب فضل صلوۃ الفجر فی جماعۃ، رقم ۶۵۱، ج۱،ص ۲)

(۲۶۲)...... حضرتِ سیدنا ابی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی رہائش مسجد سے بہت دور تھی لیکن اُن کی نماز کبھی نہیں چھوٹتی تھی۔ جب ان سے کہا گیا کہ "تم ایک دراز گوش (یعنی گدھا) خرید لو تاکہ تم دن اور رات میں اس پر نماز کے لئے آسکو۔" تو انہوں نے فرمایا، "مجھے تو مسجد کے قریب رہائش اختیار کرنا بھی پسند نہیں کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف آتے ہوئے اور مسجد سے واپس گھر لوٹتے ہوئے میرے قدموں کو لکھا جائے۔" تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "اللہ عزوجل تیرے تمام قدموں کو جمع فرمادے گا۔" ایک روایت میں ہے کہ "تیری خواہش پوری ہوگی۔"

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب فضل کثرۃ الخطاء الی المسجد، رقم ۶۶۳،ص ۳۳۴)

(۲۶۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، "جو شخص صبح یا شام مسجد کو جائے جب کبھی یا شام جائے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت کی مہمانی کا سامان کرے گا۔"

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب المشی الی الصلوۃ الخ، رقم ۶۶۹،ص ۳۳۶)

(۲۶۴)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المُرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''مسجد کی طرف آمد ورفت اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کی مثل ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۷۳۹، ج۸، ص ۱۷۷)

(۲۶۵)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''مشقت کے وقت کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نَماز کے بعد دوسری نَماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔''

(مسند ابو یعلی، مسند علی بن ابی طالب، رقم ۴۸۴، ج۱، ص ۲۳۴)

(۲۶۶)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جس کے سبب اللہ عزوجل گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور درجات کو بلند فرما دیتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا'' یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیوں نہیں، ضرور بتائیے۔'' فرمایا'' مشقت کے وقت کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے آمد و رفت رکھنا اور ایک نَماز کے بعد دوسری نَماز کا انتظار کرنا، یہی جہاد ہے، یہی جہاد ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل اسباغ الوضوء علی مکارہ، رقم ۲۵۱، ص ۱۵۱)

(۲۶۷)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ،'' کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ عزوجل خطاؤں کو مٹا دیتا ہے اور گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،'' ضرور بتائیے۔'' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہی حدیث بیان کی۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم ۱۰۳۶، ج۲، ص ۱۸۸)

(۲۶۸)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' جو شخص اپنے گھر سے کسی فرض نَماز کی ادائیگی کے لئے چلا، اس کا ثواب احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے اور جو صرف چاشت کی نَماز ادا کرنے کے لئے نکلا، اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نَماز کے بعد دوسری نَماز اس طرح پڑھنا کہ درمیان میں کوئی لغویات نہ کی جائے عِلّیین میں لکھا جاتا ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی فضل المشی الی الصلوۃ، رقم ۵۵۸، ج۱، ص ۲۳۱)

(۲۶۹)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جو اپنے گھر سے کامل وضو کر کے مسجد کی طرف آیا وہ اللہ عزوجل کا مہمان ہے اور مہمان کا اکرام کرنا میزبان کا حق ہے۔''　　(طبرانی کبیر، رقم ۶۱۳۹، ج ۶، ص ۲۵۳)

(۲۷۰) ...... حضرت سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''تین شخص ایسے ہیں جن کا ضامن اللہ عزوجل ہے اگر زندہ رہیں تو رزق دیئے جائیں اور اگر مر جائیں تو اللہ عزوجل انہیں جنت میں داخل فرمائے گا: (۱) جو اپنے گھر میں داخل ہو کر سلام کرے اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے، (۲) جو مسجد کی طرف چلے اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے، (۳) جو اللہ عزوجل کی راہ میں نکلے اللہ عزوجل اس کا ضامن ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الرحمۃ، رقم ۴۹۹، ج ۱، ص ۳۵۹)

===۞===۞===۞===

اندھیری رات میں مسجد کو جانے کا ثواب

(۲۷۱)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو رات کے اندھیرے میں مسجد کی طرف چلے گا قیامت کے دن اللہ عزوجل سے منوّر ہوکر ملے گا۔'' ابن حبان کی روایت کے الفاظ یہ ہیں،''جو رات کے اندھیرے میں مسجد کی طرف چلے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے اپنے نور کی زیارت کرائے گا۔'' (صحیح ابن حبان، کتاب الصلوۃ، فصل فی فضل الجماعۃ، رقم ۲۰۴۴، ج ۳، ص ۲۴۶)

(۲۷۲)...... حضرتِ سیدنا بُریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''رات کی تاریکی میں مسجد کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن ملنے والے کامل نور کی بشارت دے دو۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی المشی الی الصلوۃ فی الظلام، رقم ۵۶۱، ج ۱، ص ۲۳۲)

(۲۷۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''اللہ عزوجل رات کی تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے والوں کے لئے قیامت کے دن ایک پھیلنے والا نور روشن فرمائے گا۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۸۴۳، ج ۱، ص ۲۴۵)

(۲۷۴)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''رات کی تاریکیوں میں مسجد کی طرف چلنے والوں کو قیامت کے دن ایک کامل نور کی بشارت دی جائے گی۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب المشی الی الصلوۃ، رقم ۷۸۰، ج ۱، ص ۴۳۰)

(۲۷۵)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''رات کی تاریکیوں میں مسجد کی طرف آمد ورفت رکھنے والوں کو نور کے منبروں کی بشارت دے دو، جب لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے تو یہ گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۶۳۳، ج ۸، ص ۱۴۲)

(۲۷۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''رات کی تاریکیوں میں مسجد کی طرف آمد ورفت رکھنے والے اللہ عزوجل کی رحمت میں غوطے لگاتے ہیں۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب المشی الی الصلوۃ، رقم ۷۷۹، ج ۱، ص ۴۲۹)

امام نخعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان تاریک رات میں مسجد کی طرف چلنے کو جنت واجب کرنے والا عمل سمجھا کرتے تھے۔

=== === ===

مسجد کو آباد کرنے اور خیر کے لئے مسجد میں بیٹھنے کا ثواب

اللہ عزوجل نے ارشادفرمایا،

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰،التوبہ:۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے۔

ایک اورمقام میں ہے،......

فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ وَیُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗ ۙ یُسَبِّحُ لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۙ رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۪ۙ یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ (پ۱۸،النور:۳۶،۳۷،۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ان گھروں میں جنہیں بلند کرنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ان میں اس کا نام لیا جاتا ہے اللہ کی تسبیح کرتے ہیں ان میں صبح اور شام وہ مرد جنہیں غافل نہیں کرتا کوئی سودا اور نہ خرید وفروخت اللہ کی یاد اور نماز برپا رکھنے اور زکوٰۃ دینے سے ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں تاکہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی۔

(۲۷۷)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''سات افراد ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل انہیں اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن اللہ عزوجل کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، (۱) عادل حکمران، (۲) وہ نوجوان جس نے اپنی جوانی اللہ عزوجل کی عبادت میں گزار دی، (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، (۴) وہ دو شخص جو اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور محبت کرتے ہوئے جدا ہو گئے، (۵) وہ شخص جسے کوئی خاندانی حسین عورت (گناہ کی طرف) بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں، (۶) وہ شخص جو صدقہ اسطرح چھپا کر دے کہ اس کے دائیں ہاتھ کے صدقہ دینے سے بایاں ہاتھ بے خبر رہے، (۷) وہ شخص جو تنہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کرے تو اس کی آنکھیں بہنے لگیں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ، رقم ۶۶۰، ج۱، ص۲۳۶)

(۲۷۸)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا کہ ''مسجد ہر پرہیزگار کا گھر ہے اور جس کا گھر مسجد ہو اللہ عزوجل اسے اپنی رحمت، رضا اور پل صراط سے باحفاظت گزار کر اپنی رضا والے گھر جنت کی ضمانت دیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المسجد، رقم ۲۰۲۶، ج ۲، ص ۱۳۴)

(۲۷۹)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جب تم کسی مسجد میں کثرت سے آمدورفت رکھنے والے کو دیکھو تو اس کے ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے،

اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (پ۱۰، التوبہ: ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے۔

(سنن ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم ۲۶۲۶، ج ۴، ص ۲۸۰)

(۲۸۰)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا، ''بے شک اللہ عزوجل کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۲۵۰۲، ج ۲، ص ۵۸)

(۲۸۱)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ عزوجل اسے اپنا محبوب بنا لیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب لزوم المساجد، رقم ۲۰۳۱، ج ۲، ص ۱۳۵)

(۲۸۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جب کوئی بندہ ذکر ونَماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنالیتا ہے تو اللہ عزوجل اس سے ایسے خوش ہوتا ہے جیسے لوگ اپنے گمشدہ شخص کی اپنے ہاں آمد پر خوش ہوتے ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، رقم ۸۰۰، ج ۱، ص ۴۳۸)

(۲۸۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک شیطان ریوڑ کے بھیڑیئے کی طرح ایک بھیڑیا ہے جو پیچھے رہ جانے والی تنہا بھیڑ کو

پکڑتا ہے،لہذا! گھاٹیوں سے بچتے رہواور جماعت، عام لوگوں اور مسجد سے تعلق کو اپنے او پر لازم کرلو۔''

(مسند احمد، مسند الانصار/ حدیث معاذ بن جبل، رقم ۲۲۰۹۰، ج ۸،ص ۲۳۸)

(۲۸٤)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا:'' بے شک کچھ لوگ (گویا) مساجد کے ستون ہوتے ہیں، ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہو جائیں تو ملائکہ انہیں تلاش کرتے ہیں اور اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی حاجت درپیش ہو تو ان کی مدد کرتے ہیں۔'' (مستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، رقم ۳۵۵۹، ج ۳،ص ۱۶۲)

(۲۸۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ'' پھر فرمایا کہ مسجد میں بیٹھنے والے میں تین خصلتیں ہوتی ہیں (۱) اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے (۲) یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے (۳) یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، رقم ۸، ج۱،ص ۱۳۸)

حضرتِ سیدنا سَعِید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،'' جو مسجد میں بیٹھتا ہے وہ اللہ عزوجل کی مجلس میں بیٹھتا ہے لہذا اس پر لازم ہے کہ اچھی بات کے علاوہ کوئی بات نہ کہے۔''

=== === ===
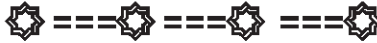
مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل نے فرمایا،......

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا۫ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۠

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

(پ۴، آل عمران: ۲۰۰)

(۲۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک نماز میں ہی ہوتا ہے جب تک نماز اسے روکے رکھتی ہے (یعنی وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے)، اور اس کے اپنی جگہ سے اٹھنے یا گفتگو کرنے تک ملائکہ عرض کرتے رہتے ہیں'' اے اللہ عزوجل! اس کی مغفرت فرما اے اللہ عزوجل! اس پر رحم فرما۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ'' بندہ جب تک اپنی جگہ بیٹھ کر نماز کا انتظار کرتا ہے نماز ہی میں ہوتا ہے اور ملائکہ اس کے اٹھنے یا محدِث ہونے تک اس کے لئے یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ'' اے اللہ! اس کی مغفرت فرما اے اللہ! اس پر رحم فرما۔'' عرض کیا گیا، ''حدث سے کیا مراد ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''بے آواز یا با آواز ریح خارج کرنا۔''

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، رقم ۶۴۹، ج ۱، ص ۳۳۳)

(۲۸۷)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جس کے سبب اللہ عزوجل خطاؤں کو مٹاتا اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ! ضرور بتایئے۔'' ارشاد فرمایا، ''مشقت کے وقت کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے آمد و رفت رکھنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم ۱۰۳۶، ج ۲، ص ۱۸۸)

(۲۸۸)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''مشقت کے وقت کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف چلنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا گناہوں کو اچھی طرح دھو دیتا ہے۔''

(المستدرک للحاکم، کتاب الطہارۃ، باب فضیلۃ تحیۃ الوضوء، رقم ۴۶۸، ج ۱، ص ۳۴۲)

(۲۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''گزشتہ رات میرے رب کے پاس سے ایک آنے والا میرے پاس آیا، (جبکہ ایک روایت میں ہے) گزشتہ رات میرا رب عزوجل احسن صورت میں میرے پاس آیا اور مجھ سے فرمایا: ''اے محمد (صلَّی اللہ علیہ وسلَّم)۔'' میں نے عرض کیا: ''لَبَّیْکَ رَبِّیْ یعنی اے میرے رب میں حاضر ہوں۔'' فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو کہ فرشتے کس معاملے میں جھگڑ رہے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: ''میں نہیں جانتا۔'' تو اس نے اپنا دستِ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''میری گردن پر رکھا، تو میں نے جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب جان لیا۔'' (یا یہ فرمایا)، ''جو کچھ مشرق و مغرب میں ہے سب جان لیا۔'' پھر اللہ عزوجل نے فرمایا: ''اے محمد! کیا تم جانتے ہو کہ ملأ اعلیٰ کے فرشتے کس معاملے میں جھگڑ رہے ہیں؟'' میں نے عرض کیا: ''ہاں! وہ درجات، کفارات، جماعت کی طرف چلنے اور شدید سردی کے عالم میں کامل وضو کرنے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے اور جو شخص پابندی سے نمازیں ادا کرتا ہے، وہ بھلائی کے ساتھ زندگی گزارتا اور بھلائی کے ساتھ مرتا ہے اور اس کے گناہ اس طرح مٹا دیئے جاتے ہیں جیسے اس دن تھے جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا، ......ان معاملات میں جھگڑ رہے ہیں۔'' (ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ ''ص''، رقم ۳۲۴۵، ج۵، ص۱۵۹)

وضاحت:

فرشتوں کے جھگڑنے سے مراد نیک اعمال اللہ عزوجل کی بارگاہ میں لے جانے میں ایک دوسرے سے جلدی کرنا ہے کیونکہ فرشتے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں نیک اعمال لے کر حاضر ہونے سے اللہ عزوجل کا قرب پاتے ہیں۔

(۲۹۰)...... حضرتِ سیدنا داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے پوچھا ''اے بھتیجے! کیا تو جانتا ہے کہ یہ آیت مبارکہ کن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی؟

اِصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا (پ۴، النساء: ۲۰۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو۔

میں نے عرض کیا: ''نہیں۔'' تو فرمایا کہ میں نے حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانے میں جہاد کے مواقع کم ہوتے تھے مگر یہ کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔''

(مستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، باب شان نزول آیۃ (اصبروا وصابروا)، رقم ۳۲۳۱، ج۳، ص۲۱)

(۲۹۱)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے

تاجور، سلطانِ بحروبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،'' نماز کے انتظار میں بیٹھنے والا قیام کرنے والے کی طرح ہے اور اپنے گھر سے نکلنے کے وقت سے لوٹنے تک نمازیوں میں لکھا جاتا ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ والجماعۃ، رقم ۲۰۳۶، ج ۳، ص ۲۴۳)

(۲۹۲)...... امام احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی مسند میں شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ہاتھ پر بیعت کرنے والی عورتوں[1] میں سے ایک صحابیہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بنوسلمہ کے کچھ صحابہ کرام علیہم الرضوان بھی تھے۔ ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کھانا تناول فرمایا پھر ہم نے وضو کیلئے پانی پیش کیا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا پھر اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف رخ کر کے فرمایا،'' کیا میں تمہیں گناہوں کو مٹانے والے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،'' ضرور بتائیے۔'' تو ارشاد فرمایا،'' کہ مشقت کے وقت کامل وضو کرنا اور مسجد کی طرف کثرت سے آمد و رفت رکھنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔''

(مسند احمد، مسند الانصار/ حدیث عبداللہ بن السعدی، رقم ۲۲۳۸۹، ج ۸، ص ۳۱۱)

(۲۹۳)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،'' کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس کی وجہ سے اللہ عزوجل گناہوں کو مٹاتا اور نیکیوں میں اضافہ فرماتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیے۔'' تو ارشاد فرمایا،'' مشقت کے وقت کامل وضو کرنا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور جو اپنے گھر سے وضو کر کے نکلے پھر مسجد میں حاضر ہو کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے پھر دوسری نماز کا انتظار کرتا رہے تو فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں کہ'' اے اللہ عزوجل! اس کی مغفرت فرما اے اللہ عزوجل! اس پر رحم فرما۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب ماجاء فی اسباغ الوضوء، رقم ۴۲۷، ج ۱، ص ۲۵۵)

(۲۹۴)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت مبارکہ عشاء کی نماز کے انتظار کے بارے میں نازل ہوئی،

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (پ۲۱، السجدۃ:۱۶) ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔

(سنن ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ السجدۃ، رقم ۳۲۰۷، ج ۵، ص ۱۳۶)

(۲۹۵)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت،

[1]...... عورتوں سے بیعت کا طریقہ: حضور صلی اللہ علیہ وسلم مردوں سے بیعت لیتے تو مصافحہ فرما کر بیعت لیتے مگر عورتوں سے کبھی مصافحہ نہ فرماتے صرف کلام سے بیعت فرماتے، کیونکہ عورت کو ہاتھ لگانا حرام ہے خواہ پیر ہو یا عالم یا شیخ یا کوئی اور۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۶۲۰)

پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے عشاء کی نماز کو آدھی رات تک مؤخر فرمایا پھر نمازِ عشاء ادا کرنے کے بعد اپنا رُخِ انور صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف کر کے فرمایا، ''لوگ نماز پڑھ کر سو گئے لیکن تم جب سے نماز کا انتظار کر رہے تھے نماز ہی میں تھے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلوۃ، رقم ۶۶۱، ج۱، ص ۲۳۶)

(۲۹۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی پھر واپس جانے والے چلے گئے اور جسے وہیں بیٹھنا تھا وہ دوسری نماز کا انتظار کرنے لگا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جلدی سے تشریف لائے، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بہت تیز سانس لے رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھٹنوں کے سہارے بیٹھ کر ارشاد فرمایا، ''خوشخبری سن لو کہ تمہارے رب عزوجل نے آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ کھول دیا ہے اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ میرے ان بندوں کو دیکھو جنہوں نے ایک فریضہ ادا کر لیا اور دوسرے کے انتظار میں ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد، رقم ۸۰۱، ج۱، ص ۴۳۸)

(۲۹۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، '' ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے والا اس شہسوار کی طرح ہے جسے اس کا گھوڑا لے کر راہ خدا میں دشمن کے خلاف دوڑے اور یہ جہادِ اکبر میں ہے۔''

(مسند احمد، مسند ابی ھریرۃ، رقم ۸۶۳۳، ج ۳، ص ۲۶۷)

۞ ===۞ ===۞ ===۞

فجر کے بعد طلوعِ شمس تک ذکرُ اللہ عزوجل کرنے کا ثواب

(۲۹۸)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے نمازِ فجر باجماعت ادا کی پھر طلوعِ آفتاب تک بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کیا پھر دو رکعتیں ادا کیں اسے ایک کامل حج اور ایک کامل عمرے کا ثواب ملے گا۔''

(سنن ترمذی، کتاب السفر، باب ذکر ما یستحب من الجلوس فی المسجد، رقم ۵۸۶، ج ۲، ص ۱۰۰)

(۲۹۹)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو نمازِ فجر کے بعد چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے تک اپنی جگہ بیٹھا رہے اور خیر کے علاوہ کوئی بات نہ کہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔''

(مسند احمد، مسند المکیین/حدیث معاذ بن انس الجھنی، رقم ۱۵۶۲۳، ج ۵، ص ۳۱۰)

(۳۰۰)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو نمازِ فجر ادا کرنے کے بعد اپنی جگہ بیٹھا رہے اور کوئی دنیوی بات نہ کرے اور اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہے پھر چاشت کی چار رکعتیں ادا کرے تو گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہو جائے گا جیسا پاک اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا کہ اس پر کوئی گناہ نہ تھا۔''

(مسند ابی یعلی، مسند عائشہ، رقم ۴۳۴۸، ج ۴، ص ۹)

(۳۰۱)...... حضرتِ سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے فجر کی نماز ادا کی پھر طلوعِ آفتاب تک اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہا پھر دو یا چار رکعتیں ادا کیں اس کے بدن کو جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔''

(شعب الایمان، باب فی الصیام/فصل فیمن فطر صائم، رقم ۳۹۵۷، ج ۳، ص ۴۲۰)

(۳۰۲)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ایسی ہی ایک حدیث پاک مروی ہے مگر اس میں چار رکعتوں کا ذکر نہیں ہے۔ (طبرانی کبیر، رقم ۷۷۴۱، ج ۸، ص ۱۷۸)

(۳۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ''جو فجر کی نماز باجماعت ادا کرے پھر طلوعِ شمس تک بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہے، پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں ادا کرے تو ایک حج اور عمرے کا ثواب لیکر لوٹے گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۷۴۱، ج ۸، ص ۱۷۸)

(۳۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ المبلغین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم جب فجر کی نماز ادا فرمالیتے تو اس وقت تک اپنی جگہ سے نہ اٹھتے جب تک نماز پڑھنے کا اختیار نہ ملتا اور فرماتے جو فجر کی نماز ادا کرے پھر نماز پڑھنے کا اختیار ملنے تک اپنی جگہ بیٹھا رہے یہاں تک کہ نماز کا اختیار ملے تو یہ اس کے لئے ایک مقبول حج اور عمرے کے برابر ہے۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۵۶۰۲، ج۴، ص ۱۶۹)

وضاحت:

نماز کا اختیار ملنے سے مراد یہ ہے کہ طلوعِ شمس کے بعد جب تک سورج بلند نہ ہو جائے نماز ادا کرنا مکروہ ہے اور یہاں کراہت کے وقت کا گزر جانا مراد ہے۔

(۳۰۵)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ایک لشکر کو نجد کی جانب بھیجا وہ بہت سا مال غنیمت لئے جلدی لوٹ آیا تو ہم میں سے ایک شخص نے کہا کہ ''ہم نے اس گروہ سے زیادہ جلدی لوٹنے اور کثرت سے مال غنیمت لانے والا لشکر کبھی نہیں دیکھا۔'' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہیں ایسی قوم کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس سے زیادہ مال غنیمت حاصل کر لیتی اور جلدی لوٹ آتی ہے یہ وہ قوم ہے جو فجر کی نماز میں حاضر ہوتی ہے پھر طلوعِ شمس تک بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتی ہے یہی وہ قوم ہے جو جلدی لوٹنے اور زیادہ غنیمت والی ہے۔'' (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۰۸، رقم ۳۵۷۲، ج ۵، ص ۳۲۸)

(۳۰۶)...... حضرتِ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم جب فجر کی نماز ادا کرلیا کرتے تو طلوع آفتاب تک اپنی جگہ پر چار زانو بیٹھا کرتے۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد ومواضع الصلوۃ، باب فضل الجلوس فی صلوۃ بعد الصبح، رقم ۶۷۰، ص ۳۳۷)

جبکہ طبرانی شریف کی روایت میں ہے کہ جب رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز ادا فرمالیا کرتے تو طلوع آفتاب تک بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتے رہتے۔ (طبرانی اوسط، حدیث: ۸۷۶۴، ج ۶، ص ۲۷۶)

===۞===۞===۞===

عصر کے بعد غروب آفتاب تک اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کا ثواب

(۳۰۷)...... حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''فجر کی نماز کے بعد طلوعِ شمس تک اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنا مجھے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اور عصر کی نماز ادا کرنے کے بعد غروبِ آفتاب تک اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والی قوم کے ساتھ بیٹھنا مجھے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (سنن ابی داود، کتاب العلم، باب فی القصص، رقم ۳۶۶۷، ج ۳، ص ۴۵۲)

(۳۰۸)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''طلوعِ شمس تک بیٹھ کر اللہ عزوجل کا ذکر اور اس کی بڑائی بیان کرنا اور اس کی حمد وثناء کرنا اور تسبیح وتہلیل کرنا مجھے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے دو غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اور عصر کے بعد غروبِ شمس تک ذکر کرنا مجھے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔'' (مسند احمد، مسند الانصار/حدیث ابی امامۃ الباہلی، رقم ۲۲۲۵۶، ج ۸، ص ۲۸۱)

فجر، عصراور مغرب کے بعد کے اذکارکا ثواب

(۳۰۹)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص فجر کی نماز کے بعد دوزانو بیٹھ کر بات کرنے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا،

''**لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہی ہے اوراسی کے لئے حمد ہے زندہ کرتا ہے اورموت دیتا ہے اوروہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تواس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اوراس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے اوراس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اوراس کا وہ پورا دن ہر ناپسندیدہ چیز سے محفوظ ہوجائے گا اوراس کی شیطان سے حفاظت کی جائے گی اوراسے اس دن اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کے علاوہ کوئی گناہ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔'' (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۴، رقم ۳۴۸۵، ج ۵، ص ۲۸۹)

(۳۱۰)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ جس نے نمازِ عصر کا سلام پھیرنے کے بعد مذکورہ کلمات کہے تو اسے اس رات میں ایسا ہی ثواب دیا جائے گا یعنی اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اوراس کے دس گناہ مٹائے جائیں گے اوراس کے دس درجات بلند کیے جائیں گے اوراس کا وہ پورا دن ہر ناپسندیدہ چیز سے محفوظ ہوجائے گا اور اس کی شیطان سے حفاظت کی جائے گی اوراسے اس دن اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کے علاوہ کوئی گناہ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔''

(۳۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص فجر کی نماز کے بعد سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا،

''**لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہی ہے اوراسی کے لئے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اس کے دستِ قدرت میں بھلائی ہے اوروہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تو وہ اس دن عمل کے اعتبار سے اہلِ زمین میں سب سے افضل ہوگا مگر وہ جو اس کی مثل پڑھے یا وہ جو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے ۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۸۰۷۵، ج ۸، ص ۲۸۰)

(۳۱۲)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ

شُمار، دو عالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جوشخص فجر کی نماز سے لوٹتے وقت یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا،'' **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْد بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اس کے دست قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تو اسے سات فضیلتیں حاصل ہوں گی اسے اس دن اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کے علاوہ کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا (۱) اللہ عزوجل اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، (۲) اس کے دس گناہ مٹا دے گا، (۳) اس کے دس درجات بلند فرمائے گا، (۴) وہ کلمات اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہونگے، (۵) اس کی شیطان سے حفاظت کی جائے گی، (۶) اسے ہر ناپسندیدہ چیز سے بچایا جائے گا، (۷) اسے اس دن اللہ عزوجل کے ساتھ شرک کے علاوہ کوئی گناہ نہ پہنچا سکے گا اور جو نماز مغرب کے بعد یہ کلمات پڑھے گا اسے اس رات میں یہی فضیلت حاصل ہوگی۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۱۹، ج ۲۰، ص ۶۵)

(۳۱۳) ...... حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو فجر کی نماز کے بعد دو زانو بیٹھ کر کوئی بات کرنے سے پہلے یہ کلمات دس مرتبہ پڑھے گا،

''**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیٖ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ ط وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے اس کے دست قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تو اللہ عزوجل اس کے ایک مرتبہ پڑھنے پر اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، اس کے دس گناہوں کو مٹا دے گا، اس کے دس درجات بلند فرما دے گا، اسکا وہ پورا دن ہر ناپسندیدہ چیز سے حفاظت میں گزرے گا، اس کی شیطان مردود سے حفاظت کی جائیگی اور اس کا ہر مرتبہ یہ کلمات پڑھنا اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا جس کی قیمت بارہ ہزار ہے اور شرک کے علاوہ اس دن اسے کوئی گناہ نہ پہنچ سکے گا اور جس نے نماز مغرب کے بعد ان کلمات کو پڑھا اس کے لئے بھی یہی اجر وثواب ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول بعد صلوٰۃ الصبح والمغرب، رقم ۱۶۹۵۸، ج ۱۰، ص ۱۴۰)

(۳۱۴)...... حضرتِ سیدنا مسلم بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، ''جب تم فجر کی نماز پڑھ لیا کرو تو گفتگو کرنے سے پہلے یہ کلمات سات مرتبہ پڑھ لیا کرو، '' **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ** ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے جہنم سے نجات عطا فرما۔'' پھر اگر تم اس دن مر گئے تو اللہ عزوجل تمہارے لئے جہنم سے امان لکھ دے گا، اور جب تم مغرب کی نماز ادا کرلیا کرو تو بات چیت کرنے سے پہلے یہی کلمات سات مرتبہ پڑھ لیا کرو، '' **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ** ترجمہ: اے اللہ عزوجل مجھے جہنم سے نجات عطا فرما۔'' پھر اگر تم اس رات میں مر گئے تو اللہ عزوجل تمہارے لئے جہنم سے امان لکھ دے گا۔'' (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، رقم ۵۰۷۹، ج۴، ص۴۱۵)

(۳۱۵)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص فجر اور عصر کے بعد تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا:

اَسْتَغْفِرُاللّٰہَ الَّذِیْ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ

ترجمہ: میں اللہ عزوجل سے بخشش چاہتا ہوں جسکے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے قائم ہے اور میں اسکی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

تو اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (جامع ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۴۰۸، ج۵، ص۲۵۵)

(۳۱۶)...... حضرتِ سیدنا ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص صبح کے وقت یہ (کلمات) دس مرتبہ پڑھے گا: '' **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ عزوجل اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا، اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور یہ کلمات اس کے لئے چار غلام آزاد کرنے کے برابر ہونگے اور یہ شام تک اس کی حفاظت کرتے رہیں گے اور جو مغرب کی نماز کے بعد پڑھے گا اس کے لئے صبح تک یہی فضیلت ہے۔''

(مسند احمد، حدیث ابی ایوب انصاری، رقم ۲۳۵۷۷، ج۹، ص۱۳۵)

(۳۱۷) حضرتِ سیدنا عُمَارَہ بن شَبِیْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، '' جو شخص مغرب کی نماز کے بعد دس مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا: '' **لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ** ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اس کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے محافظ فرشتے بھیجے گا جو صبح تک اسے شیطان سے محفوظ رکھیں گے اور اللہ عزوجل اس کے لئے جنت واجب کرنے والے دس عمل لکھے گا اور اس کے جہنم واجب کرنے والے دس گناہ مٹا دے گا اور یہ اس کے لئے دس مؤمن غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۴۵، ج۵، ص۳۱۵)

نفل نمازوں کا ثواب

گھر میں نفل نماز پڑھنے کا ثواب

(۳۱۸)...... حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو، فرض نماز کے علاوہ مرد کی سب سے افضل نماز وہ ہوتی ہے جسے وہ اپنے گھر میں پڑھے۔''　(سنن نسائی، کتاب قیام اللیل الخ، باب الحث علی الصلوۃ فی البیوت، ج ۳، ص ۱۹۷)

(۳۱۹)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جب تم میں سے کوئی شخص اپنی مسجد میں نماز ادا کرلے تو اسے چاہیے کہ اپنے گھر کیلئے نماز میں سے کچھ حصہ بچا رکھے کیونکہ اللہ عزوجل اس نماز کے سبب اس کے گھر میں خیر و برکت عطا فرمائے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلوۃ النافلۃ فی بیتہ الخ، رقم ۷۷۸، ص ۳۹۳)

(۳۲۰)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جس گھر میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا جاتا ہے اور جس گھر میں اللہ عزوجل کا ذکر نہیں کیا جاتا، ان کی مثال زندہ اور مردہ کی ہے۔''　(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم ۶۴۰۷، ج ۴، ص ۲۲۰)

(۳۲۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سوال کیا کہ ''جو نماز میں گھر میں ادا کروں یا جو نماز میں مسجد میں ادا کروں ان میں سے کونسی نماز افضل ہے؟'' فرمایا، ''کیا تم نہیں دیکھتے کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے پھر بھی مجھے فرض نماز کے علاوہ دیگر نمازیں اپنے گھر میں ادا کرنا مسجد میں ادا کرنے سے زیادہ پسند ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی التطوع فی البیت، رقم ۱۳۷۸، ج ۲، ص ۱۵۴)

پابندی سے سنّت موکدہ پڑھنے کا ثواب

(۳۲۲)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا ام حبیبہ بنت ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''جو مسلمان اللہ عزوجل کی رضا کیلئے روزانہ بارہ رکعت نوافل ادا کرے گا، اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں

ایک گھر بنائے گا یا اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنایا جائے گا۔'' جبکہ ایک روایت میں یہ اضافہ ہے ''چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو رکعتیں ظہر کے بعد اور دو رکعتیں مغرب کے بعد اور دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، باب فضل السنن الراتبۃ الخ، رقم ۷۲۸، ص ۳۶۷)

فجر کی سنتیں ادا کرنے کا ثواب

(۳۲۳) ...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''فجر کی دو رکعتیں دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں ہے، سب سے بہتر ہیں۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''یہ دو رکعتیں مجھے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر الخ، رقم ۷۲۵، ص ۳۶۵)

(۳۲۴) ...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم! مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے ذریعہ اللہ عزوجل مجھے نفع عطا فرمائے۔'' ارشاد فرمایا ''کہ فجر کی دو رکعتوں کی پابندی کرو کیونکہ اس میں فضیلت ہے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ ''میں نے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''فجر کی دو رکعتیں نہ چھوڑا کرو کیونکہ ان میں بڑی بخشش ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، الترغیب فی المحافظۃ علی رکعتین قبل الصبح، رقم ۳، ج ۱، ص ۲۲۳)

✿===✿===✿===✿

ظہر کی سنتیں اور نفل ادا کرنے کا ثواب

(۳۲۵)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو شخص پابندی کے ساتھ ظہر سے پہلے اور بعد میں چار چار رکعتیں ادا کرے گا اللہ عزوجل اس پر جہنم کو حرام فرما دے گا۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''اس کے چہرے کو جہنم کی آگ کبھی نہ چھو سکے گی۔'' (مسند احمد، حدیث ام حبیبہ بنت ابی سفیان، رقم ۲۶۸۲۵، ج ۱۰، ص ۲۳۲ بتغیر قلیل)

(۳۲۶)...... حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم زوالِ شمس کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرمایا کرتے اور ارشاد فرماتے کہ ''یہ وہ گھڑی ہے جس میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ اس گھڑی میں میرا کوئی نیک عمل آسمانوں تک پہنچے۔'' (مسند احمد، احادیث عبد اللہ بن السائب، رقم ۱۵۳۹۶، ج ۵، ص ۲۵۰ بتغیر قلیل)

(۳۲۷)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں گویا کہ اس نے وہ رکعتیں رات کو تہجد میں ادا کیں اور جو چار رکعتیں عشاء کے بعد ادا کرے گا تو یہ شبِ قدر میں چار رکعتیں ادا کرنے کی مثل ہیں۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۶۳۳۲، ج ۴، ص ۳۸۶)

(۳۲۸)...... امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''زوال کے بعد ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرنا صبح میں چار رکعتیں ادا کرنے کی طرح ہے اور اس گھڑی میں ہر چیز اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرتی ہے پھر آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی،......

یَتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ سُجَّدًا لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ۝ (پ ۱۴، النحل: ۴۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اس کی پرچھائیاں داہنے اور بائیں جھکتی ہیں اللہ کو سجدہ کرتی اور وہ اس کے حضور ذلیل ہیں۔''

(سنن ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ النحل، رقم ۳۱۳۹، ج ۵، ص ۸۸)

(۳۲۹)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نصف النہار کے بعد نماز پڑھنا پسند فرمایا کرتے تھے۔ ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہانے عرض کیا، ''یارسول اللہ! میں دیکھتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گھڑی میں نماز پڑھنا پسند فرماتے ہیں؟'' تو ارشاد فرمایا، ''اس گھڑی میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی مخلوق پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور یہ وہی نماز ہے جسے حضرت آدم ونوح وابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام پابندی سے ادا کیا کرتے تھے۔''
(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی الصلوۃ قبل الظھر وبعدھا، رقم ۵، ج۱، ص۲۲۵)

(۳۳۰)...... حضرتِ سیدنا ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''ظہر سے پہلے جو چار رکعتیں ایک سلام سے ادا کی جاتی ہیں، ان کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔''

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ حضرتِ سیدنا ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم ہمارے ہاں رونق افروز ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں پابندی سے ادا کیا کرتے اور فرماتے کہ جب زوالِ شمس ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور نماز ظہر کی ادائیگی تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور میں پسند کرتا ہوں اس گھڑی میں میری طرف سے کوئی خیر اٹھائی جائے۔''
(سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب الاربع قبل الظھر، رقم ۱۲۷۰، ج۲، ص۳۵)

(۳۳۱)...... حضرتِ سیدنا قابوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میرے والدِ محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ پوچھنے کیلئے بھیجا کہ ''اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کس نماز کو پابندی کے ساتھ ادا کرنا پسند فرمایا کرتے تھے؟'' تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا فرمایا کرتے اور ان میں طویل قیام فرمایا کرتے اور ان رکعتوں کے رکوع وسجود نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا فرماتے۔''

اور حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''دن کی نفل نمازوں میں ظہر کی چار رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز رات کی نماز کے برابر نہیں اور دن میں ادا کی جانے والی نفل نمازوں پر ان رکعتوں کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے باجماعت نماز کی فضیلت تنہا پڑھی جانے والی نماز پر ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب فی الاربع الرکعات قبل الظھر، رقم ۱۱۵۶، ج۲، ص۳۹)

===
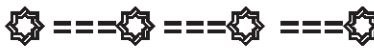
عصر کی پہلی چار رکعتوں کا ثواب

(۳۳۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرتا ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب الاربع قبل الظہر وبعدھا، رقم ۱۲۷۱، ج ۲، ص ۳۵)

(۳۳۳)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' جو عصر سے پہلے چار رکعتیں ادا کرے گا اللہ عزوجل اس کے بدن کو جہنم پر حرام فرمادے گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۶۱۱، ج ۲۳، ص ۲۸۱)

(۳۳۴)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،'' جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پابندی سے ادا کرے گا اسے جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب الصلوۃ قبل العصر، رقم ۳۳۳۲، ج ۲، ص ۴۶۰، بتغیر قلیل)

(۳۳۵)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،'' کہ میری امت ہمیشہ عصر سے پہلے ان چار رکعتوں کو ادا کرتی رہے گی یہاں تک کہ اِس دنیا ہی میں اس کی حتمی مغفرت کردی جائے گی۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۵۱۳۱، ج ۴، ص ۳۸)

⚝===⚝===⚝===⚝

مغرب کے بعد چھ رکعتیں ادا کرنے کا ثواب

(۳۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جومغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی الست الرکعات بعد المغرب، رقم ۱۱۶۷، ج ۲، ص ۴۵)

(۳۳۷)...... حضرتِ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو مغرب کے بعد چھ رکعتیں ادا کرتے دیکھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ'' جومغرب کے بعد چھ رکعتیں ادا کرے گا اس کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۷۲۴۵، ج ۵، ص ۲۵۵)

(۳۳۸)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص مغرب کے بعد چھ رکعتیں ادا کرے گا، اللہ عزوجل اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فی الصلوۃ بین المغرب والعشاء، رقم ۱۳۷۳، ج ۲، ص ۱۵۰)

(۳۳۹)...... حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا پھر میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء میں نمازِ مغرب ادا کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء تک نماز ادا فرماتے رہے۔ (الترغیب والترہیب، الترغیب فی الصلوۃ بین المغرب والعشاء، رقم ۷، ج ۱، ص ۲۲۸)

(۳۴۰)...... حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اللہ تعالیٰ کے فرمان ''**تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ**'' (پ۲۱، السجدۃ: ۱۶) ترجمۂ کنز الایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔ کی تفسیر میں فرماتے ہیں ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو مغرب اور عشاء کے درمیان نوافل ادا کیا کرتے ہیں۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل، رقم ۱۳۲۱، ج ۲، ص ۵۳)

عشا کے بعد چار رکعتیں ادا کرنے کا ثواب

ظہر سے پہلے کی نماز کے بیان میں حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث گزر چکی کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ظہر سے قبل چار رکعتیں ادا کیں گویا اس نے وہ رکعتیں تہجد میں ادا کیں اور جس نے عشاء کے بعد چار رکعتیں ادا کیں گویا کہ اس نے شب قدر میں چار رکعتیں (نفل) ادا کیں۔''

(۳۴۱)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ظہر سے پہلے چار رکعتیں عشاء کے بعد چار رکعتیں ادا کرنے کی طرح ہے اور عشاء کے بعد چار رکعتیں ادا کرنا شب قدر میں چار رکعتیں ادا کرنے کے برابر ہے۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۲۷۳۳، ج ۲، ص ۱۲۱)

(۳۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اور مسجد سے نکلنے سے پہلے چار رکعتیں (نفل) ادا کرلیں تو اس کی یہ رکعتیں شب قدر میں ادا کی جانے والی رکعتوں کے برابر ہیں۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۵۲۳۹، ج ۴، ص ۶۸)

===

نمازِ وتر کا ثواب

(۳۴۳) ...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اے اہلِ قرآن! وتر ادا کیا کرو کیونکہ اللہ عزوجل وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، رقم ۱۴۱۶، ج ۲، ص ۸۸)

(۳۴۴) ...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک اللہ عزوجل وتر ہے وتر کو پسند فرماتا ہے لہذا اے اہلِ قرآن! وتر ادا کیا کرو۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، رقم ۱۴۱۶، ج ۲، ص ۸۸)

(۳۴۵) ...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جسے یہ خوف ہو کہ رات کے آخری پہر بیدار نہ ہو سکے گا، اسے چاہیے کہ وہ سونے سے قبل ہی وتر ادا کرلیا کرے اور جسے یہ خوف نہ ہو تو اسے چاہیے کہ رات کے آخری پہر وتر ادا کیا کرے کیونکہ رات کے آخری پہر کی نماز میں دن اور رات کے ملائکہ حاضر ہوتے ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب من خاف ان لایقوم من آخر اللیل، رقم ۷۵۵، ص ۳۸۰)

(۳۴۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے چاشت کی نماز ادا کی اور ہر مہینے میں تین روزے رکھے اور سفر وحضر میں وتر نہ چھوڑے تو اس کے لئے ایک شہید کا ثواب لکھا جائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی الوتر، رقم ۴۹، ج ۲، ص ۵۰۱)

(۳۴۷) ...... حضرتِ سیدنا خارجہ بن حُذَافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل نے تمہاری مدد ایک ایسی نماز کے ذریعے سے فرمائی ہے جو تمہارے حق میں سرخ اونٹوں سے بہتر ہے اور یہ نماز وتر ہے اور اسے تمہارے لئے عشاء سے طلوع فجر کے درمیان رکھا ہے۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الوتر، باب استحباب الوتر، رقم ۱۴۱۸، ج ۲، ص ۸۸)

باوُضو سونے کا ثواب

(۳۴۸)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتمُ المُرسلین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو باوضو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے اپنے بستر کی طرف آئے یہاں تک اس پر غنودگی چھا جائے تو وہ رات کی جس گھڑی میں بھی اللہ عزوجل سے دنیا اور آخرت کی جو بھلائی طلب کرے گا اللہ عزوجل اسے وہ بھلائی عطا فرما دے گا۔''

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب۹۲، رقم ۳۵۴۷، ج۵، ص۳۱۱)

(۳۴۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص باوضو رات گزارتا ہے تو ایک فرشتہ اس کے پہلو میں رات گزارتا ہے، جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ عرض کرتا ہے: ''اے اللہ عزوجل! اپنے فلاں بندے کی مغفرت فرما دے کہ اس نے باوضو رات گزاری ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، رقم ۱۰۴۸، ج۲، ص۱۹۴)

(۳۵۰)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''کہ جو مسلمان باوضو سوئے پھر جب وہ رات میں بیدار ہو اور اللہ عزوجل سے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ عزوجل اسے وہ بھلائی عطا فرما دے گا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی النوم علی طھارۃ، رقم ۵۰۴۲، ج۴، ص۴۰۳)

(۳۵۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اپنے اجسام کو خوب پاک رکھا کرو اللہ عزوجل تمہیں پاک فرمادے گا کیونکہ جو شخص پاک رہتے ہوئے رات گزارتا ہے تو اس کے پہلو میں ایک فرشتہ بھی رات گزارتا ہے اور رات کی کوئی گھڑی ایسی نہیں گزرتی جس میں وہ یہ دعا نہ کرتا ہو: ''اے اللہ! اپنے بندے کی مغفرت فرما دے کیونکہ یہ باوضو سو رہا ہے۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۵۰۸۷، ج۴، ص۲۶)

تہجد اور رات میں نماز پڑھنے کا ثواب

اس بارے میں قرآن مجید فرقان حمید میں کئی آیات ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ○ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ○ (پ۴، آل عمران: ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: کتابیوں میں کچھ وہ ہیں کہ حق پر قائم ہیں اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کی گھڑیوں میں اور سجدہ کرتے ہیں اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع کرتے ہیں اور نیک کاموں پر دوڑتے ہیں اور یہ لوگ لائق ہیں اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا اور اللہ کو معلوم ہیں ڈر والے۔

(2) وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ○ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۷۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور رات کے کچھ حصہ میں تہجد کرو یہ خاص تمہارے لئے زیادہ ہے قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔

(3) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ○ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ○ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ ۗ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ○ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ○ وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ○ (پ۱۹، الفرقان: ۶۳ تا ۶۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں بس سلام اور وہ جو رات کاٹتے ہیں اپنے رب کے لئے سجدے اور قیام میں اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہم سے پھیر دے جہنم کا عذاب بے شک اس کا عذاب گلے کا غل (پھندا) ہے بے شک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں

(4) وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ۝ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَی اللّٰہِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓئِکَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

(پ۱۹، الفرقان: ۶۸ تا ۷۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں اور وہ کہ جب انہیں انکے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں دے ہماری بی بیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ۔

(5) تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۙ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۶، ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

(6) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝

(پ۲۳، الزمر:۹)

ترجمۂ کنزالایمان : کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

(7) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اٰخِذِيْنَ مَآ اٰتٰهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِيْنَ ۝ كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِیْ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝

(پ۲۶، الذٰریٰت:۱۵تا۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک پرہیزگار باغوں اور چشموں میں ہیں اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے بے شک وہ اس سے پہلے نیکوکار تھے وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات استغفار کرتے اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۳۵۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ عزوجل کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات میں پڑھی جانے والی نماز ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب فضل صوم المحرم، رقم ۱۱۶۳، ص۵۹۱)

(۳۵۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب تم میں سے کوئی شخص سوجاتا ہے تو شیطان اس کے سر کے پچھلے حصے پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، وہ ہر گرہ پر کہتا ہے کہ ''لمبی تان کے سوجا، ابھی تو بہت رات باقی ہے۔'' جب وہ شخص بیدار ہو کر اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وہ وضو کرے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور اگر نماز ادا کرے تو تیسری بھی کھل جاتی ہے اور وہ شخص تازہ دم ہو کر صبح کرتا ہے بصورت دیگر تھکا ماندہ سست ہو کر صبح کرتا ہے۔'' ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، ''تو وہ تازہ دم ہو کر صبح کرتا ہے اور خیر کو پالیتا ہے بصورت دیگر تھکا ماندہ صبح کرتا ہے اور خیر کو نہیں پاتا۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے ''لہذا شیطان کی گانٹھوں کو کھول لیا کرو اگرچہ دو رکعتوں کے ذریعے ہی سے ہو۔''

(صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب عقد الشیطان علی قافیۃ الراس الخ، رقم ۱۱۴۲، ج۱، ص۳۸۷)

(۳۵۴)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر

پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میری امت میں سے جو شخص رات کو بیدار ہو کر اپنے نفس کو طہارت کی طرف مائل کرتا ہے حالانکہ اس پر شیطان گرہیں لگا چکا ہوتا ہے تو جب وہ اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ چہرہ دھوتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے، جب وہ اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو تیسری گرہ کھل جاتی ہے جب وہ اپنے پاؤں دھوتا ہے تو چوتھی گرہ کھل جاتی ہے تو اللہ عزوجل حجاب کے پیچھے موجود فرشتوں سے فرماتا ہے کہ ''میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے نفس کو مجھ سے سوال کرنے پر مائل کرتا ہے یہ بندہ مجھ سے جو کچھ مانگے گا وہ اسے عطا کر دیا جائے گا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، رقم ۱۱۴۹، ج ۲ ص ۱۹۴)

(۳۵۵) ...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''بے شک رات میں ایک ایسی ساعت ہے کہ اس گھڑی میں مسلمان بندہ جب اللہ عزوجل سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی طلب کرتا ہے تو اللہ عزوجل اسے وہ بھلائی ضرور عطا فرماتا ہے اور یہ ساعت ہر رات میں ہوتی ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب فی اللیل ساعۃ مستجاب فیھا الدعاء، رقم ۷۵۷، ص ۳۸۰)

(۳۵۶) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ جوق در جوق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے لگے۔ میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ جب میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرۂ مبارک کو غور سے دیکھا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں چھان بین کی تو جان لیا کہ یہ کسی جھوٹے کا چہرہ نہیں اور پہلی بات جو میں نے رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنی وہ یہ تھی کہ ''اے لوگو! سلام کو عام کرو اور محتاجوں کو کھانا کھلایا کرو اور صلۂ رحمی اختیار کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھا کرو جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے۔'' (سنن ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۴۲، رقم ۲۴۹۳، ج ۴ ص ۲۱۹)

(۳۵۷) ...... حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک جنت میں کچھ ایسے محلات ہیں جن میں آر پار نظر آتا ہے، اللہ عزوجل نے وہ محلات ان لوگوں کیلئے تیار کئے ہیں جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھتے ہیں۔''

(صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام واطعام الطعام، رقم ۵۰۹، ج ۱ ص ۳۶۳)

(۳۵۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! جب میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لیتا ہوں تو میرا دل خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جاتی ہیں مجھے اشیاء کے حقائق سے متعلق خبر دیجئے۔'' تو ارشاد فرمایا، ''ہر چیز پانی سے پیدا کی گئی ہے پھر میں نے عرض کیا مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جسے

کر کے میں جنت میں داخل ہوجاؤں ۔'' تو فرمایا کہ ''محتاجوں کو کھانا کھلاؤ اور سلام کو عام کرو اور صلۂ رحمی اختیار کرو اور رات میں جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے ۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلوۃ، باب فصل فی قیام اللیل، رقم ۲۵۵۰، ج ۴، ص ۱۱۵)

(۳۵۹)...... حضرتِ سیدتنا اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''قیامت کے دن تمام لوگ ایک ہی جگہ اکٹھے ہوں گے پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ ''کہاں ہیں وہ لوگ جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے تھے؟'' پھر وہ لوگ کھڑے ہوں گے اور وہ تعداد میں بہت کم ہونگے اور بغیر حساب جنت میں داخل ہوجائیں گے، پھر تمام لوگوں سے حساب شروع ہوگا۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، رقم ۹، ج ۱، ص ۲۴۰)

(۳۶۰)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کی شاخوں سے حلے یعنی کپڑوں کے نئے جوڑے نکلتے ہیں جبکہ اس کی جڑوں سے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں جو کہ زین پہنے ہوئے ہیں ۔ ان کی لگامیں موتی اور یاقوت کی ہوتی ہیں اور وہ بول و براز نہیں کرتے ان کے پر ہوتے ہیں اور وہ حدِ نگاہ پر قدم رکھتے ہیں اہلِ جنت ان پر اُڑتے ہوئے سواری کریں گے اور ان سے ایک درجہ نیچے والے لوگ عرض کریں گے کہ ''اے اللہ عزوجل! ان لوگوں کو یہ درجہ کیسے ملا؟'' تو ان سے کہا جائے گا، ''یہ رات کو نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ تم سو جایا کرتے تھے، یہ دن میں روزہ رکھا کرتے جبکہ تم کھایا کرتے تھے اور یہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرتے تھے جبکہ تم جہاد سے فرار اختیار کرتے تھے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم ۸، ج ۱، ص ۲۴۰)

(۳۶۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''رات کی نماز کی دن کی نماز پر فضیلت اسی طرح ہے جیسے پوشیدہ صدقے کی فضیلت اعلانیہ صدقے پر ہے ۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۸۹۹۸، ج ۹، ص ۲۰۵)

(۳۶۲)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ''میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا دس ہزار نمازوں کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور میدان جہاد میں نماز پڑھنا بیس لاکھ نمازوں

کے برابر ہے، اوران سب سے زیادہ فضیلت والی نماز بندے کی وہ دو رکعتیں ہیں جنہیں وہ رات کے درمیانی حصے میں رضائے الٰہی کے لئے ادا کرتا ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم ۲۲، ج۱، ص۲۴۳)

(۳۶۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''میری امت کے بہترین لوگ حاملین قرآن اور رات کو جاگ کر اللہ عزوجل کی عبادت کرنے والے ہیں۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، الترغیب فی قیام اللیل، رقم ۲۷، ج۱، ص۲۴۳)

(۳۶۴)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ جبرائیل علیہ السلام، سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگارصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ! جتنا چاہیں زندہ رہیں بالآخرموت آنی ہے، جو چاہیں عمل کریں بالآخراس کی جزا ملنی ہے، جس سے چاہیں محبت کریں بالآخراس سے جدا ہونا ہے، جان لیجئے کہ مؤمن کا کمال رات کو قیام کرنے میں ہے اوراس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۴۲۷۸، ج۳، ص۱۸۷)

(۳۶۵)...... حضرتِ سیدنا اَبُو اُمَامہ بَاہِلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''رات کے قیام کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور تمہارے رب عزوجل کی قربت کا ذریعہ ہے اور گناہوں کو مٹانے اور گناہوں سے بچانے کا سبب ہے۔''

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، رقم ۳۵۶۰، ج۵، ص۳۲۳)

(۳۶۶)...... امام ترمذی علیہ الرحمۃ نے اسی حدیث کو حضرت سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء النبی، رقم ۳۵۶۰، ج۵، ص۳۲۳)

(۳۶۷)...... حضرتِ سیدنا بلال اور حضرتِ سیدنا سَلْمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''رات کے قیام کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تم سے پہلے صالحین کا طریقہ اور تمہارے رب عزوجل کی قربت کا ذریعہ ہے اور گناہوں کو مٹانے اور جسم سے بیماریاں دور کرنے کا سبب ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۶۱۵۴، ج۶، ص۲۵۸)

(۳۶۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ اور حضرت ابوسَعِید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جو رات کو بیدار ہو کر اپنی اہلیہ کو جگائے اور پھر وہ

دونوں دو رکعتیں ادا کریں تو ان کا شمار کثرت کے ساتھ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں میں ہوگا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فیمن ایقظ اھلہ من اللیل، رقم ۱۳۳۵، ج ۲، ص ۱۲۸)

(۳۶۹) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل اس شخص پر رحم فرمائے جو رات کو بیدار ہوکر نماز پڑھتا ہے اور اپنی زوجہ کو نماز کے لئے جگاتا ہے اگر وہ انکار کرتی ہے تو اسکے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے، اللہ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھ کر نماز پڑھتی ہے اور اپنے شوہر کو نماز کے لئے جگاتی ہے اگر اس کا شوہر اٹھنے سے انکار کرتا ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتی ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب ماجاء فیمن ایقظ اھلہ من اللیل، رقم ۱۳۳۶، ج ۲، ص ۱۲۸)

(۳۷۰) ...... حضرتِ سیدنا ابو مالک اَشْعَرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص رات کو اٹھ کر اپنی زوجہ کو جگاتا ہے اگر اس کی زوجہ پر نیند غالب ہوتی ہے تو اس کے چہرے پر پانی چھڑکتا ہے پھر وہ دونوں اٹھ کر اپنے گھر میں نماز پڑھتے ہیں اور ایک گھڑی اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہیں تو ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۴۸، ج ۳، ص ۲۹۵)

(۳۷۱) ...... حضرتِ سیدنا عَمرو بن عَبَسَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ عزوجل بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے اگر تم اس گھڑی میں اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہوسکو، تو شامل ہوجاؤ۔''

(صحیح ابن خزیمہ، جماع ابواب صلوۃ التطوع باللیل، باب استحباب الدعاء فی نصف اللیل الخ، رقم ۱۱۴۷، ج ۲، ص ۱۸۲)

(۳۷۲) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص رات کے آخری حصے میں اٹھ کر سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھے تو اللہ عزوجل اسے کبھی رسوا نہ کرے گا۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۲۷۷۱، ج ۱، ص ۴۸۰)

(۳۷۳) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص رات کو تھوڑا کھانا کھائے اور پانی کم پیئے اور نماز پڑھتے ہوئے رات گزارے تو صبح تک حورعین اس کے پہلو میں ہوتی ہیں۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۱۸۹۱، ج ۱۱، ص ۱۵۸)

(۳۷۴) ...... حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل تین آدمیوں سے محبت

فرماتا ہے، ان سے خوش ہوتا ہے اور انہیں خوش خبری دیتا ہے، (۱) وہ شخص کہ جب کفار کا کوئی لشکر حملہ آور ہو تو وہ اللہ عزوجل کی رضا کیلئے اس سے اپنی جان کے ذریعے جہاد کرے پھر یا تو قتل ہو جائے یا اللہ عزوجل اس کی مدد کرے اور اسے کفایت کرے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے اس بندے کی طرف تو دیکھو کہ میری رضا کیلئے اپنی جان پر کیسے صبر کرتا ہے؟ (۲) وہ شخص جس کی بیوی خوبصورت اور بستر عمدہ و نرم ہے اور وہ رات کو بیدار ہو کر نماز پڑھے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''یہ اپنی خواہش کو چھوڑ کر میرا ذکر کر رہا ہے اگر چاہتا تو سو جاتا۔'' (۳) وہ شخص جو سفر میں ہو اور اس کے ساتھ ایک قافلہ بھی ہو وہ رات دیر تک جاگتے رہیں پھر سو جائیں اور وہ شخص رات کے آخری حصے میں تنگ دستی اور خوش حالی دونوں حالتوں میں نماز پڑھے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب ثان فی صلوۃ اللیل، رقم ۳۵۳۶، ج ۲، ص ۵۲۵)

(۳۷۵) ...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ہمارا رب عزوجل دو آدمیوں سے خوش ہوتا ہے، (۱) جو شخص اپنے اور اپنی بیوی کے بستر کو چھوڑ کر نماز ادا کرتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے ''میرے اس بندے کو دیکھو جو اپنے اور اپنی بیوی کے بستر کو چھوڑ کر میرے انعامات میں رغبت اور میرے عذاب کے خوف کی وجہ سے نماز پڑھتا ہے۔'' (۲) جو دشمن سے جہاد کرتا ہو پھر اس کے ساتھی شکست کھا کر بھاگ جائیں اور یہ شکست کے نقصان اور ثابت قدمی کے انعام کو یاد کرے اور پھر پلٹ کر مرتے دم تک لڑتا رہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میرے اس بندے کو دیکھو جو میرے انعامات کی امید اور میرے عذاب کے خوف سے لوٹ آیا اور ڈٹ کر لڑتا رہا یہاں تک کہ اس کا خون بہا دیا گیا۔''

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن مسعود رقم ۳۹۴۹، ج ۲، ص ۹۲)

(۳۷۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحْبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''حسد جائز نہیں مگر دو آدمیوں سے (۱) وہ شخص جسے اللہ عزوجل نے قرآن عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کی تلاوت کرتا رہے، (۲) وہ شخص جسے اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور وہ اسے دن رات (اللہ عزوجل کی راہ میں) خرچ کرتا رہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب فضل من یقوم بالقران ویعلمہ، رقم ۸۱۵، ص ۴۰۷)

وضاحت:

کسی کی نعمت کے زوال کی تمنا کرنا حسد کہلاتا ہے اور یہ حرام ہے اور کبھی کبھار حسد کا اطلاق غبطہ (رشک) پر بھی ہوتا ہے۔ اس سے مراد کسی کی نعمت اپنے لئے بھی طلب کرنا ہے اسے رشک کہتے ہیں اس حدیث میں حسد کا یہی معنی مراد ہے اور یہ ایک اچھی تمنا ہے اور اس پر ثواب دیا جائے گا۔

(۳۷۷) ...... حضرتِ سیدنا فَضَالَہ بن عُبَید اور حضرت سیدنا تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو رات میں دس آیتیں پڑھے گا اس کے لئے ایک قنطار ثواب لکھا جائے گا اور ایک قنطار دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔ پھر جب قیامت قائم ہوگی تو اللہ عزوجل اس شخص سے فرمائے گا قرآن پڑھتے جاؤ اور درجات طے کرتے جاؤ، (تمہارے لئے) ہر آیت کے بدلے ایک درجہ ہے، یہاں تک کہ جو آخری آیت اسے یاد ہوگی اتنے درجات طے کرتا جائے گا۔ اللہ عزوجل اس بندے سے فرمائے گا تھام لے تو وہ بندہ عرض کرے گا، ''یا اللہ عزوجل تُو خوب جاننے والا ہے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا، ''اس خلد (ہیشگی) اور ان نعمتوں کو تھام لے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۱۲۵۳، ج ۸، ص ۵۰)

(۳۷۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس شخص نے کسی رات میں نماز کے دوران سو آیتیں پڑھیں، اس کا شمار غافلین میں نہ ہوگا اور جس شخص نے کسی رات میں نماز کے دوران دو سو آیتیں پڑھیں، اس کا شمار عبادت گزار بندوں اور مخلصین میں ہوگا۔''

(صحیح ابن خزیمہ، جماع ابواب صلوۃ التطوع باللیل، رقم ۱۱۴۳، ج ۲، ص ۱۸۰)

(۳۷۹) ...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو رات میں دس آیتیں پڑھے گا غافلین میں نہ لکھا جائے گا۔ اور جو چار سو آیتیں پڑھے گا اس کا شمار عابدین میں ہوگا اور جو پانچ سو آیتیں پڑھے گا اس کا شمار حافظین میں ہوگا اور جو چھ سو آیتیں پڑھے گا اس کا شمار خاشعین میں ہوگا اور جو آٹھ سو آیتیں پڑھے گا اس کا شمار اطاعت گزاروں میں ہوگا اور جو ہزار آیتیں پڑھے گا اس کے لئے ایک قنطار ثواب ہے اور ایک قنطار بارہ سو اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین وآسمان کے درمیان جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہے۔'' (راوی کہتے ہیں) یا یہ فرمایا کہ ''(ایک اوقیہ) ہر اس چیز سے بہتر ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے اور جو دو ہزار آیتیں پڑھے گا اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے لئے جنت واجب ہو چکی۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۷۴۸، ج ۸، ص ۱۸۰)

(۳۸۰) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص رات کو اٹھ کر نماز میں دس آیتیں پڑھے گا اس کا شمار غافلین میں نہ ہوگا اور جو سو آیتیں پڑھے گا اس کا شمار عبادت گزاروں میں ہوگا اور جو ایک ہزار آیتیں پڑھے گا اس کا شمار ان لوگوں میں ہوگا جن کے لئے ایک قنطار ثواب لکھا جاتا ہے۔''

(صحیح ابن خزیمہ، جماع ابواب صلوۃ التطوع الخ، باب فضل قراءۃ الف آیۃ الخ، رقم ۱۱۴۴، ج ۲، ص ۱۸۱)

(۳۸۱) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ،

باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،'' ایک قنطار بارہ سو اوقیہ کا ہوتا ہے اور ایک اوقیہ زمین وآسمان کے درمیان کی ہر چیز سے بہتر ہے۔'' (صحیح ابن حبان، فصل فی قیام اللیل، رقم ۲۵۶۴، ج۴، ص۱۲۰)

(۳۸۲)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم رات کو اٹھ کر نماز ادا فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قدمین شریفین میں ورم آ گیا۔ میں نے عرض کیا،'' آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ حالانکہ اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سبب سے آپ کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے ہیں۔'' تو ارشاد فرمایا،'' کیا میں اللہ عزوجل کا شکر گزار بندہ بننا پسند نہ کروں؟'' (صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ترم قدماہ، رقم ۱۱۳۰، ج۱، ص۳۸۴)

(۳۸۳)...... حضرت عبداللہ بن ابوقیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا رات کی نماز (یعنی تہجد) کو ترک نہ کیا کرو کیونکہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم اسے ترک نہ فرمایا کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بیمار ہوتے یا تھکے ہوئے ہوتے تو اسے بیٹھ کر ادا فرما لیا کرتے۔'' (صحیح ابن خزیمہ، جماع ابواب صلوۃ التطوع باللیل، باب استحباب صلوۃ اللیل الخ، رقم ۱۱۳۷، ج۲، ص۱۷۷)

(۳۸۴)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،'' حضرت سلیمان علیہ السلام سے ان کی والدہ نے فرمایا،'' بیٹا! رات کو زیادہ دیر نہ سونا کیونکہ رات کو زیادہ سونا انسان کو قیامت کے دن فقیر بنا دے گا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان فصل فی قیام اللیل، رقم ۲۳۳۲، ج۲، ص۱۲۵)

(۳۸۵)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں خبر دیجئے جو مجھے جنت میں داخل اور جہنم سے دور کر دے۔'' ارشاد فرمایا،'' تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے اور بے شک یہ عمل اسی کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ عزوجل اسے آسان فرمائے۔'' (پھر فرمایا)،'' اللہ عزوجل کا کوئی شریک ٹھہرائے بغیر اس کی عبادت کرو اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور اگر بیت اللہ کی طرف جانے کی استطاعت پاؤ تو حج کرو۔'' پھر فرمایا،'' کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور بندے کا رات کے آخری حصے میں نماز پڑھنا بھلائی کے دروازے ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ○ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○

(پ۲۱، السجدۃ:۱۶ تا ۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب کف اللسان فی الفتنۃ، رقم ۳۹۷۳، ج۴، ص۳۴۲)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ توراۃ میں لکھا ہوا ہے کہ ''بے شک اللہ عزوجل نے ان لوگوں کے لئے جن کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں ایسے ایسے انعامات تیار کئے ہیں کہ جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا نہ ہی کسی کان نے سنا اور نہ کسی بندے کے دل میں اس کا خیال گزرا، انہیں نہ تو کوئی مقرب فرشتہ جانتا ہے نہ ہی کوئی نبی مرسل۔ پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہمارے قرآن میں اس کا تذکرہ اس طرح کیا گیا ہے

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (پ۲۱، السجدۃ:۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

چند ایمان افروز روایات

حضرتِ سیدنا یوسف بن مہران علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ ''عرش کے نیچے مرغ کی صورت کا ایک فرشتہ ہے جس کے ناخن موتی کے اور کلغی سبز زبرجد کی ہے۔ جب رات کا تہائی حصہ گزر جاتا ہے تو وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا ہے اور کہتا ہے، ''قیام کرنے والے اٹھ جائیں۔'' پھر جب آدھی رات گزر جاتی ہے تو اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتے ہوئے کہتا ہے کہ ''تہجد پڑھنے والے اٹھ جائیں۔'' اور جب دو تہائی رات گزر جاتی ہے تو اپنے پر پھڑ پھڑا کر کہتا ہے کہ ''نمازی اٹھ جائیں۔'' اور جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو کہتا ہے کہ ''غافل لوگ اٹھ جائیں ان کے گناہ ان کے سر پر موجود ہیں۔''

بعض بزرگانِ دین نے اللہ عزوجل کو خواب میں دیکھا اور اللہ عزوجل کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! میں سلیمان تیمی کے ٹھکانے کو ضرور عزت والا بناؤں گا کیونکہ اس نے چالیس سال تک میرے لئے عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی۔''

کہا جاتا ہے کہ حضرتِ سیدنا سلیمان تیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا مذہب یہ تھا کہ اگر نیند دل کو غافل کر دے تو وضو ٹوٹ جاتا ہے

حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کے سوجانے کے بعد اٹھ کر قیام فرمایا کرتے تو ان سے صبح تک شہد کی مکھی کی سی بھنبھناہٹ سنائی دیتی۔

حضرتِ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ جب اپنے بستر پر جاتے تو اس طرح کروٹیں بدلتے جیسے ہنڈیا میں گندم کا دانہ اُلٹ پلٹ ہوتا ہے اور فرماتے، ''جہنم کی یاد مجھے نیند سے روک رہی ہے۔'' پھر اٹھ کر نماز پڑھنے لگتے۔

حضرتِ سیدنا طاؤس رضی اللہ عنہ اپنا بستر بچھا کر اس پر لیٹ جاتے اور پھر اس طرح کروٹیں بدلتے جیسے ہنڈیا میں دانہ اُچھلتا ہے پھر جلدی سے اُٹھ کھڑے ہوتا ہے اور بستر کو تہہ کر کے رکھ دیتے اور صبح تک نماز میں مشغول رہتے پھر کہتے ''جہنم کی یاد نے عبادت گزاروں کی نیندیں اُڑا دی ہیں۔''

حضرتِ سیدنا عبدالعزیز بن رواد رحمۃ اللہ علیہ رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیر کر کہتے، ''تُو بہت نرم اور عمدہ ہے مگر اللہ عزوجل کی قسم! جنت کا بستر تجھ سے زیادہ نرم ہوگا پھر ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔''

حضرتِ سیدنا صلہ بن اشیم رضی اللہ عنہ ساری رات نماز پڑھتے جب صبح ہوتی تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتے، ''الٰہی! میں جنت کے قابل تو نہیں مگر تو اپنی رحمت سے مجھے جہنم سے پناہ عطا فرما۔''

حضرتِ سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ حضرتِ سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ کی ٹانگیں نماز کی کثرت سے ہر وقت سوجی رہتی تھیں، اگر میں ان کے پیچھے بیٹھتی ہوں تو خدا کی قسم! ان پر رحم کھا کر رو پڑتی ہوں۔''

حضرتِ سیدنا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا سری سقطی علیہ الرحمۃ سے زیادہ کسی عبادت گزار کو نہیں دیکھا آپ علیہ الرحمۃ نے اٹھانوے سال کی عمر پائی مگر مرض موت کے علاوہ آپ رضی اللہ عنہ کو کبھی آرام کرتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔

حضرتِ سیدنا ابو محمد مغازلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابو محمد جریری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک سال مکہ مکرمہ میں گزارا اس دوران نہ آپ علیہ الرحمۃ سوئے، نہ کسی سے کوئی بات کی نہ کسی ستون یا دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھے اور نہ ہی اپنے پاؤں پھیلائے۔

حضرتِ سیدنا مغیرہ بن حبیب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا مالک بن دینار علیہ الرحمۃ کو دیکھا کہ آپ نے عشاء کے بعد وضو کیا، پھر جائے نماز پر پہنچ کر اپنی داڑھی پکڑ کر رونے لگے اور عرض کرنے لگے، ''اے اللہ عزوجل! مالک کے بڑھاپے کو جہنم پر حرام فرما دے، اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ جہنمی کون ہے اور جنتی کون؟ اور ''مالک'' ان دونوں میں سے کون

ہے؟اور مالک کا اخروی گھر کونسا ہے؟'' آپ علیہ الرحمۃ طلوع فجر تک یہی مناجات کرتے رہے۔

حضرتِ سیدنا عمرو بن عتبہ بن فرقد علیہ الرحمۃ روزانہ رات کو اپنے گھر سے نکل کر قبرستان آتے اور کہتے ''اے قبر والو! صحیفے لپیٹ دیئے گئے اور اعمال اٹھا لیے گئے۔'' پھر قدم سیدھے کر کے ساری رات نماز پڑھتے رہتے پھر واپس آ کر نماز فجر میں حاضر ہو جاتے۔

حضرت علی بن ابوالحسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات حضرتِ سیدنا یحیٰی بن زکریا علیہ السلام نے پیٹ بھر کر گندم کی روٹی کھالی اور اپنے وظائف ترک کر کے صبح تک سوئے رہے تو اللہ عزوجل نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی کہ ''اے یحیٰی! کیا تمہیں میرے گھر سے بہتر کوئی گھر مل گیا ہے؟ یا میرے پڑوس سے اچھا کوئی پڑوس مل گیا ہے؟ مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم اگر فردوس تم پر ظاہر ہو جاتی تو اس کے شوق میں تمہارا جسم پگھل جاتا اور تمہاری جان چلی جاتی اور اگر جہنم تم پر ظاہر ہو جاتی تو تمہارا جسم پگھل جاتا اور تم آنسوؤں کے بعد خون اور پیپ بہا کر روتے اور لوہے کا لباس پہن لیتے۔''

حضرتِ سیدنا مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنا ورد بھول گیا۔جب سویا تو میں نے خواب میں ایک خوبصورت لڑکی کو دیکھا اس کے ہاتھ میں ایک رقعہ تھا اس نے مجھ سے کہا ''کیا تم اسے پڑھنا پسند کرتے ہو؟'' میں نے کہا ''ہاں۔'' تو اس نے وہ رقعہ مجھے دے دیا میں نے اسے دیکھا تو اس میں لکھا تھا،......

أ أ لهتك اللذائذ والامانی	عن البیض الاوانس فی الجنان
تعیش مخلداً لاموت فیها	وتلهو فی الجنان مع الحسان
تنبه من منامك ان خیرا	من النوم التهجد بالقران

ترجمہ:ا) کیا تجھے لذتوں اور خواہشوں نے جنت کی کنواری لڑکیوں سے غافل کر دیا۔

(۲) جنت میں تو ہمیشہ زندہ رہے گا کیونکہ اس میں موت نہیں اور وہاں تو خوبصورت عورتوں کے ساتھ کھیلے گا۔

(۳) اپنی نیند سے بیدار ہو جا کیونکہ تہجد میں قرآن پڑھنا نیند سے بہتر ہے۔

حضرتِ سیدنا ازہر بن مُغیث علیہ الرحمۃ جو کہ نہایت عبادت گزار تھے،فرماتے ہیں کہ میں نے خواب میں ایک ایسی عورت کو دیکھا جو دنیا کی عورتوں کی طرح نہ تھی تو میں نے اس سے پوچھا ''تم کون ہو؟'' اس نے جواب دیا ''میں جنت کی حور ہوں۔'' یہ سن کر میں نے اس سے کہا ''میرے ساتھ شادی کر لو اس نے کہا میرے مالک کے پاس نکاح کا پیغام بھیج دو اور میرا مہر ادا کر دو۔'' میں نے پوچھا ''تمہارا مہر کیا ہے؟'' تو اس نے کہا ''رات میں دیر تک نماز پڑھنا۔''

حضرتِ سیدنا علاء بن زیاد علیہ الرحمۃ روزانہ رات کو ایک قرآن پاک ختم کیا کرتے تھے۔آپ علیہ الرحمۃ نے ایک رات

اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا، ''آج رات میں کچھ تھکاوٹ محسوس کر رہا ہوں کچھ دیر بعد مجھے جگا دینا۔'' جب ان کی زوجہ محترمہ نے کچھ دیر بعد انہیں جگایا تو آپ علیہ الرحمۃ نے طبیعت میں کچھ گرانی محسوس کی تو اپنی زوجہ سے کہا، ''مجھے ایک گھنٹہ اور سونے دو۔'' اور دوبارہ سو گئے تو خواب میں ایک شخص ان کے پاس آیا اور پیشانی کے بال پکڑ کر انہیں جگا کر کہا، ''اے ابن زیاد! اٹھو، اپنے رب عزوجل کو یاد کرو وہ تمہارا چرچا کرے گا۔'' تو آپ علیہ الرحمۃ گھبرا کر اٹھے تو آپ کی پیشانی کے بال اسی طرح کھڑے تھے اور مرتے دم تک کھڑے ہی رہے۔

امام ابو بکر طرطوشی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں مسجد اقصیٰ میں سو رہا تھا کہ ایک فلک شگاف آواز نے مجھے ڈرا دیا، منادی کہہ رہا تھا۔

اخوف وامن ان ذا لعجیب	ثکلتك من قلب فانت کذوب
اما وجلال الله لو کنت صادقاً	لما کان للاغماض منك نصیب

(۱) خوف بھی رکھتے ہو اور امن سے سو رہے ہو یہ بڑی عجیب بات ہے میں تو دل سے تم پر رو رہا ہوں کیونکہ تم بہت جھوٹے ہو۔

(۲) اللہ عزوجل کی قسم! اگر تم سچے ہوتے تو نیند کا تمہارے پاس کوئی حصہ نہ ہوتا۔

(پھر فرمایا)، ''خدا عزوجل کی قسم! اس آواز نے آنکھوں کو رلا دیا اور دلوں کو غمگین کر دیا۔''

حضرتِ سیدنا ربیع بن خثیم علیہ الرحمۃ کی بیٹی نے آپ علیہ الرحمۃ سے عرض کیا، ''اے ابو جان! کیا وجہ ہے کہ لوگ سو جاتے ہیں اور آپ نہیں سوتے؟'' تو ارشاد فرمایا، ''بیٹی! تمہارا باپ جہنم سے ڈرتا ہے۔''

حضرتِ سیدنا ربیع علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں فجر کی نماز کے بعد بیٹھے ہوئے پایا میں نے اپنے دل میں کہا کہ میں ان کی تسبیح میں رکاوٹ نہیں ڈالتا۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھے رہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ ظہر کی نماز ادا کرنے تک اپنی جگہ بیٹھے رہے، پھر عصر تک نماز پڑھتے رہے اور عصر کی نماز ادا فرمائی پھر مغرب کی نماز تک اپنی جگہ بیٹھے رہے، پھر مغرب ادا کی اور عشاء تک بیٹھے رہے، پھر عشاء کی نماز ادا کی اور فجر تک اپنی جگہ بیٹھے رہے جب آپ رضی اللہ عنہ پر غنودگی چھانے لگی تو اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کیا، ''یا الٰہی عزوجل میں بہت زیادہ سونے والی آنکھ اور نہ بھرنے والے پیٹ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔'' یہ سن کر میں نے اپنے دل میں کہا، ''میرے لیے اتنا ہی کافی ہے۔'' اور واپس لوٹ آیا۔

حضرتِ سیدنا احمد بن حرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں تعجب ہے اس پر جو جانتا ہے کہ اس کے سر پر جنت سجی ہوئی ہے اور اس کے نیچے جہنم دہک رہی ہے پھر وہ ان دونوں کے درمیان کیسے سو جاتا ہے۔

حضرتِ سیدنا صلہ بن اشیم علیہ الرحمۃ کی ٹانگیں طوالتِ قیام (لمبے قیام) کی وجہ سے سوج گئیں تھیں۔ آپ علیہ الرحمۃ اس

قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ اگر آپ علیہ الرحمۃ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اضافہ نہ کر سکتے۔ جب سردی کا موسم آتا تو آپ علیہ الرحمۃ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے کے اندر آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سو نہ سکیں۔ سجدہ کی حالت میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے اے اللہ عزوجل! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔''

حضرتِ سیدنا خواص علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہم ایک عابدہ کے پاس گئے جن کا نام رحلہ تھا۔ یہ اس قدر روزے رکھتی تھیں کہ ان کا رنگ سیاہ پڑ گیا تھا اور اتنا روتیں کہ ان کی بینائی جاتی رہی اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھتیں کہ کھڑی نہ ہوسکتی تھیں ،لہذا بیٹھ کر ہی نماز پڑھتی تھیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا پھر اللہ عزوجل کے عفو کا تذکرہ کیا تاکہ ہم ان کے جوش کو کچھ ٹھنڈا کرسکیں تو آپ رحمۃ اللہ علیہا رونے لگیں اور فرمایا، ''مجھے اپنی جان کی قسم! میرے علم نے میرے دل کو زخمی کردیا ہے خدا کی قسم! میں چاہتی ہوں کہ کاش اللہ عزوجل نے مجھے پیدا نہ کیا ہوتا اور میں کوئی قابل ذکر شے نہ ہوتی۔'' اور دوبارہ نماز میں مشغول ہوگئیں۔

حضرتِ سیدتنا حبیبہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کے بارے میں منقول ہے کہ جب آپ عشاء کی نماز ادا فرمالیتیں تو اپنی چھت پر کھڑی ہوجاتیں اور اپنی چادر اچھی طرح لپیٹ کر عرض کرتیں، ''یاالٰہی عزوجل! تارے نکل آئے اور آنکھیں سوگئیں، دنیا کے بادشاہوں نے اپنے دروازے بند کرلیے اور ہر محبّ اپنے محبوب کے ساتھ خلوت میں چلا گیا جبکہ میں تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں۔'' پھر آپ رحمۃ اللہ علیہا نماز میں مشغول ہوجاتیں۔ جب پو پھٹ جاتی اور فجر طلوع ہوجاتی تو عرض کرتیں، ''یاالٰہی عزوجل! رات گزر گئی اور دن روشن ہوگیا مگر میں نہیں جانتی کہ تو نے میری اس رات کو قبول کیا کہ میں خوشی مناؤں؟ یا اسے اپنی بارگاہ سے دھتکار دیا کہ میں سوگ مناؤں؟ مجھے تیری عزت کی قسم! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا میرا یہی معمول رہے گا، اگر تو نے مجھے اپنی بارگاہ سے دھتکار دیا پھر بھی میرے دل میں تیرے جود وکرم کی امید باقی رہے گی۔''

حضرتِ سیدتنا مُعاذَہ عَدَوِیّہ رحمۃ اللہ علیہا روزانہ صبح کے وقت فرماتیں، ''(شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔'' پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں، ''یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔'' پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔

حضرتِ سیدنا قاسم بن راشد شیبانی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا زمعہ علیہ الرحمۃ مُحَصَّب میں ہمارے پاس آئے۔ آپ کی زوجہ اور بیٹیاں بھی ہمراہ تھیں۔ آپ علیہ الرحمۃ دیر تک نماز پڑھتے رہے۔ جب سحری کا وقت ہوا تو بلند آواز سے فرمایا، ''اے رات میں پڑاؤ کرنے والے قافلہ کے مسافرو! کیا ساری رات سوتے رہوگے؟ کیا اٹھ کر سفر نہیں کروگے؟'' تو لوگ جلدی سے اٹھ گئے اور کہیں سے رونے کی آواز آنے لگی اور کہیں سے دعا مانگنے کی، ایک جانب سے قرآن پاک پڑھنے کی آواز سنائی دی تو

دوسری جانب سے وضو کرنے والے کی۔ پھر جب فجر کا وقت ہوا تو آپ نے بلند آواز سے ارشاد فرمایا، ''رات کو سفر کرنے والی قوم صبح کے وقت اللہ عزوجل کی حمد کرتی ہے۔''

حضرتِ سیدنا سفیان بن عینیہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ صفوان بن سلیم علیہ الرحمۃ نے قسم اٹھائی کہ ''اللہ عزوجل سے ملنے تک اپنے پہلو زمین پر نہ رکھوں گا۔'' پھر تیس سال سے زیادہ عرصہ اس قسم پر قائم رہے۔ جب آپ کی موت کا وقت ہوا اور نزع و بیماری نے زور پکڑا تو اس وقت بھی آپ بجائے لیٹنے کے بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ کے بیٹے نے عرض کیا، ''اے ابو جان! اگر آپ لیٹ جائیں تو؟'' آپ علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ''اگر میں نے ایسا کرلیا تو اللہ عزوجل سے مانی ہوئی نذر اور اس سے اٹھایا ہوا حلف پورا نہ کرسکوں گا۔'' اور بیٹھے ہی رہے حتی کہ آپ کا انتقال ہوگیا۔

(مؤلف فرماتے ہیں) مجھے ایک قبر کھودنے والے نے بتایا کہ ''میں ایک شخص کے لیے قبر کھود رہا تھا کہ اچانک دوسری (کھلی ہوئی) قبر میں گر گیا۔ وہاں میں نے ایک شخص کی کھوپڑی کو دیکھا جس کی ہڈیوں پر سجدے کے نشان تھے تو میں نے کسی سے پوچھا، ''یہ کس کی قبر ہے؟'' تو اس نے کہا ''کیا تم نہیں جانتے؟ یہ حضرتِ سیدنا صفوان بن سلیم رضی اللہ عنہ کی قبر ہے۔''

مدینہ: (مؤلف فرماتے ہیں کہ) تہجد گزار اور عبادت گزار ہستیوں کے واقعات بے شمار ہیں جن میں سے کچھ واقعات میں نے اپنی اس کتاب میں ذکر کردیئے ہیں۔ اگرچہ یہ میری اس کتاب کے اسلوب کے مطابق نہیں لیکن میں نے حصول برکت اور مسلمانوں کی ترغیب کے لیے اسے ذکر کردیا۔ اور (نیکی کی) توفیق تو اللہ عزوجل ہی دیتا ہے اس کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں

نیتِ عبادت کے باوجود غلبۂ نیند کے سبب نہ اٹھ سکنے والے کا ثواب

(۳۸۶) ...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جو بندہ اپنے آپ کو رات میں ایک گھڑی قیام کے لئے تیار کرے پھر وہ سو یا رہ جائے تو اس کی نیند اللہ عزوجل کی طرف سے صدقہ ہے اور اللہ عزوجل اس کے لئے اس کی نیت کے مطابق ثواب لکھے گا۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے،''جو اس نیت سے بستر کی طرف آئے کہ رات میں اٹھ کر نماز ادا کرے گا مگر صبح تک اس پر نیند غالب رہے تو اسے اس کی نیت کے مطابق ثواب دیا جائے گا اور اس کی نیند اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لئے صدقہ ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، فصل فی قیام اللیل، رقم ۲۵۷۹، ج ۴، ص ۱۲۵)

(۳۸۷) ...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحب ِجُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جو شخص رات کو مخصوص رکعتیں پڑھنے کا عادی ہو پھر کسی رات اس پر نیند غالب آجائے تو اسے اس کی نماز کا ثواب عطا کر دیا جائے گا اور اس کی نیند اس پر صدقہ ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب من نوی القیام فنام، رقم ۱۳۱۴، ج ۲، ص ۵۱)

اپنے ورد سے محروم رہ جانے والے کا ثواب

(۳۸۸) ...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جو اپنے ورد.. یا.. اس میں سے کسی چیز سے محروم رہ جائے اور پھر اسے فجر یا ظہر کے بعد پڑھ لے تو اسے وہی ثواب عطا کیا جائے گا جو رات میں پڑھنے پر عطا کیا جاتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب جامع صلوۃ اللیل ومن نام الخ، رقم ۷۴۷، ص ۳۷۶)

چاشت کی نماز پابندی سے ادا کرنے کا ثواب

(۳۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''تمہارے ہر جوڑ پر صدقہ ہے اور ہر تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور ہر تحمید یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور ہر تہلیل یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا صدقہ ہے اور ہر تکبیر یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے اور بری بات سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان سب کو کفایت کرتی ہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین وقصرھا، باب استحباب صلوۃ الضحی...الخ، رقم ۱۸۲۰، ص ۳۶۳)

(۳۹۰)...... حضرتِ سیدنا بُرَیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''آدمی کے تین سو ساٹھ جوڑ ہوتے ہیں، اسے ہر جوڑ کا صدقہ ادا کرنا لازم ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''اس کی طاقت کون رکھ سکتا ہے؟'' فرمایا، ''مسجد میں پڑی ہوئی رینٹھ کو دفن کردینا اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے، اگر تم اس پر قدرت نہ رکھو تو چاشت کی دو رکعتیں تمہاری طرف سے کفایت کریں گی۔'' (مسند احمد حدیث بریدہ الاسلمی، رقم ۲۳۰۵۹، ج۹، ص۲۰)

(۳۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے مجھے تین چیزوں کی وصیت فرمائی، لہذا! میں انہیں ہرگز نہیں چھوڑتا (۱) میں وتر ادا کئے بغیر نہ سوؤں، (۲) میں چاشت کی دو رکعتیں ترک نہ کروں کیونکہ یہ اوابین یعنی کثرت سے توبہ کرنے والوں کی نماز ہے، (۳) اور ہر مہینے تین دن روزے رکھا کروں۔'' (صحیح بخاری، کتاب التہجد، باب صلوۃ الضحی فی الحضر، رقم ۱۱۷۸، ج۱، ص ۳۹۷)

(۳۹۲)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص فجر کی نماز کے بعد چاشت کی دو رکعتیں ادا کرنے تک اپنی جگہ بیٹھا رہے اور خیر کے علاوہ کوئی بات نہ کہے اس کی خطائیں معاف کردی جاتی ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔''

(مسند احمد، مسند المکیین/حدیث معاذ بن انس الجہنی، رقم ۱۵۶۲۳، ج۵، ص ۲۶۰)

(۳۹۳)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو فجر کی نماز ادا کرنے کے بعد چاشت کی چار رکعتیں ادا کرنے تک اپنی جگہ بیٹھا رہے اور کوئی لغو بات نہ کہے بلکہ اللہ عزوجل کا ذکر کرتا رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جس

دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (مسند ابی یعلی، رقم ۴۸، ج ۴، ص ۹)

(۳۹۴) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلَّم نے ایک لشکر کو نجد کی جانب بھیجا وہ لشکر بہت سا مال غنیمت لے کر جلد لوٹ آیا تو لوگ لشکر کے مقام کی نزدیکی، کثرت مال غنیمت اور جلد لوٹ آنے کے بارے میں گفتگو کرنے لگے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں ایک ایسی قوم کے بارے میں نہ بتاؤں جو اِن سے بھی قریب جہاد کرنے والی اس سے بھی زیادہ مال غنیمت حاصل کرنے والی اور جلدی لوٹنے والی ہے۔'' (پھر فرمایا)، ''جو شخص وضو کرے پھر نماز چاشت ادا کرنے کیلئے مسجد میں حاضر ہو وہ ان لوگوں سے بھی قریب، زیادہ غنیمت لانے والا اور جلدی لوٹنے والا ہے۔''

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۴۹، ج ۲، ص ۵۸۸)

(۳۹۵) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اپنے گھر سے کسی فرض نماز کی ادائیگی کے لئے نکلا، اس کا ثواب احرام باندھنے والے حاجی کی طرح ہے اور جو چاشت کی نماز ادا کرنے کے لئے نکلا اس کا ثواب عمرہ کرنے والے کی طرح ہے اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا اس طرح انتظار کرنا کہ بیچ میں لغو بات نہ کی جائے تو اس کا نام علیین (یعنی اعلیٰ درجے والوں) میں لکھا جاتا ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب التطوع، باب صلوۃ الضحی، رقم ۱۲۸۸، ج ۲، ص ۴۱)

(۳۹۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو چاشت کی دو رکعتیں پابندی سے ادا کرتا ہے اس کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوۃ والسنۃ فیھا، باب ماجاء فی صلوۃ الضحی، رقم ۱۳۸۲، ج ۲، ص ۱۵۳)

(۳۹۷) ...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلَّم کے ساتھ غزوہ تبوک کیلئے گیا۔ ایک دن رحمتِ عالم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بیٹھ کر اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے گفتگو فرما رہے تھے کہ دورانِ گفتگو ارشاد فرمایا کہ: جو شخص سورج کے بلند ہونے تک اپنی جگہ پر بیٹھا رہے پھر اٹھ کر کامل وضو کرے اور دو رکعتیں ادا کرے تو اس کے گناہ ایسے معاف کر دیئے جائیں گے جیسے اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہو۔'' (مسند ابی یعلی، رقم ۱۷۵۷، ج ۲، ص ۱۸۰)

(۳۹۸) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب سورج اپنے مطلع سے طلوع ہو کر ایسی حالت پر آجائے جیسے نمازِ عصر کے وقت سے غروب تک ہوتا ہے۔ پھر جو شخص دو یا چار رکعتیں ادا کرے تو اس کے لئے اس دن کا ثواب ہے اور اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے

ہیں، اگر اس دن اس کا انتقال ہو گیا تو جنت میں داخل ہوگا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۷۰۹، ج ۸، ص ۱۹۲)

(۳۹۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کثرت سے توبہ کرنے والے ہی نمازِ چاشت پابندی سے ادا کرتے ہیں اور یہ اوابین یعنی توبہ کرنے والوں کی نماز ہے۔ (طبرانی اوسط، رقم ۳۸۶۵، ج ۳، ص ۶۰)

(۴۰۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ضُحیٰ کہا جاتا ہے جب قیامت کا دن آئے گا تو ایک منادی ندا کرے گا نمازِ چاشت کی پابندی کرنے والے کہاں ہیں؟ یہ تمہارا دروازہ ہے اس میں داخل ہو جاؤ۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۵۰۶۰، ج ۴، ص ۱۸)

(۴۰۱)...... حضرتِ سیدنا نعیم بن ہَمّار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ابنِ آدم! تو شروع دن میں چار رکعتیں ادا کرنے سے عاجز نہ ہو، میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔''

(السنن الکبریٰ، رقم ۴۶۸، ج ۱، ص ۱۷۷)

(۴۰۲)...... حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اسی کی مثل ایک حدیث مروی ہے۔

(۴۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابو مُرَّہ طائفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ابنِ آدم! تو شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں ادا کر، میں آخر دن تک تیری کفایت کروں گا۔''

(مسند امام احمد، مسند الانصار/ حدیث نعیم بن ہمار، رقم ۲۲۵۳۶، ج ۸، ص ۳۴۳)

(۴۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابو دَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شروع دن میں چاشت کی دو رکعتیں ادا کرے گا غافلین میں نہ لکھا جائے گا ۔اور جو چار رکعتیں ادا کرے گا اس کا شمار عابدین میں ہوگا اور جو چھ رکعتیں ادا کرے گا وہ اس کے اس دن کے لئے کافی ہوں گی جو آٹھ رکعتیں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قانتین یعنی قیام کرنے والوں میں لکھے گا اور جو بارہ رکعتیں ادا کرے گا اللہ عزوجل اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنائے گا اور ہر دن اور ہر رات میں اللہ عزوجل اپنے بندوں پر ایک احسان اور ایک صدقہ فرماتا ہے اور اللہ

عزوجل اپنے بندوں میں کسی پر اپنے ذکر کے الہام سے افضل کوئی احسان نہیں فرماتا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، رقم ۳۴۱۹، ج۲، ص۴۹۴)

(۴۰۵) ...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو چاشت کی بارہ رکعتیں ادا کرے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں سونے کا ایک محل بنائے گا۔''

(ترمذی کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلوۃ الضحی، رقم ۴۷۲، ج۲، ص۱۷)

۞ ===۞ ===۞ ===۞
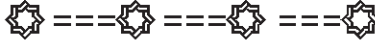
صلوۃ التسبیح کا ثواب

(۴۰۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے چچا حضرتِ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ''اے میرے چچا عباس! کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ کیا تمہیں ایسی دس خصلتوں کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب تم ان کو کرو تو اللہ عزوجل تمہارے اگلے پچھلے، نئے پرانے، جو بھول کر کئے اور جو جان بوجھ کر کئے، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور ظاہر گناہ بخش دے گا؟'' (پھر فرمایا) ''وہ دس خصلتیں یہ ہیں کہ تم چار رکعتیں اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھو، جب تم پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو حالتِ قیام میں ہی پندرہ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہو، پھر رکوع کرو اور حالتِ رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر سجدہ کرو اور حالتِ سجدہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر دوسرے سجدے میں جاؤ اور یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر سجدے سے اٹھ کر دس مرتبہ یہی کلمات کہو، تو یہ کلمات ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ پڑھے جائیں گے۔ تم چاروں رکعتوں میں اسی ترتیب سے یہ کلمات پڑھ کر نماز مکمل کرلو۔ اگر تم روزانہ یہ نماز ادا کر سکو تو کر لیا کرو، اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جمعہ کو ادا کر لیا کرو، ایسا بھی نہ کر سکو تو ہر مہینے ادا کر لیا کرو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک مرتبہ ادا کر لیا کرو اور اگر اس کی بھی استطاعت نہ رکھو تو زندگی میں ایک مرتبہ ادا کر لو۔ پھر اگر تمہارے گناہ سمندر کی جھاگ اور ریت کے ٹیلوں کے برابر بھی ہوئے تو اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرما دے گا۔''

(ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، رقم ۱۳۸۷، ج ۲، ص ۱۵۸)

(۴۰۷) ...... حضرتِ سیدنا ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے اپنے چچا حضرتِ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ''اے میرے چچا عباس! کیا میں تم کو عطا نہ کروں؟ کیا میں تم کو بخشش نہ دوں؟ کیا تمہارے ساتھ احسان نہ کروں؟ انہوں نے کہا'' کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' ارشاد فرمایا، ''تم چار رکعتیں اس طرح ادا کرو کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھو، جب تم پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہو جاؤ تو حالتِ قیام میں ہی پندرہ مرتبہ ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہو، پھر رکوع کرو اور حالتِ رکوع میں یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر سجدہ کرو اور حالتِ سجدہ میں یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر سجدے سے سر اٹھاؤ اور یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر دوسرے سجدے میں

جاؤاور یہی کلمات دس مرتبہ کہو، پھر سجدے سے اٹھ کر بیٹھے بیٹھے دس مرتبہ یہی کلمات کہو،تو یہ کلمات ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ پڑھے جائیں گے۔تم چاروں رکعتوں میں اسی ترتیب سے یہ کلمات پڑھ کرنماز مکمل کرلو۔''

حضرتِ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!اگرکوئی شخص روزانہ ان کلمات کو کہنے کی طاقت نہ رکھتا ہوتو؟''ارشادفرمایا،''اگرتم روزانہ یہ نماز ادا کرسکوتو کرلیا کرو،اگرروزانہ نہ ہوسکےتو ہر جمعہ کوادا کرلیا کرو،ایسا بھی نہ کرسکوتو ہر مہینے ادا کرلیا کرواور یہ بھی نہ ہوسکےتو سال میں ایک مرتبہ ادا کرلیا کرواور اگراس کی بھی استطاعت نہ رکھوتو زندگی میں ایک مرتبہ ادا کرلو۔''

امام بیہقی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالی عنہ یہ نماز پڑھا کرتے تھےاور صالحین میں یہ نماز مُتَدَاوَل (یعنی رائج) تھی اور صالحین کا عمل اس حدیثِ مرفوع کی تقویت کا سبب ہے۔

(ترمذی،باب صلوۃ التسبیح،کتاب الوتر،رقم ۴۸۲،ج ۲،ص ۲۵)

وضاحت:

نمازِ تسبیح کی ادائیگی کا اس کے علاوہ بھی ایک طریقہ مروی ہے جس کے مطابق قراءت شروع کرنے سے پہلے پندرہ مرتبہ یہی کلمات پڑھے جاتے ہیں جبکہ قراءت کے بعد یہی کلمات دس مرتبہ پڑھے جاتے ہیں اور دوسرے سجدے کے بعد دس مرتبہ نہیں پڑھے جاتے۔'' واللہ تعالی اعلم (الترغیب والترہیب،کتاب النوافل،ج ۱،ص ۲۶۹)

صلوٰۃ الحاجات ادا کرنے کا ثواب

(۴۰۸)...... حضرتِ سیدنا عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ میری بینائی واپس لوٹادے۔'' تو سرورِکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا، (اگر تو چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے) یا (اگر تو چاہے تو) دُعا کروں ؟ اس نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بصارت کا چلا جانا مجھ پر بہت شاق گزرتا ہے۔'' تو آپ نے ارشادفرمایا،''جاؤ!وضوکرواور پھر دورکعتیں ادا کرو،اس کے بعد یہ دعا مانگو،

''**اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّہُ اِلٰی رَبِّیْ بِکَ اَنْ یَّکْشِفَ لِیْ عَنْ بَصَرِیْ اَللّٰھُمَّ شَفِّعْہُ فِیَّ وَشَفِّعْنِیْ فِیْ نَفْسِیْ** اے اللہ عزوجل میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے متوجہ ہوتا ہوں جو رحمت والے نبی ہیں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ وہ میری بینائی سے پردہ ہٹادے، یااللہ عزوجل! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش میرے حق میں قبول فرمااور میری مراد پوری فرما۔''

راوی فرماتے ہیں کہ جب وہ شخص وہاں سے پلٹا تو اللہ عزوجل نے اس کی بینائی واپس لوٹادی تھی۔''

(الترغیب والترھیب،کتاب النوافل،باب الترغیب فی صلاۃ الحاجۃ ودعائھا،قم ا،ج ا،ص ۲۷۲)

نوٹ: ترمذی کی روایت میں **بِنَبِیِّیْ مُحَمَّدٍ** کی جگہ **بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ** کے الفاظ ہیں۔

(۴۰۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جسکی اللہ عزوجل کی طرف کوئی حاجت ہو یا کسی بندے کی طرف حاجت ہو تو اسے چاہیے کہ کامل وضوکر کے دورکعتیں ادا کرے۔اس کے بعد اللہ عزوجل کی حمد بیان کرے اور اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا مانگے،

''**لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ** ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلم والا، جودوکرم والا ہے اللہ عظمت والے عرش کے مالک کو پاکی ہے، تمام عالم کے رب' اللہ ہی کے لئے تمام خوبیاں ہیں۔میں تجھ سے تیری رحمت اور بخشش واجب

کرنے والے اعمال اور ہر نیکی سے حصہ اور ہر گناہ سے چھٹکارا مانگتا ہوں، میرے ہر گناہ کو معاف فرما اور ہر تنگی کو کشادہ فرما اور ہر اس حاجت کو جو تیری رضا کا سبب ہو پورا فرما، اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے۔

یہ دعا مانگنے کے بعد اپنی خواہش کے مطابق اللہ عزوجل سے کسی دنیوی یا اخروی چیز کے بارے میں سوال کرے تو وہ چیز اس کے لئے لکھ دی جائے گی۔'' (ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الحاجۃ، رقم ۴۷۸، ج۲، ص۲۱)

(۴۱۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''بارہ رکعتیں ایسی ہیں کہ جنہیں تم دن یا رات میں اس طرح ادا کرو کہ ہر دو رکعتوں کے بعد تشہد میں بیٹھو پھر جب تم نماز کا آخری قعدہ کرلو تو اللہ عزوجل کی حمد وثنا کرو اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو پھر سجدے میں جاکر سورۃ فاتحہ سات مرتبہ پڑھو اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو،

''**لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اسکا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام خوبیاں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

پھر کہو،''**اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْاَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّآمَّةِ** ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے عرش کی بلندیوں، تیری کتاب کی رحمت کی انتہاء، تیرے اسم اعظم اور تیری اعلیٰ بزرگی اور تیرے کلماتِ تامہ کے وسیلہ سے دعا کرتا ہوں۔''

پھر اپنی حاجت طلب کرو پھر اپنا سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر دو اور یہ طریقہ بے وقوفوں کو ہرگز نہ بتانا کیونکہ وہ ان کلمات کے وسیلے سے دعا مانگیں گے اور ان کی دعائیں قبول کرلی جائیں گی۔'' (تنزیہ الشریعۃ، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی، رقم ۹۲، ج۲، ص۱۱۲)

امام حاکم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت حمید بن حرب علیہ الرحمۃ نے فرمایا میں نے اس کا تجربہ کیا اور اسے حق پایا۔ حضرتِ سیدنا ابھم بن علی دیبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے حق پایا۔ امام حاکم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ابوزکریا علیہ الرحمۃ نے ہم سے فرمایا''میں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے حق پایا۔'' اور امام حاکم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے خود بھی اس کا تجربہ کیا اور اسے حق پایا۔

وضاحت: (مؤلف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں) ہم نے نماز استخارہ کو اس باب میں اس لئے شامل نہیں کیا کہ احادیث میں اس کا ثواب بیان نہیں کیا گیا جبکہ ہماری یہ کتاب اعمال کے ثواب کے بیان پر مشتمل ہے۔
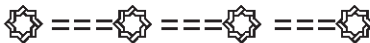
جمعہ کا بیان

(٤١١)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب جمعہ کے دن ہمارے پاس تشریف لائے۔ میں اس وقت غسل کر رہا تھا۔ انہوں نے پوچھا، ''تم نے یہ غسل جنابت کی وجہ سے کیا ہے یا پھر جمعہ کیلئے؟'' میں نے عرض کیا، ''جنابت کی وجہ سے۔'' تو انہوں نے فرمایا، ''دوبارہ غسل کرو کیونکہ میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے گا اگلے جمعہ تک پاک رہے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، رقم ٣٠٦٤، ج ٢، ص ٣٩١)

(٤١٢)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک جمعہ کے دن غسل کرنا گناہوں کو بالوں کی جڑوں سے بھی نکال دیتا ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ٧٩٩٦، ج ٨، ص ٢٥٦)

(٤١٣)...... امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اس کے گناہ اور خطائیں معاف کر دی جائیں گی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، رقم ٣٠٦٢، ج ٢، ص ٣٩١)
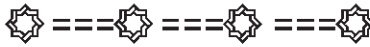
نمازجمعہ اوراس کی ایک ساعت کی فضیلت

(۴۱۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اورایک رمضان اگلے رمضان تک کے گناہوں کے لئے کفارہ ہیں جبکہ بندہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا رہے۔''

(مسلم، کتاب الطہارۃ، باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ، رقم ۱۶، ج ۱، ص ۱۴۴)

(۴۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا جس نے اچھی طرح وضو کیا پھر جمعہ کی نماز کے لئے آیا اور خطبہ توجہ سے سنا اور خاموش رہا تو اس کے اگلے جمعہ اور اس کے بعد تین دن تک (یعنی دس دن) کے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔'' (مسلم، کتاب الجمعہ، رقم ۲۷، ج ۱، ص ۴۲۷)

(۴۱۶)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتم المُرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ پانچ اعمال ایسے ہیں جو انہیں ایک دن میں کرے گا اللہ عزوجل اسے جنتیوں میں لکھے گا، (۱) مریض کی عیادت کرنا، (۲) جنازے میں حاضر ہونا، (۳) ایک دن کا روزہ رکھنا، (۴) جمعہ کے لئے جانا اور (۵) غلام آزاد کرنا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب مایفعل من الخیر یوم الجمعۃ، رقم ۳۰۱۷، ج ۲، ص ۳۸۲)

(۴۱۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا:'' جمعہ کے دن تین گروہ آتے ہیں، پہلا وہ شخص جو لغو کام کرتا ہوا حاضر ہوا، اس کے لئے جمعہ میں سے یہی حصہ ہے اور دوسرا وہ شخص جو دعا مانگتا ہوا حاضر ہوا، اس نے اللہ عزوجل کو پکارا اب اللہ عزوجل چاہے تو اسے عطا فرمائے اور چاہے تو روک دے اور تیسرا وہ شخص جو خاموشی سے حاضر ہوا اور کسی مسلمان کی گردن نہ پھلانگی اور نہ ہی کسی کو ایذاء دی تو اسکی یہ نماز جمعہ اگلے جمعہ تک اور اس کے بعد تین دن کے گناہوں کے لئے کفارہ ہوجاتی ہے۔ کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے،

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ج　ترجمہ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں۔''
(پ۸، الانعام:۱۶۰)

(ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب الکلام والامام یخطب، رقم ۱۱۱۳، ج۱، ص۴۱۱)

(۴۱۸) ...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' دنوں کو اپنی ہیئت پر اٹھایا جائے گا۔ جمعہ چمکتا ہوا آئے گا اور اس کے ساتھی اسے اس طرح ڈھانپ لیں گے جیسے دلہن کو پردے میں بھیج دیا جاتا ہے۔ یہ دن ان کے لئے روشنی کرے گا، وہ اس کی روشنی میں چلتے ہونگے، ان کے رنگ برف کی طرح سفید اور ان کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی، وہ کافور کے پہاڑ میں داخل ہوں گے تو جن وانس ان کی طرف دیکھیں گے اور ان کے جنت میں داخل ہونے تک تعجب کی وجہ سے پلک جھپکنا بھول جائیں گے، ثواب کی امید پر اذان کہنے والوں کے علاوہ کوئی شخص ان کے اس حال میں ان کا شریک نہ ہوگا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب فی الجمعۃ وفضلھا، رقم ۳۰۰۴، ج۲، ص۳۷۴)

(۴۱۹) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' بے شک جمعہ کے دن اور رات میں چوبیس ساعتیں (یعنی گھنٹے) ہیں اور ہر ساعت میں اللہ عزوجل چھ لاکھ افراد کو جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے۔'' بعض راویوں نے اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ'' جن میں سے ہر ایک پر جہنم واجب ہو چکی تھی۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، رقم ۳۰۰۸، ج۲، ص۳۷۵)

(۴۲۰) ...... حضرتِ سیدنا ابولُبابہ بن عَبْدُ الْمُنْذِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا بے شک جمعہ دنوں کا سردار اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دیگر ایام سے زیادہ مرتبے والا اور عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن سے بھی زیادہ عظمت والا ہے۔ اس میں پانچ خصلتیں ہیں، (۱) اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو اسی دن پیدا فرمایا اور (۲) اسی دن اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا اور (۳) اسی دن میں اللہ عزوجل نے حضرت آدم علیہ السلام کو وفات عطا فرمائی، (۴) اس میں ایک ایسی ساعت ہے جس میں بندہ اللہ عزوجل سے جو کچھ مانگے گا اللہ عزوجل اسے عطا فرمائے گا جب تک وہ حرام شے طلب نہ کرے، (۵) اسی میں قیامت قائم ہوگی اور کوئی مقرب فرشتہ یا آسمان یا زمین یا ہوا یا پہاڑ یا سمندر ایسا نہیں جو جمعہ کے دن سے نہ ڈرتا ہو۔'' (ابن ماجہ، کتاب الاقامۃ الصلاۃ، رقم ۱۰۸۴، ج۲، ص۸)

(۴۲۱) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' سب سے بہتر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے، اسی دن حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی اور

اسی دن وہ جنت میں داخل ہوئے اور اسی دن جنت سے الگ کئے گئے۔'' (مسلم شریف، کتاب الجمعۃ، باب فضل یوم الجمعہ، رقم ۱۷، ج۱، ص ۴۲۵)

(۴۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جمعہ کے دن سے افضل کسی دن پر نہ تو سورج طلوع ہوتا ہے نہ ہی غروب ہوتا ہے اور انسان وجن کے علاوہ زمین پر رینگنے والا ہر جانور جمعہ کے دن سے ڈرتا ہے۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۸۷۰۹، ج۶، ص ۲۸۵)

(۴۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے ایک مرتبہ جمعہ کے دن کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ''جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت ہے کہ جو مسلمان اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ عزوجل سے سوال کرے تو اللہ عزوجل اسے وہ چیز ضرور عطا فرمائے گا۔'' پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے اس ساعت کی مقدار کی کمی کی طرف اشارہ فرمایا۔

وضاحت:

اس ساعت کی تعیین میں علمائے کرام کا اختلاف ہے بعض کا خیال ہے کہ ''یہ طلوعِ فجر سے طلوعِ شمس تک کا وقت ہے۔'' ان کی دلیل میرے علم میں نہیں اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ''اس ساعت سے مراد امام کے خطبہ کیلئے منبر پر بیٹھنے سے نماز جمعہ پڑھ لینے تک کا وقت ہے۔'' ان کی دلیل مسلم شریف کی حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس ساعت سے مراد امام کے منبر پر بیٹھنے سے لے کر نماز جمعہ کی انتہا تک کا وقت ہے۔'' جبکہ بعض کہتے ہیں کہ ''یہ عصر اور مغرب کے درمیان کا وقت ہے۔'' ان کی دلیل ابن ماجہ میں حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی صحیح حدیث ہے کہ نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کتاب اللہ میں جمعہ کے دن میں ایک ایسی ساعت کا تذکرہ پاتے ہیں جس میں کوئی مومن بندہ اس گھڑی میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ عزوجل سے کسی شے کا سوال کرے تو اللہ عزوجل اسے وہ شے ضرور عطا فرمائے گا۔'' تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ''یا ساعت کا کچھ حصہ (یعنی تمہاری مراد ساعت کا کچھ حصہ تو نہیں؟)'' تو میں نے عرض کیا، ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا، یہی میری مراد ہے۔'' پھر میں نے عرض کیا، ''یہ کونسی ساعت ہے؟'' فرمایا، ''دن کی آخری ساعت۔'' میں نے عرض کیا، ''یہ نماز کا وقت تو نہیں ہے؟'' فرمایا، ''کیوں نہیں بندہ جب ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے انتظار میں بیٹھتا ہے تو وہ نماز ہی میں ہوتا ہے۔''

اور ان کی دوسری دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا، ''جمعہ کے دن میں بارہ گھنٹے ہیں ان میں جو بندہ اللہ عزوجل سے کچھ مانگے تو اللہ عزوجل اسے وہ چیز ضرور عطا فرمائے گا، لہذا! جمعہ کے دن عصر کے بعد آخری گھڑی میں اسے تلاش کرو۔'' واللہ اعلم بالصواب (بخاری شریف، کتاب الجمعہ، باب الساعۃ التی فی یوم الجمعہ، رقم ۹۳۵، ج۱، ص ۳۲۱)

=== === ===

نمازِ جمعہ کے لئے تیاری کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،......

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝ (پ۲۸، الجمعۃ:۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو جب نماز کی اذان ہو جمعہ کے دن تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔

(۴۲۴)...... حضرتِ سیدنا یزید بن ابی مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز کے لئے جاتے ہوئے میری ملاقات حضرت عَبایہ بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی تو انہوں نے کہا، ''خوشخبری سن لو کہ تمہاری یہ آمدورفت اللہ عزوجل کی راہ میں ہے کہ میں نے ابوعُبَیْس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جو قدم راہِ خدا عزوجل میں گردآلود ہوجائیں وہ جہنم پر حرام ہیں۔''

جبکہ بخاری شریف کی روایت میں ہے کہ حضرتِ سیدنا عبایہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''میں نماز جمعہ کے لئے جارہا تھا تو راستے میں میری ملاقات حضرتِ سیدنا ابوعُبَیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا،''جس کے قدم راہِ خدا عزوجل میں گردآلود ہوجائیں اس پر جہنم کی آگ حرام کردی جاتی ہے۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ جس کے قدم راہ خدا عزوجل میں گردآلود ہوجائیں اسے جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی۔''

(ترمذی شریف، کتاب فضائل الجھاد، باب فی فضل من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۳۸، ج ۳، ص ۲۳۵)

(۴۲۵)...... حضرتِ سیدنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور اچھے کپڑے پہنے پھر اگر اس کے پاس خوشبو تھی تو اسے لگایا، پھر جمعہ کے لئے سکون ووقار کے ساتھ چلا اور کسی کی گردن نہ پھلانگی اور نہ کسی کو ایذاء پہنچائی، پھر نماز ادا کی پھر امام کے لوٹنے تک انتظار کیا تو اس کے دو جمعوں کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب حقوق الجمعۃ من الغسل والطیب، رقم ۳۰۳۹، ج ۲، ص ۳۸۵)

(۴۲۶)...... حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوشبو موجود ہونے کی صورت میں خوشبو لگائی اور اچھے کپڑے پہنے اور گھر

سے نکل کر مسجد میں حاضر ہوا پھر اس سے جتنی رکعتیں ہوسکیں ادا کیں اور کسی کو ایذا نہ پہنچائی پھر نماز کی ادائیگی تک خاموش رہا تو اس کا یہ عمل اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔'' (مسند احمد بن حنبل، رقم ۲۳۶۳۰، ج۹،ص۱۴۵)

(۴۲۷)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن العیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جتنا ہو سکے طہارت کرے پھر تیل اور گھر میں موجود خوشبو لگائے، دو افراد میں جدائی نہ ڈالے، جتنی رکعتیں ہوسکیں ادا کرے، جب امام کلام کرے تو یہ خاموش رہے تو اس کے اس جمعہ اور اگلے جمعہ کے درمیان کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (بخاری شریف، کتاب الجمعۃ، باب الدھن للجمعۃ، رقم ۸۸۳، ج۱،ص۳۰۶)

(۴۲۸)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے اچھی طرح غسل کیا پھر صبح مسجد کی طرف آیا اور امام کے قریب بیٹھا اور اسے توجہ سے سنا تو وہ جتنے قدم چلا ہر قدم پر اس کے لئے ایک سال کی عبادت اور ایک سال کے روزوں کا ثواب ہے۔'' (مسند احمد، رقم ۶۹۷۲، ج۲،ص۶۶۰)

(۴۲۹)...... حضرتِ سیدنا اوس بن اوس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے جمعہ کے دن اچھی طرح غسل کیا اور صبح سویرے بیدار ہو کر مسجد کی طرف پیدل چلا، کسی سواری پر سوار نہ ہوا اور امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور اس کا خطبہ توجہ سے سنا اور کوئی لغو بات نہ کی تو اسے ہر قدم چلنے پر ایک سال کے روزوں اور نمازوں کا ثواب ملے گا۔''

نیز حضرتِ سیدنا طاؤس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن غسل کیا کرو اور اپنے سروں کو اچھی طرح دھویا کرو اگرچہ تم جنبی نہ ہو اور خوشبو بھی لگایا کرو تو حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''خوشبو لگانے کا تو مجھے معلوم نہیں البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرنے کا حکم ضرور فرمایا ہے۔'' (مسند احمد، رقم ۱۶۱۷۳، ج۵،ص۴۶۵)

(۴۳۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنا سر اچھی طرح دھوئے پھر اپنی خوشبوؤں میں سے بہترین خوشبو لگائے اور اپنے کپڑوں میں سے بہترین کپڑے پہنے پھر نماز کے لئے نکلے اور دو شخصوں میں جدائی نہ ڈالے پھر امام کی بات کو توجہ سے سنے تو اس کے اس جمعہ سے اگلے جمعہ اور مزید تین دن کے گناہوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔'' (ابن خزیمۃ، رقم ۱۸۰۳، ج۳،ص۱۵۲)

جمعہ کی نماز کے لئے جلدی جانے کا ثواب

(۴۳۱) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے جمعہ کے دن غسلِ جنابت کی طرح غسل کیا پھر پہلی گھڑی میں نماز کے لئے چلا تو گویا اس نے اللہ عزوجل کے لئے ایک اونٹ صدقہ کیا اور جو دوسری گھڑی میں چلا گویا اس نے ایک گائے صدقہ کی اور جو تیسری گھڑی میں چلا تو گویا اس نے سینگ والا مینڈھا صدقہ کیا اور جو چوتھی گھڑی میں چلا تو گویا اس نے مرغی صدقہ کی اور جو پانچویں گھڑی میں چلا گویا اس نے ایک انڈا صدقہ کیا اور جب امام منبر پر آجائے تو ملائکہ حاضر ہوکر اس کا خطبہ سنتے ہیں۔'' (صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب فضل الجمعۃ، رقم ۸۸۱، ج ۱، ص ۳۰۵)

ایک اور روایت میں ہے کہ ''جب جمعہ کا دن آتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہوکر پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں۔ سب سے پہلے آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک اونٹ صدقہ کیا، اس کے بعد آنے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے ایک گائے صدقہ کی، اس کے بعد آنے والے کی مثال ایک مینڈھا صدقہ کرنے والے کی سی ہے، اس کے بعد آنے والے کی مثال مرغی صدقہ کرنے والے کی سی ہے، اور اس کے بعد آنے والے کی مثال انڈا صدقہ کرنے والے کی سی ہے اور جب امام منبر پر آجائے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ کر خطبہ سننے میں مصروف ہوجاتے ہیں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الاستماع الی الخطبۃ، رقم ۹۲۹، ج ۱، ص ۳۱۹)

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جمعہ کے دن ہر مسجد کے دروازے پر دو فرشتے کھڑے کردیئے جاتے ہیں جو پہلے آنے والوں کے نام لکھتے ہیں اور ان کے لئے راہِ خدا عزوجل میں ایک اونٹ یا ایک گائے یا ایک بکری یا ایک پرندہ یا ایک انڈا کا صدقہ کرنے کا ثواب لکھتے ہیں اور جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔''

(۴۳۲) ...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''فرشتے مسجدوں کے دروازے پر بیٹھ جاتے ہیں اور پہلے، دوسرے اور تیسرے نمبر پر آنے والوں کے نام لکھتے ہیں جب امام خطبہ کے لئے آتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، رقم ۳۰۷۹، ج ۲، ص ۳۹۰)

طبرانی شریف کی روایت میں ہے راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: ''اے ابو اُمامہ! کیا امام کے خطبے کے شروع ہونے کے بعد آنے والوں کا جمعہ نہیں ہوتا؟'' فرمایا، ''کیوں نہیں ہوتا لیکن ان کا نام صحیفوں میں نہیں لکھا جاتا۔''

(۴۳۳)...... امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب جمعہ کا دن آتا ہے تو شیاطین لوگوں کو بازاروں میں روکے رکھتے ہیں جبکہ فرشتے مساجد کے دروازوں پر بیٹھ کر لوگوں کے نام ان کے مسجد کی طرف جلدی آنے کے اعتبار سے لکھتے ہیں، یہاں تک کہ امام منبر پر آ جائے تو جو امام کے قریب ہو، خاموش رہتے ہوئے توجہ سے امام کا خطبہ سنے اور کوئی لغوبات نہ کرے تو اس کے لئے ثواب میں سے دو حصے ہیں اور جو امام سے دور ہو کر خاموش رہے اور توجہ سے سنے تو اس کے لئے ثواب میں سے ایک حصہ ہے اور جو امام کے قریب ہو اور لغو کام کرے اور خاموش نہ رہے اور توجہ کے ساتھ نہ سنے اسے دگنا گناہ ملے گا اور جو کسی سے کہے، ''خاموش رہ'' تو اس نے بھی کلام کیا اور جس نے کلام کیا اس کا جمعہ کامل نہیں۔ پھر امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے ہی فرماتے ہوئے سنا۔

(ابوداؤد، کتاب الصلوۃ، رقم ۱۰۵۱، ج۱، ص۳۹۲)

(۴۳۴)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد (شعیب) سے اور وہ (شعیب) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جمعہ کے دن ملائکہ کو مسجد کے دروازوں پر بھیجا جاتا ہے جو لوگوں کے آنے کا وقت لکھتے ہیں۔ جب امام منبر پر آ جاتا ہے تو صحیفے لپیٹ دیئے جاتے ہیں اور قلم اٹھا لئے جاتے ہیں اور ملائکہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ فلاں کیوں نہیں آیا؟ پھر ملائکہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں، ''اے اللہ عزوجل! اگر وہ بندہ راستہ بھٹک گیا ہے تو اسے راستہ دکھا اور اگر بیمار ہے تو اسے شفاء عطا فرما اور اگر وہ تنگ دست ہے تو اسے کشادگی عطا فرما۔''

(ابن خزیمۃ، باب ذکر دعاء الملئکۃ الخ، ج۳، ص۱۳۴)

حضرتِ سیدنا علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ جمعہ کے لئے نکلا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ تین شخص مسجد میں پہلے سے موجود ہیں تو فرمایا، ''میں چار میں سے چوتھا ہوں اور چار میں سے چوتھا شخص اللہ عزوجل (کی رحمت) سے دور نہیں، بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''قیامت کے دن لوگ جمعے کے لئے جلدی آنے کی ترتیب سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں بیٹھیں گے، سب سے پہلے آنے والا آگے ہوگا اس کے بعد دوسرا، پھر تیسرا اور اس کے بعد چوتھا اور چار میں سے چوتھا دور نہیں ہوگا۔''

(ابن ماجہ، رقم ۱۰۹۴، ج۲، ص۱۴)

(۴۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ''جمعہ کے لئے جانے میں جلدی کیا کرو کیونکہ اللہ عزوجل جمعے کے دن اہلِ جنت کے لئے کافور کے ایک ٹیلے پر تَجَلِّی فرمایا کرے گا تو جمعہ کے لئے جلدی آنے والے لوگ اپنے جلدی آنے کے اعتبار سے اللہ عزوجل کی قربت پائیں گے تو اللہ عزوجل انہیں ایسی کرامت عطا فرمائے گا جو انہوں نے اس سے پہلے کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ پھر وہ اپنے اہل کی طرف لوٹیں گے اور اللہ کی عطا کی

ہوئی کرامت اپنے اہل پر ظاہر کریں گے۔''

اس کے بعد حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ دو شخص ان سے پہلے مسجد میں نمازِ جمعہ کے لئے حاضر ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا،''دو شخص موجود ہیں اور میں تیسرا ہوں اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تیسرے میں بھی برکت عطا فرمائے گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۹۱۶۹، ج۹،ص ۲۳۸)

شیخ ابو طالب مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ قرن اول میں سحری کے وقت اور فجر کے بعد راستے لوگوں سے بھرے ہوئے ہوتے تھے اور لوگ چراغوں کی روشنی میں جوق در جوق اس طرح جامع مسجد کی طرف جمعہ کے لئے جایا کرتے تھے جس طرح وہ نمازِ عید کے لئے جاتے ہیں اور کہا گیا ہے کہ اسلام میں جو پہلی بدعت رائج ہوئی وہ جمعہ کے لئے مسجد کی طرف صبح سویرے نہ جانا ہے۔''

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان یہود و نصاریٰ سے حیاء کیوں نہیں کرتے؟ کیونکہ وہ ہفتے اور اتوار کے دن خرید و فروخت اور کنیساء کی طرف جانے میں جلدی کرتے ہیں اور دنیا کے طلبگار بازار کی طرف نفع اور تجارت کے لئے جانے میں جلدی کرتے ہیں تو آخرت کے طلب گاران سے سبقت کیوں نہیں لے جاتے؟''

جمعہ کے دن سورۂ آل عمران پڑھنے کا ثواب

(۴۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو جمعہ کے دن وہ سورت پڑھے جس میں اٰلِ عمران کا تذکرہ کیا گیا ہے تو اللہ عزوجل غروبِ آفتاب تک اس پر رحمت نازل فرماتا رہتا ہے اور اس کے فرشتے اس بندے کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۱۰۰۲، ج۱۱،ص ۴۰)

جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھنے کا ثواب

(۴۳۷)......حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے دو جمعوں کے درمیان ایک نور روشن کردیا جاتا ہے۔'' جبکہ ایک روایت میں ہے کہ جو شب جمعہ کو سورۂ کہف پڑھے اس کے اور بیت العتیق کے درمیان ایک نور روشن کردیا جاتا ہے۔'' (شعب الایمان، رقم ۲۴۴۴، ج۲،ص ۴۷۴)

شبِ جمعہ میں سورۂ یٰس پڑھنے کا ثواب

(۴۳۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے شب جمعہ سورۂ یٰسٓ کی تلاوت کی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔'' (الترغیب والترہیب، رقم ۴، ج ۱، ص ۲۹۸)

شبِ جمعہ میں سورۂ دخان پڑھنے کا ثواب

(۴۳۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے شب جمعہ میں حٰمٓ الدُّخَانِ پڑھی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔'' (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، رقم ۲۸۹۸، ج ۴، ص ۴۰۷)

(۴۴۰)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو جمعہ کے دن یا رات میں حٰمٓ الدُّخَانِ پڑھے گا اللہ عزوجل جنت میں اس کے لئے ایک گھر بنائے گا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۸۰۲۶، ج ۸، ص ۲۶۴)

✿===✿===✿===✿

موت کا کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ؕ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ (پ۴، آل عمران:۱۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہر جان کو موت چکھنی ہے اور تمہارے بدلے تو قیامت ہی کو پورے ملیں گے جو آگ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو یہی دھوکے کا مال ہے۔

وصیت کرکے مرنے کا ثواب

(۴۴۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ''جو وصیت کرکے دنیا سے رخصت ہوا وہ سیدھے راستے اور سنت پر مرا اور تقوی اور شہادت پر مرا اور مغفرت یافتہ ہوکر فوت ہوا۔'' (ابن ماجۃ، کتاب الوصایا، رقم ۲۷۰۱، ج ۳، ص ۳۰۴)

☆===☆===☆===☆
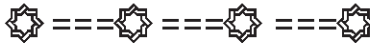
اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرنے کا ثواب

(۴۴۲) ...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا،''جو اللہ عزوجل سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ عزوجل سے ملنا پسند نہیں کرتا ہے اللہ عزوجل اس سے ملنا پسند نہیں فرماتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۶۸۳، ص۱۴۴۱)

(۴۴۳) ...... ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا،''جو اللہ عزوجل سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور جو اللہ عزوجل سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ عزوجل اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔'' میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے مراد موت کو ناپسند کرنا ہے کیونکہ ہم میں سے ہر ایک موت کو ناپسند کرتا ہے؟''

فرمایا،''ایسا نہیں بلکہ مؤمن کو جب اللہ عزوجل کی رحمت اور اس کی رضا اور اس کی جنت کی بشارت دی جاتی ہے تو وہ اللہ عزوجل سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے ملنا پسند فرماتا ہے اور کافر کو جب اللہ عزوجل کے عذاب اور اس کی ناراضگی کی خبر دی جاتی ہے تو وہ اللہ عزوجل سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور اللہ عزوجل اس سے ملنا ناپسند فرماتا ہے۔''

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۶۸۴، ص۱۴۴۱)

(۴۴۴) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملنا پسند کرتا ہے تو میں اس سے ملنا پسند فرماتا ہوں اور جب وہ مجھ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے تو میں اس سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہوں۔'' (صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ لا یریدون ان یبدلوا...الخ، رقم ۷۵۰۴، ج۴، ص۵۷۴)

(۴۴۵) ...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا،''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل مؤمنوں سے سب سے پہلے کیا فرمائے گا اور مؤمنین اللہ کی بارگاہ میں سب سے پہلے کیا عرض کریں گے؟'' ہم نے عرض کیا،''جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' فرمایا،''بے شک اللہ عزوجل مؤمنین سے فرمائے گا کیا تم میری ملاقات کو پسند کرتے تھے؟'' تو وہ عرض کریں گے''ہاں اے ہمارے رب عزوجل!'' وہ پوچھے گا،''کیوں؟'' مؤمنین عرض کریں گے کہ''ہم تیرے عفو اور مغفرت کی امید رکھا کرتے تھے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا،''تمہارے لئے میری

مغفرت واجب ہوگئی۔'' (مسند احمد، رقم ۲۲۱۳۳، ج۸، ص ۲۴۸)

کلمہ پڑھ کر مرنے والے کا ثواب

(٤٤٦)......حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس کا آخری کلام لا الٰہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (المستدرک، کتاب الدعاء والذکر، رقم ۱۸۸۵، ص ۱۷۵)

☆===☆===☆===☆
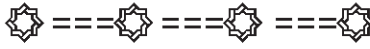
نماز یا تدفین تک جنازے میں شریک ہونے کا ثواب

(۴۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ''میں نے۔'' پھر فرمایا، ''تم میں سے آج مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق نے عرض کیا ''میں نے۔'' پھر فرمایا، ''تم میں سے آج مریض کی عیادت کس نے کی؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے۔'' پھر فرمایا، ''آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس شخص میں یہ چار خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، رقم ۴۹۴۶، ج ۳، ص ۳۸۳)

(۴۴۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو نماز ادا کرنے تک جنازے میں شریک رہا اس کے لئے ایک قیراط ثواب ہے اور جو تدفین تک شریک رہا اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے پوچھا گیا دو قیراط کیا ہیں؟'' فرمایا، ''دو عظیم پہاڑوں کی مثل۔''

جبکہ مسلم شریف کی روایت میں ہے ''ان میں سے چھوٹا پہاڑ جبلِ احد جتنا ہے'' اور بخاری شریف کی ایک روایت میں ہے ''جو کسی مسلمان کے جنازے میں ایمان اور اجر و ثواب کی نیت سے شریک ہوا اور نماز جنازہ ادا کرنے اور تدفین تک جنازے کے ساتھ رہا تو دو قیراط ثواب لے کر لوٹے گا ان میں سے ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جو نماز پڑھ کر تدفین سے پہلے لوٹ آیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹے گا۔'' (مسلم، کتاب الجنائز، باب فضل الصلوۃ علی الجنازۃ، رقم ۹۴۵، ص ۴۷۱)

(۴۴۹)...... حضرت سیدنا عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اچانک صاحب مقصورہ حضرتِ سیدنا خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا، ''اے عبداللہ ابن عمر! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا فرمار ہے ہیں؟'' وہ کہتے ہیں کہ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو شخص میت کے ساتھ اس کے گھر سے نکلا اور اس پر نماز پڑھی اور تدفین تک اس کے ساتھ رہا تو اس کے لئے دو قیراط ثواب ہے اور ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو نماز پڑھ کر لوٹ آیا اس کے لئے احد پہاڑ جتنا ایک قیراط ہے۔''

تو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حضرتِ سیدنا خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول کے

بارے میں پوچھنے کے لئے ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پاس بھیجا اور فرمایا، ''مجھے بتانا کہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہا نے کیا جواب دیا ہے۔''

اس کے بعد حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے مسجد میں پڑے ہوئے پتھروں میں سے ایک پتھر کو اٹھایا اور حضرتِ سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کے لوٹنے تک اسے اپنے ہاتھ میں گھماتے رہے۔ پھر جب حضرتِ سیدنا خباب رضی اللہ تعالی عنہ نے واپس آکر بتایا کہ ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سچ کہتے ہیں تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ہاتھ میں موجود پتھر زمین پر مارا اور فرمایا، ''(افسوس) ہم نے بہت سارے قیراط ضائع کر دیئے۔''

(مسلم، کتاب الجنائز، باب فضل الصلوۃ علی الجنازۃ، رقم ۹۴۵، ص ۴۷۲)

(۴۵۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو نماز ادا کرنے تک جنازے کے ساتھ رہا اس کے لئے ایک قیراط (اجر) ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ ہمارے قیراطوں جیسا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''نہیں بلکہ اُحد پہاڑ کی مثل یا اس سے بھی کہیں بڑا۔'' (مسند احمد، رقم ۴۴۵۳، ج ۲، ص ۲۰۰)

(۴۵۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالی علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بندے کو اپنی موت کے بعد سب سے پہلے جو جزاء دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازے میں شریک تمام افراد کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب اتباع الجنازۃ، رقم ۴۱۳۴، ج ۳، ص ۱۳۲)

نمازِ جنازہ میں سو مسلمان یا چالیس مسلمان یا تین صفیں ہونے کی فضیلت

(٤٥٢)...... ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس میت پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھ لے اور اس گروہ کی تعداد سو کو پہنچ چکی ہو اور ان میں سے ہر ایک میت کے لئے استغفار کرے تو اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''

(مسلم، کتاب الجنائز، رقم ۹۴۷، ص ۴۷۳)

(٤٥٣)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس میت پر سو مسلمان نماز پڑھیں، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، رقم ۴۱۸۹، ص ۱۴۵)

(٤٥٤)...... حضرتِ سیدنا حَکَم بن فَرُّوخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنازے پر حضرت سیدنا ابو ملیح رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہہ دی ہے لیکن آپ رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف رخ کر کے فرمایا، ''اپنی صفیں درست کرلو اور میت کے لئے اچھی سفارش کرو۔''

حضرت سیدنا ابو ملیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ام المؤمنین مَیْمُونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف سے یہ خبر پہنچی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس میت پر لوگوں کا ایک گروہ نماز پڑھ لے تو ان لوگوں کی سفارش میت کے حق میں قبول کر لی جاتی ہے۔'' (حضرت سیدنا حکم بن فروخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے سیدنا ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے اس گروہ کی تعداد کے بارے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: چالیس۔ (نسائی، کتاب الجنائز، ج ۲، ص ۷۵)

(٤٥٥)...... حضرتِ سیدنا کُرَیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بیٹے کا انتقال ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا، ''اے ابو کریب! ذرا دیکھو کتنے لوگ جمع ہوئے ہیں؟'' میں نے جا کر دیکھا تو کافی لوگ جمع ہو چکے تھے۔ میں نے انہیں اس کے بارے میں بتایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کہ ''تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ چالیس ہو جائیں گے؟'' میں نے کہا، ''جی ہاں۔'' تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''(اب) میت کو لے چلو کیونکہ میں نے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو مسلمان مر جائے اور اس کی میت پر چالیس مسلمان نماز پڑھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش میت کے حق میں قبول فرماتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الجنائز، رقم ۹۴۸، ص ۴۷۳)

(٤٥٦)...... حضرتِ سیدنا مالک بن ہُبَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا کہ ''جو مسلمان مرجائے اور اس پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھیں تو اللہ عزوجل اس پر جنت واجب فرمادیتا ہے۔'' (ابوداؤد، کتاب الجنائز، رقم ۳۱۶۶، ج ۳، ص ۴۷۵)

سیدنا امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا یہ معمول تھا جب جنازے کیساتھ لوگ کم ہوتے تو انہیں اس حدیث پاک کی وجہ سے تین صفوں میں تقسیم فرمادیا کرتے تھے۔

☆===☆===☆===☆

مرنے والے کو اچھے لفظوں سے یاد کرنے کا ثواب

(۴۵۷)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنازہ گزرا تو اسکی اچھے لفظوں سے تعریف کی گئی تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ''اس پر واجب ہوگئی، اس پر واجب ہوگئی، اس پر واجب ہوگئی۔'' پھر ایک جنازہ گزرا تو اسے برے لفظوں سے یاد کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''اس پر واجب ہوگئی اس پر واجب ہوگئی اس پر واجب ہوگئی۔''

حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ایک جنازہ گزرا اور اسے اچھے لفظوں میں یاد کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر واجب ہوگئی اس پر واجب ہوگئی واجب ہوگئی پھر ایک جنازہ گزرا اسے برے لفظوں سے یاد کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واجب ہوگئی واجب ہوگئی واجب ہوگئی؟ (یعنی یہ کیا ماجرا ہے؟)'' تو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''جب تم کسی میت کی تعریف کرتے ہو تو اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے اور جب تم کسی میت کی برائی بیان کرتے ہو تو اس پر جہنم واجب ہو جاتی ہے، تم لوگ زمین پر اللہ عزوجل کے گواہ ہو۔''

(بخاری، کتاب الجنائز، رقم ۱۳۶۷، ج ۱، ص ۴۶۰)

(۴۵۸)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جس مسلمان کا انتقال ہوجائے اور اس کے چالیس قریبی پڑوسی گواہی دیں کہ وہ اس میں بھلائی کے سواء کچھ نہیں جانتے، تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''بے شک میں نے اس شخص کے بارے میں تمہارے علم کو قبول کرلیا اور اس کے جو گناہ تم نہیں جانتے تھے وہ معاف فرمادیئے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، فصل فی الموت، رقم ۳۰۱۵، ج ۵، ص ۱۲)

(۴۵۹)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ،''جس مسلمان کی میت پر اس کے قریبی پڑوسیوں میں سے تین گھر بھلائی کی گواہی دیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''بے شک میں نے اپنے بندوں کی ان کے علم کے مطابق گواہی قبول فرمالی اور اپنے علم کے مطابق اس میت کی بخشش فرمادی۔''

(مسند امام احمد، رقم ۸۹۹۹، ج ۳، ص ۳۳۰)

(۴۶۰)...... حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحب جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جس مسلمان کے لئے چار افراد بھلائی کی گواہی دیں تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا،''اور تین؟'' فرمایا،''اور تین (بھی)۔'' پھر ہم نے عرض کیا،''اور دو؟'' فرمایا،''اور دو (بھی)۔'' پھر ہم نے ایک کے بارے میں نہیں پوچھا۔

(صحیح بخاری، کتاب الجنائز، ۸۵ باب ثناء الناس علی المیت رقم ۱۳۶۸، ج ۱، ص ۴۶۱)

(٤٦١) ...... حضرتِ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ المُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب بندہ مرجاتا ہے اوراللہ عزوجل اس کی برائی کو جانتا ہے جبکہ لوگ (اپنے علم کے مطابق) اس کی بھلائی بیان کرتے ہیں تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرماتا ہے،''بیشک میں نے اپنے بندوں کی گواہی اپنے اس بندے کے حق میں قبول فرمالی اوراس کے جو گناہ میرے علم میں ہیں معاف فرمادیئے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب الثناء علی المیت، رقم ۳۹۶۰، ج ۳، ص ۸۴)

تعزیت کرنے کا ثواب

(٤٦٢) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اس کے لئے اس مصیبت زدہ جتنا ثواب ہے۔'' (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، رقم ۱۰۷۵، ج ۲، ص ۳۳۸)

(٤٦٣) ...... حضرتِ سیدنا عَمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو بندۂ مومن اپنے کسی مصیبت زدہ بھائی کی تعزیت کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عزی مصابا، رقم ۱۶۰۱، ج ۲، ص ۲۶۸)

(٤٦٤) ...... حضرتِ سیدنا ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو کسی ایسی عورت سے تعزیت کرے گا جس کا بچہ گم ہوگیا تو اللہ عزوجل جنت میں اسے ایک چادر پہنائے گا۔'' (جامع الترمذی، کتاب الجنائز، باب اخر فی فضل التعزیۃ، رقم ۱۰۷۸، ج ۲، ص ۳۳۹)

(٤٦٥) ...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے تقوی کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہوسکتی۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۹۲۹۲، ج ۶، ص ۴۲۹)
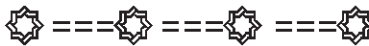
میت کے گھر والوں کے لئے ترجیع (یعنی اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ) کہنے کا ثواب

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا،

اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ (پ۲، البقرۃ:۱۵۶، ۱۵۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑے تو کہیں ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی درودیں ہیں اور رحمت اور یہی لوگ راہ پر ہیں۔''

(۴٦٦)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما، اللہ تعالیٰ کے اس قول ''اَلَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝'' (پ۲، البقرۃ:۱۵۶، ۱۵۷) کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب مومن میرے کسی حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کر لیتا ہے اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ (ہم اللہ عزوجل کے مال ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔)'' پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے تین اچھی خصلتیں لکھتا ہے، (۱) اللہ عزوجل اس پر درود بھیجتا ہے، (۲) اللہ عزوجل اس پر رحمت نازل فرماتا ہے، (۳) اور اسے ہدایت کے راستے پر ثابت قدمی عطا فرماتا ہے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو مصیبت کے وقت ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ۝'' کہتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی پریشانی دور فرما دیتا ہے اور اس کے کام کا انجام اچھا فرماتا ہے اور اسے ایسا بدل عطا فرماتا ہے جس پر وہ راضی ہو جاتا ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۳۰۲۷، ج۱۲، ص۱۹۷)

(۴٦٧)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''میری امت کو ایک ایسی چیز عطا کی گئی جو پچھلی کسی امت کو نہیں دی گئی اور وہ چیز مصیبت کے وقت ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ'' کہنا ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۴۱۱، ج۱۲، ص۳۲)

(۴٦٨)...... حضرتِ سیدتنا فاطمہ بنت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے والد امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزُولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جسے کوئی

مصیبت پہنچی اور وہ مصیبت کو یاد کرکے "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" کہے اگرچہ اس مصیبت کو کتنا ہی زمانہ گزر چکا ہو تو اللہ اس کے لئے وہی ثواب لکھے گا جو مصیبت کے دن لکھا تھا۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبۃ، رقم ۱۶۰۰، ج ۲، ص ۲۶۸)

(۴۶۹)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، "جب کسی آدمی کے بچے کا انتقال ہوجاتا ہے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟" فرشتے عرض کرتے ہیں، "ہاں۔" تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کیا تم نے اس کے دل کا ٹکڑا چھین لیا؟" فرشتے عرض کرتے ہیں، "ہاں۔" تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، "تو پھر میرے بندے نے کیا کہا؟" فرشتے عرض کرتے ہیں "اس نے تیری حمد کی اور "اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ" پڑھا۔" تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، "میرے اس بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو۔" (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب فضل المصیبۃ اذا احتسب، رقم ۱۰۲۳، ج ۲، ص ۳۱۳)

(۴۷۰)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، "جس بندے کو مصیبت پہنچے پھر وہ یہ دعا پڑھ لے،

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ اْؤجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاَخْلِفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ہم اللہ عزوجل کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف لوٹنا ہے، اے اللہ عزوجل مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔"

تو اللہ عزوجل اسے اس مصیبت کا ثواب عطا فرماتا ہے اور اسے اس سے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا تو میں نے (دل میں) کہا کہ "ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بہتر مسلمان کون ہوگا؟ کیونکہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی طرف سب سے پہلے ہجرت کی۔" پھر میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی صورت میں مجھے ان سے بہتر بدلہ عطا فرما دیا۔"

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، "تم میں سے کسی کو مصیبت پہنچے تو اسے چاہیے کہ یہ دعا پڑھے:" اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ فَاْجُرْنِیْ بِھَا وَاَبْدِلْنِیْ خَیْرًا مِّنْھَا ہم اللہ عزوجل کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا اے اللہ عزوجل میں اپنی مصیبت پر تجھ سے اجر کی امید رکھتا ہوں مجھے اس پر اجر عطا فرما اور اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔" (صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبۃ، رقم ۹۱۸، ص ۴۵۷)

=== === ===

رضائے الٰھی عزوجل کے لئے میت کو غسل دینے ، کفن پہنانے اور قبر کھودنے کا ثواب

(۴۷۱)...... امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے میت کوغسل دیا اور کفن پہنایا اور خوشبو لگائی اور اسے کاندھا دیا اور اس پر نماز پڑھی اور اسکا کوئی راز ظاہر نہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، رقم ۱۴۶۲،ص۲۰۱)

(۴۷۲)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے میت کوغسل دیا اور اس معاملے میں امانت کو ادا کیا اور میت کے کسی راز کو افشاء نہ کیا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

(مسند امام احمد، رقم ۲۴۹۳۵، ج۹،ص۴۳۲)

(۴۷۳)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے میت کوغسل دیا پھر اس کی پردہ پوشی کی تو اللہ اس کے گناہوں کو دھو دے گا اور اگر اس نے میت کو کفنایا تو اللہ عزوجل اسے سندس (یعنی نہایت باریک اور نفیس کپڑے) کا لباس پہنائے گا۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۸۰۷۸، ج۸،ص۲۸۱)

وضاحت:

میت کی پردہ پوشی سے مراد یہ ہے کہ بعض اوقات میت کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے یا اس کی شکل تبدیل ہوجاتی ہے یا اس نوعیت کی کوئی دوسری بُری چیز......تو اسے ظاہر نہ کیا جائے اور اگر کسی میت کے چہرے پر نور یا مسکراہٹ ظاہر ہو تو اس کا ذکر کرنا مستحب ہے خصوصاً جبکہ میت صالحین میں سے ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴۷۴)...... شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلام حضرتِ سیدنا ابورافع اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا، ''جس نے میت کوغسل دیا اوراس کی پردہ پوشی کی تو اللہ عزوجل چالیس مرتبہ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جس نے کسی میت کو کفن پہنایا اللہ عزوجل اسے جنت کے سندس اوراستبرق (نہایت باریک اورنفیس کپڑوں) کا لباس پہنائے گا اور جس نے میت کے لئے قبر کھودی پھر اسے قبر میں لٹایا تو اللہ عزوجل اسے ایک ایسے گھر کی صورت میں ثواب عطا فرمائے گا جس میں اسے قیامت تک رکھے گا۔'' (المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، رقم ۱۳۸۰، ج۱، ص۶۹۰)

(۴۷۵)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المُرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''قبروں کی زیارت کیا کرو کہ تمہیں آخرت یاد رہے گی اور مردوں کوغسل دیا کرو کیونکہ بے جان جسم کو چھونے سے نصیحت حاصل ہوتی ہے، اور نمازِ جنازہ ادا کیا کرو کہ شاید یہ عمل تمہیں غمزدہ کردے اور غمگین لوگ اللہ عزوجل کی رحمت کے سائے میں ہر بھلائی لوٹ لیتے ہیں۔''
(المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، رقم ۱۴۳۵، ج۱، ص۷۱۱)

(۴۷۶)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے کوئی قبر کھودی اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا...... اور جس نے کسی میت کوغسل دیا اپنے گناہوں سے ایسا پاک وصاف ہوجائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا...... اور جس نے کسی میت کو کفن پہنایا اللہ عزوجل اسے جنت کے حُلّے یعنی جوڑے پہنائے گا...... اور جس نے کسی غمزدہ سے تعزیت کی اللہ عزوجل اسے تقویٰ کا حُلّہ پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا...... اور جس نے کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کی اللہ عزوجل اسے جنت کے حلوں میں سے دو ایسے حلے پہنائے گا جنکی قیمت دنیا بھی نہیں بن سکتی...... اور جو جنازے کے ساتھ چلا اور تدفین تک ساتھ رہا اللہ عزوجل اس کیلئے ایسے تین قیراط ثواب لکھے گا جن میں سے ہر قیراط جبلِ احد سے بڑا ہوگا...... اور جس نے کسی یتیم یا محتاج کی کفالت کی اللہ عزوجل اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، رقم ۴۰۶۶، ج۳، ص۱۱۴)

۞===۞===۞===۞
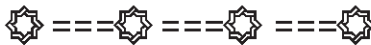
حالت سفر میں مرنے والے کا ثواب

(٤٧٧) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں ایک ایسے شخص کا انتقال ہوا جو مدینہ ہی میں پیدا ہوا تھا۔ جب نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اس کا جنازہ پڑھایا، پھر فرمایا، ''کاش! یہ اپنی پیدائش گاہ کے علاوہ کہیں اور وفات پاتا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیوں؟'' فرمایا، ''جب بندہ غریب الوطنی میں مرتا ہے تو اس کی پیدائش گاہ سے انتقال کی جگہ تک کے فاصلے کو ناپا جاتا ہے اور اس میت کو جنت میں اُتنی جگہ عطا کی جاتی ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، رقم ۱۶۱۴، ج۲، ص۲۷۶)

(٤٧٨) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''غریب الوطنی کی موت شہادت ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، رقم ۱۶۱۳، ج۲، ص۲۷۵)

(٤٧٩) ...... ہارون بن عَنْتَرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک دن فرمایا، ''تم شہید کسے شمار کرتے ہو؟'' ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسے جو اللہ عزوجل کی راہ میں مارا جائے۔'' فرمایا، ''اس طرح تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے۔'' (پھر فرمایا) ''جو اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا جائے وہ شہید ہے اور جو بلندی سے گر کر مرے وہ شہید ہے اور دردِ زہ سے مرجانے والی عورت شہید ہے اور سمندر میں ڈوب جانے والا شہید ہے سِلِ (یعنی پھیپھڑوں میں زخم ہوجانے) کی بیماری میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید ہے اور جل کر مرجانے والا شہید ہے اور غریب الوطنی میں مرجانے والا شہید ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، رقم ۹۵۵۴، ج۵، ص۵۴۶)

طاعون میں مبتلاء ہو کر مرنے والے کا ثواب

(۴۸۰)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''طاعون ہر مسلمان کے لئے شہادت ہے۔'' (بخاری، کتاب الطب، رقم ۵۷۳۲، ج ۴، ص ۳۰)

(۴۸۱)...... اُم المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے طاعون کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا، ''یہ ایک عذاب ہے جسے اللہ عزوجل تم سے پچھلی امتوں پر بھیجا کرتا تھا پھر اللہ عزوجل نے اسے مؤمنین کے لئے رحمت بنا دیا لہذا جو بندہ کسی شہر میں ہو اور وہاں طاعون کی وباء پھیل جائے تو وہ وہیں ٹھہرا رہے اور صبر کرے اور ثواب کی امید کرتے ہوئے اس شہر سے نہ نکلے اور یہ ذہن نشین رکھے کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے اس کے لئے لکھ دیا ہے' اسے پہنچ کر رہے گا تو اسے ایک شہید کا ثواب دیا جائے گا۔''

(بخاری، کتاب الطب، باب اجر الصابرین فی الطاعون، رقم ۵۷۳۴، ج ۴، ص ۳۰)

(۴۸۲)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''میری امت کی تباہی طعن اور طاعون سے ہوگی۔'' عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! طعن (یعنی نیزہ بازی) کو تو ہم نے جان لیا، یہ طاعون کیا ہے؟'' فرمایا یہ تمہارے دشمن جنوں کے نیزے ہیں اور ان دونوں میں شہادت ہے۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۱۹۵۴۵، ج ۷، ص ۱۳۱)

(۴۸۳)...... حضرتِ سیدنا ابوبکر بن ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ یعنی میرے والد صاحب رضی اللہ عنہ کے سامنے طاعون کا ذکر کیا گیا تو فرمایا کہ ہم نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''یہ تمہارے دشمن جنوں کے نیزے ہیں اور یہ تمہارے لئے شہادت ہے۔'' (مستدرک، کتاب الایمان، باب الطاعون شہادۃ، رقم ۱۶۴، ج ۴، ص ۲۱۹)

(۴۸۴)...... حضرتِ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ

وسلم نے فرمایا، ''شہداء اور اپنے گھروں میں مرنے والے، دونوں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں طاعون میں مبتلاء ہو کر مرنے والوں کے بارے میں جھگڑیں گے۔ شہداء کہیں گے، ''یہ (یعنی طاعون سے مرنے والے) بھی ایسے ہی قتل کیے گئے جیسے ہمیں قتل کیا گیا جبکہ اپنے بستروں پر مرنے والے کہیں گے یہ بھی ہمارے بھائی ہیں اور ہماری طرح اپنے بستروں پر مرے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''ان کے زخموں کی طرف دیکھو اگر وہ مقتولین کے زخموں کی طرح ہوں تو یہ انہی میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں۔'' جب ان کے زخموں کو دیکھا جائے گا تو وہ شہداء کے زخموں کے مشابہ ہونگے۔'' (سنن نسائی، کتاب الجہاد، ج ۳، ص ۳۷)

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''جب شہداء اور طاعون کے ذریعے مرنے والوں کو لایا جائے گا تو طاعون والے کہیں گے کہ ''ہم شہداء ہیں۔'' تو ان سے کہا جائے گا، ''اگر تمہارے زخم شہداء کے زخموں کی طرح ہیں اور ان سے مشک کی خوشبو کی مثل خون بہہ رہا ہے تو تم شہداء میں سے ہو جب وہ دیکھیں گے تو اپنے زخموں کو ویسا ہی پائیں گے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۲۹۲ ج ۱۷، ص ۱۱۹)

☆===☆===☆===☆

پیٹ کی بیماری اور ڈوب کر اور ملبے تلے دب کر مرنے والے کا ثواب

(۴۸۵) ......حضرتِ سیدنا ابواسحاق سَبِیْعِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا سلیمان بن صُرَد نے خالد بن عُرفطہ رضی اللہ عنہما سے پوچھا'' کیاتم نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کوفرماتے ہوئے نہیں سنا کہ''جس کا پیٹ کی بیماری سے انتقال ہوا اسے قبر میں عذاب نہ ہوگا؟''توانہوں نے جواب دیا''ہاں،سنا ہے۔''

(ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الشھداء من ھم، رقم ۱۰۶۶،ج۲،ص۳۳۴)

(۴۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''تم شہداء میں کسے شمار کرتے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا جو اللہ عزوجل کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''اس طرح تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے۔''تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا''تو پھر شہید کون ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' فرمایا''جو اللہ عزوجل کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے اور جو اللہ عزوجل کی راہ میں مرجائے وہ شہید ہے اور جو طاعون میں مبتلاء ہوکر مرجائے وہ بھی شہید ہے اور جو پیٹ کی بیماری میں مبتلاء ہوکر مرے وہ بھی شہید ہے''

ابن مقسم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوصالح رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ''جو سمندر میں ڈوب کرمرے وہ بھی شہید ہے۔''ایک اور روایت میں ہے کہ شہداء پانچ ہیں (۱) طاعون میں مبتلاء ہوکر مرنے والا (۲) پیٹ کی بیماری کے سبب مرنے والا (۳) سمندر میں ڈوب کرمرنے والا (۴) ملبے تلے دب کر مرنے والا۔(۵) اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کیا جانے والا۔

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشھداء، رقم ۱۹۱۴،ص ۱۰۶۰)

(۴۸۷) ...... حضرتِ سیدنا جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم حضرتِ سیدنا عبداللہ بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لیے تشریف لائے توانہیں نزع کے عالم میں پایا پھرانہیں پکارا توانھوں نے جواب نہ دیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا، ''اے ابو ربیع! ہم تجھ سے پیچھے رہ گئے۔'' تو عورتیں چیخ چیخ کر رونے لگیں۔ جب حضرتِ سیدنا ابن عتیک رضی اللہ عنہ ان عورتوں کو خاموش کرانے لگے تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ''انہیں چھوڑ دو، جب واجب ہو تو پھر کوئی رونے والی نہ روئے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی ''وجوب سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا ''موت۔'' ان کی بیٹی نے کہا، ''خدا کی قسم! میں امید کرتی ہوں کہ تم شہید ہو کیونکہ تم جہاد کی تیاری کر چکے تھے۔''

تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل نے انہیں ان کی نیت کے مطابق ثواب عطا فرما دیا ہے اور تم شہادت کسے کہتے ہو؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں مارے جانے کو۔'' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں مارے جانے کے علاوہ بھی سات شہادتیں ہیں، (۱) پیٹ کی بیماری میں مبتلاء ہو کر مرنے والا شہید ہے (۲) سمندر میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے (۳) نمونیہ میں مبتلا ہو کر مرنے والا شہید ہے (۴) اور ملبے تلے دب کر مرنے والا شہید ہے (۵) اور مرنے والی حاملہ عورت شہید ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الجنائز، رقم ۳۱۱۱، ج ۳، ص ۲۵۲)

(۴۸۸) ...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''پانچ لوگ شہید ہیں (۱) اللہ عزوجل کی راہ میں مارا جانے والا شہید ہے (۲) اور سمندر میں ڈوب کر مرنے والا شہید ہے (۳) اور پیٹ کی بیماری میں مبتلاء ہو کر مرنے والا شہید ہے (۴) اور طاعون سے مرنے والا شہید ہے (۵) اور اللہ عزوجل کی راہ میں دردِزہ سے مرنے والی عورت بھی شہید ہے۔'' (نسائی، کتاب الجہاد، ج ۳، ص ۳۷)

(۴۸۹) ...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ہم عبداللہ بن رَواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عیادت کے لئے گئے تو ان پر غشی طاری ہو گئی ہم نے کہا، ''اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے، کاش! تمہارا انتقال کسی اور طرح سے ہو کیونکہ ہم تمہارے لئے شہادت کی امید رکھتے ہیں۔'' ابھی ہم یہی گفتگو کر رہے تھے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم تشریف لائے اور فرمایا، ''تم کس چیز کو شہادت شمار کرتے ہو؟'' جب لوگ خاموش رہے تو حضرتِ سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جواب کیوں

نہیں دیتے؟'' پھر خود ہی بارگاہِ رسالت میں عرض کیا ''ہم قتل کو شہادت سمجھتے ہیں ۔'' تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس طرح تو میری امت میں شہداء بہت کم ہونگے ، بیشک قتل میں شہادت ہے اور طاعون میں شہادت ہے اور پیٹ کی بیماری میں شہادت ہے اور ڈوب کر مرنے میں شہادت ہے اور وردزہ میں جس عورت کے پیٹ کا بچہ اسے ماردے اس میں بھی شہادت ہے ۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجھاد، رقم ۹، ج ۲، ص ۲۱۸)

(۴۹۰)...... حضرتِ سیدنا ربیع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے میرے بھتیجے جَبر انصاری رضی اللہ عنہ کی عیادت کی تو اُس کے گھر والے اس پر رونے لگے ۔انہیں روتا دیکھ کر حضرت جبر رضی اللہ عنہ نے کہا، ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آوازوں سے ایذاء نہ پہنچاؤ۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جب تک تم زندہ ہو انہیں رونے دو اور جب موت آجائے تو انہیں چاہیے کہ خاموش ہو جائیں۔'' بعض لوگوں نے جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا، ''ہم نہیں سمجھتے تھے کہ تمہاری موت بستر پر ہوگی بلکہ ہمارا تو خیال یہ تھا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید کئے جاؤ گے ۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا شہادت صرف اللہ عزوجل کی راہ میں مارے جانے کو کہتے ہیں؟ اس طرح تو میری امت میں شہداء بہت کم ہوں گے بیشک اللہ عزوجل کی راہ میں مرنا بھی شہادت ہے، پیٹ کی بیماری میں مبتلاء ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور طاعون میں مبتلاء ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور دردِزہ میں مبتلاء ہو کر مرنا بھی شہادت ہے اور جل کر مرنا بھی شہادت اور ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے اور نمونیا میں مبتلاء ہو کر مرنا بھی شہادت ہے۔ (طبرانی کبیر، رقم ۵۶۰۷، ج ۵، ص ۶۷)

===۞===۞===۞===

جان ومال اورعزت وآبرو کی حفاظت کرتے ہوئے مرنے کاثواب

(۴۹۱) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں کہ اگر کوئی میرا مال لوٹنا چاہے؟ (تو میں کیا کروں)'' ارشاد فرمایا'' اسے اپنا مال مت دو۔'' اس نے عرض کیا'' اگر وہ میرے ساتھ قتال کرے تو؟'' فرمایا'' تم بھی اس کے ساتھ قتال کرو۔'' اس نے عرض کیا'' اگر اس نے مجھے قتل کردیا تو؟'' فرمایا'' تم شہید ہو۔'' اس نے دوبارہ عرض کیا'' اگر میں نے اسے قتل کردیا تو؟'' فرمایا'' تو وہ جہنم میں ہے۔''

(مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من قصد اخذ الخ، رقم ۱۴۰، ص ۸۴)

(۴۹۲) ...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا'' جس کا مال بغیر حق کے لوٹا جائے تو اسے چاہیے کہ وہ قتال کرے اور اگر اسے قتل کردیا جائے تو وہ شہید ہے۔''

(ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی من قتل دون مالہ الخ، رقم ۱۴۲۴، ج ۳، ص ۱۱۱)

(۴۹۳) ...... حضرتِ سیدنا سَعِید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا'' جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنی جان کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے اور جو اپنے گھر والوں کی حفاظت کرتے ہوئے مارا گیا وہ شہید ہے۔'' (ترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فیمن قتل دون مالہ الخ، رقم ۱۴۲۶، ج ۳، ص ۱۱۲)

=== === ===
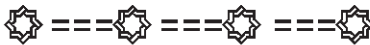
تین بچوں کے انتقال پر صبر کرنے کا ثواب

(۴۹۴) ......حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی مگر صرف اتنی دیر کہ اللہ کی قسم پوری ہوجائے۔'' (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب من یموت لہ ولد الخ، رقم ۲۶۳۱ ص ۱۴۱۵)

وضاحت:

اللہ عزوجل فرماتا ہے۔ ''وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔ (پ ۱۶، مریم: ۷۱)

لہٰذا حدیث مبارکہ کا معنی یہ ہوا کہ آگ اسے بالکل معمولی چھوئے گی تاکہ اللہ عزوجل کی قسم پوری ہوجائے لیکن اس سے انسان کو کوئی تکلیف محسوس نہ ہوگی واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۴۹۵) ......حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا، ''اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے دعا کیجئے کیونکہ میں اپنے تین بچوں کو دفنا چکی ہوں۔'' نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا تُو تین بچوں کو دفنا چکی ہے؟'' اس نے عرض کیا، ''ہاں۔'' فرمایا، ''بے شک تو نے اپنے لئے آگ سے حفاظت کیلئے ایک مضبوط دیوار تیار کرلی ہے۔'' (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب من یموت لہ ولد الخ، رقم ۲۶۳۶ ص ۱۴۱۶)

(۴۹۶) ......حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس مسلمان کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مرجائیں اللہ عزوجل اپنی رحمت سے اسے اور ان بچوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''جس کے تین بچوں کا انتقال ہوجائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(بخاری، کتاب الجنائز، باب ما قیل فی اولاد المسلمین الخ، رقم ۱۳۸۱، ج ۱ ص ۵۶۵)

(۴۹۷) ......حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جن مسلمان والدین کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مرجائیں اللہ عزوجل ان بچوں پر رحم کرتے ہوئے ان کے والدین کو جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصبر وثواب الامراض، رقم ۲۹۲۹، ج ۴، ص ۲۶۰)

(۴۹۸)......حضرتِ سیدنا عُقْبَہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو اپنے تین بچوں کو کھو بیٹھے(یعنی جس کے تین بچے مرجائیں)، پھر وہ اللہ عزوجل کی راہ میں ان پر اجر وثواب کی امید رکھے تو اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۸۲۹، ج ۱۷، ص ۳۰۰)

(۴۹۹)...... حضرتِ سیدنا عتبہ بن عبد سُلَمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا،''جس کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مرجائیں تو وہ اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے اور اسے اختیار ہوگا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہوجائے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من اصیب بولدہ، رقم ۱۶۰۴، ج ۲، ص ۲۸۱)

(۵۰۰)...... حضرتِ سیدتنا حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس موجود تھی کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ان کے گھر تشریف لائے اور ان سے فرمایا،''جن مسلمان والدین کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے مرجائیں قیامت کے دن انہیں جنت کے دروازے پر کھڑا کر کے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجاؤ تو وہ کہیں گے کہ جب تک ہمارے والدین جنت میں داخل نہ ہوں گے ہم بھی جنت میں داخل نہ ہوں گے پھر ان سے کہا جائے گا جاؤ! اپنے والدین کو ساتھ لیکر جنت میں داخل ہوجاؤ۔ (طبرانی کبیر، رقم ۵۷۱، ج ۲۴، ص ۲۲۵)

(۵۰۱)...... حضرت سیدنا ابو سَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک عورت خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مرد حضرات آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوکر آپ کے ارشادات سن لیتے ہیں، آپ ہمیں بھی ایک دن عطا فرمادیں جس میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیں اللہ عزوجل کے احکام سکھائیں۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا،''تم فلاں دن فلاں مقام پر جمع ہوجایا کرو۔''

چنانچہ وہ عورتیں جمع ہوگئیں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اللہ عزوجل کے احکامات میں سے کچھ سکھایا۔پھر فرمایا،''تم میں سے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے گی وہ اس کے لئے آگ سے حجاب ہوجائیں گے۔''ایک عورت نے عرض کیا اور دو بچے؟''تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا''اور دو بچے (بھی)۔'' (بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب تعلیم النبی امّتہ من الرجال، رقم ۷۳۱۰، ج ۴، ص ۵۱۰)

(۵۰۲)......حضرتِ سیدنا ابوحسان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے عرض کیا کہ ''میرے دو بچے مرچکے ہیں کیا آپ رضی اللہ عنہ مجھے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی کوئی ایسی حدیث نہیں سنائیں گے جو ہمیں اپنے مُردوں کے بارے میں مطمئن کردے؟'' فرمایا ''ہاں! سناتا ہوں، وہ بچے بلا روک ٹوک جنت میں جہاں چاہیں گے چلے جایا کریں گے۔ان میں سے جب کوئی بچہ اپنے والد یا والدین سے ملے گا تو ان کے کپڑے یا ہاتھ کو ایسے پکڑے گا جیسے میں نے تمہارے کپڑوں کے دامن کو پکڑ رکھا ہے اور اسے اس وقت تک نہ چھوڑے گا جب تک کہ اللہ عزوجل اس کے والد کو جنت میں داخل نہ فرمادے۔''

(مسلم، باب فضل من یموت لہ ولد، رقم ۲۶۳۵، ص۱۴۱۶)

(۵۰۳)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس کے تین بچے مرجائیں پھر وہ ان پر صبر کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور دو بچے۔'' فرمایا ''اور دو بھی۔''

حضرتِ سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا ''آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ ایک کے بارے میں سوال کرتے تو کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم آپ کی تائید فرماتے؟'' تو انہوں نے فرمایا ''میرا خیال ہے کہ ضرور فرماتے۔'' (مسند احمد، مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۱۴۲۸۹، ج۵، ص۳۵)

(۵۰۴)......حضرتِ سیدنا ابوثعلبہ اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم! میرے دو بچے حالتِ اسلام میں انتقال کر گئے ہیں۔'' فرمایا ''جس کے دو بچے اسلام کی حالت میں فوت ہوگئے اللہ عزوجل ان بچوں پر اپنے فضل اور رحمت کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا۔'' راوی کہتے ہیں کہ بعد میں جب میری حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا تم وہی ہو جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم سے دو بچوں کے بارے میں عرض کیا تھا؟'' میں نے عرض کیا ''ہاں!'' تو فرمایا ''اگر سرکار صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے وہ بشارت مجھے سنائی ہوتی تو یہ مجھے حمص اور فلسطین کی حکومت سے زیادہ پسند ہوتی۔'' (مسند احمد، حدیث ابی ثعلبۃ الاشجعی، رقم ۱۷۴۸۹، ج۱۰، ص۳۴۸)

===

جس کا ایک بچہ مر جائے اس کا ثواب

(۵۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میری امت میں سے جس کے دو بچے پیشوائی کرنے والے ہونگے (یعنی فوت ہو چکے ہوں گے)، اللہ عزوجل انکے سبب اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا،''اور جس کا ایک بچہ پیشوائی کے لیے گیا ہو؟'' تو ارشاد فرمایا،''اسکا بچہ بھی اس کی پیشوائی کرے گا۔'' آپ نے پھر عرض کیا،''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں جس کی پیشوائی کیلئے کوئی نہ ہو تو؟'' فرمایا،''تو میں ان کی پیشوائی کروں گا اور وہ میرے جیسا پیشواء ہرگز نہ پاسکیں گے۔'' (جامع الترمذی، باب ماجاء فی ثواب من قدم لہ ولدا، کتاب الجنائز، رقم ۱۰۶۴، ج ۲ص ۳۳۳)

(۵۰۶)...... حضرتِ سیدنا ابوسلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا،''خوب! بہت خوب! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے ان پانچ چیزوں کی طرف اشارہ فرمایا جو میزان پر سب سے زیادہ وزن والی ہیں (۱) سُبْحَانَ اللّٰہِ (۲) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ (۳) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ (۴) اَللّٰہُ اَکْبَرُ (۵) کسی مسلمان شخص کا نیک بچہ مرجائے اور وہ اس پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، رقم ۸۳۰، ج ۲ص ۱۰۰)

(۵۰۷)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیٔ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''جس شخص کے تین بچے بالغ ہونے سے پہلے انتقال کرگئے وہ اس کے لئے جہنم کی راہ میں مضبوط ترین رکاوٹ ہونگے۔'' حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ''میرے دو بچے آگے پہنچ چکے ہیں۔'' فرمایا''اور'' دو بچے (بھی)۔'' سیدالقراء حضرت ابی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا''میں اپنا ایک بچہ آگے بھیج چکا ہوں۔'' فرمایا''اور ایک بچہ (بھی)۔''

گذشتہ صفحات میں حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث گزرچکی ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جب کسی شخص کا بچہ انتقال کرجاتا ہے تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے،'' کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں،''ہاں۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،'' کیا تم نے اس کے دل کا ٹکڑا چھین لیا؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں''ہاں۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''تو پھر میرے بندے نے کیا کہا؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں،''اس نے تیری حمد کی اور''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ''پڑھا۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''میرے اس بندے کے لئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام بَیْتُ الْحَمْدِ رکھو۔'' (ابن ماجہ، کتاب الجنائز، ماجاء فی ثواب من اصیب بولدہ، ۲ رقم ۱۶۰۶، ص ۲۷۲)

(۵۰۸)...... حضرت سیدنا قُرَّہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص اپنے بیٹے کے ساتھ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا،'' کیا تو اس سے محبت کرتا ہے؟'' اس نے کہا،''جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ

عزوجل آپ کے ساتھ اسی طرح محبت کرے جیسے میں اس بچے سے محبت کرتا ہوں۔'' پھر کچھ دن بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے کو نہ پایا تو اس کے بارے میں استفسار فرمایا کہ'' فلاں بن فلاں کے ساتھ کیا ہوا؟'' صحابہ کرام نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا تو انتقال ہوگیا۔'' تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس بچے کے باپ سے فرمایا،'' کیا تو پسند کرتا ہے کہ جب تو جنت کے کسی دروازے پر آئے تو اسے اپنا منتظر پائے؟'' ایک شخص نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ صرف انہی کے ساتھ خاص ہے یا ہم میں سے ہر ایک کے لئے ہے؟'' فرمایا،'' تم میں سے ہر ایک کیلئے ہے۔''

(سنن نسائی، کتاب الجنائز، باب الامر بالاحتساب والصبر الخ، ج۴،ص۲۳ ملخصا)

ایک روایت میں ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب کسی جگہ تشریف فرما ہوتے تو صحابہ کرام علیہم الرضوان کا ایک گروہ بھی آپ کے ساتھ بیٹھ جاتا۔ ان میں ایک شخص کا ایک چھوٹا بچہ بھی تھا، جو اس کے پیچھے سے آتا اور اس کے سامنے آکر بیٹھ جاتا۔ جب اس بچے کا انتقال ہوگیا تو اس شخص نے اپنے بچے کی یاد کی وجہ سے اس حلقے میں آنا چھوڑ دیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے نہ پایا تو فرمایا کہ'' فلاں شخص کو کیا ہوا؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ'' اس کا جو بچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تھا وہ فوت ہوگیا ہے۔''

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص سے ملاقات فرمائی اور اس کے بچے کے بارے میں پوچھا تو اس نے عرض کیا'' اس کا انتقال ہوگیا ہے۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے تعزیت کی، پھر ارشاد فرمایا کہ'' تجھے ان باتوں میں سے کیا پسند ہے (۱) تُو اپنی عمر میں اس سے نفع اٹھاتا (۲) یا جب بھی تُو جنت کے کسی دروازے پر جائے تو وہ تجھ سے پہلے وہاں موجود ہو اور تیرے لئے جنت کا دروازہ کھولے؟'' تو اس نے عرض کیا'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ پسند ہے کہ وہ جنت کے دروازے پر مجھ سے پہلے موجود ہو اور میرے لئے دروازہ کھولے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا،'' تمہارے لئے یہی ہے۔''

(مسند احمد، حدیث قرۃ المزنی مسند البصریین، رقم ۲۰۳۸۷، ج۸،ص۳۰۳)

(۵۰۹)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،'' جس مسلمان جوڑے کے تین بچے انتقال کر جائیں اللہ عزوجل ان دونوں میاں بیوی کو ان بچوں پر فضل ورحمت کرتے ہوئے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا،'' اور دو بچے؟'' فرمایا'' اور دو بچے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا'' اور ایک؟'' فرمایا'' اور ایک'' پھر فرمایا،'' اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچا بچہ فوت ہو جائے (یعنی حمل ضائع ہوجائے) اور وہ اس پر صبر کرے تو وہ بچہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ذریعے کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا۔''

(مسند احمد، حدیث معاذ بن جبل مسند الانصار، رقم ۲۲۱۵۱، ج۸،ص۲۵۴)

کچا بچہ گر جانے کا ثواب

(۵۱۰)......حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کچا بچہ اپنے والدین کو جہنم میں داخل کرنے پر اپنے رب عزوجل سے جھگڑا کرے گا تو اس سے کہا جائے گا اے اپنے رب عزوجل سے جھگڑا کرنے والے کچے بچے! اپنے والدین کو بھی جنت میں لے جا پھر وہ اپنے والدین کو اپنی ناف کے ساتھ کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا۔'' (ابن ماجہ، ماجاء فیمن اصیب بسقط، کتاب الجنائز، رقم ۱۶۰۸، ج ۲ ص ۲۷۳)

(۵۱۱)......حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جس عورت کا کچا بچہ انتقال کر جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو وہ بچہ اپنی ماں کو اپنی ناف کے ذریعے کھینچتا ہوا جنت میں لے جائے گا۔''

(ابن ماجہ، ماجاء فیمن اصیب بسقط، کتاب الجنائز، رقم ۱۶۰۹، ج ۲ ص ۲۷۳)

دوست یا قریبی عزیز کے مرجانے پر صبر کرنے کا ثواب

(۵۱۲)......حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مؤمن بندے کی جزاء میرے نزدیک جنت کے علاوہ کچھ نہیں کہ اہل دنیا میں سے جب میں نے اس کے عزیز دوست کی روح کو قبض کیا تو اس نے صبر کیا۔''

(بخاری، کتاب الرقائق، باب العمل الذی یبتغی بہ وجہ اللہ، رقم ۶۴۲۴، ج ۴ ص ۲۲۵)
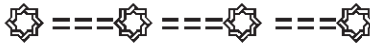
صدقات کا ثواب

زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں کئی مقامات پر زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم ارشاد فرمایا، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ○ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۷)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی ان کا نیگ (یعنی انعام) ان کے رب کے پاس ہے اور نہ انہیں کچھ اندیشہ ہو اور نہ کچھ غم۔

(2) وَالْمُقِیْمِیْنَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ سَنُؤْتِیْهِمْ اَجْرًا عَظِیْمًا ○ (پ۶، النساء: ۱۶۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔

(3) خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّیْهِمْ بِهَا (پ۱۱، التوبہ: ۱۰۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے محبوب ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کردو۔

(4) قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ○ وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ○ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ○ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ○ (پ۱۸، المومنون: ۱ تا ۷)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے جو اپنی نماز میں گڑگڑاتے ہیں اور وہ جو کسی بیہودہ بات کی طرف التفات نہیں کرتے اور وہ کہ زکوٰۃ دینے کا کام کرتے ہیں اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

(5) وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَوٰتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پ۱۸، المؤمنون: ۸تا۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(6) وَرَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِنَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ (پ۹، الاعراف: ۱۵۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہے تو عنقریب میں نعمتوں کو ان کے لئے لکھ دوں گا جو ڈرتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں۔

(7) وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ (پ۲۱، الروم: ۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو تم خیرات دو اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو انہیں کے دونے ہیں۔

(8) وَالَّذِیْنَ فِیْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (پ۲۹، سورۃ المعارج: ۲۴، ۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے اس کے لئے جو مانگے اور جو مانگ بھی نہ سکے تو محروم رہے۔

(9) وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ ۝ (پ۳۰، البینۃ: ۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نِرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۵۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں، (۲) نماز قائم کرنا، (۳) زکوٰۃ ادا کرنا، (۴) بیت اللہ کا حج کرنا

(۵) اور رمضان کے روزے رکھنا۔'' (بخاری، باب دعائکم ایمانکم، کتاب الایمان، رقم ۸، ج۱، ص۱۴)

(۵۱۴)...... حضرتِ سیدنا ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا کہ مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔'' تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور صلۂ رحمی کیا کرو۔'' (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم ۱۳۹۶، ج۱، ص۴۷۱)

(۵۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ایک اَعرابی سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایسے عمل کی طرف میری راہنمائی فرمایئے کہ جب میں وہ عمل کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور فرض نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کرو۔'' یہ سن کر اعرابی نے کہا ''اس ذات پاک کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں اس پر زیادتی نہ کروں گا۔'' پھر جب وہ اَعرابی لوٹا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔'' (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، رقم ۱۳۹۷، ج۱، ص۴۷۲)

(۵۱۶)...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو تمیم میں سے ایک شخص نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک مالدار شخص ہوں اور میرے اہل خانہ کی تعداد بھی کثیر ہے، آپ ارشاد فرمایئے کہ میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ کیسا سلوک کروں اور اپنا مال کس طرح خرچ کروں؟'' تو آپ نے فرمایا، ''تم اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالا کرو بیشک زکوٰۃ ایک ایسی پاکیزگی ہے جو تمہیں پاک کردے گی اور اپنے عزیزوں کے ساتھ صلۂ رحمی کیا کرو اور مسکین اور پڑوسی اور سائل کے حق کو پہچانو۔''

(مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۳۹۷، ج۴، ص۲۷۳)

(۵۱۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابوسَعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے تین مرتبہ فرمایا، ''قسم ہے اس ذات کی! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سرِ اقدس کو جھکالیا تو ہم میں سے ہر شخص نے اپنا سر جھکالیا اور رونے لگا حالانکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حلف کیوں اٹھایا؟ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سرِ انور اٹھایا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے پر ایسی مسرت تھی جو ہمیں سرخ اونٹوں

سے زیادہ پسند تھی پھر ارشاد فرمایا، ''جو شخص پانچوں نمازیں ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اور سات کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے، اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور اس سے کہا جاتا ہے کہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔'' (نسائی، کتاب الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ، ج ۳، ص ۸)

(۵۱۸)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کر دے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''بیشک تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے اور یہ کام اسی کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ عزوجل اسے آسان کرے۔'' پھر فرمایا، ''تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔'' (ترمذی، کتاب الصلوۃ، ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، کتاب الایمان، رقم ۲۶۲۵، ج ۴، ص ۲۸۰)

(۵۱۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے اردگرد بیٹھے ہوئے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا، ''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو تو میں تمہیں جنت کی ضمانت دے دوں گا۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ چھ چیزیں کون سی ہیں؟'' ارشاد فرمایا، ''نماز ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، امانت لوٹانا، شرمگاہ، پیٹ، اور زبان کی حفاظت کرنا۔'' (مجمع الزوائد، باب فرض الصلاۃ، رقم ۱۶۱۷، ج ۲، ص ۲۱)

(۵۲۰)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جس نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ نکالی؟'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس نے اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کی تو اس مال کا شر اس سے دور ہو جائے گا۔ (المعجم الاوسط طبرانی، باب الالف، رقم ۱۵۷۹، ج ۱، ص ۴۳۱)

''امام حاکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس حدیث کو مختصراً یوں روایت کیا ہے، ''جب تم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر لو گے تو تم نے اپنے آپ سے اس مال کے شر کو دور کر دیا۔'' (مستدرک، کتاب الزکاۃ، باب التغلیظ فی منع الزکاۃ الخ، رقم ۱۴۷۹، ج ۲، ص ۸)

(۵۲۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا، ''جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی تو تم نے اپنی ذمہ داری پوری کر دی اور جس نے مال حرام جمع کیا پھر اس میں سے صدقہ نکالا تو اسے اس پر کوئی ثواب نہ ملے گا اور اس کا گناہ اس پر باقی رہے گا۔''
(الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب فی اداء الزکاۃ، رقم ۱۰، ج ۱، ص ۳۰۱)

(۵۲۲) ...... حضرتِ سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اپنے اموال کو زکوٰۃ کے ذریعے محفوظ کرلو اور اپنے امراض کا علاج صدقہ کے ذریعے کرو اور دعا اور آہ وزاری کے ذریعے بلاؤں کی یلغار کا مقابلہ کرو۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب فی اداء الزکاۃ، رقم ۱۱، ج ۱، ص ۳۰۱)

(۵۲۳) ...... حضرتِ سیدنا علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا، ''بیشک تمہارا اپنے اموال میں سے زکوٰۃ نکالنا تمہارے اسلام کی تکمیل ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب فی اداء الزکاۃ، رقم ۱۲، ج ۱، ص ۳۰۱)

(۵۲۴) ...... حضرتِ سیدنا سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور حج کرو اور عمرہ کرو اور ثابت قدم رہو۔''

(طبرانی کبیر، کتاب الصدقات، رقم ۶۸۹۷، ج ۷، ص ۲۱۶)

(۵۲۵) ...... حضرتِ سیدنا عمرو بن مُرَّہ جُہَنِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قضاعہ قبیلے سے ایک شخص شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور میں پانچ نمازیں پڑھتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور اس میں قیام کرتا ہوں اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں۔'' تو سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو ان اعمال پر مرے گا وہ صدیقین اور شہداء میں لکھا جائے گا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب فی اداء الزکاۃ، رقم ۱۹، ج ۱، ص ۳۰۲)

(۵۲۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور بیت اللہ کا حج کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور مہمان کی مہمان نوازی کرے جنت میں داخل ہوگا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۶۹۲، ج ۱۲، ص ۱۰۶)

خوشدلی سے زکوٰۃ ادا کرنے کا ثواب

(۵۲۷) ...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو ایمان کے ساتھ ان پانچ چیزوں کو بجالایا جنت میں داخل ہوگا، جس نے پانچ نمازوں کی ان کے وضو اور رکوع اور سجود اور اوقات کے ساتھ پابندی کی اور رمضان کے روزے رکھے اور جس نے استطاعت ہونے پر حج کیا اور خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، فیمابنی علیہ الاسلام، رقم ۱۳۹، ج ۱، ص ۲۰۵)

(۵۲۸) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن معاویہ الغاضری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے تین کام کئے اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا، (۱) جس نے ایک اللہ کی عبادت کی اور یہ یقین رکھا کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں (۲) جس نے خوشدلی سے ہر سال اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی (۳) جس نے زکوٰۃ میں بوڑھے اور بیمار جانور یا بوسیدہ کپڑے اور گھٹیا مال کی بجائے اوسط درجے کا مال دیا کیونکہ اللہ عزوجل تم سے تمہارا بہترین مال طلب نہیں کرتا اور نہ ہی گھٹیا مال دینے کی اجازت دیتا ہے۔'' (ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، فی زکاۃ السائمۃ، رقم ۱۵۸۲، ج ۲، ص ۱۴۷)

(۵۲۹) ...... عبید بن عمیر لیثی اپنے والد رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا، ''بیشک نمازی اللہ عزوجل کے اولیاء ہیں اور وہ جس نے اللہ عزوجل کی فرض کردہ پانچ نمازیں قائم کیں اور رمضان کے روزے رکھے اور ان کے ذریعے ثواب کی امید رکھی اور خوش دلی سے زکوٰۃ ادا کی اور اُن کبیرہ گناہوں سے بچتا رہا جن سے اللہ عزوجل نے منع فرمایا ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کبیرہ گناہ کتنے ہیں؟'' ارشاد فرمایا، ''نو (۹) ہیں، ان میں سب سے بڑا گناہ کسی کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرانا ہے اور (بقیہ گناہوں میں سے) کسی مؤمن کو ناحق قتل کرنا، میدانِ جہاد سے فرار ہونا، پاک دامن عورت پر تہمت لگانا، جادو کرنا، یتیم کا مال کھانا، سود کھانا، مسلمان والدین کی نافرمانی کرنا اور بیت الحرام جو تمہارے زندوں اور مُردوں کا قبلہ ہے، کو حلال سمجھنا (یعنی اس کی حرمت کو پامال کرنا) لہٰذا! جو شخص ان کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے اور نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے پھر مر جائے تو وہ جنتی محل میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا رفیق ہوگا جس کے دروازے سونے کے ہوں گے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۰۱، ج ۱۵-۱۷، ص ۴۸)

☆ === ☆ === ☆ === ☆

امانت دار عاملِ زکوٰۃ اور خزانچی کا ثواب

(۵۳۰)...... حضرتِ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ عزوجل کی رضا کے لئے حق کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرنے والا اپنے گھر لوٹنے تک اللہ عزوجل کی راہ کے غازی کی طرح ہے۔'' (مسند احمد، مسند المکیین، رقم ۱۵۸۲۶، ج ۵، ص ۳۶۶)

(۵۳۱)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب کسی کو زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عامل مقرر کیا جائے پھر وہ دیانتداری کے ساتھ زکوٰۃ وصول کرے اور اسے حقدار تک پہنچائے تو وہ اپنے گھر لوٹنے تک اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب العمال علی الصدقۃ، رقم ۴۴۵۰، ج ۳، ص ۲۳۶)

(۵۳۲)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک وہ امانت دار اور مسلمان خزانچی جسے کوئی مال کہیں منتقل کرنے کا حکم دیا جائے پھر وہ پورا مال خوش دلی سے ادا کردے اور اسے جس کے بارے میں حکم دیا گیا ہو اس تک پہنچا دے تو وہ بھی صدقہ دینے والوں میں سے ایک شمار ہوگا۔'' (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اجر الخادم اذا تصدق الخ، رقم ۱۴۳۸، ج ۱، ص ۴۸۴)

(۵۳۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بہترین کمائی عامل (یعنی زکوٰۃ وصول کرنے والے) کی کمائی ہے جبکہ وہ خیر خواہ ہو۔'' (مسند احمد، رقم ۸۴۲۰، ج ۳، ص ۲۳۲)
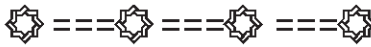
صدقہ کے فضائل اور ثواب

صدقہ کی فضیلت کے بارے میں کئی آیاتِ قرآنیہ موجود ہیں جن میں صدقہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًافَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً (پ۲، البقرۃ:۲۴۵)

ترجمۂ کنز الایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھادے۔

(2) وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآىٕمِیْنَ وَالصّٰٓىٕمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًاوَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۝ (پ۲۲، الاحزاب:۳۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(3) كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ وَفِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّآىٕلِ وَالْمَحْرُوْمِ ۝ (پ۲۶، الذریت: ۱۷تا۱۹)

ترجمہ کنز الایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات استغفار کرتے اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتا اور بے نصیب کا۔

(4) اِنَّ الْمُصَّدِّقِیْنَ وَالْمُصَّدِّقٰتِ وَاَقْرَضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ اَجْرٌ كَرِیْمٌ ۝ (پ۲۷، الحدید:۱۸)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا ان کے دونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے۔

(5) اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِیْمٌ ۝ (پ۲۸، التغابن:۱۷)

ترجمہ کنز الایمان: اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے وہ تمہارے لئے اس کے دونے کر دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا حلم والا ہے۔"

(6) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ؕ (پ۲۹، المزمل:۲۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔''

(7) وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۙ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۚ وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۚ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى (پ۳۰، اللیل: ۱۷ تا ۲۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور بہت اس سے دور رکھا جائے گا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔''

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۵۳۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور اللہ عزوجل بندے کے عفو و درگزر کے سبب اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو اللہ عزوجل کے لئے عاجزی اختیار کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔''

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب العفو والتواضع، رقم ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

(۵۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابو کَبْشَہ اَنْماری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''تین چیزوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں بتاتا ہوں، تم اسے یاد کرلو کہ صدقہ مال میں کچھ کمی نہیں کرتا اور جو مظلوم ظلم پر صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو بندہ سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں تم اسے یاد کرلو، ''دنیا چار طرح کے لوگوں کے لئے ہے، (۱) وہ بندہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال اور علم عطا فرمایا اور وہ اس معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہے اور صلہ رحمی کرتا ہے اور اپنے مال میں سے اللہ عزوجل کا حق تسلیم کرتا ہے تو یہ بندہ سب سے افضل مقام میں ہے، (۲) جسے اللہ تعالیٰ نے علم عطا فرمایا، مال عطا نہیں فرمایا مگر اس کی نیت سچی ہے اور وہ کہتا ہے اگر اللہ عزوجل مجھے مال عطا فرماتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا تو اسے اس کی نیت کے مطابق ثواب دیا جائے گا اور ان دونوں کا ثواب برابر ہے، (۳) وہ بندہ جسے اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور علم عطا نہ فرمایا اور وہ علم کے بغیر خرچ کرتا ہے اور اس معاملے میں اپنے رب عزوجل سے نہیں ڈرتا اور نہ صلہ رحمی کرتا ہے اور نہ ہی اپنے مال میں اللہ عزوجل کا حق

تسلیم کرتا ہے تو وہ خبیث ترین درجے میں ہے، (۴) وہ شخص جسے اللہ عزوجل نے نہ تو مال عطا فرمایا اور نہ ہی علم عطا فرمایا اور وہ کہتا ہے اگر میرے پاس مال ہوتا تو میں فلاں کی طرح عمل کرتا تو ان دونوں کا گناہ برابر ہے۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل اربعۃ نفر، رقم ۲۳۳۲، ج ۴، ص ۱۴۵)

(۵۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا اور بندہ صدقہ دینے کیلئے جب اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ سائل کے ہاتھ میں جانے سے پہلے بارگاہِ الٰہی میں پہنچ جاتا ہے اور جو بندہ بلاضرورت سوال کا دروازہ کھولتا ہے، تو اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۱۵۰، ج ۱۱، ص ۳۲۰)

(۵۳۷)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''اے لوگو! مرنے سے پہلے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرلو اور مشغولیت سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرلو اور اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرنے اور پوشیدہ اور ظاہری طور پر کثرت سے صدقہ کے ذریعے اللہ عزوجل سے اپنا رابطہ جوڑلو تو تمہیں رزق دیا جائے گا اور تمہاری مدد کی جائے گی اور تمہاری مصیبتیں دور کی جائیں گی۔''

(ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، فی فرض الجمعۃ، رقم ۱، ج ۲، ص ۵)

(۵۳۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ایک شخص کسی ویران جگہ سے گزر رہا تھا تو اس نے بادل میں سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو تو وہ بادل جھک گیا اور اس نے اپنا پانی ایک پتھریلی زمین میں برسا دیا تو وہاں کے نالوں میں سے ایک نالے میں وہ سارا پانی جمع ہوگیا اور ایک سمت بہنے لگا تو وہ شخص اس نالی کے ساتھ چل دیا تو اس نے دیکھا کہ وہ پانی ایک باغ میں داخل ہوا جہاں ایک کسان کھڑا تھا تو اس نے اس کسان سے پوچھا ''اے اللہ تعالیٰ کے بندے! تیرا نام کیا ہے؟'' اس نے کہا، ''فلاں'' یہ وہی نام تھا جو اس نے بادل سے آنے والی آواز سے سنا تھا۔ اس کسان نے کہا، ''اے اللہ کے بندے! تو نے میرا نام کیوں پوچھا؟'' تو اس شخص نے کہا، ''جس بادل سے یہ بارش برس رہی ہے تیرا نام میں نے اس سے سنا ہے، یہ بادل کہہ رہا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کرو، تُو اپنے کھیت میں ایسا کیا کرتا ہے (کہ تیری زمین کو بادل نے سیراب کیا)؟'' تو اس نے جواب میں کہا، ''جب تو نے یہ بات پوچھ ہی لی ہے تو سن لے کہ جو کچھ میرے اس باغ سے نکلتا ہے تو میں اس کے تین حصے کرلیتا ہوں ایک حصہ صدقہ کردیتا ہوں اور ایک حصہ خود کھاتا ہوں اور اپنے عیال کو کھلاتا ہوں اور تیسرے حصے کو اسی زمین میں کاشت

کرلیتاہوں ۔'' (مسلم،کتاب الزھد والرقائق،الصدقۃ فی المساکین،رقم ۲۹۸۴،ص ۱۵۹۳)

(۵۳۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''ان دونوں کی مثال ان دوشخصوں کی طرح ہے جنہوں نے لوہے کی دو زرہیں پہن رکھی ہوں جوان کے سینے سے ہنسلی کی ہڈی تک ہوں ۔تو صدقہ دینے والا جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تواس کی زرہ کھل جاتی ہے اور وہ اپنی خواہش پوری کرلیتا ہے اور بخیل جب صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تواس کی زرہ سکڑ کراس کو چمٹ جاتی ہے اور ہر کڑی اپنی جگہ پیوست ہوجاتی ہے ۔''حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی انگلیاں اپنے گریبان میں ڈال کرگریبان کو کشادہ کرتے ہوئے دیکھا مگر وہ کشادہ نہ ہوا،فرمایا:''اس طرح[1] ۔'' (بخاری،کتاب اللباس،جیب القمیص من عند الصدر،رقم ۵۷۹۷،ج ۴،ص ۴۹)

(۵۴۰)...... حضرتِ سیدنا یزید بن ابی حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''کہ حضرتِ سیدنا مَرْثَد بن عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ اہل مصر میں سب سے پہلے مسجد کی طرف چلا کرتے تھے اور میں نے ان کو کبھی مسجد میں صدقہ دیئے بغیر داخل ہوتے نہیں دیکھا یا تو ان کی آستین میں سکے ہوتے یا روٹی یا پھر گندم کے دانے یہاں تک کہ بسا اوقات میں نے ان کو پیاز اٹھائے ہوئے بھی دیکھا تو میں نے ان سے کہا،''اے ابوالخیر! یہ پیاز تو تمہارے کپڑوں کو بدبودار کردے گا۔''توانہوں نے فرمایا،''اے ابن ابی حبیب! میں نے اس کے علاوہ کوئی شے صدقہ کرنے کیلئے اپنے گھر میں نہ پائی، مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب علیہم الرضوان میں سے ایک شخص نے بتایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، کہ'' قیامت کے دن مؤمن کا صدقہ اس کیلئے سایہ ہوگا۔'' (ابن خزیمہ،کتاب الزکاۃ،باب اظلال الصدقۃ صاحبہا،رقم ۲۴۳۲،ج ۴،ص ۹۵)

(۵۴۱)...... حضرتِ سیدنا عُقْبَہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ،''قیامت کے دن لوگوں کے درمیان فیصلہ ہونے تک ہرشخص اپنے صدقہ کے سائے میں ہوگا۔''حضرتِ سیدنا یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،''حضرتِ سیدنا مرثد رضی اللہ عنہ کا کوئی دن ایسا نہ گزرتا جس میں وہ کوئی صدقہ نہ کرتے ہوں اگرچہ کیک (ایک قسم کی روٹی) یا پیاز ہو۔'' (مستدرک،کتاب الزکاۃ،کل امری فی ظل صدقتہ حتی یفصل،رقم ۱۵۵۷،ج ۲،ص ۴۳)

(۵۴۲)...... حضرتِ سیدنا عُقْبَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''بیشک کسی شخص کا صدقہ اس کی قبر سے گرمی کو دور کردیتا ہے اور قیامت کے دن مؤمن اپنے صدقے کے سائے میں ہوگا۔''

(المعجم الکبیر،عن عقبہ،رقم ۷۸۸،ج ۱۷،ص ۲۸۶)

---

[1] ......اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ فیاض اور سخی کا ہاتھ کشادہ ہوتا ہے اسے کوئی چیز روک نہیں سکتی اور بخیل کنجوس کا ہاتھ ایسے ہوتا ہے جیسے کسی چیز میں جکڑا ہوا ہو۔(نزہۃ القاری،۲/۹۱۹)

(۵۴۳)...... حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''مجھے بتایا گیا ہے کہ اعمال ایک دوسرے پر فخر کرتے ہیں تو صدقہ کہتا ہے کہ میں تم سب سے افضل ہوں۔'' (ابن خزیمہ، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ علی غیرھا الخ، رقم ۲۴۳۳، ج۴، ص۹۵)

(۵۴۴)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کا سب سے پسندیدہ مال بَیْرُ حَاء کے نام کا ایک کھجور کا باغ تھا جو کہ مسجد نبوی شریف کے سامنے ہی تھا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس میں داخل ہوتے اور صاف پانی نوش فرماتے تھے۔ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْن (پ۴، اٰل عمران:۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

حضرتِ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے:

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ۝ (پ۴، اٰل عمران:۹۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ کرو۔

اور بیشک میرا سب سے زیادہ محبوب ترین مال بیرحاء ہے اور میں اسے صدقہ کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس کے اجر وثواب کا امیدوار ہوں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اسے مرضی الٰہی کے مطابق جہاں چاہیں خرچ کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''بہت خوب یہ ایک نفع بخش مال ہے، بہت خوب یہ ایک نفع بخش مال ہے۔''

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الزکاۃ علی الاقارب، رقم ۱۴۶۱، ج۱، ص۴۹۳)

(۵۴۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ایک شخص نے کہا کہ میں ضرور صدقہ کروں گا۔'' پھر وہ اپنا صدقہ لے کر گھر سے نکلا اور اسے ایک چور کو دے بیٹھا۔ صبح کے وقت لوگوں میں باتیں ہونے لگیں کہ گزشتہ رات ایک چور کو صدقہ دے دیا گیا۔ یہ سن کر اس نے کہا'' یا اللہ عزوجل! چور کو صدقہ دینے پر بھی تیرا شکر ہے۔'' پھر اس نے کہا کہ میں ضرور صدقہ دوں گا اور رات کے وقت صدقہ لیکر نکلا اور اسے ایک زانیہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ پھر صبح لوگ باتیں کرنے لگے کہ گزشتہ رات ایک زانیہ کو صدقہ دے دیا گیا۔ اس نے کہا، ''اے اللہ تعالیٰ! زانیہ کو صدقہ دینے پر بھی تیرا شکر ہے۔'' اس نے پھر کہا کہ میں صدقہ دوں گا اور اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک غنی کے ہاتھ پر رکھ آیا۔ پھر صبح کو کہا جانے لگا کہ گزشتہ رات ایک غنی کو صدقہ دے دیا گیا۔ تو اس نے کہا'' اے اللہ عزوجل! غنی، چور اور زانیہ کو صدقہ

دینے پر تیرا شکر ہے۔'' پھر اس کے پاس ایک آنے والا آیا اور اس سے کہا، ''جو صدقہ تم نے چور کو دیا شاید اس کی وجہ سے وہ چوری سے باز آجائے اور جو صدقہ تم نے زانیہ کو دیا شاید اس کی وجہ سے وہ اپنے زنا سے باز آجائے اور جو صدقہ تم نے غنی کو دیا شاید وہ اس سے عبرت پکڑے اور اللہ عزوجل کے عطا کئے ہوئے مال سے خرچ کرنے لگے۔'' اور ایک روایت میں ہے کہ اس سے کہا گیا کہ تیرا صدقہ قبول ہوگیا۔ (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب اذا تصدق علی غنی، رقم ۱۴۲۱، ج۱، ص ۴۷۹)

(۵۴۶)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تم میں سے کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ پسند ہے''۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک کو اپنا مال زیادہ پسند ہے۔'' فرمایا، ''تمہارا مال تو وہ ہے جسے تم آگے بھیج چکے (یعنی صدقہ کرچکے) اور جو تم نے چھوڑا وہ تو وارث کا مال ہے۔''

(بخاری، کتاب الرقاق، باب ماقدم من مالہ فھو لہ، رقم ۶۴۴۲، ج ۴، ص ۲۳۰)

(۵۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ایک کھجور کی مقدار اپنے حلال مال سے صدقہ کیا (کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف حلال کو قبول فرماتا ہے) تو اللہ عزوجل اسے اپنے دستِ قدرت سے قبول فرمالے گا، پھر اس کے مالک کے لئے اس میں اضافہ فرماتا رہے گا جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ اُحد پہاڑ جتنا ہوجائے گا اور میری اس بات کی تصدیق قرآن پاک میں اس طرح کی گئی ہے ''

هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَيَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ (پ۱۱، توبہ: ۱۰۴)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول کرتا اور صدقے خود اپنے دستِ قدرت میں لیتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَيُرْبِي الصَّدَقٰتِ (پ۳، البقرۃ: ۲۷۶)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ ہلاک کرتا ہے سود کو اور بڑھاتا ہے خیرات کو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب بندہ اپنے حلال مال سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اسے قبول فرماتا ہے اور اپنے دستِ قدرت میں لے لیتا ہے۔ پھر اس کی اس طرح پرورش فرماتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ صدقہ اُحد پہاڑ جتنا ہوجاتا ہے۔'' (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ من کسب طیب، رقم ۱۴۱۰، ج۱، ص ۴۷۶)

(۵۴۸)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیع

المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے پھلوں اور کھانے میں اضافہ کرتا رہتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے یا اونٹنی کے بچے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ وہ مال (بارگاہِ خداوندی) میں اُحد پہاڑ جتنا ہوجاتا ہے۔'' (طبرانی المعجم الاوسط،عن عائشۃ،رقم ۴۲۲۸،ج ۳،ص ۱۷۳)

(۵۴۹)...... حضرت سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''بندہ جب اپنے بچے ہوئے کھانے میں سے صدقہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس میں اضافہ فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اُحد پہاڑ کی مثل ہوجاتا ہے۔''

(مجمع الزوائد،کتاب الزکاۃ،باب فضل الصدقۃ،رقم ۴۶۱۵،ج ۳،ص ۲۸۶)

(۵۵۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک اللہ عزوجل روٹی کے ایک لقمے اور کھجوروں کے ایک خوشے اور مساکین کے لئے نفع بخش دیگر اشیاء کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، (۱) گھر کے مالک کو جس نے صدقے کا حکم دیا (۲) اس کی زوجہ کو جس نے اسے درست کر کے خادم کے حوالے کیا (۳) اس خادم کو جس نے مسکین تک وہ صدقہ پہنچایا۔''

(مجمع الزوائد،کتاب الزکاۃ،باب اجر الصدقۃ،رقم ۴۶۲۲،ج ۳،ص ۲۸۸)

(۵۵۱)...... حضرتِ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''عنقریب تم میں سے ہر ایک کے ساتھ اللہ عزوجل اس طرح کلام فرمائے گا کہ دونوں کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا تو وہ بندہ اپنی دائیں جانب دیکھے گا تو جو کچھ اس نے آگے بھیجا وہ اسے نظر آئے گا، جب وہ اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو اسے وہی نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا، اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے آگ نظر آئے گی تو اس آگ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کے ذریعے ہو۔'' اور ایک روایت میں ہے تم میں سے جو آگ سے بچ سکے اگرچہ ایک ہی کھجور کے ذریعے تو اسے چاہیے کہ ضرور بچے۔''

(مسلم،کتاب الزکاۃ،باب الحث علی الصدقۃ ولو بشق تمرۃ،رقم ۱۰۱۶،ص ۵۰۷)

(۵۵۲)...... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ اپنے چہرے کو آگ سے بچائے اگرچہ ایک ہی کھجور کے ذریعے ہو۔'' (مجمع الزوائد، باب الحث علی الصدقۃ،رقم ۴۵۸۰،ج ۳،ص ۲۷۵)

(۵۵۳)......ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اے عائشہ! اپنے آپ کو آگ سے بچاؤ اگر چہ ایک ہی کھجور کے ذریعے سے اور یہ بھوکے پیٹ میں اتنی جگہ گھیرتی ہے جتنی کہ شکم سیر کے۔'' (مجمع الزوائد، باب الحث علی صدقۃ، رقم ۴۵۸۲، ج ۳، ص ۲۷۶)

(۵۵۴)......حضرتِ سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، رقم ۴۶۰۴، ج ۳، ص ۲۸۳)

(۵۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو منبر کی سیڑھیوں پر فرماتے ہوئے سنا: ''آگ سے بچو! اگر چہ ایک ہی کھجور کے ذریعے سے ہو بے شک یہ ٹیڑھے پن کو سیدھا کرتی اور بری موت سے بچاتی ہے اور بھوکے پیٹ میں اتنی جگہ گھیرتی ہے جتنی شکم سیر کے پیٹ میں گھیرتی ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی صدقۃ، رقم ۴۵۸۳، ج ۳، ص ۲۷۶)

(۵۵۶)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک مسلمان کا صدقہ عمر میں اضافہ کرتا ہے اور بُری موت کو دور کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے تکبر اور فخر کو دور کرتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، رقم ۴۶۰۹، ج ۳، ص ۲۸۴)

(۵۵۷)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''صدقہ دینے میں جلدی کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''صدقہ دیا کرو کیونکہ یہ آگ سے بچاتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی صدقۃ، رقم ۴۵۹۰، ج ۳، ص ۲۷۷)

(۵۵۸)...... حضرتِ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''صدقہ دینے میں جلدی کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ سے آگے نہیں بڑھ سکتی۔''

(مجمع الزوائد، باب فضل صدقۃ الزکاۃ، رقم ۴۶۱۰، ج ۳، ص ۲۸۴)

(۵۵۹)...... حضرتِ سیدنا حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نے حضرتِ سیدنا یحیٰ بن زکریا علیہما السلام کی طرف پانچ باتیں وحی فرمائیں اور ان پر عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کی ترغیب دلانے کا حکم دیا۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں تمہیں

صدقہ دینے کا حکم دیتا ہوں اور صدقے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے دشمنوں نے قید کرلیا پھر اس کے ہاتھ اس کی گردن پر باندھ دیئے اور اسے قتل کرنے کیلئے اس کے قریب آئے تو وہ کہنے لگا کہ میں اپنی جان کا فدیہ دینے کیلئے تیار ہوں اور قلیل وکثیر مال انہیں دینے لگا یہاں تک کہ اس نے اپنی جان کو آزاد کرالیا۔''

(المستدرک، کتاب الصوم، باب وان ریح الصوم ریح المسک، رقم ۱۵۷۴، ج۲، ص۵۱)

(۵۶۰)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو حضرتِ سیدنا کَعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا، ''اے کَعب! نماز اللہ عزوجل کی قربت کا ذریعہ ہے، روزے ڈھال ہیں، صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔'' پھر فرمایا، ''اے کَعب! لوگ دو حالتوں میں صبح کرتے ہیں، ایک اپنی جان کو بیچ کر ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور دوسرا اپنی جان کو آزاد کرانے کے لئے اسے خرید لیتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب جامع فی المواعظ، رقم ۱۷۷۱۰، ج۱۰، ص۳۹۸)

(۵۶۱)...... حضرتِ سیدنا کَعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اے کَعب! جو گوشت حرام مال سے پلا بڑھا ہو تو وہ جہنم کا زیادہ حق دار ہے۔'' پھر فرمایا، ''اے کَعب بن عجرہ! لوگ دو حالتوں میں صبح کرتے ہیں، ایک اپنی جان آزاد کرانے کی کوشش کرتا ہے اور اسے آزاد کرالیتا ہے اور ایک اسے ہلاکت میں مبتلا کردیتا ہے۔'' پھر فرمایا ''اے کَعب! نماز قربانی ہے روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اسطرح مٹا دیتا ہے جس طرح برف چٹان سے پگھل جاتی ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب جامع فی المواعظ، رقم ۱۷۷۱۱، ج۱۰، ص۳۹۸)

(۵۶۲)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، ''کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں؟'' میں نے عرض کیا، ''ضرور یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' توارشاد فرمایا، ''روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔'' (ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلاۃ، رقم ۲۶۲۵، ج۴، ص۲۸۰)

(۵۶۳)...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے۔'' (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی فضل الصدقۃ، رقم ۶۶۴، ج۲، ص ۱۴۶)

(۵۶۴)...... حضرتِ سیدتنا مَیْمُوْنَہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں صدقے کے بارے میں بتائیے؟'' فرمایا، ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اجر وثواب کی امید پر صدقہ دیتا ہے تو یہ صدقہ اس کے لئے جہنم سے حجاب ہوجاتا ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۶۲، ج ۲۵، ص ۳۵)

(۵۶۵)...... حضرتِ سیدنا حسن بن ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! اپنے مال میں سے کچھ حصہ میرے پاس بھیج، نہ یہ جلے گا نہ غرق ہوگا اور نہ ہی چوری ہوگا۔ میں تجھے اس میں سے تیری حاجت کے مطابق عطا کروں گا۔''

(بیہقی، شعب الایمان، باب فی الزکاۃ/التحریض علی صدقۃ التطوع، رقم ۳۳۴۲، ج ۳، ص ۲۱۱)

(۵۶۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب اللہ عزوجل کے پاس کسی چیز کو امانت کے طور پر رکھا جاتا ہے تو وہ اس کی حفاظت فرماتا ہے۔''

(بیہقی، شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، رقم ۳۳۴۳، ج ۳، ص ۲۱۱)

حضرتِ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''نماز تجھے آدھے راستے تک پہنچاتی ہے اور روزہ تجھے اللہ عزوجل کے دروازے تک پہنچا دیتا ہے اور صدقہ تجھے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر کر دیتا ہے۔

حضرتِ سیدنا یحیٰی بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں صدقے کے دانے کے علاوہ کسی دانے کو نہیں جانتا جو دنیا کے پہاڑوں سے زیادہ وزنی ہو۔''

===

تنگ دست کے بقدرِ طاقت صدقہ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ؕ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ۲۸، الحشر:۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔''

(۵۶۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ایک درہم ایک لاکھ دراہم پر سبقت لے گیا۔'' تو ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟'' ارشاد فرمایا، ''ایک شخص کے پاس کثیر مال ہو اور وہ اپنے مال میں سے ایک لاکھ درہم اٹھائے اور انہیں صدقہ کردے جبکہ دوسرے شخص کے پاس صرف دو درہم ہوں، پھر وہ ان میں سے ایک درہم اٹھائے اور اسے صدقہ کردے۔''

(نسائی، کتاب الزکاۃ، باب جھد المقل، ج ۳، ص ۵۹)

(۵۶۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! کونسا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''وہ صدقہ جو کوئی تنگدست بقدرِ طاقت کرے اور یہ کہ تم اپنے عیال کی کفالت کرو۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی امامۃ، رقم ۲۲۳۵۱، ج ۸، ص ۳۰۲، رواہ عن ابی امامہ)

(۵۶۹)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! کونسا صدقہ افضل ہے؟'' فرمایا، ''تنگدست کا بقدرِ طاقت صدقہ دینا اور وہ صدقہ جو فقیر کو پوشیدہ طور پر دیا جائے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرخصۃ فی ذالک، رقم ۱۶۷۷، ج ۲، ص ۱۷۹)

امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی مؤطا میں نقل فرماتے ہیں کہ ایک مسکین نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کھانے کا سوال کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا کے سامنے کچھ انگور رکھے ہوئے تھے تو آپ رضی اللہ عنہا نے کسی سے فرمایا کہ ''ان میں سے ایک دانہ اٹھا کر اسے دے دو۔'' وہ تعجب کے ساتھ آپ کی طرف دیکھنے لگا تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا، ''تم

حیران کیوں ہو رہے ہو یہ تو دیکھو کہ اس دانے میں کتنے (مثقال) ذرات ہیں؟''

(الموطا الامام مالک، کتاب الصلاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ، رقم ۱۹۳۰، ج ۲، ص ۳۷۳)

حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، ''ایک راہب اپنی عبادت گاہ میں ساٹھ سال تک اللہ عزوجل کی عبادت کرتا رہا۔ پھر ایک عورت اس کے پاس آئی تو وہ اس کے پاس نیچے اتر آیا اور چھ راتیں اس کے ساتھ زنا کرتا رہا جب اسے اپنے اس عمل پر ندامت ہوئی تو وہ دوڑتا ہوا مسجد کی طرف آیا۔ وہاں اس نے دیکھا کہ تین بھوکے شخص مسجد میں پناہ گزین ہیں، چنانچہ وہ ایک روٹی لایا اور اسے توڑ کر آدھی دائیں طرف والے اور آدھی بائیں طرف والے کو دے دی۔ اس کے بعد اللہ عزوجل نے ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا جنہوں نے اس راہب کی روح قبض کر لی۔ جب اس کی میزان کے ایک پلڑے میں ساٹھ سال کی عبادت رکھی گئی اور دوسرے پلڑے میں چھ دن کے گناہ تو وہ گناہ عبادت پر غالب آ گئے لیکن جب روٹی رکھی گئی تو وہ ان گناہوں پر غالب آ گئی۔''

(شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی ماجاء فی الایثار، رقم ۳۴۸۸، ج ۳، ص ۲۶۱)

چھپا کر صدقہ دینے کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے،

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَ اِنْ تُخْفُوْهَا وَ تُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ یُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ۝

(پ۳،البقرۃ:۲۷۱)

ترجمہ کنزالایمان: اگر خیرات علانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو دو یہ تمہارے لیے سب سے بہتر ہے اور اس میں تمہارے کچھ گناہ گھٹیں گے اور اللہ کو تمہارے کاموں کی خبر ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ۝ (پ۳،البقرۃ:۲۷۴)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لیے ان کا نیگ (انعام) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔''

منقول ہے کہ یہ آیت امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالی عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس صرف چار درہم تھے ایک درہم آپ رضی اللہ عنہ نے رات کو صدقہ کر دیا اور ایک دن کو، ایک درہم چھپا کر صدقہ کیا اور ایک درہم اعلانیہ صدقہ کیا۔'' (الدر المنثور، البقرۃ:۲۷۴، ج۲، ص۱۰۰)

(۵۷۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''سات افراد ایسے ہیں کہ اللہ عزوجل انہیں اپنے عرش کے سائے میں اس دن جگہ دے گا جس دن اللہ عزوجل کے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا، (۱) عادل حکمران (۲) وہ نوجوان جس نے اللہ عزوجل کی عبادت میں اپنی زندگی گزاری (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے (۴) وہ دو شخص جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے محبت کرتے ہوئے جمع ہوئے اور محبت کرتے ہوئے جدا ہوگئے (۵) وہ شخص جسے کوئی صاحب مال و جمال عورت گناہ کیلئے بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں (۶) وہ شخص جو اسطرح چھپا کر صدقہ دے کہ اسکے دائیں ہاتھ نے جو صدقہ دیا بائیں ہاتھ کو اس کا پتہ نہ چلے (۷) وہ شخص جس کی آنکھیں تنہائی میں اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے بہہ پڑیں۔''

(بخاری، کتاب الاذان، باب من جلس فی المسجد ینتظر صلوۃ، رقم ۶۶۰، ج۱، ص۲۳۶)

(۵۷۱) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''نیکیاں برائی کے دروازوں سے بچاتی ہیں اور پوشیدہ صدقہ اللہ عزوجل کے غضب سے بچاتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کردیتی ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۸۰۱۴، ج۸،ص۲۶۱)

(۵۷۲) ...... حضرتِ سیدنا ام سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''نیکیاں برائی کے دروازوں سے بچاتی ہیں پوشیدہ صدقہ اللہ عزوجل کے غضب سے بچاتا ہے اور صلہ رحمی عمر میں اضافہ کردیتی ہے اور ہر نیک عمل صدقہ ہے اور جو لوگ دنیا میں نیکوکار ہیں وہی آخرت میں بھی نیکوکار ہوں گے اور جو لوگ دنیا میں گنہگار ہیں آخرت میں بھی گنہگار رہوں گے اور نیکوکار لوگ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۸۰۱۵، ج۸،ص۲۶۱)

(۵۷۳) ...... حضرتِ سیدنا معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''چھپا کر صدقہ دینا اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۸۰۱۴، ج۸،ص۲۶۱)

(۵۷۴) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم! صدقہ کی جزاء کیا ہے؟'' فرمایا، ''دوگنا چارگنا اور اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

مَنْ ذَاالَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ اَضْعَافًا كَثِیْرَةً (پ۲، البقرۃ:۲۴۵)

ترجمہ کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھادے۔

عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا صدقہ افضل ہے؟'' فرمایا، ''جو فقیر کو پوشیدہ طور پر دیا جائے اور تنگدست کا بقدر طاقت صدقہ کرنا۔'' پھر آپ نے آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ (پ۳، البقرۃ:۲۷۱)

ترجمہ کنزالایمان: اگر خیرات اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے۔

(طبرانی کبیر، رقم ۷۸۹۱، ج۸،ص۲۲۶)

(۵۷۵) ...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل تین آدمیوں سے محبت فرماتا ہے

اور تین کو ناپسند فرماتا ہے۔ جن لوگوں سے اللہ عزوجل محبت فرماتا ہے، ان میں سے ایک شخص تو وہ ہے کہ کسی قوم کے پاس کوئی شخص آیا اور اپنی رشتہ داری کے بجائے اللہ عزوجل کے نام پر ان سے سوال کیا لیکن انہوں نے اسے دینے سے منع کر دیا، اس کے بعد اُس کے پیچھے یہ شخص آیا اور چھپا کر اسے کچھ عطا کر دیا اور اس کے عطیہ کو اللہ عزوجل اور اس دینے والے کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ایک قوم رات کو سفر پر نکلی یہاں تک جب نیند ان پر غالب آ گئی اور وہ سو گئے تو ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں گڑگڑانے لگا اور میری (یعنی کلام اللہ کی) آیتیں تلاوت کرنے لگا، تیسرا وہ شخص جس نے جنگ کے دوران دشمن کا سامنا کیا پھر انہیں شکست ہوئی مگر یہ شخص شہید ہونے یا فتح پانے تک پیچھے نہ ہٹا اور اللہ تعالیٰ کے تین ناپسندیدہ شخص یہ ہیں، بوڑھا زانی، متکبر فقیر، اور ظالم مالدار۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۷۷، ج۴، ص۲۵۶)

(۵۷۶)...... حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جب اللہ عزوجل نے زمین کو پیدا فرمایا تو وہ کانپنے لگی اور الٹ پلٹ ہونے لگی تو اللہ عزوجل نے پہاڑوں کی میخیں اس میں گاڑ دیں تو وہ ساکن ہو گئی۔ یہ دیکھ کر ملائکہ کو پہاڑوں کی طاقت پر تعجب ہوا اور انہوں نے عرض کیا، ''اے رب عزوجل! کیا تو نے پہاڑوں سے زیادہ طاقتور کوئی چیز پیدا فرمائی ہے؟'' اللہ عزوجل نے فرمایا، ''ہاں! وہ لوہا ہے۔'' پھر فرشتوں نے عرض کیا، ''کیا لوہے سے قوی چیز بھی پیدا فرمائی ہے؟'' فرمایا، ''ہاں! وہ آگ ہے۔'' پھر ملائکہ نے عرض کیا، ''آگ سے بھی طاقتور چیز پیدا فرمائی ہے؟'' فرمایا۔ ''ہاں! وہ پانی ہے۔'' پھر ملائکہ نے عرض کیا، ''کیا پانی سے قوی چیز بھی پیدا فرمائی ہے؟'' فرمایا، ''ہاں! وہ ہوا ہے۔'' فرشتوں نے پھر عرض کیا، ''کیا ہوا سے قوی چیز بھی پیدا فرمائی ہے؟'' فرمایا، ''(ہاں) ابن آدم جب اپنے دائیں ہاتھ سے صدقہ دے اور بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔'' (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ۹۵، رقم ۳۳۸۰، ج۵، ص۲۴۲)

حضرتِ سیدنا عبدالعزیز بن ابی روّاد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام علیہم الرضوان کے دور میں) تین چیزوں کو جنت کے خزانے کہا جاتا تھا (۱) مرض کو چھپانا (۲) مصیبت یا پریشانی کو چھپانا (۳) صدقہ کو چھپانا۔

حضرتِ سیدنا ابن ابی جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، ''بیشک صدقہ برائی کے ستر دروازوں کو بند کر دیتا ہے اور پوشیدہ صدقہ اعلانیہ صدقے سے ستر گنا افضل ہے۔''
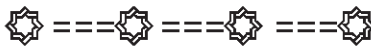
قناعت ،صبراور اللہ عزوجل پر توکل کا ثواب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِیْنَ اُحْصِرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ یَحْسَبُھُمُ الْجَاھِلُ اَغْنِیَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُھُمْ بِسِیْمٰھُمْ لَا یَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ ○ (پ۳، بقرۃ:۲۷۳)

ترجمہ کنزالایمان: ان فقیروں کے لیے جو راہِ خدا میں روکے گئے زمین میں چل نہیں سکتے نادان انہیں تونگر سمجھے بچنے کے سبب تو انہیں ان کی صورت سے پہچان لے گا لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ گڑگڑانا پڑے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے جانتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

فَلَنُحْیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً (پ۱۴، النحل:۹۷)

ترجمہ کنزالایمان: تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی جلائیں گے۔

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، ''اس آیت کریمہ میں حَیٰوۃً طَیِّبَۃً سے مراد قناعت ہے۔''

(۵۷۷) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عَمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اسلام لایا اور اسے بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اللہ عزوجل نے اسے قناعت کی توفیق عطا فرمائی تو وہ فلاح پا گیا۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، رقم ۲۳۵۵، ج۴، ص۱۵۶)

(۵۷۸) ...... حضرتِ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جسے اسلام کی ہدایت دی گئی اور بقدرِ کفایت رزق دیا گیا اور اس نے اسی پر قناعت اختیار کی اس کے لئے خوش خبری ہے۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، رقم ۲۳۵۶، ج۴، ص۱۵۶)

(۵۷۹) ...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''قناعت ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا۔'' (کتاب الزھد للبیھقی، رقم ۱۰۴، ص۸۸)

(۵۸۰) ...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے میرے ساتھ ایک وعدہ فرمایا تھا۔ جب قریظہ فتح ہوا اور میں سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ وہ مجھے اپنے وعدے کے مطابق کچھ عطا فرمائیں تو میں نے انہیں فرماتے ہوئے سنا کہ جو لوگوں سے بے نیازی اختیار کرے گا اللہ عزوجل اسے غنی کردے گا، اور جو قناعت اختیار کرے گا اللہ عزوجل اسے راضی

کردے گا۔'' تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بھی کوئی سوال نہیں کروں گا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی السوال، رقم ۴۵۱۳، ج ۳، ص ۲۵۴)

(۵۸۱)...... حضرتِ سیدنا سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جتنا چاہیں زندہ رہیں بالآخر موت آنی ہے اور جو چاہے عمل کریں بالآخر حساب کتاب ہونا ہے اور جس سے چاہیں محبت کریں بالآخر اس سے جدا ہونا ہے اور جان لیں کہ مؤمن کا کمال رات کو قیام کرنے میں ہے اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے۔'' (طبرانی اوسط، باب العین، رقم ۴۲۷۸، ج ۳، ص ۱۸۷)

(۵۸۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''غنی وہ نہیں جس کے پاس کثیر مال ہو بلکہ غنی تو وہ ہے جس کا نفس غنی ہو۔''

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب لیس الغنی عن کثرۃ العرض، رقم ۱۰۵۱، ص ۵۲۲)

(۵۸۳)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، ''اے ابوذر! کیا تم کثرتِ مال ہی کو غنا سمجھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''جی ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' تو ارشاد فرمایا، ''کیا تم قلتِ مال ہی کو فقر سمجھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' تو ارشاد فرمایا، ''اصل غناء تو دل کی غناء ہے اور اصل فقر تو دل کا فقر ہے۔'' (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقر والزھد والقناعۃ، رقم ۶۸۴، ج ۲، ص ۳۷)

(۵۸۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نرم دل، پاک دامن غنی کو پسند فرماتا ہے اور سنگدل، بدکردار سائل کو ناپسند فرماتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب فی الشحیح الجعول والبذئی والفاجر، رقم ۱۳۰۲۷، ج ۸، ص ۱۴۵)

(۵۸۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منبر پر بیٹھ کر صدقہ دینے اور سوال نہ کرنے کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا، ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے کیونکہ اوپر والا ہاتھ سوال نہیں کرتا جبکہ نیچے والا ہاتھ سوالی ہے۔''

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی، رقم ۱۰۳۳، ص ۵۱۵)

(۵۸۶)...... حضرتِ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، صدقہ کی ابتداء اپنے زیرِ کفالت

لوگوں سے کرو اور بہتر صدقہ غنا کی حالت میں دیا جانے والا صدقہ ہے اور جو پاکدامنی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پاکدامن بنادے گا اور جو غنی ہونا چاہے گا اللہ عزوجل اسے غنی بنادے گا۔'' (بخاری، کتاب الزکاۃ، باب لاصدقۃ الاعن ظھر غنی، رقم ۱۴۲۷، ج۱، ص۴۸۲)

(۵۸۷)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ انصار کے کچھ لوگوں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم سے سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں عطا فرمایا انہوں نے پھر سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پھر عطا فرمایا انہوں نے پھر سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پھر عطا فرمایا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس وقت جو کچھ موجود تھا ختم ہوگیا تو آپ نے فرمایا،''میرے پاس جو بھلائی ہوگی میں اسے تم سے نہ چھپاؤں گا، جو پاکدامنی چاہے گا اللہ عزوجل اسے پاکدامن فرمائے گا اور جو لوگوں سے بے پرواہ ہوگا اللہ عزوجل اسے غنی کردے گا اور جو صبر کو اپنائے گا اللہ عزوجل اسے حقیقی صبر عطا فرمائے گا اور اللہ عزوجل نے صبر سے زیادہ وسعت والی کوئی بھلائی کسی کو عطا نہ فرمائی۔''

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب الاستعفاف عن المسألۃ، رقم ۱۴۲۹، ج۱، ص۴۹۶)

(۵۸۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''مجھ پر جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والے تین شخص اور سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے، سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں میں ایک تو شہید ہے اور دوسرا وہ غلام جس نے اپنے رب کی عبادت کی اور اپنے آقا کی خدمت میں کوئی کمی نہ چھوڑی اور تیسرا وہ عیال دار جو پاکدامن ہو اور جہنم میں داخل ہونے والے پہلے تین شخص یہ ہیں، (۱) زبردستی بادشاہ بن جانے والا (۲) وہ مالدار شخص جو اپنے مال میں سے اللہ عزوجل کا حق ادا نہیں کرتا (۳) متکبر فقیر۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقۃ علی الزوجۃ والعیال، رقم ۳، ج۳، ص۴۱)

(۵۸۹)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جو مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ کسی سے سوال نہ کرے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ''میں ضمانت دیتا ہوں۔'' لہٰذا آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کسی سے کچھ نہ مانگا کرتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ اگر حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھوڑے پر سوار ہوتے اور آپ کا کوڑا نیچے گر جاتا تو کسی سے اٹھانے کے لئے نہ کہتے بلکہ گھوڑے سے نیچے اتر کر خود ہی کوڑا اٹھاتے تھے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب کراھیۃ المسألۃ، رقم ۱۸۳۷، ج۲، ص۴۰۱)

(۵۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا تم میری بیعت کرو گے تمہیں جنت دی جائے گی۔''میں نے عرض کیا، ''ہاں۔'' پھر میں نے اپنا ہاتھ بڑھادیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے شرط لگاتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''کیا تم اس چیز پر بیعت کرتے ہو کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو گے۔''میں نے عرض کی، ''جی ہاں!'' ارشاد فرمایا، ''اور اگر تمہارا کوڑا بھی نیچے گر جائے تو اتر کر خود ہی اٹھاؤ گے۔''میں نے عرض کی، ''جی ہاں۔'' (مسند احمد بن حنبل، رقم ۲۱۵۶، ج۸، ص۱۱۹)

(۵۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''میری بیعت کون کرے گا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے بیعت لے لیجئے۔'' ارشاد فرمایا، ''اس بات کی کہ کسی سے کچھ نہ مانگو گے۔''حضرتِ سیدنا ثوبان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو یہ بیعت کرلے اسے کیا ملے گا؟'' فرمایا، ''جنت'' '' تو حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیعت کرلی۔ حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے انہیں مکے میں لوگوں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں دیکھا کہ ان کا کوڑا نیچے گر گیا اور وہ گھوڑے پر سوار تھے، وہ کوڑا ایک شخص کے کندھے پر گرا اس شخص نے وہ کوڑا آپ رضی اللہ عنہ کو پیش کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے نہ لیا بلکہ گھوڑے سے اترے پھر وہ کوڑا پکڑا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۸۳۲، ج۸، ص۲۰۶)

===

اپنا لباس فقیر پر صدقہ کرنے کا ثواب

(۵۹۲)...... حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ''سب سے افضل عمل مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے خواہ اس کی ستر پوشی کر کے ہو یا اسے شکم سیر کر کے یا اس کی حاجت پوری کرنے کے ذریعے ہو۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ علی الفقیر، رقم ۳، ج۳، ص۸۵)

(۵۹۳)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے ستر کو ڈھانپے گا اللہ عزوجل اسے جنت کا سبز لباس پہنائے گا اور جو کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کرے گا اللہ اسے جنت کی پاکیزہ شراب پلائے گا۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۱۸، رقم ۲۴۵۷، ج۴، ص۲۰۴)

(۵۹٤)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو مسلمان کسی مسلمان کو کپڑے پہنائے گا، جب تک اس میں سے ایک چیتھڑا بھی باقی رہے گا، وہ شخص اللہ عزوجل کی حفاظت میں رہے گا۔''

ایک اور روایت میں ہے جو کسی مسلمان کو کپڑے پہنائے گا جب تک اس میں سے ایک دھاگہ بھی باقی رہے تو وہ شخص اللہ کی حفاظت میں رہے گا۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۴۱، رقم ۲۴۹۲، ج۴، ص۲۱۸)

(۵۹۵)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نئے کپڑے پہنے تو یہ دعا مانگی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَااُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے کہ اس نے مجھے ایسا لباس عطا فرمایا جس کے ذریعے میں اپنی ستر پوشی کرتا ہوں اور اپنی زندگی میں اس سے زینت کرتا ہوں۔'' پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے نئے کپڑے پہنے پھر کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَااُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ پھر اپنے کپڑے اتار کر صدقہ کر دیئے تو وہ زندگی میں اور موت کے بعد اللہ عزوجل کی حفاظت میں رہے گا۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۱۰۷، رقم ۳۵۷۱، ج۵، ص۳۲۸)

٭===٭===٭===٭

اللہ عزوجل کے لئے کھانا کھلانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا ۝ قَوَارِيْرَا مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ وَّسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝

(پ۲۹، الدھر: ۸تا۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹر (سخت سردی) اور اس کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کردیئے گئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی وہ ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قناویز کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔''

(۵۹۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے پوچھا ''اسلام کا سب سے بہترین عمل کون سا ہے؟'' فرمایا ''کھانا کھلانا اور ہر مسلمان کو سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔''

(بخاری، کتاب الایمان، باب اطعام الطعام من الاسلام، رقم ۱۲، ج۱، ص ۱۶)

(۵۹۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''رحمٰن عزوجل کی عبادت کرو اور کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کرو سلامتی کیساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

(ترمذی، کتاب الاطعمۃ، باب ماجاء فی فضل اطعام الطعام، رقم ۱۸۶۲، ج ۳، ص ۳۳۸)

(۵۹۸)...... حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک جنت میں کچھ ایسے محلات ہیں جن میں آر پار نظر آتا ہے اللہ عزوجل نے وہ محلات ان لوگوں کیلئے تیار کئے ہیں جو محتاجوں کو کھانا کھلاتے ہیں، سلام کو عام کرتے ہیں اور رات میں جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھتے ہیں۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام الخ، رقم ۵۰۹، ج ۱، ص ۳۶۳)

(۵۹۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتائیے جسے کر کے میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' ارشاد فرمایا، ''کھانا کھلایا کرو اور سلام کو عام کرو اور صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام الخ، رقم ۵۰۸، ج ۱، ص ۳۶۳)

(۶۰۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کھانا کھلانا اور سلام کو عام کرنا اور رات کو جب لوگ سو جائیں تو نماز پڑھنا گناہوں کے کفارے ہیں۔''

(مستدرک، کتاب الاطعام، باب فضیلۃ اطعام اطعام، رقم ۷۲۵۵، ج ۵، ص ۱۷۸)

(۶۰۱)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''سب سے افضل صدقہ بھوکی جان کو شکم سیر کرنا ہے۔''

(شعب الایمان، فصل فی الطعام، باب فی الزکاۃ، رقم ۳۳۶۷، جلد۳، ص۲۱۷)

(۶۰۲)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے کسی بھوکے مؤمن کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا تو اللہ عزوجل اسے جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے سے داخل فرمائے گا جس سے اُسی جیسے لوگ داخل ہوں گے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۱۶۲، جلد۲۰، ص۸۵)

(۶۰۳)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا جنت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔'' ایک اور روایت میں ہے کہ، ''بھوکے مسلمان کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اطعام وسقی الماء، رقم ۹، ج۲، ص۳۵)

(۶۰۴)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے'' تو فرمایا، ''اگرچہ تم نے بات مختصر کی لیکن سوال عظیم چیز کے بارے میں کیا ہے، غلام آزاد کرو اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو بھوکے کو کھانا کھلادیا کرو اور پیاسے کو پانی پلادیا کرو۔''

(شعب الایمان، باب فی العتق ووجہ التقرب الی اللہ عزوجل، رقم ۴۳۳۵، ج۴، ص۶۵)

(۶۰۵)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل تم میں سے کسی کے لئے کھجور یا لقمہ کی اس طرح نگہداشت فرماتا ہے جس طرح کہ تم اپنے مویشی یا اونٹنی کے بچے کی پرورش کرتے ہو، یہاں تک کہ وہ کھجور یا لقمہ اُحد پہاڑ جتنا ہوجاتا ہے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ التطوع، رقم ۳۳۰۶، ج۴، ص۱۳۴)

(۶۰۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل روٹی کے ایک لقمے اور کھجوروں کے ایک خوشے اور مساکین کے لئے نفع بخش اشیاء کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا (۱) گھر کے مالک کو جس نے صدقے کا حکم دیا (۲) اس کی زوجہ کو جس نے وہ چیز درست کر کے دی (۳) اس خادم کو جس نے مسکین تک وہ صدقہ پہنچایا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس اللہ عزوجل کی حمد ہے جو ہمارے خادموں کو نہیں بھولا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب اجر الصدقۃ رقم ۴۶۲۲، ج ۳، ص ۲۸۸)

(۶۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بنی اسرائیل کے ایک عابد نے اپنی عبادت گاہ میں ساٹھ سال تک عبادت کی۔ پھر بارش ہوئی اور زمین سبز ہو گئی تو راہب اپنے صومعہ (یعنی عبادت گاہ) سے نکلا اور کہنے لگا کہ اگر میں نیچے اتر کر جاؤں تو شاید مجھے زیادہ بھلائی حاصل ہو۔ پھر وہ نیچے اترا تو اپنے ساتھ ایک یا دو روٹی کے ٹکڑے بھی رکھ لئے۔ ایک جگہ اس کی ملاقات ایک عورت سے ہوئی وہ اس کے ساتھ باتیں کرنے لگا یہاں تک کہ زنا کر بیٹھا اور اس پر بے ہوشی طاری ہو گئی۔ پھر وہ نہانے کے لئے نہر کے پاس آیا تو ایک سائل اس کے پاس آیا تو اس نے اسے دونوں روٹیاں اٹھا لینے کا اشارہ کیا۔ پھر اس عابد کا انتقال ہو گیا تو اس کی ساٹھ سالوں کی عبادت اور زنا کا وزن کیا گیا تو وہ زنا اس عبادت پر غالب آ گیا پھر وہ دو روٹیاں اس کی نیکیوں کے ساتھ رکھی گئیں تو وہ روٹیاں غالب آ گئیں اور اسے بخش دیا گیا۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، ذکر الخبر الدال علی ان الحسنۃ الواحدۃ قد جی بھا، رقم ۳۷۹، ج ۱، ص ۲۹۸)

(۶۰۸)...... حضرتِ سیدنا ابو سَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مؤمن کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے گا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو کسی پیاسے مسلمان کو سیراب کرے گا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے پاکیزہ شراب پلائے گا اور جو کسی بے لباس مسلمان کو کپڑے پہنائے گا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے جنتی لباس پہنائے گا۔''

(ابوداؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، رقم ۱۶۸۲، ج ۲، ص ۱۸۰)

(۶۰۹)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا (۱) کمزور پر نرمی کرنا (۲) والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا (۳) غلاموں کے ساتھ بھلائی کا

سلوک کرنا اور تین خصلتیں جس میں ہوں گی تو اللہ عزوجل اسے اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی اور سایہ نہ ہوگا (۱) مشقت کے وقت کامل وضو کرنا (۲) اندھیری رات میں مسجد کی طرف چلنا (۳) بھوکے کو کھانا کھلانا۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۵۰۲، ج ۴، ص ۲۲۲)

(۶۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دریافت فرمایا، ''آج تم میں کس نے روزہ رکھا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے۔'' پھر فرمایا، ''تم میں سے آج مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے۔'' پھر فرمایا، ''تم میں سے آج مریض کی عیادت کس نے کی؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے۔'' پھر فرمایا، ''آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں گیا تھا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''جس شخص میں یہ چار خصلتیں جمع ہوجائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(مسلم، کتاب فضائل صحابہ رضی اللہ عنہ، باب من فضائل ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ، رقم ۱۰۲۸، ص ۱۳۰۱)

(۶۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا، ''اے ابن آدم! میں بیمار ہوا تو تُو نے میری عیادت کیوں نہ کی؟'' بندہ عرض کرے گا، ''اے اللہ عزوجل! میں تیری عیادت کیسے کرتا تُو تو ربُّ العٰلمین ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ''کیا تُو نہ جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے پھر تُو نے اس کی عیادت نہیں کی؟ کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ اگر تُو اس کی عیادت کرنے کیلئے جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا؟'' پھر فرمائے گا ''اے ابن آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تُو نے مجھے کھانا کیوں نہ کھلایا؟'' بندہ عرض کرے گا، ''اے رب عزوجل! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا تُو تو رب العٰلمین ہے۔'' اللہ عزوجل فرمائے گا، ''کیا تُو نہ جانتا تھا کہ میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا اور تُو نے اس کو کھانا نہ کھلایا، کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ اگر تُو اسے کھانا کھلا دیتا تو اس کا ثواب میرے پاس ضرور پالیتا۔''

پھر اللہ عزوجل فرمائے گا، ''اے ابن آدم میں نے تجھ سے پانی مانگا تو تُو نے مجھے کیوں نہ دیا؟'' بندہ عرض کرے گا، ''یارب عزوجل! میں تجھے پانی کیسے پلاتا تُو تو ربُّ العٰلمین ہے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا ''میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو تُو نے اسے پانی نہ پلایا کیا تو نہیں جانتا کہ اگر تُو اسے پانی پلا دیتا تو میرے پاس اس کا ثواب پاتا۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض، رقم ۲۵۶۹، ص ۱۳۸۹)

(۶۱۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی

اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ اعمال یہ ہیں کہ تو کسی مسلمان کے دل میں خوشی داخل کردے یا اس کی ایک پریشانی دور کرے یا اسکی بھوک مٹادے یا اس کا قرض ادا کردے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، باب، الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، رقم ۱۹ ج ۳،ص ۲۶۵)

(۶۱۳)...... حضرتِ سیدنا جعفر عبدی اور حضرت سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے اپنے ان بندوں پر فخر کرتا ہے جو لوگوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اطعام الطعام الخ، رقم ۲۱، ج ۲،ص ۳۸)

(۶۱۴)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے اپنے بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور اسے پانی سے سیراب کیا تو اللہ عزوجل اسے جہنم سے سات خندقیں دور کردے گا اور ان میں سے دو خندقوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہوگا۔''

حضرتِ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،''میں ایک یا دو صاع کھانے پر اپنے بھائیوں کو جمع کروں یہ مجھے بازار میں جاکر ایک غلام خرید کر اسے آزاد کرنے سے زیادہ پسند ہے اور حضرتِ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ''میں اللہ عزوجل کے لئے اپنے کسی مسلمان بھائی کو ایک لقمہ کھلاؤں یہ میرے نزدیک کسی مسکین پر ایک درہم صدقہ کرنے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فیمن اطعم مسلما اوسقاہ، رقم ۴۷۲۰، ج ۳،ص ۳۲۰)

===٭===٭===٭===

کسی انسان یا جانور کو پانی پلانے یا کنواں کُھدوانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝ (پ۳۰، الزلزال: ۷،۸)

ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

(۶۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ایک شخص کسی راستے سے گزر رہا تھا کہ اسے شدید پیاس محسوس ہوئی تو اس نے قریب ہی ایک کنواں پایا وہ اس میں اترا اور پانی پی کر نکل آیا۔ اس نے وہاں ایک کتے کو دیکھا جو ہانپ رہا تھا اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ کھا رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ اسے بھی اتنی ہی پیاس لگی ہوگی جتنی مجھے لگی تھی۔ پھر وہ کنویں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر اسے اپنے منہ میں دبایا اور اوپر آیا اور وہ پانی کتے کو پلا دیا۔ اللہ عزوجل کو اس کا یہ عمل پسند آیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔'' صحابہ کرام نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہمارے لئے چوپایوں میں بھی ثواب ہے؟'' فرمایا، ''ہر جان والی چیز میں ثواب ہے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، رقم ۵۴۵، ج ۱، ص ۳۷۸)

(۶۱۶)...... حضرتِ سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا سُراقہ بن جُعْشُم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! کوئی گمشدہ جانور میرے حوض پر آجائے تو اگر میں اسے پانی پلادوں تو کیا اس میں میرے لئے ثواب ہے؟'' فرمایا، ''اسے پانی پلا دیا کرو کیونکہ ہر جاندار میں ثواب ہے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، رقم ۵۴۳، ج ۱، ص ۳۷۷)

(۶۱۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عَمْرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''جب میں اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کیلئے اپنا حوض بھرتا ہوں تو دوسروں کے اونٹ بھی پانی پینے کے لئے آجاتے ہیں تو میں انہیں بھی پانی پلا دیتا ہوں، کیا اس میں میرے لئے ثواب ہے؟'' فرمایا، ''ہر جان والی چیز میں ثواب ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اطعام الطعام وسقی الماء، رقم ۲۹، ج ۲، ص ۴۰)

(۶۱۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''کون سا ایسا عمل

ہے جسے کر کے میں جنت میں داخل ہوسکتا ہوں ؟'' فرمایا،'' کیا تو کسی ایسے شہر میں رہتا ہے جہاں پانی جمع کرلیا جاتا ہے؟'' اس نے عرض کیا،'' ہاں ۔'' فرمایا،'' پھر تم ایک نئی مشک خریدو پھر اسے بھرلو اور اس کے پھٹنے تک لوگوں کو پانی پلاتے رہو اس طرح اس کے پھٹنے سے پہلے ہی تم جنتیوں کے عمل تک پہنچ جاؤ گے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الصدقات، باب الترغیب فی اطعام الطعام وسقی الماء، رقم ۲۸، ج ۲، ص ۴۰)

(۶۱۹)...... حضرتِ سیدنا کُدَیر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا،'' مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،'' کیا یہ دونوں باتیں تمہیں عمل پر اُبھارتی ہیں؟'' اس نے کہا،'' جی ہاں۔'' فرمایا،'' حق بات کہو اور جو زائد چیز تمہارے پاس ہو وہ کسی کو عطا کردیا کرو۔'' اس شخص نے عرض کیا،'' خدا کی قسم! میں ہر وقت حق بولنے کی استطاعت نہیں رکھتا اور نہ ہی زائد چیز عطا کردینے کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا،'' تو محتاجوں کو کھانا کھلا دیا کرو اور سلام کو عام کرو۔''

اس نے عرض کیا،'' یہ بھی مشکل ہے۔'' ارشاد فرمایا،'' کیا تمہارے پاس اونٹ ہے؟'' اس نے عرض کیا،'' جی ہاں۔'' فرمایا،'' اپنے اونٹوں میں سے کوئی جوان اونٹ اور پانی کا مشکیزہ ساتھ لو اور پھر ایسا گھرانہ دیکھو جو ایک دن چھوڑ کر دوسرے دن پانی پیتا ہو پھر اسے پانی پلاؤ تو نہ تیرا اونٹ ہلاک ہوگا اور نہ تیرا مشکیزہ پھٹے گا اور تیرے لئے جنت واجب ہوجائے گی۔'' پھر وہ اعرابی تکبیر پڑھتے ہوئے چلا گیا تو اس کے اونٹ کے ہلاک ہونے اور مشکیزہ پھٹنے سے پہلے ہی اسے شہید کردیا گیا۔''

(طبرانی کبیر، کدیر الضبی، رقم ۴۲۲، ج ۱۹، ص ۱۸۷)

(۶۲۰)...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:'' دو شخص ایک صحراء سے گزر رہے تھے۔ ان میں سے ایک شخص عبادت گزار تھا جبکہ دوسرا بدکار تھا۔ ایک مرتبہ عبادت گزار شخص کو اتنی شدید پیاس لگی کہ وہ شدتِ پیاس سے غش کھا کر گر گیا۔ جب اس کے ساتھی نے اسے گرتے ہوئے دیکھا تو اس نے کہا،'' اللہ عزوجل کی قسم! اگر یہ نیک بندہ پیاسا مر گیا حالانکہ میرے پاس پانی موجود ہے تو میں اللہ عزوجل کی طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہ پاسکوں گا اور اگر میں اسے اپنا پانی پلادوں تو میں ضرور پیاس کی وجہ سے مر جاؤں گا۔'' پھر اس نے اللہ عزوجل پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے ساتھی کو پانی پلانے کا پختہ ارادہ کیا۔ چنانچہ اس نے اس پر اپنا پانی چھڑکا اور باقی ماندہ پانی اسے پلادیا۔ پھر وہ اٹھا اور صحراء پار کر گیا۔''

(پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا)'' جب اس بدکار کو حساب کے لئے روکا جائے گا اور اسے جہنم کا حکم دے دیا

جائے گا تو ملائکہ اسے ہانکتے ہوئے لے جا رہے ہونگے کہ وہ اس عابد کو دیکھے گا تو اس سے کہے گا، ''اے فلاں! کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟'' وہ پوچھے گا، ''تو کون ہے؟'' تو یہ جواب دے گا، ''میں وہی ہوں جس نے صحراء میں اپنی جان کے مقابلہ میں تجھے ترجیح دی تھی۔'' یہ سن کر وہ عابد کہے گا، ''کیوں نہیں میں تجھے پہچانتا ہوں۔'' پھر وہ فرشتوں سے کہے گا، ''رک جاؤ۔'' تو وہ رک جائیں گے۔ پھر یہ اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اسے پکارے گا اور کہے گا، ''یارب عزوجل! تو اسکی نیکی کو جانتا ہے کہ اس نے کس طرح مجھے اپنے آپ پر ترجیح دی تھی، یارب عزوجل! اسے میرے حوالے کردے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا، ''وہ تیرے حوالے ہے۔'' تو وہ عابد اپنے بھائی کے پاس آئے گا اور اس کا ہاتھ تھام کر اسے جنت میں داخل کردے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب شفاعۃ الصالحین، رقم ۱۸۵۴۹، ج۱۰، ص۶۹۴، بتغیر قلیل)

(۶۲۱) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اہلِ جنت میں سے ایک شخص قیامت کے دن اہل جہنم کو اوپر سے جھانک کر دیکھے گا تو جہنمیوں میں سے ایک شخص اسے پکار کر کہے گا، ''اے فلاں! کیا تو نے مجھے پہچانا؟'' وہ جنتی شخص کہے گا، ''اللہ عزوجل کی قسم! میں نے تجھے نہیں پہچانا تو کون ہے؟'' تو وہ کہے گا، ''میں وہی ہوں کہ جب تو دنیا میں میرے پاس سے گزرا تھا تو تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے پانی پلایا تھا۔'' تو وہ جنتی کہے گا، ''میں نے تجھے پہچان لیا۔'' تو وہ کہے گا کہ ''میرے لیے اس نیکی کی وجہ سے اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں شفاعت کرو۔''

چنانچہ وہ شخص اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس کا تذکرہ کرکے سوال کرے گا اور کہے گا میں نے جہنم میں جھانکا تو مجھے ان میں سے ایک شخص نے پکار کر کہا، ''کیا تو نے مجھے پہچانا؟'' تو میں نے کہا، ''اللہ عزوجل کی قسم! میں نے نہیں پہچانا کہ تُو کون ہے؟'' تو اس نے کہا کہ ''میں وہی ہوں کہ جب تو دنیا میں میرے قریب سے گزرا تھا تو تُو نے مجھ سے پانی کا ایک گھونٹ مانگا تھا تو میں نے تجھے پانی پلایا تھا، لھذا تو اپنے رب عزوجل کی بارگاہ میں میری شفاعت کر، تو یارب عزوجل! میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالے۔'' پھر اللہ عزوجل اسے جہنم سے نکالنے کا حکم دے گا تو اسے جہنم سے نکال دیا جائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البعث، باب شفاعۃ الصالحین، رقم ۱۸۵۵۰، ج۱۰، ص۶۹۵)

(۶۲۲) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ماں فوت ہوگئی ہے اور اس نے کوئی وصیت نہیں کی اب اگر میں اسکی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو کیا اسے نفع پہنچے گا؟'' فرمایا، ''ہاں اور تجھ پر لازم ہے کہ تو پانی صدقہ کرے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ عن المیت، رقم ۴۷۶۷، ج۳، ص۳۳۵)

(۶۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''پانی سے بڑھ کر کوئی صدقہ زیادہ ثواب والا نہیں''۔ (شعب الایمان، باب فی الزکاۃ، فصل فی اطعام الطعام وسقی الماء، رقم ۳۳۷۸، ج ۳، ص ۲۲۲)

(۶۲۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''مومن کے انتقال کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو کچھ اسے ملتا رہے گا، وہ یہ ہے (۱) اس کا وہ علم جسے اس نے سکھایا اور پھیلایا اور (۲) نیک بیٹا جسے اس نے چھوڑا، یا (۳) وہ قرآن پاک جسے ورثہ میں چھوڑا، یا (۴) وہ مسجد جسے اس نے بنایا، یا (۵) مسافر خانہ بنایا، یا (۶) کسی نہر کو جاری کیا، یا (۷) وہ صدقہ جاریہ جسے اس نے حالتِ صحت اور زندگی میں اپنے مال سے دیا، ان کا ثواب اسے موت کے بعد بھی ملتا رہے گا۔'' (ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم ۲۴۲، ج ۱، ص ۱۵۸)

(۶۲۵)...... حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے،''سات چیزیں آدمی کو اس کی موت کے بعد اس کی قبر میں بھی ملتی رہتی ہیں، اس نے جو علم سکھایا، یا نہر جاری کروائی یا کنواں کھدوایا یا درخت اگایا، یا مسجد بنوائی یا ورثہ میں مصحف چھوڑا، یا ایسا بچہ چھوڑ کر مرا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب العلم، باب فی من سن خیرا او غیرہ او دعا، رقم ۷۶۹، ج ۱، ص ۴۰۸)

(۶۲۶)...... حضرتِ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا،''یا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! میری ماں انتقال کر گئی، (ان کے لئے) کون سا صدقہ افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا،''پانی۔'' تو میں نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا''یہ اُمِّ سعد کے لئے ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، رقم ۱۶۸۱، جلد ۲، ص ۱۸۰)

(۶۲۷)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے کنواں کھودا تو اس میں سے جن وانس اور پرندوں میں سے جو جاندار بھی پانی پیئے گا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن اس کا ثواب عطا فرمائے گا۔'' (الترغیب والترہیب، باب الترغیب فی اطعام الطعام وسقی الماء، رقم ۳۶، ج ۲، ص ۴۲)

حضرتِ سیدنا علی بن حسن بن شقیق علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا''اے ابو عبدالرحمٰن! سات سال ہونے کو آئے میرے گھٹنے پر ایک پھوڑا نکلا ہے میں نے مختلف طریقوں سے اس کا علاج کرایا اور بہت سے طبیبوں سے اس کے بارے میں پوچھا مگر مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔'' تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا،''جاؤ! کوئی ایسی جگہ تلاش کرو جہاں لوگ پانی کے محتاج ہوں اور وہاں ایک کنواں کھدواؤ، مجھے امید ہے کہ وہاں پانی نکلتے ہی تیرا خون بہنا بند ہو جائے گا۔'' تو اس شخص نے ایسا ہی کیا اور شفایاب ہو گیا۔

اچھی نیت سے کھیتی یا پھل دار درخت اُگانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۝ (پ۲،البقرۃ:۲۱۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔

ایک جگہ ارشاد فرمایا:

وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا ؕ (پ۲۹،المزمل:۲۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔

جبکہ ایک مقام پر ہے:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ۝ (پ۳۰،الزلزال:۷،۸)

ترجمۂ کنز الایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۶۲۸)...... حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ یا انسان کھائے تو وہ اسکی طرف سے صدقہ شمار ہوگا۔'' (مسلم، کتاب المساقات والمزارعۃ، باب فضل الغرس والمزارع، رقم ۱۵۵۳، ص۸۴۰)

(۶۲۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مسلمان درخت لگائے اور فصل بوئے پھر اس میں سے جو کچھ انسان اور پرندہ وغیرہ کھائے تو اسے اس کا ثواب ملے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فی من غرس غرسا او بنی بنیانا، رقم ۴۷۴۰، ج۳، ص۳۲۶)

(۶۳۰)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مسلمان درخت لگائے تو اس میں سے جو کچھ کھایا جائے گا وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اس میں سے چوری ہوگا وہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو

کوئی اسے نقصان پہنچائے گا وہ بھی اِس کے لئے قیامت تک صدقہ ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی بوئے پھر اس میں سے کسی انسان یا جانور یا پرندے نے کھایا تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔''

جبکہ دوسری روایت میں ہے کہ ''مسلمان جو کچھ اُگائے پھر اس میں سے کوئی انسان یا جانور یا پرندہ کھائے تو وہ اس کے لئے قیامت تک صدقہ ہوگا۔'' (مسلم، کتاب المساقاۃ والمزارعۃ، باب فضل الغرس والزرع، رقم ۱۵۵۲، ص ۸۳۹)

(۶۳۱)...... حضرتِ سیدنا سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے کھیتی بوئی پھر اس میں سے پرندے یا کسی بھوکے جانور نے کھایا تو وہ اس کے لئے صدقہ ہے۔'' (مسند احمد، رقم ۱۶۵۵۸، ج۵، ص۵۶۴)

(۶۳۲)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے کسی ظلم وزیادتی کے بغیر کوئی گھر بنایا یا ظلم وزیادتی کے بغیر کوئی فصل بوئی، جب تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی مخلوق میں سے کوئی ایک بھی اس سے نفع اٹھاتا رہے گا اسے ثواب ملتا رہے گا۔'' (مسند احمد، رقم ۱۵۶۱۶، ج۵، ص۳۰۹)

(۶۳۳)...... امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے کوئی درخت لگایا اور اسکی حفاظت اور دیکھ بھال پر صبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ عزوجل کے نزدیک اس کے لئے صدقہ ہے۔'' (مسند احمد، رقم ۱۶۵۸۶، ج۵، ص۵۷۴)

(۶۳۴)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دمشق میں ایک جگہ کھیتی بو رہا تھا کہ ایک شخص میرے قریب سے گزرا تو اس نے مجھ سے کہا کہ ''آپ صحابیٔ رسول ہونے کے باوجود یہ کام کررہے ہیں؟'' تو میں نے اس سے کہا میرے بارے میں رائے قائم کرنے میں جلد بازی مت کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے، ''جس نے فصل بوئی تو اس فصل میں سے آدمی یا مخلوق میں سے جو بھی کھائے گا وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوگا۔'' (مسند احمد، رقم ۲۷۵۷۶، ج۱۰، ص۴۲۱)

(۶۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص کھیتی بوئے گا اللہ عزوجل اس سے نکلنے والی فصل کی مقدار کے برابر اس کے لئے ثواب لکھے گا۔''

گزشتہ صفحات میں حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت گزر چکی ہے کہ ''سات چیزیں بندے کی موت کے بعد بھی جاری رہتی ہیں حالانکہ وہ بندہ اپنی قبر میں ہوتا ہے، (۱) اس نے جو علم سکھایا، یا (۲) نہر بنوائی، یا (۳) کنواں کھدوایا، یا (۴) درخت اگایا، یا (۵) مسجد بنوائی، یا (۶) ورثہ میں مصحف چھوڑا، یا (۷) ایسا بچہ چھوڑ کر مرا جو اس کے مرنے کے بعد اس کے لئے استغفار کرے۔'' (مسند احمد، رقم ۹ ۳۳۵۷، ج ۹، ص ۱۳۶)

(۶۳۶)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم بنی عمرو بن عوف کے ہاں تشریف لائے تو فرمایا، ''اے انصار کے گروہ!'' انہوں نے عرض کیا،'' لبیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' تو آپ نے فرمایا، ''دورِ جاہلیت میں جب تم اللہ عزوجل کی عبادت نہیں کرتے تھے تو کمزوروں کا بوجھ اٹھایا کرتے تھے اور اپنے اموال سے اچھے کام کیا کرتے تھے اور مسافروں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے یہاں تک کہ جب اللہ عزوجل نے اسلام اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے تم پہ احسان فرمایا تو تم اپنے اموال کو محفوظ کرنے لگے، سن لو! جس چیز میں سے کوئی آدمی کھاتا ہے اس میں ثواب ہے اور جس میں سے کوئی درندہ یا پرندہ کھاتا ہے اس میں بھی ثواب ہے۔''

راوی کہتے ہیں کہ یہ لوگ جب واپس لوٹے تو ان میں سے ہر ایک نے اپنے اپنے باغ میں سے تیس تیس دروازے نکال لئے۔ (المستدرک، کتاب الاطعمۃ، باب النھی الواضح عن تحصین الحیطان الخ، رقم ۷۲۶۵، ج ۵، ص ۱۸۳)
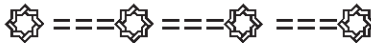
بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے کا ثواب

قرآن حکیم فرقانِ مجید میں کئی مقامات پر صدقہ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) الٓمّٓ ۝ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ ۚ ۛ فِیْہِ ۚ ۛ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ ۚ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّھِمْ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ۱، البقرۃ:۱تا۵)

ترجمہ کنزالایمان: وہ بلند رتبہ کتاب کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے ڈروالوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی ہوئی روزی میں سے ہماری راہ میں اٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں وہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے۔''

(2) اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَلَاخَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَاھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (پ۳، البقرۃ:۲۷۴)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لئے ان کا نیگ (انعام) ہے ان کے رب کے پاس ان کو نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

(3) وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ۝ (پ۳، البقرۃ:۲۷۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم جو اچھی چیز دو تو تمہارا ہی بھلا ہے اور تمہیں خرچ کرنا مناسب نہیں مگر اللہ کی مرضی چاہنے کے لیے اور جو مال دو تمہیں پورا ملے گا اور نقصان نہ دیئے جاؤ گے۔

(4) اَلَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَھُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَمَغْفِرَۃٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ ۝ (پ۹، الانفال:۳،۴)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

(5) وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (پ۱۳، الرعد:۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے۔

(6) وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ (پ۲۲، سبا:۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔

(7) اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ (پ۲۲، الفاطر:۲۹،۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب انہیں بھر پور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بے شک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔''

(8) اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِیْنَ فِیْهِ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَاَنْفَقُوْا لَهُمْ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ۝ (پ۲۷، الحدید:۷)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس کی راہ میں کچھ وہ خرچ کرو جس میں تمہیں اوروں کا جانشین کیا تو جو تم میں ایمان لائے اور اس کی راہ میں خرچ کیا ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

صدقہ کے بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۶۳۷) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ہر روز دو فرشتے اترتے ہیں، ان میں سے ایک کہتا ہے ''اے اللہ عزوجل! خرچ کرنے والے کو جزا عطا فرما۔'' اور دوسرا کہتا ہے، ''اے اللہ عزوجل! اپنا مال روک کر رکھنے والے کا مال ضائع فرما۔''

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فی المنفق والممسک، رقم ۱۰۱۰، ص ۵۰۴)

(۶۳۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر،

سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک آسمان کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر ایک فرشتہ کہتا ہے، ''جو آج قرض دے گا کل اسے بدلہ دیا جائے گا۔'' اور دوسرے دروازے پر ایک فرشتہ کہتا ہے، ''اے اللہ عزوجل! خرچ کرنے والے کو بدلہ عطا فرما اور اپنے مال کو روک رکھنے والے کا مال ضائع فرما۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الزکاۃ، صدقۃ التطوع، رقم ۳۳۲۳، ج۴، ص۱۴۰)

(۶۳۹)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے ندا کرتے ہیں، ''اے اللہ عزوجل! جو خرچ کرے اسے جزا عطا فرما اور جو اپنے مال کو روک کر رکھے اس کا مال ضائع فرما۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقر والزھد والقناعۃ، رقم ۶۸۵، ج۲، ص۳۷)

(۶۴۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے تو خرچ کر میں تجھ پر خرچ کروں گا۔'' اور فرمایا، ''کہ اللہ عزوجل کے خزانے بھرے ہوئے ہیں، دن رات مسلسل خرچ کرنے سے بھی ان میں کوئی کمی نہیں آتی، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اس نے زمین وآسمانوں کو پیدا فرمایا ہے خرچ کر رہا ہے، بے شک اس سے اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہوئی، اس کا عرش پانی پر تھا اور میزان اسی کے دستِ قدرت میں ہے جسے وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔''　(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی النفقۃ، رقم ۹۹۳، ص۴۹۸)

(۶۴۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''بخیل اور سخی کی مثال ان دو آدمیوں کی مثال کی طرح ہے جن پر سینے سے پسلی کی ہڈی تک لوہے کی زرہ ہے، تو سخی جب خرچ کرنے لگتا ہے تو وہ زِرہ اس کے پورے جسم پر کشادہ ہوجاتی ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کے پَوروں کو چھپالیتی ہے اور حتی کہ اس کے اثر کو بھی مٹا دیتی ہے جبکہ بخیل جب خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کڑی کا ہر حلقہ اپنی جگہ پیوست ہوجاتا ہے اور وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر وہ کشادہ نہیں ہوتا۔''

(بخاری، کتاب الزکاۃ، باب مثل المتصدق والبخیل، رقم ۱۴۴۳، ج۱، ص۴۸۶)

(۶۴۲)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''دوست تین ہیں، ایک دوست کہتا ہے ''میں تیری قبر میں جانے تک تیرے ساتھ

ہوں ۔'' یہ احباب ورشتے دار ہیں اور دوسرا دوست کہتا ہے، ''جو کچھ تو نے دے دیا وہ تیرا ہے اور جو روک لیا وہ تیرا نہیں ۔'' یہ تیرا مال ہے اور ایک دوست کہتا ہے کہ، ''تو جہاں داخل ہوگا یا جہاں سے نکلے گا میں تیرے ساتھ رہوں گا ۔'' یہ تیرا عمل ہے تو وہ بندہ کہے گا کہ ''اللہ عزوجل کی قسم! تُو ان تینوں میں سے میرے لئے سب سے آسان تھا۔''

(مستدرک للحاکم، کتاب الایمان، باب الاخلاء ثلاثۃ، رقم ۲۵۶، ج۱، ص ۲۵۴)

(۶۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم اس وقت کعبہ کے سائے میں تشریف فرما تھے۔ جب آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھے دیکھا تو فرمایا، ''ربِ کعبہ کی قسم! وہی لوگ خسارے میں ہیں۔'' میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا لیکن میں ابھی ٹھیک سے بیٹھ نہ پایا تھا کہ اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کون سے لوگ خسارے میں ہیں؟'' فرمایا، ''وہ جو بہت مالدار ہوں سوائے اس شخص کے جو اپنے سامنے، آگے اور پیچھے دل کھول کر اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرے، مگر ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں۔''

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب تغلیظ عقوبۃ من لایودی الزکاۃ، رقم ۹۹۰، ص ۴۹۵)

(۶۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ہم وہی آخری لوگ ہیں جو قیامت کے دن سب سے پہلے آئیں گے اور بے شک کثیر مال والے ہی قیامت کے دن سب سے پیچھے ہوں گے سوائے ان لوگوں کے جو اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں، دل کھول کر خرچ کریں۔'' یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دامن اقدس جھاڑ کر خرچ کرنے کی کیفیت کی مثال دے رہے تھے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الزکاۃ، باب جمع المال، رقم ۳۲۰۷، ج۵، ص ۹۰)

(۶۴۵)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''حسد (رشک) نہیں مگر دو آدمیوں کے معاملے میں، پہلا شخص وہ ہے جسے اللہ عزوجل نے قرآن عطا فرمایا اور وہ دن رات اس میں مشغول رہے اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اسے (راہ خدا عزوجل میں) خرچ کرتا رہے۔''

(مسلم، کتاب صلوۃ المسافرین، باب فضل من یقوم بالقرآن ویعلمہ، رقم ۸۱۵، ص ۴۰۷)

وضاحت:

اس حدیث میں حسد سے مراد غبطہ یعنی رشک ہے اور دوسرے کی نعمت کی اپنے لئے تمنا کرنا غبطہ کہلاتا ہے جبکہ اس کی نعمت کے زوال کی تمنا نہ کی جائے۔

(٦٤٦) ...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''اللہ عزوجل قیامت کے دن دو بندوں کو زندہ فرمائے گا جن کو دنیا میں کثیر مال اور اولاد سے نوازا تھا، پھر ایک سے ارشاد فرمائے گا، ''اے فلاں بن فلاں!'' وہ عرض کرے گا،''لبیک میرے رب! میں حاضر ہوں۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا،''کیا میں نے تجھے مال اور کثیر اولاد عطا نہ فرمائی تھی؟'' وہ عرض کرے گا،''کیوں نہیں۔'' اللہ عزوجل فرمائے گا،''تُو نے میرے عطا کردہ مال کا کیا کیا؟'' وہ عرض کرے گا،''میں نے اسے محتاجی کے خوف سے اپنے بچوں کے لئے چھوڑ دیا۔'' اللہ عزوجل فرمائے گا،''اگر تو حقیقت جان لیتا تو ہنستا کم اور روتا زیادہ، کیونکہ جس چیز کا تجھے اپنے بچوں پر خوف تھا میں نے انہیں اسی میں مبتلا کردیا۔''

پھر دوسرے بندے سے فرمائے گا،''اے فلاں بن فلاں!'' وہ عرض کرے گا،''لبیک ای رب وسعدیک اے میرے رب عزوجل! میں حاضر ہوں۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا،''کیا میں نے تجھے کثرت سے مال اور اولاد عطا نہیں فرمائی تھی؟'' وہ عرض کرے گا،''یارب عزوجل! کیوں نہیں۔'' اللہ عزوجل فرمائے گا،''تو نے میرے عطا کردہ مال کے ساتھ کیا کیا؟'' وہ عرض کرے گا،''یارب عزوجل! میں نے اسے تیری طاعت میں خرچ کیا اور موت کے بعد اپنے بچوں کے لئے تیری عطا پر بھروسہ کیا۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا،''اگر تو حقیقت جان لیتا تو روتا کم اور ہنستا زیادہ، تو نے جو بھروسہ کیا تھا میں نے تیری اولاد کے ساتھ وہی معاملہ کیا۔'' (المعجم الاوسط، باب العین، رقم ۴۳۸۳، ج ۳، ص ۲۱۷)

(٦٤٧) ...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''اے ابن آدم! اگر تم اپنا ضرورت سے زائد مال خرچ کردو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اور اگر تم اسے روکے رکھو گے تو یہ تمہارے حق میں بُرا ہے اور تمہیں اتنے مال پر ملامت نہ کی جائے گی جو تمہیں قناعت کی صورت میں لوگوں کی محتاجی سے محفوظ رکھے اور اپنے خرچ کی ابتداء اپنے زیرِ کفالت لوگوں سے کرو، اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔'' (مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان فضل الصدقۃ، بیان ان الید العلیا خیر من الید السفلی، رقم ۱۰۳۶، ص ۵۱۶)

(٦٤٨)...... حضرتِ سیدنا قیس بن سَلَع انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے بھائیوں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے میری شکایت کی کہ'' یہ اپنا مال بے تحاشا خرچ کرتے ہیں اور اس معاملہ میں انکا ہاتھ بہت کھلا ہے۔'' میں نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں پھلوں میں سے اپنا حصہ لے کر راہِ خدا عزوجل میں اور اپنے ساتھیوں پر خرچ کر دیتا ہوں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینہ پر دستِ اقدس مار کر تین مرتبہ فرمایا،'' خرچ کر اللہ عزوجل تجھ پر خرچ کرے گا۔'' اس دن کے بعد جب میں اللہ عزوجل کی راہ میں نکلتا تو میرے ساتھ ایک قافلہ ہوتا اور آج میں اپنے گھر والوں میں سب سے زیادہ مالدار اور خوشحال ہوں۔''

(المعجم الاوسط، رقم ٨٥٣٦، ج٦، ص٢١٠)

(٦٤٩)...... حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،'' اے بلال! حالتِ فقر میں مرنا اور مالدار ہوکر نہ مرنا۔'' میں نے عرض کیا،'' میں ایسا کس طرح کرسکتا ہوں؟'' ارشاد فرمایا،'' جو رزق تجھے حاصل ہو اُسے مت چھپا اور اگر تجھ سے سوال کیا جائے تو منع نہ کر۔'' تو میں نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایسا کیوں کر کرسکتا ہوں؟'' فرمایا،'' یا یہ کرلو یا جہنم لے لو۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فی الادخار، رقم ٦٤٩١، جلد٣، ص٣١١)

=== === ===
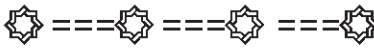
شوہر کا مال بعدِ اجازت صدقہ کرنے والی عورت کا ثواب

(۶۵۰)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اِن کے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کے گھر سے صدقہ کرتی ہے تو اسے ثواب ملتا ہے اور اس کے شوہر کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے اور ان میں سے ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کچھ کمی نہیں کرتا، شوہر کو کمانے کا اور عورت کو صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔'' (ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب ماجاء فی نفقۃ المراۃ من بیت زوجھا، رقم ۶۷۱، جلد۲، ص ۱۵۰)

(۶۵۱)...... اُمُّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب عورت اپنے شوہر کے گھر کے اناج میں سے جھگڑا کئے بغیر کچھ خرچ کرتی ہے تو اس نے جو کچھ خرچ کیا، اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو کمانے کا ثواب ملے گا اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا اور ان سے کوئی بھی دوسرے کے ثواب میں کچھ کمی نہ کرے گا۔''

(مسلم، کتاب الزکاۃ باب اجر الخازن الامین، رقم ۱۰۲۴، ص ۵۱۱)

۞===۞===۞===۞
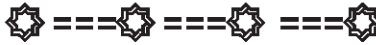
تنگدست کو مہلت دینے یا اس کے قرض میں کچھ کمی کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے،

وَاِنْ كَانَ ذُوْعُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ؕ وَاَنْ تَصَدَّقُوْاخَيْرٌلَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۝

(پ۳، البقرۃ:۲۸۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر قرضدار تنگی والا ہے تو اسے مہلت دو آسانی تک اور قرض اس پر بالکل چھوڑ دینا تمہارے لیے اور بھلا ہے اگر جانو۔''

(۶۵۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے مومن کی دنیاوی پریشانیوں میں سے ایک پریشانی دور کی، اللہ عزوجل قیامت کے دن کی پریشانیوں میں سے اسکی ایک پریشانی دور فرمائے گا،...... جو دنیا میں تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا، اللہ عزوجل دنیا وآخرت میں اس کے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا،...... جو دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا، اللہ عزوجل دنیا وآخرت میں اسکی پردہ پوشی فرمائے گا،......اور اللہ عزوجل اسوقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القران، رقم ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)

(۶۵۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کمی کی، اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اس سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' (ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی انظار المعسر، رقم ۱۳۱۰، ج ۳، ص ۵۲)

(۶۵۴)...... حضرتِ سیدنا ابویَسَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میری ان آنکھوں نے دیکھا پھر اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا کہ میرے ان کانوں نے سنا پھر اپنے دل کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ میرے دل نے اسے یاد کرلیا کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کچھ کمی کی تو اللہ عزوجل اسے اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔'' (المستدرک، کتاب البیوع، باب من انظر معسر االخ، رقم ۲۲۷۱، ج ۲، ص ۳۲۶)

(۶۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابویَسَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ''بے شک قیامت کے دن اللہ عزوجل کے عرش کے سائے میں سب سے پہلے جگہ پانے والا وہ شخص ہوگا جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی تاکہ وہ قرض کی ادائیگی کے لئے کچھ پالے یا اپنا قرض معاف کردیا اور کہا کہ میرا مال تم پر اللہ عزوجل کی رضا کے لئے صدقہ ہے اور اُس قرض کی رسید کو پھاڑ دے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج من معسر، رقم ۶۶۷۰، ج ۴، ص ۲۴۱)

(۶۵۶)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اس کے لئے ہر روز اس قرض کی مثل صدقہ کرنے کا ثواب ہے۔'' پھر میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی تو اسے روزانہ اتنا ہی مال دو مرتبہ صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پہلے تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اس کے لئے ہر روز اس قرض کی مثل صدقہ کرنے کا ثواب ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ جس نے کسی تنگدست کو مہلت دی اس کے لئے ہر روز اس قرض سے دوگنا صدقہ کرنے کا ثواب ہے؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اسے روزانہ قرض کی مقدار کے برابر مال صدقہ کرنے کا ثواب تو قرض کی ادائیگی کا وقت آنے سے پہلے ملے گا، اور جب ادائیگی کا وقت ہوگیا پھر اس نے قرضدار کو مہلت دی تو اسے روزانہ اتنا مال دو مرتبہ صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے قرض کی ادائیگی کے وقت سے پہلے تنگدست کو مہلت دی اسے روزانہ اتنا مال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے وقتِ ادائیگی کے بعد مہلت دی اسے روزانہ اس سے دُگنا مال صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر، رقم ۶۶۷۶، ج ۴، ص ۲۴۲)

(۶۵۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اسکی دعائیں قبول ہوں اور پریشانیاں دور ہوں تو اسے چاہیے کہ تنگدست کو مہلت دیا کرے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر، رقم ۶۶۶۴، ج ۴، ص ۲۳۹)

(۶۵۸)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحب جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مسجد میں تشریف لائے تو زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرما رہے تھے، ''جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کمی کی اللہ عزوجل اسے جہنم کی گرمی سے بچائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر، رقم ۶۶۶۶، جلد ۴، ص ۲۴۰)

ایک روایت میں ہے کہ ''رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں یہ کہتے ہوئے داخل ہوئے کہ ''تم میں سے کون اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اسے جہنم کی گرمی سے بچائے؟'' ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سب اسے پسند کرتے ہیں۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''جس نے تنگدست کو مہلت دی یا اس کے قرض میں کمی کی اللہ عزوجل اسے جہنم کی گرمی سے بچائے گا۔''

(۶۵۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خاتم المُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے تنگ دست کو اس کی کشادگی تک مہلت دی اللہ عزوجل اسے اپنے گناہ سے توبہ کرنے تک کی مہلت عطا فرمائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، رقم ۶۶۷۵، ج ۴، ص ۲۴۲)

(۶۶۰)...... حضرتِ سیدنا شدّاد بن اَوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے تنگ دست کو مہلت دی یا اپنا قرض اس پر صدقہ کر دیا، اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے (اپنے عرش) کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من فرج عن معسر، رقم ۶۶۷۱، ج ۴، ص ۲۴۱)

(۶۶۱)...... حضرتِ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک قرضدار کو بلایا تو وہ چھپ گیا۔ پھر جب آپ کی اس سے ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگا، ''میں تنگدست ہوں۔'' تو آپ نے پوچھا، ''کیا تم اس بات پر اللہ عزوجل کی قسم کھا سکتے ہو؟'' اس نے کہا، ''میں اللہ عزوجل کی قسم کھاتا ہوں۔'' یہ سن کر آپ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عزوجل اسے قیامت کی پریشانیوں سے نجات عطا فرمائے تو اسے چاہیے کہ تنگدست کی پریشانی دور کرے یا اس کے قرض میں کمی کر دے۔'' (مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، رقم ۱۵۶۳، ص ۸۴۶)

(۶۶۲)...... حضرتِ سیدنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں ایک ایسے بندے کو پیش کیا جائے گا جسے (دنیا میں) کثیر مال سے نوازا گیا تھا۔ اللہ عزوجل اس سے دریافت فرمائے گا ''تو نے دنیا میں کیا کیا؟'' پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا۝ (پ۵، النساء: ۴۲) ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

(پھر فرمایا)، ''تو وہ عرض کرے گا'' اے میرے رب عزوجل! تو نے دنیا میں مجھے مال عطا فرمایا تھا اور میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کیا کرتا تھا، لوگوں سے نرمی برتنا میری عادت تھی لہٰذا میں مالدار کے لئے آسانی کرتا اور تنگدست کو مہلت دیا کرتا تھا۔'' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا ''میں اس بات (یعنی نرمی) کا تجھ سے زیادہ حقدار ہوں۔'' پھر فرشتوں سے فرمائے گا ''میرے اس بندے سے چشم پوشی کرو۔'' حضرتِ سیدنا عُقْبَہ بن عامر اور ابومسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہنِ اقدس سے اسی طرح سنا ہے۔ (مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، رقم ۱۵۶۰، ص ۸۴۴)

(٦٦٣)...... حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تم سے پہلی امتوں کے ایک شخص کی روح سے فرشتوں کی ملاقات ہوئی تو انہوں نے اس سے پوچھا، ''کیا تو نے کوئی اچھا کام کیا ہے؟'' اس نے جواب دیا، ''نہیں۔'' فرشتوں نے کہا، ''یاد کرو۔'' اس نے کہا، ''میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے خادم سے کہہ دیا کرتا تھا کہ تنگ دست کو مہلت دیا کرو اور مالدار سے چشم پوشی کرو۔'' تو اللہ عزوجل نے فرمایا، ''اسے معاف کردو۔''

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص کا انتقال ہوا تو اسے جنت میں داخل کر دیا گیا۔ اس سے پوچھا گیا، ''تو کیا عمل کرتا تھا؟'' تو اس نے یاد کیا یا اسے یاد دلایا گیا تو اس نے کہا، ''میں لوگوں کے ساتھ خرید وفروخت کیا کرتا تو تنگدست کو مہلت دیتا اور درہم ودینار یا نقدی میں نرمی کیا کرتا تھا۔'' (مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، رقم ۱۵۶۰، ص ۸۴۴)

(٦٦٤)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے خادم سے کہتا کہ جب تم کسی تنگدست کے پاس جاؤ تو اس سے چشم پوشی کیا کرو شاید کہ اللہ عزوجل ہمیں معاف فرما دے تو جب وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ عزوجل نے اسے معاف فرما دیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''ایک شخص جس نے کبھی کوئی اچھا عمل نہ کیا تھا، لوگوں کو قرض دیا کرتا تو اپنے قاصد سے کہا کرتا ''قرض دار جو کچھ آسانی سے دے اسے لیا کرو اور جس میں قرضدار کو دشواری ہو اسے چھوڑ دیا کرو اور چشم پوشی کرو شاید اللہ عزوجل ہمیں معاف فرما دے۔'' جب اس کا انتقال ہوا تو اللہ عزوجل نے اس سے فرمایا، ''کیا تو نے کبھی کوئی اچھا عمل کیا؟'' تو اس نے عرض کیا، ''نہیں، مگر میرا ایک غلام تھا اور میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا، جب میں اسے قرض کا تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو اسے کہتا جو آسانی سے ملے وہ لے لو اور جس میں قرضدار کو دشواری ہو اسے چھوڑ دو اور چشم پوشی کرو، شاید اللہ عزوجل ہم سے درگزر فرمائے۔'' تو اللہ عزوجل نے اس سے فرمایا، ''بے شک میں نے تجھے معاف کر دیا۔''

(سنن النسائی، کتاب البیوع، باب حسن المعاملۃ والرفق فی المطالبۃ، ج ۷، رقم ۱۵۶۲، ص ۸۴۵)

\=== \=== \===

قرض دینے کا ثواب

(٦٦٥)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان کو دومرتبہ قرض دیتا ہے اسے دونوں مرتبہ دیئے جانے والے قرض کے عوض اتنی ہی رقم ایک مرتبہ صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، رقم ۲۴۳۰، ج ۳، ص ۱۵۳)

ایک روایت میں ہے کہ ''ہر قرض صدقہ ہے۔''

(٦٦٦)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''معراج کی رات میں نے جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گُنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گُنا۔'' (ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب القرض، رقم ۲۴۳۰، ج ۳، ص ۱۵۴)

(٦٦٧)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ایک شخص جنت میں داخل ہوا تو اس نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض کا اٹھارہ گنا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۷۹۷۶، ج ۸، ص ۲۴۹)

(٦٦٨)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو کسی کو چاندی (یعنی روپے وغیرہ) قرض دے یا دودھ کا جانور عاریۃً دے یا کسی کو راستہ بتائے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب العاریۃ، باب ذکر تفضل اللہ جل وعلا...الخ، رقم ۵۰۷۴، ج ۷، ص ۲۲۸)

ادا کرنے کی نیت سے قرض لینے کا ثواب

(۶۶۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے لوگوں سے مال لیا اور اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ عزوجل اسکی طرف سے ادا فرما دے گا اور جس نے لوگوں سے مال لیا اور وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے تو اللہ عزوجل اسے ضائع کر دے گا۔''

(بخاری، کتاب الاستقراض، باب من اخذ اموال الناس، رقم ۲۳۸۷، ج ۲، ص ۱۰۵)

(۶۷۰)...... حضرتِ سیدنا عمران بن حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدتنا اُمّ المومنین مَیْمُونہ رضی اللہ عنہا کثرت سے قرض لیا کرتی تھیں۔ ان کے گھر والوں نے انہیں اس معاملہ میں ملامت کی اور ان پر ناراض ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ''میں قرض لینا ہرگز نہ چھوڑوں گی کیونکہ میں نے اپنے خلیل اور مخلص رفیق صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے،'' کہ جو کسی سے قرض لیتا ہے اور دل میں وہ قرض ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اللہ عزوجل اسکی طرف سے دنیا ہی میں قرض ادا فرما دے گا۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البیوع، باب الدیوف، رقم ۵۰۱۹، ج ۷، ص ۲۴۹)

(۶۷۱)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کثرت سے قرض لیا کرتی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا سے کہا گیا ''آپ قرض کس لئے لیتی ہیں حالانکہ آپ کو اسکی ضرورت نہیں؟'' آپ نے فرمایا، ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو ادائے قرض کی نیت رکھتا ہو اللہ عزوجل کی طرف سے اسکی مدد کی جاتی ہے۔'' تو میں اس مدد کی طلب گار ہوں۔''

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ عزوجل کی طرف سے اسکی مدد کی جاتی ہے اور اللہ عزوجل اس بندے کے لئے رزق کا سبب پیدا فرما دیتا ہے۔''

(مسند احمد، رقم ۲۴۴۹۳، ج ۹، ص ۳۴۶)

(۶۷۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل قرض کی ادائیگی تک قرض لینے والے کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے۔''

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما اپنے خازن سے فرمایا کرتے کہ جاؤ میرے لئے قرض لے کر آؤ کیونکہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنی ہے میں پسند کرتا ہوں کہ میں اس حال میں رات گزاروں کہ اللہ عزوجل میرے ساتھ ہو۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب من ادان دینا وھو ینوعا، رقم ۲۴۰۹، ج ۳، ص ۱۴۳)

(۶۷۳)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''میری امت میں سے جس نے قرض لیا پھر اسکی ادائیگی کے لئے کوشش کی پھر اسے ادا کرنے سے پہلے ہی مرگیا تو میں اس کا ولی ہوں۔'' (مسند احمد، رقم ۲۴۵۰۹، ج ۹، ص ۳۵۰)

(۶۷۴)...... حضرتِ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام حضرت قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے قرض لیا اور وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ اسے ادا کرنے کے معاملہ میں حریص ہے پھر وہ اسے ادا کئے بغیر مرگیا تو اللہ عزوجل اس بات پر قادر ہے کہ اس کے قرض خواہ کو اپنے پسندیدہ انعامات کے ذریعے راضی کردے اور مرنے والے کی مغفرت فرمادے اور جس نے قرض لیا اور وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے پھر وہ اسے ادا کئے بغیر مرگیا تو اس سے پوچھا جائے گا، کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ ہم فلاں کو تجھ سے اس کا پورا حق لے کر نہ دیں گے؟ پھر اسکی نیکیوں میں سے کچھ نیکیاں لے لی جائیں گی اور قرض خواہ کی نیکیوں میں قرض کے بدلے کے طور پر ڈال دی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو قرض خواہ کے گناہ اس کے نامۂ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب البیوع، باب الترہیب من الدین، رقم ۱۲، ج ۲، ص ۳۷۲)

(۶۷۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اس حالت میں مرگیا کہ اس پر ایک دینار یا ایک درہم کا قرض ہو تو وہ قرض اس کی نیکیوں میں سے وصول کیا جائے گا کیونکہ قیامت کے دن درہم و دینار نہیں ہوں گے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الصدقات، باب التشدید فی الدین، رقم ۲۴۱۴، ج ۳، ص ۱۴۵)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرضدار دو طرح کے ہیں، پہلا وہ جو مرگیا لیکن ادائے قرض کی نیت رکھتا تھا تو اس کا ولی میں ہوں، دوسرا وہ جو مرگیا لیکن قرض ادا کرنے کی نیت نہیں رکھتا تھا تو یہ وہی شخص ہے جس کی نیکیاں لے لی جائیں گی کیونکہ اس دن درہم و دینار نہیں ہوں گے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب البیوع، باب الترہیب من الدین الخ، رقم ۱۳، ج ۲، ص ۳۷۳)

(۶۷۶)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے قرض لیا اور دل میں اسے ادا کرنے کی

نیت رکھتا ہو پھر وہ مرگیا تو اللہ عزوجل اسے معاف فرمادے گا اور اس کے قرض خواہ کو اسکی مرضی کے مطابق کچھ دے کر راضی کردے گا اور جس نے قرض لیا اور اس کے دل میں اسے ادا کرنے کا ارادہ نہیں ہے پھر وہ مرگیا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے قرض خواہ کے لیے اس سے تقاضا کرے گا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۷۹۳۷، ج۸، ص۲۴۰)

(۶۷۷)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،'' قیامت کے دن اللہ عزوجل قرض دار کو اپنی بارگاہ میں کھڑا کرکے پوچھے گا،'' اے ابن آدم! تو نے یہ قرض کیوں لیا اور لوگوں کے حقوق کیوں ضائع کئے ؟'' تو وہ عرض کرے گا،'' اے میرے رب عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں نے جب یہ مال لیا تو نہ اسے کھایا نہ ہی اس کے ذریعہ پیا اور نہ اسے پہنا اور نہ ہی اسے ضائع کیا مگر میرا مال جل گیا یا چوری ہوگیا یا اس کی قیمت میں کمی ہوگئی۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا ،'' میرے بندے نے سچ کہا، میں اس بات کا حق دار ہوں کہ اس کی طرف سے قرض ادا کروں۔'' پھر اللہ عزوجل کوئی چیز منگوا کر اس کی میزان کے ایک پلڑے میں رکھ دے گا تو اس کی نیکیاں اس کے گناہوں پر غالب آجائیں گی اور وہ شخص رحمتِ الٰہی عزوجل سے جنت میں داخل ہوجائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب فی من نوی قضی دینہ واھتم بہ، رقم ۶۶۶۲، ج۴، ص۲۳۸)

(۶۷۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا تذکرہ کرکے فرمایا کہ'' اس نے بنی اسرئیل کے کسی شخص سے ایک ہزار دینار بطور قرض مانگے تو اس شخص نے مطالبہ کیا،'' میرے پاس کوئی گواہ لاؤ تاکہ میں انہیں گواہ بنالوں۔'' تو قرض دار نے کہا،'' اللہ عزوجل کی گواہی کافی ہے۔'' قرض خواہ نے کہا،'' کوئی ضامن لے کر آؤ۔'' قرض دار نے کہا،'' اللہ عزوجل کی ضمانت کافی ہے۔'' قرض خواہ نے کہا،'' تم سچ کہتے ہو۔'' پھر اس نے ایک مقررہ مدت تک کے لئے اس شخص کو ایک ہزار دینار دے دیئے۔

پھر یہ شخص سمندری سفر پر روانہ ہوگیا اور اپنا کام پورا کرکے کسی کشتی کو تلاش کرنے لگا تاکہ اس پر سوار ہوکر مقررہ مدت پوری ہونے تک قرض کی ادائیگی کے لئے اس شخص کے پاس جائے مگر اسے کوئی کشتی نہ ملی۔ (بالآخر) اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کرکے ایک ہزار دینار اور قرض خواہ کے نام ایک خط اس سوراخ میں ڈالے اور اسے بند کردیا۔ پھر وہ لکڑی لے کر سمندر کے کنارے آیا اور یہ دعا مانگی،'' اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ جب میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار قرض مانگا تو

اس نے مجھ سے گواہ مانگا تھا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ عزوجل کی گواہی کافی ہے تو وہ تیرے گواہ ہونے پر راضی ہوگیا تھا پھر اس نے مجھ سے ضامن طلب کیا تو میں نے کہا تھا کہ اللہ عزوجل کی ضمانت کافی ہے تو وہ تیری ضمانت پر راضی ہوگیا اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ میں نے کشتی کے حصول کے لئے کوشش کی تاکہ یہ مال اس کے مالک تک پہنچا سکوں مگر میں اس میں کامیاب نہ ہوسکا، لہذا! اب میں اس امانت کو تیرے سپرد کر رہا ہوں۔''

یہ کہہ کر اس نے لکڑی کو سمندر میں پھینک دیا اور اپنے شہر جانے کے لئے کشتی کی تلاش میں دوبارہ نکل کھڑا ہوا۔ دوسری جانب وہ شخص جس نے اسے قرض دیا تھا، دوسرے کنارے پر آیا کہ شاید کوئی سفینہ اس کے مال کو لے کر آئے۔ اچانک اس نے اسی لکڑی کو دیکھا جس میں قرض دار نے مال چھپایا تھا۔ اس نے وہ لکڑی اٹھالی تاکہ گھر میں ایندھن کے طور پر استعمال کرسکے۔ جب اس نے لکڑی کو کاٹا تو اس میں سے مال اور (اس کے نام لکھی گئی) تحریر برآمد ہوئی۔ اس کے بعد قرض دار ایک ہزار دینار لے کر آیا اور کہنے لگا، ''اللہ عزوجل کی قسم! میں تیرا مال واپس کرنے تیرے پاس آنے کے لیے مسلسل کشتی کی تلاش میں تھا مگر مجھے آنے کے لئے کوئی کشتی نہ مل سکی۔'' یہ سن کر قرض خواہ نے کہا، ''بے شک اللہ عزوجل نے تیری طرف سے وہ مال ادا کردیا ہے جو تو نے لکڑی میں ڈال کر بھیجا تھا۔'' یہ سن کر وہ اپنے ایک ہزار دینار لے کر خوشی خوشی لوٹ گیا۔

(بخاری، کتاب الکفالۃ، باب الکفالۃ فی القرض، رقم ۲۲۹۱، ج۲ ص ۷۳)

روزے کا ثواب

روزہ رکھنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَالصّٰٓئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۝ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا،

كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِیْٓـٴًـۢا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ۝ (پ۲۹، الحاقۃ: ۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

حضرتِ سیدنا وکیع علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں، ''گزرے ہوئے دنوں'' سے مراد روزوں کے دن ہیں کہ لوگ ان میں کھانا پینا چھوڑ دیتے ہیں۔''

(۶۷۹)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام رَیّان ہے، اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے ان کے سوا کوئی داخل نہ ہوسکے گا، جب دوسرے لوگ اس میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے تو یہ دروازہ بند ہوجائے گا اور وہ اس میں داخل نہ ہوسکیں گے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''جب آخری روزہ دار اس میں داخل ہوجائے گا تو اس دروازے کو بند کردیا جائے گا پھر انہیں پاکیزہ شراب پلائی جائے گی اور جسے (پاکیزہ) شراب پلائی جائے گی اسے کبھی پیاس نہ لگے گی۔''

(مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، رقم ۱۱۵۲، ص ۵۸۱)

(۶۸۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بندے کا ہر عمل اپنے لئے ہے مگر روزہ میرے

لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا اور روزہ ڈھال ہے لہذا جب تم میں سے کوئی روزہ رکھے تو ہرگز فحش گوئی نہ کرے اور نہ ہی شور مچائے اور اگر کوئی اسے گالی دے یا اس کے ساتھ جھگڑا کرے تو اس سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں، اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے، روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں، پہلی اس وقت جب وہ افطاری کرتا ہے اور دوسری اس وقت جب وہ اپنے اللہ عزوجل سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزہ پر خوش ہوگا۔'' (مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، رقم ۱۱۵۱، ص ۵۸۰)

ایک روایت میں ہے کہ ابن آدم کے ہر عمل پر نیکیوں میں سے دس سے سات سو گنا اضافہ کیا جاتا ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے مگر روزہ میرے لئے ہے اور اس کی جزا میں خود دوں گا کیونکہ بندہ میرے لئے اپنی خواہشات اور کھانے کو چھوڑ دیتا ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک افطاری کے وقت دوسری اپنے رب عزوجل سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، رقم ۱۱۵۱، ص ۵۸۰)

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ بیشک تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے، ''ہر نیکی کا ثواب دس سے سات سو گنا ہے اور روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔'' (پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) ''روزہ جہنم سے ڈھال ہے اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے۔ اگر تم میں سے کسی روزہ دار کے ساتھ کوئی شخص جہالت کا معاملہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ اس جاہل سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ ''ابن آدم کے عمل پر دس سے سات سو گنا نیکیاں ہیں مگر روزے میرے لئے ہیں اور انکی جزا میں خود ہی دوں گا کہ میرا بندہ میرے لئے اپنے کھانے، پینے، لذتوں اور بیوی کو چھوڑتا ہے۔'' (پھر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا) ''روزہ دار کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں، ایک افطاری کے وقت اور دوسری اپنے رب عزوجل سے ملاقات کے وقت۔'' (المرجع السابق)

(۶۸۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اعمال کی تعداد اللہ عزوجل کے نزدیک سات ہے، ان میں سے دو عمل واجب کرنے والے ہیں، دو عمل ایسے ہیں جن کا ثواب ایک گُنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب دس گُنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب سات سو گُنا ہے اور ایک عمل ایسا ہے جس کا ثواب اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا، واجب کرنے والے دو عمل یہ ہیں، پہلا وہ شخص جو اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے کہ اس طرح اخلاص کے ساتھ اس کی عبادت کرتا ہو کہ کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جنت

واجب ہو جاتی ہے اور دوسرا وہ شخص جو اللہ عزوجل سے اس حال میں ملے کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو اس کے لئے جہنم واجب ہو جاتی ہے اور جو برا عمل کرے اس کے لئے بری جزا ہے اور جو نیک عمل کا ارادہ کرے پھر اسے نہ کر سکے تو اسے اس کا ثواب دیا جائے گا اور جو ایک نیکی کرے اسے دس نیکیوں کا ثواب دیا جائے گا اور جو اپنا مال راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرے گا اس کے خرچ سے ثواب کو بڑھا دیا جائے گا، ایک درہم کا سات سو گنا اور ایک دینار کا سات سو گنا ثواب دیا جائے گا اور روزہ اللہ عزوجل کے لئے ہے اور روزہ دار کے ثواب کو اللہ عزوجل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔'' (شعب الایمان، باب فی الصیام، رقم ۳۵۸۹، ج ۳، ص ۲۹۸)

(۶۸۲)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! مجھے کوئی عمل بتایئے۔'' ارشاد فرمایا، ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا عمل کوئی نہیں۔'' میں نے پھر عرض کیا، ''مجھے کوئی عمل بتایئے۔'' فرمایا، ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس جیسا کوئی عمل نہیں۔'' میں نے پھر عرض کیا، ''مجھے کوئی عمل بتایئے۔'' فرمایا، ''روزے رکھا کرو کیونکہ اس کا کوئی مثل نہیں۔'' (نسائی، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، ج ۴، ص ۱۶۶)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کسی ایسے کام کا حکم دیجئے جس کے ذریعے اللہ عزوجل مجھے نفع دے۔'' فرمایا، ''روزے کو اپنے اوپر لازم کر لو کیونکہ اس کا کوئی مثل نہیں۔'' (نسائی، کتاب الصیام، باب فضل الصیام، ج ۴، ص ۱۶۶)

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسا عمل بتایئے جس کے سبب جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' فرمایا، ''روزے کو خود پر لازم کر لو کیونکہ اس کے مثل کوئی عمل نہیں۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصوم، باب فضل صوم، رقم ۳۴۱۶، ج ۵، ص ۱۷۹)

راوی کہتے ہیں کہ ''حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر دن کے وقت مہمان کی آمد کے علاوہ کبھی دھواں نہ دیکھا گیا۔''

(۶۸۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جہاد کیا کرو خود کفیل ہو جاؤ گے، روزے رکھو تندرست ہو جاؤ گے اور سفر کیا کرو غنی ہو جاؤ گے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی فضل الصیام، رقم ۵۰۷۴، ج ۳، ص ۴۱۶)

(۶۸۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے اور روزہ آدھا صبر ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الصوم زکوۃ الجسد، رقم ۱۷۴۵، جلد ۲، ص ۳۴۶)

(۶۸۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''روزہ ڈھال ہے اور جہنم سے بچاؤ کے لئے مضبوط قلعہ ہے۔''
(مسند احمد، رقم ۹۲۳۶، ج ۳، ص ۳۶۷)

(۶۸۶)...... حضرتِ سیدنا عثمان بن ابو عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس طرح تم میں سے کسی کے پاس لڑائی میں بچاؤ کے لئے ڈھال ہوتی ہے اسی طرح روزہ جہنم سے تمہاری ڈھال ہے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا بہترین روزے ہیں۔''
(ابن خزیمہ، کتاب الصوم، رقم ۲۱۲۵، ج ۳، ص ۳۰۱)

(۶۸۷)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''روزہ ایک ایسی ڈھال ہے جو بندے کو جہنم سے بچاتی ہے۔''
(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی فضل صوم، رقم ۵۰۷۷، ج ۳، ص ۴۱۸)

(۶۸۸)...... حضرتِ سیدنا کَعب بن عُجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اے کَعب بن عجرہ! جانے والے دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ جو اپنی جان کو آزاد کرانے کے لئے جاتا ہے اور اسے آزاد کرا لیتا ہے اور دوسرا وہ، جو جاتا ہے تو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔'' پھر فرمایا، ''اے کَعب بن عجرہ! نماز قُرب کا ذریعہ ہے اور روزہ ڈھال ہے اور صدقہ خطاؤں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے چٹان سے برف پھسل جاتی ہے۔''
(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب السیر، رقم ۴۴۹۷، ج ۷، ص ۴۴)

(۶۸۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ رَبُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''روزے اور قرآن قیامت کے دن بندے کے لئے شفاعت کریں گے، روزہ کہے گا، ''اے رب عزوجل! میں نے اسے کھانے اور خواہشات پوری کرنے سے روکے رکھا لہذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔'' اور قرآن کہے گا، ''میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا لہذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔'' تو ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔''
(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی فضل الصوم، رقم ۵۰۸۱، ج ۳، ص ۴۱۹)

(۶۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اگر کوئی شخص ایک دن نفلی روزہ رکھے پھر

اسے زمین بھر سونا بھی دے دیا جائے تب بھی اس کا ثواب قیامت کے دن ہی پورا ہوگا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی فضل الصوم، رقم ۵۰۹۲، ج ۳، ص ۴۲۳)

(۶۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ عزوجل اسے جہنم سے اتنا دور کر دیتا ہے جتنا فاصلہ ایک کوا بچپن سے بوڑھا ہو کر مرنے تک مسلسل اُڑتے ہوئے طے کر سکتا ہے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۱۰۸۱۰، ج ۳، ص ۶۱۹)

(۶۹۲)...... حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے میرے سینے سے ٹیک لگائی اور ارشاد فرمایا، ''جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا اور اسی پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ عزوجل کی رضا چاہتے ہوئے کسی دن روزہ رکھے پھر اسی پر اس کا خاتمہ ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے صدقہ کرے اور اسی پر اس کا خاتمہ ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۲۳۳۷۴، ج ۹، ص ۹۰)

(۶۹۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک سمندری جہاد میں بھیجا۔ ایک اندھیری رات میں جب کشتی کے بادبان اٹھا دیئے گئے تو ہاتفِ غیب سے ایک آواز آئی، ''اے سفینہ والو! رکو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے اپنے ذمۂ کرم پر کیا لیا ہے؟'' حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، ''اگر تم بتا سکتے ہو تو ضرور بتاؤ۔'' اس نے کہا، ''اللہ عزوجل نے اپنے ذمۂ کرم پر لے لیا ہے کہ جو شدید گرمی کے دن اپنے آپ کو اللہ عزوجل کے لئے پیاسا رکھے گا اللہ عزوجل اسے سخت پیاس والے دن (یعنی قیامت) میں سیراب کرے گا۔''

امام ابوبکر عبداللہ المعروف ابن ابی الدنیا ''کتاب الجوع'' میں فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ خاص ایسے شدید گرمی والے دن بھی روزہ رکھا کرتے کہ گرمی کی شدت کی وجہ سے انسان اپنے فاضل کپڑے اتارنے پر مجبور ہو جائے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی الصوم مطلقا، رقم ۱۸، ج ۲، ص ۵۱)

===☆===☆===☆===

رمضان میں روزہ رکھنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۝ (پ۲،البقرۃ:۱۸۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیز گاری ملے۔''

(۶۹۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے گا اس کے پچھلے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔'' (صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب الترغیب فی قیام رمضان الخ، رقم ۷۶۰، ص۳۸۲)

(۶۹۵)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے حقوق کو پہچانا اور ان کی حفاظت کی تو اس کے پچھلے گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصیام، باب الترغیب فی صیام رمضان احتسابا، رقم ۴، ج۲، ص۵۵)

(۶۹۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''پانچوں نمازیں اور جمعہ اگلے جمعہ تک اور رمضان اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ ہے جب کہ بندہ کبیرہ گناہوں کا ارتکاب نہ کرے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب الصلوات الخمس الخ، رقم ۲۳۳، ص۱۴۴)

(۶۹۷)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن مُرَّہ جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ قُضاعہ قبیلے کے ایک شخص نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور پانچوں نمازیں پڑھتا ہوں اور رمضان کے روزے رکھتا ہوں اور اس میں قیام کرتا ہوں اور زکوٰۃ ادا کرتا ہوں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو یہ کام کرتے ہوئے مرے گا وہ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الصیام، باب فضل الصیام رقم ۳۴۲۹، ج۵، ص۱۸۴)

گزشتہ صفحات میں حضرتِ سیدنا عُمیر لیثی رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ ''بیشک اللہ عزوجل کے دوست وہی ہیں جو نماز پڑھیں، اللہ عزوجل کی فرض کردہ پانچوں نمازیں قائم کریں، حصولِ ثواب کے لئے رمضان کے روزے رکھیں اور زکوٰۃ ادا کریں۔''

(۶۹۸)...... حضرتِ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''منبر کے قریب آجاؤ۔'' چنانچہ ہم وہاں حاضر ہوگئے۔ جب آپ نے پہلے زینہ پر قدم رکھا تو فرمایا ''آمین'' اور جب دوسرے زینہ پر قدم رکھا تو فرمایا ''آمین'' اور جب تیسرے زینہ پر قدم رکھا تو فرمایا ''آمین۔'' جب آپ نے منبر سے نزول فرمایا تو ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج ہم نے آپ سے وہ بات سنی ہے جو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔'' ارشاد فرمایا، ''جبرائیل علیہ السلام میرے سامنے حاضر ہوئے اور کہا کہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا پھر اس کی مغفرت نہ ہوئی وہ رحمت سے محروم ہو، تو میں نے آمین کہا، جب میں نے دوسرے زینہ پر قدم رکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے کہا جس کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو اور وہ درود پاک نہ پڑھے وہ رحمت سے محروم ہو تو میں نے آمین کہا پھر جب میں نے تیسرے زینہ پر قدم رکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا جس کے پاس اس کے والدین یا ان میں سے ایک بڑھاپے کو پہنچا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کرایا تو وہ رحمت سے محروم ہے، تو میں نے کہا ''آمین۔''

(مستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب لعن اللہ العاق لوالدیہ الخ، رقم ۷۳۳۸، ج ۵، ص ۲۱۲)

(۶۹۹)...... اسی روایت کو ابن خزیمہ اور ابن حبان رحمہما اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔

(۷۰۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ ماہ رمضان آگیا جس کے روزے اللہ عزوجل نے تم پر فرض کئے ہیں، اس مہینے میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور اس مہینے میں سرکش شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے، اس مہینے میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس رات کی بھلائی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔''

(سنن نسائی، کتاب الصیام، باب فضل شہر رمضان، جلد ۴، ص ۱۲۹)

(۷۰۱)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان آیا تو شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک یہ مہینہ تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے جو اس کی خیر سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا اور اس کی بھلائی سے بدنصیب ہی محروم رہتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی فضل شہر رمضان، رقم ۱۶۴۴، ج ۲، ص ۲۹۸)

(۷۰۲)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتمُ الْمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''یہ رمضان تمہارے پاس آگیا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے

ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے، محروم ہے وہ شخص جس نے رمضان کو پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی کہ جب اس کی رمضان میں مغفرت نہ ہوئی تو پھر کب ہوگی؟'' (مجمع الزوائد، کتاب الصیام باب فی شھور البرکۃ وفضل شھر رمضان، رقم ۴۷۸۸، ج ۳، ص ۳۴۵)

(۷۰۳)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رمضان کی آمد کے بعد ایک دن فرمایا، ''تمہارے پاس برکتوں والا مہینہ رمضان آگیا، اللہ عزوجل اس مہینے میں تمہیں ڈھانپ دیتا ہے پھر رحمت نازل فرماتا ہے اور گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور اس مہینے میں دعا قبول فرماتا ہے اللہ عزوجل تمہاری نیکیوں کی طرف دیکھتا ہے اور تم پر فرشتوں کے سامنے فخر فرماتا ہے، لہذا! اس مہینے میں اپنی جانب سے اللہ عزوجل کو بھلائی دکھاؤ کیونکہ بدبخت وہی ہے جو اس مہینے میں اللہ عزوجل کی رحمت سے محروم رہا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصیام باب فی شھور البرکۃ وفضل شھر رمضان، رقم ۴۷۸۳، ج ۳، ص ۳۴۴)

(۷۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور آخری رات تک ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور جو بندہ اس مہینے کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ہر سجدے کے عوض پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے جنت میں سرخ یاقوت کا ایک گھر بنا دیا جاتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی ملمع کاری ہوگی اور اس پر سرخ یاقُوت جڑے ہوں گے، جب بندہ رمضان کے پہلے دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس کے پچھلے رمضان کے پہلے دن کے روزے تک کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے روزانہ ستر ہزار فرشتے فجر کی نَماز سے غروبِ آفتاب تک استغفار کرتے ہیں اور اسے رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں سجدہ کرنے پر جنت میں ایک ایسا درخت عطا کیا جاتا ہے جس کے سایہ میں کوئی سوار پانچ سو سال تک چلتا رہے۔'' (شعب الایمان، فضائل شھر رمضان، باب فی الصیام، رقم ۳۶۳۵، ج ۳، ص ۳۱۴)

(۷۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''یہ مہینہ تمہارے قریب آگیا، خدا عزوجل کی قسم! مسلمانوں پر کوئی مہینہ ایسا نہیں گزرا جو اِن کے لئے اس مہینہ سے بہتر ہو اور منافقین پر کوئی ایسا مہینہ نہیں گزرا جو اِن کے لئے اس مہینے سے بدتر ہو، خدا عزوجل کی قسم! اللہ عزوجل اس مہینہ کا ثواب اور نوافل اس کی آمد سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے اور اس مہینے کا گناہ اور محرومی اس مہینے کی آمد سے پہلے ہی لکھ دیتا ہے اور اسی وجہ سے مومن اس مہینے میں عبادت میں اضافہ کر دیتا ہے اور منافق اس مہینے میں مومنین

کو غفلت میں ڈالنے اور ان کے راز ظاہر کرنے میں اضافہ کر دیتا ہے۔''

(ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فی فضل شہر رمضان، رقم ۱۸۸۴، ج ۳، ص ۱۸۸)

(۷۰۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑ لیا جاتا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ رحمت (یعنی جنت) کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الصیام، باب فضل شہر رمضان، رقم ۱۰۷۹، ص ۵۴۳)

(۷۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور شریر جِنّوں کو بیڑیوں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر ان میں سے کوئی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے پھر کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور اللہ عزوجل جہنم سے بے شمار لوگوں کو آزادی عطا فرماتا ہے اور ایسا ہر رات میں ہوتا ہے۔ اور ایک منادی ندا کرتا ہے: ''اے بھلائی کے طلب گار! متوجہ ہو جا اور اے شر کے طلب گار! اپنے شر سے باز آ۔''

(ابن خزیمہ، کتاب الصیام، رقم ۱۸۸۳، ج ۳، ص ۱۸۸)

(۷۰۸)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے ایک دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور جہنم کے تمام دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور پورا مہینہ ان میں سے ایک دروازہ بھی نہیں کھولا جاتا اور شریر جنات کو باندھ دیا جاتا ہے اور روزانہ رات کو آسمان سے ایک منادی طلوعِ فجر تک ندا کرتا ہے: ''اے خیر کے طلب گار! متوجہ ہو جا اور خوشخبری لے لے اور اے شر کے طلب گار! شر سے باز آ اور اپنی آنکھیں کھول، ہے کوئی مغفرت چاہنے والا تاکہ اس کی مغفرت کی جائے، ہے کوئی توبہ کرنے والا تاکہ ہم اس کی توبہ قبول فرمائیں، ہے کوئی دعا مانگنے والا تاکہ ہم اس کی دعا قبول فرمائیں، ہے کوئی ہم سے مانگنے والا تاکہ ہم اسے اس کی مراد عطا فرمائیں، اور اللہ عزوجل رمضان کی ہر رات میں افطاری کے وقت ساٹھ ہزار افراد کو جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو جتنے افراد کو پورے رمضان میں جہنم سے آزاد کیا گیا ان کی تعداد کے برابر افراد کو جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی الصیام، رقم ۳۶۰۶، ج ۳، ص ۳۰۴)

(۷۰۹)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمَامَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ تعالیٰ روزانہ افطاری کے وقت ایک تعداد کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے۔''
(المعجم الکبیر، رقم ۸۰۸۹، ج ۸، ص ۲۸۴)

(۷۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابو سَعِید رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل رمضان کے ہر دن اور ہر رات میں ایک تعداد کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور رمضان کے ہر دن اور رات میں مسلمان کی دعا قبول کی جاتی ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صیام رمضان الخ، رقم ۲۷، ج ۲، ص ۶۳)

(۷۱۱)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ الْمبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''میری امت کو رمضان میں پانچ ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو عطا نہیں کی گئیں، پہلی: یہ کہ جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو اللہ عزوجل ان پر نظرِ رحمت فرماتا ہے اور جس کی طرف اللہ عزوجل نظرِ رحمت فرمائے اسے کبھی عذاب نہیں دے گا، دوسری: یہ کہ شام کے وقت ان کے منہ کی بو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہوتی ہے، تیسری: یہ کہ ملائکہ ہر دن اور رات میں ان کے لئے استغفار کرتے ہیں، چوتھی: یہ کہ اللہ عزوجل اپنی جنت کو حکم دیتا ہے کہ تیار ہو جا اور میرے بندوں کے لئے سنور جا' قریب ہے کہ وہ دنیا کی تھکن مٹانے کے لئے میرے گھر اور میری کریمی کے سائے میں آرام کریں، پانچویں: یہ کہ جب رمضان کی آخری رات ہوتی ہے تو ان سب کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' کسی نے عرض کیا، ''کیا آخری رات سے مراد لیلۃ القدر ہے؟'' فرمایا، ''نہیں! کیا تم نہیں جانتے کہ مزدور جب کام مکمل کر کے فارغ ہو جاتا ہے تو اسے پورا بدلہ دیا جاتا ہے۔'' (شعب الایمان، باب الصیام، فصل فضائل شہر رمضان، رقم ۳۶۰۳، ج ۳، ص ۳۰۳)

(۷۱۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''میری امت کو رمضان میں پانچ ایسی خصلتیں عطا کی گئیں ہیں جو ان سے پہلے کسی امت کو عطا نہیں کی گئیں، روزے دار کے منہ کی بُو اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور انکے افطار کرنے تک مچھلیاں ان کے لئے استغفار کرتی ہیں اور اللہ عزوجل روزانہ اپنی جنت کو سجاتا ہے اور فرماتا ہے کہ ''عنقریب میرے نیک بندوں سے تکلیف اٹھالی جائے گی اور وہ تیری طرف آئیں گے'' اور اس میں سرکش شیاطین کو قید کردیا جاتا ہے اور وہ رمضان میں اس کام کے لئے ہرگز کوئی راہ نہیں پاتے جس میں وہ رمضان کے علاوہ مصروف ہوتے تھے اور رمضان کی آخری رات میں ساری امت کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ آخری رات شب قدر ہے؟'' فرمایا'' نہیں، مزدور کو پوری مزدوری اسی وقت دی جاتی ہے جب وہ اپنا کام پورا کرلیتا ہے۔'' (مسند احمد، رقم ۷۹۲۲، ج ۳، ص ۱۴۴)

(۷۱۳)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''اے لوگو! ایک عظمت و برکت والا مہینہ تمہارے پاس آ گیا ہے، اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے، اس کے روزے اللہ عزوجل نے فرض فرمائے ہیں، اس کی رات میں قیام کرنا نفل ہے، جو اس میں کوئی نیکی کا کام کرے گا گویا اس نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں کوئی فرض ادا کیا اور جو اس مہینے میں فرض ادا کرے گا گویا اس نے رمضان کے علاوہ کسی اور مہینے میں ستر فرض ادا کئے، یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، یہ رحم کرنے کا مہینہ ہے، یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کے رزق میں اضافہ کر دیا جاتا ہے، جس نے روزہ دار کو روزہ افطار کروایا اس کے گناہوں کی مغفرت ہو جاتی ہے اور اسے جہنم سے آزاد کر دیا جاتا ہے اور اسے روزے دار کا ثواب دیا جاتا ہے اور روزے دار کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہیں کی جاتی۔''

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک روزے دار کو افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل یہ ثواب تو اس شخص کو بھی عطا فرمائے گا جو کسی روزے دار کو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا دودھ کی لسی کے ذریعے افطار کرائے گا۔'' پھر فرمایا، ''اس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے آزادی کا ہے، جو اس مہینے میں اپنے غلاموں کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ عزوجل اس کی مغفرت فرما دے گا اور اسے جہنم سے آزاد فرما دے گا، اس مہینے میں چار کام کثرت سے کیا کرو، ان میں سے دو خصلتیں تو وہ ہیں جن کے ذریعے تم اپنے رب عزوجل کو راضی کر سکتے ہو اور دو خصلتیں وہ ہیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے، وہ دو خصلتیں جن کے ذریعے تم اپنے رب عزوجل کو راضی کر سکتے ہو، وہ یہ ہیں (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود نہیں (۲) اور اللہ عزوجل سے استغفار کرنا اور وہ دو خصلتیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے، وہ یہ ہیں (۱) اللہ عزوجل سے جنت کا سوال کرنا اور (۲) جہنم سے پناہ طلب کرنا، اور جو کسی روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ عزوجل اسے میرے حوض سے ایسا گھونٹ پلائے گا جس کے بعد اسے پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔'' (ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شہر رمضان، رقم ۱۸۸۷، ج ۳، ص ۱۹۱)

(۷۱۴)...... حضرتِ سیدنا ابو مسعود غِفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن رمضان کا چاند نظر آنے کے بعد شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اگر بندے جان لیں کہ رمضان میں کیا ہے تو میری امت ضرور یہ تمنا کرتی کہ پورا سال رمضان ہو۔'' بنوخُزاعہ کے ایک شخص نے عرض کیا، ''یا نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہمیں کچھ بتائیے۔'' ارشاد فرمایا،

''بیشک سال کی ابتداء سے لے کر آخر تک جنت کو رمضان کیلئے سجایا جاتا ہے، جب رمضان کا پہلا دن آتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اور جنت کے درختوں کے پتے ہلنا شروع ہو جاتے ہیں تو حُورِ عِین ان کی طرف دیکھ کر عرض کرتی ہیں، ''یارب عزوجل! ہمارے لئے اس مہینے میں اپنے بندوں میں سے کچھ شوہر بنادے جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں۔'' پھر فرمایا، ''جو بندہ رمضان کے ایک دن کا روزہ رکھتا ہے موتیوں کے ایک خیمے میں اس کا نکاح حورِعین میں سے ایک حور کے ساتھ کر دیا جاتا ہے جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۝ (پ۲۷، الرحمٰن:۷۲) ترجمۂ کنزالایمان: حوریں ہیں خیموں میں پردہ نشین۔

ان میں سے ہر حور پر ستر حُلّے ہوتے ہیں جن میں ہر ایک کا رنگ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے اور انہیں ستر رنگوں کی خوشبو عطا کی جاتی ہے اور ہر خوشبو کا رنگ دوسری سے مختلف ہوتا ہے اور ان میں سے ہر عورت کے ساتھ ستر ہزار کنیزیں کام کاج کے لئے ہوتی ہیں اور ان کے ساتھ ستر ہزار غِلمان (یعنی غلام) ہوتے ہیں اور ہر غلمان کے پاس سونے کا ایک برتن ہوتا ہے جن میں ایک قسم کا کھانا ہوتا ہے جس کے ہر لقمے کا ذائقہ دوسرے سے جدا ہوتا ہے اور ان میں سے ہر عورت کے لئے سرخ یاقوت کے ستر تخت ہوتے ہیں اور ہر تخت پر ستر قالین ہوتے ہیں جن کا اندرونی حصہ اِسْتَبْرَق (یعنی سبز ریشم) کا ہوتا ہے اور ہر قالین پر ستر تکیے ہوتے ہیں اور ان کے شوہر کو اتنے ہی موتیوں سے مزیّن سرخ یاقوت کے تخت عطا کئے جاتے ہیں اور سونے کے دو کنگن پہنائے جاتے ہیں اور یہ فضیلت اسے رمضان کا ہر روزہ رکھنے پر عطا کی جاتی ہے جبکہ دیگر نیکیوں کا ثواب اس کے علاوہ ہے۔''

(ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر تزیین الجنۃ شھر رمضان، رقم ۱۸۸۶، ج۳، ص۱۹۰)

(۷۱۵) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، اَنیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''بے شک جنت کو ایک سال کی ابتداء سے دوسرے سال تک رمضان کی آمد کے لئے ''بخور'' کی دھونی دی جاتی ہے اور سجایا جاتا ہے پھر جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جسے ''مُثِیرَہ'' کہا جاتا ہے تو جنت کے پتے اور دروازوں کے پٹ ہلنے لگتے ہیں اور اس سے ایسی دلکش آواز پیدا ہوتی ہے کہ اس جیسی آواز کسی نے نہ سنی ہوگی تو حورعین باہر نکلتی ہیں اور جنت کی بالکونیوں پر کھڑی ہو کر ندا کرتی ہیں، ''کوئی ہے اللہ عزوجل کو پکارنے والا تاکہ وہ اس کی شادی کرائے؟'' پھر وہ پوچھتی ہیں، ''اے رضوانِ جنت! یہ کون سی رات ہے؟'' تو حضرتِ رضوان علیہ السلام ان کی ندا پر لبیک کہتے ہوئے جواب دیتے ہیں، ''یہ رمضان کی پہلی رات ہے، امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روزہ داروں کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے

گئے ہیں۔''

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''اے رضوان! جنت کے دروازے کھول دو، اے مالک علیہ السلام! جہنم کے دروازے بند کردو، اے جبرائیل علیہ السلام! زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو زنجیروں سے باندھ کر سمندر میں ڈال دو تاکہ وہ میرے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے روزوں میں فساد نہ ڈالیں۔'' پھر اللہ عزوجل رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو تین مرتبہ یہ ندا کرنے کا حکم ارشاد فرماتا ہے، ''کوئی ہے مانگنے والا جسے میں اس کی مراد عطا کروں، کوئی ہے توبہ کرنے والا جس کی توبہ قبول کروں، کوئی ہے مغفرت چاہنے والا جسے میں بخش دوں، کون ہے جو ایسے غنی کو قرض دے جو محتاج نہیں اور ایسا عطا فرمانے والا کہ ذرہ بھر کمی نہ کرے......

اور اللہ عزوجل رمضان کے ہر دن میں افطاری کے وقت دس لاکھ ایسے بندوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوتی ہے پھر جب رمضان کا آخری دن آتا ہے تو اللہ عزوجل رمضان کے پہلے دن سے آخری دن تک آزاد کئے گئے بندوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور جب شبِ قدر آتی ہے تو اللہ عزوجل جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیتا ہے تو وہ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں اور ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جسے وہ کعبے کی چھت پہ گاڑ دیتے ہیں ، جبرائیل علیہ السلام کے سو پر ہیں ان میں سے دو پر ایسے ہیں جنہیں وہ صرف اسی رات میں پھیلاتے ہیں اور وہ مشرق ومغرب کو ڈھانپ لیتے ہیں، جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو اس رات میں طلوعِ فجر تک ہر کھڑے اور بیٹھے ہوئے اور نماز پڑھنے والے اور ذکر کرنے والے کو سلام کرنے اور ان کے ساتھ مصافحہ کرنے اور ان کی دعاؤں پر آمین کہنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

جب فجر طلوع ہو جاتی ہے تو جبرائیل علیہ السلام ندا فرماتے ہیں، ''اے فرشتو! واپس چلو، واپس چلو۔'' تو وہ عرض کرتے ہیں، ''اے جبرائیل! اللہ عزوجل نے امتِ احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مؤمنین کی حاجتوں کے بارے میں کیا فیصلہ کیا؟'' تو جبرائیل علیہ السلام کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے اس رات میں ان پر نظرِ رحمت فرمائی اور چار شخصوں کے سوا سب کی مغفرت فرما دی ۔'' راوی کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ چار شخص کون ہیں؟'' فرمایا، '' شراب کا عادی، والدین کا نافرمان، قطع رحمی کرنے والا اور مُشاحن۔'' ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مشاحن کون ہے؟'' فرمایا: ''اپنے بھائی سے بغض رکھنے والا۔''

پھر عید الفطر کی رات آجاتی ہے جسے لیلۃ الجائزۃ (یعنی انعام کی رات) کہا جاتا ہے اور جب عید الفطر کا دن آتا ہے تو اللہ عزوجل ملائکہ کو ہر شہر میں بھیجتا ہے تو وہ زمین پر اتر کر راستوں کے کناروں پر کھڑے ہو کر ندا کرتے ہیں اور ان کی آواز اللہ عزوجل کی

مخلوق میں سے جن وانس کے علاوہ سب سنتے ہیں ، وہ کہتے ہیں کہ ''اے امت محمد یہ! رب کریم عزوجل کی طرف نکلو جو بڑے گناہوں کومعاف فرمانے والا ہے۔'' جب وہ عیدگاہ کی طرف نکلتے ہیں تو اللہ عزوجل ملائکہ سے فرماتا ہے کہ ''مزدور جب اپنا کام پورا کرلے تو اس کی جزا کیا ہے؟'' ملائکہ عرض کرتے ہیں، ''اے ہمارے معبود اور ہمارے مالک عزوجل! اس کی جزا یہ ہے کہ تو اسے پوری اجرت عطا فرمائے۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''اے میرے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی رضا اور مغفرت کو ان کے رمضان میں روزے رکھنے اور قیام کرنے کا ثواب بنادیا۔'' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تم اکٹھے ہوکر اپنی آخرت کیلئے مجھ سے جو کچھ بھی مانگو گے میں تمہیں ضرور عطا فرماؤں گا اور اپنی دنیا کے لئے جو کچھ مانگو گے تو اس میں سے جو تمہارے لئے بہتر ہوگا وہ تمہیں عطا فرماؤں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہارے عیبوں پر پردہ ڈالوں گا، مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہیں حقداروں کے سامنے ہرگز رُسوا اور ذلیل نہیں کروں گا، مغفرت یافتہ لوٹ جاؤ تم نے مجھے راضی کرلیا اور میں تم سے راضی ہوگیا۔'' پھر فرشتے اللہ عزوجل کی اس امت کے لئے ان کے رمضان کے بعد افطار کرنے پر کی جانے والی عطا پر خوشیاں مناتے ہیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صیام رمضان احتسابا، رقم ۲۳، ج۲، ص۶۰ بتغیر قلیل)

=== === ===

رمضان کی راتوں میں طلبِ ثواب کی نیت سے قیام کرنے والے کا ثواب

(۷۱۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم صحابہ کرام علیہم الرضوان کو رمضان کی راتوں میں قیام کرنے کا تاکیدی حکم نہ فرماتے بلکہ ترغیب دیتے ہوئے فرماتے کہ جو رمضان میں ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ قیام کرے گا اس کے پچھلے تمام گناہ مٹا دیئے جائیں گے۔'' (صحیح البخاری، کتاب صلاۃ التراویح، رقم ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ج ۱، ص ۶۵۸)

(۷۱۷)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے رمضان کو دوسرے مہینوں پر فضیلت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''جو رمضان میں ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ قیام کرے گا (یعنی عبادت کرے گا) گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل نے رمضان کے روزے فرض کئے ہیں اور میں نے اس میں قیام کرنے کو تمہارے لئے سنت بنایا اور جس نے رمضان میں ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ قیام کیا تو گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (سنن نسائی، کتاب الصیام، ج ۴، ص ۱۵۸)

گزشتہ صفحات میں حضرتِ سیدنا ابو سَعِید خُدری رضی اللہ عنہ کی روایت گزر چکی ہے، ''جو بندۂ مومن رمضان کی کسی رات میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر سجدے کے عوض اس کے لئے پندرہ سو نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے لئے سرخ یاقوت کا ایک محل بناتا ہے جس کے ساٹھ ہزار دروازے ہوتے ہیں اور ہر دروازے پر سونے کی ملمع کاری ہوگی اور اس پر سرخ یاقوت جڑے ہوں گے۔''

===

شب قدر میں قیام کرنے والے کا ثواب

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے،

اِنَّـآ اَنْزَلْنٰـهُ فِیْ لَیْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِیْنَ ۝ (پ ۲۵، الدخان: ۳)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے اسے برکت والی رات میں اُتارا بے شک ہم ڈر سنانے والے ہیں۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا،

اِنَّـآ اَنْزَلْنٰـهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ج مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ۝ هِیَ ج حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝ (پ ۳۰، القدر: ۱، ۵)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہم نے اسے شبِ قدر میں اتارا اور تم نے کیا جانا کیا شبِ قدر شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر اس میں فرشتے اور جبریل اترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کیلئے وہ سلامتی ہے صبح چمکنے تک۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۷۱۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے شبِ قدر میں ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (صحیح البخاری، کتاب فضل لیلۃ القدر، باب فضل لیلۃ القدر، رقم ۲۰۱۴، ج ۱، ص ۶۶۰)

ایک اور روایت میں ہے، ''اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، رقم ۲، ج ۲، ص ۵۴)

(۷۱۹) ...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ہمیں شبِ قدر کے بارے میں خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''یہ رمضان کے آخری عشرے میں اکیسویں، تئیسویں، پچیسویں، ستائیسوں، انتیسویں یا رمضان کی آخری رات ہے، جو اس میں ثواب کی نیت کے ساتھ قیام کرے گا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔'' (مسند احمد، رقم ۲۲۸۰۵، ج ۸، ص ۴۰۸)

سحری کرنے کا ثواب

(۷۲۰)...... حضرتِ سیدنا اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب برکۃ السحور، رقم ۱۹۲۳، ج۱، ص۶۳۳)

(۷۲۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر برکت نازل کرتے ہیں۔'' (مجمع الزوائد، رقم ۴۸۴۲، ج۳، ص۳۵۹)

(۷۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سحری سے دن کے روزوں پر مدد حاصل کرو اور دن کے قیلولہ (یعنی آرام) سے رات کے قیام پر مدد حاصل کرو۔'' (ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب الامر بالاستعانۃ علی الصوم بالسحور، رقم ۱۹۳۹، ج۳، ص۲۱۴)

(۷۲۳)...... ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سحری تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ''بیشک یہ برکت ہے جو اللہ عزوجل نے تمہیں عطا فرمائی ہے لہذا! اسے نہ چھوڑا کرو۔'' (نسائی، کتاب الصوم، باب فضل السحور، ج۴، ص۱۴۵)

(۷۲۴)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سحری ساری کی ساری برکت ہے لہذا! اسے نہ چھوڑا کرو اگرچہ تم میں سے کوئی پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لیا کرے کیونکہ اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے سحری کرنے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔'' (مسند احمد، رقم ۱۱۰۸۶، ج۴، ص۲۶)

(۷۲۵)...... حضرتِ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھے رمضان میں سحری کرنے کے لئے بلایا اور ارشاد فرمایا، ''مبارک ناشتے کی طرف آؤ۔''
(ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب ذکر الدلیل، رقم ۱۹۳۸، ج۳، ص۲۱۴)

(۷۲۶)...... حضرتِ سیدنا سَلْمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''برکت تین چیزوں میں ہے جماعت، ثَرید اور سحری میں۔''
(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، رقم ۳، ج۲، ص۸۹)

(۷۲۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تین شخص ایسے ہیں اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان پر کھانے کا حساب نہیں ہوگا جبکہ کھانا حلال ہو، روزہ دار، سحری کرنے والا اور اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والا ۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی السحور، رقم ۹، ج ۲، ص ۹۰)

(۷۲۸)...... حضرتِ سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کھجور بہترین سحری ہے۔'' اور فرمایا کہ ''اللہ عزوجل سحری کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۶۶۸۹، ج ۷، ص ۱۵۹)

✡ ===✡ ===✡ ===✡

افطار میں جلدی کرنے کا ثواب

(۷۲۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بیشک مجھے اپنے بندوں میں سے افطاری میں جلدی کرنے والے پسند ہیں۔'' (ابن خزیمہ، جماع ابواب وقت الافطار، باب ذکر حب اللہ عزوجل المعجلین للافطار، رقم ۲۰۶۲، ج۳، ص۲۷۶)

(۷۳۰)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''میری امت اس وقت تک میری سنت پر قائم رہے گی جب تک افطاری کرنے کے لئے ستاروں کے نکلنے کا انتظار نہ کرے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الصوم، باب الافطار وتعجیلہ، رقم ۳۵۰۱، ج۵، ص۲۰۹)

(۷۳۱)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جب تک لوگ افطاری میں جلدی کرتے رہیں گے، خیر پر قائم رہیں گے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الصیام، باب تعجیل الافطار، رقم ۱۹۵۷، ج۱، ص۶۴۵)

(۷۳۲)...... حضرتِ سیدنا یَعلٰی بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''تین کام اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے، افطاری میں جلدی کرنا سحری میں تاخیر کرنا اور نماز میں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر رکھنا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۶۷۶، ج۲۲، ص۲۶۳)

روزے دار کو افطاری کرانے کا ثواب

گزشتہ صفحات میں حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث گزر چکی ،جس میں یہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ ''جس نے رمضان میں کسی روزے دار کو افطاری کرائی ،اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ،اسے جہنم سے آزاد کردیا جاتا ہے اور اسے روزے دار کا ثواب دیا جاتا ہے جبکہ روزے دار کے ثواب میں بھی کمی نہیں کی جاتی ۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم !ہم میں سے ہر ایک روزے دار کو افطاری کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل یہ ثواب اسے بھی عطا فرمائے گا جو کسی روزے دار کو ایک کھجور یا ایک گھونٹ پانی یا دودھ کی لسی کے ذریعے افطاری کرائے گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صیام الرمضان، رقم ۱۳، ج ۲، ص ۵۷)

(۷۳۳)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم ،رسول اکرم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے روزے دار کو حلال کھانے یا پانی سے افطاری کرائی تو ملائکہ رمضان کی ساعتوں میں اس پر رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جبرائیل علیہ السلام شبِ قدر میں اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۶۱۶۲، ج ۶، ص ۲۶۱)

(۷۳۴)...... حضرتِ سیدنا زید بن خالد جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جو کسی روزے دار کو افطاری کرائے گا اسے روزہ دار کا ثواب دیا جائے گا اور روزہ دار کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ کی جائے گی۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی ثواب من افطر صائما، رقم ۱۷۴۶، ج ۲، ص ۳۴۷)

(۷۳۵)...... حضرتِ سیدنا زید بن خالد جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے غازی کو سامانِ جہاد فراہم کیا اور حاجی کو زادِ راہ دیا یا اس کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کی یا کسی روزہ دار کو افطاری کرائی تو اسے ان کی مثل ثواب دیا جائے گا اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔''

(ابن خزیمہ، جماع وقت الافطار، باب اعطاء مفطر الصائم، رقم ۲۰۶۴، ج ۳، ص ۲۷۷)

(۷۳۶)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا، ''کون سا صدقہ افضل ہے؟'' تو فرمایا، ''رمضان میں صدقہ کرنا۔''

(ترمذی، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل الصدقۃ، رقم ۶۶۳، ج ۲، ص ۱۴۶)

دوسروں کو کھاتا دیکھ کر صبر کرنے والے روزہ دار کا ثواب

(۷۳۷)...... حضرت ام عمارہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ سیِّدُ المبلغین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میرے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا تو ارشاد فرمایا، ''تم بھی کھاؤ۔'' میں نے عرض کیا، ''میں روزے سے ہوں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جب تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے فرشتے اس روزے دار کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''کھانے والا جب تک پیٹ بھر لے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الصوم، باب فضل الصوم، رقم ۳۴۲۱، ج ۵، ص ۱۸۱)

(۷۳۸)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، ''اے بلال! آؤ ناشتہ کریں۔'' تو حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ''میں روزہ سے ہوں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''ہم اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال رضی اللہ عنہ کا رزق جنت میں بڑھ رہا ہے۔'' پھر فرمایا، ''اے بلال! کیا تمہیں معلوم ہے کہ جتنی دیر تک روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جاتا ہے تو اس کی ہڈیاں تسبیح کرتی ہیں اور ملائکہ اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔'' (ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فی الصائم اذا اکل عندہ، رقم ۱۷۴۹، ج ۲، ص ۳۴۸)

صدقہ فطر کا ثواب

(۷۳۹)...... حضرتِ سیدنا کثیر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا گیا،

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۙ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ؕ (پ۳۰، الاعلیٰ: ۱۴،۱۳)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔''

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''یہ آیت صدقہ فطر کے بارے میں نازل ہوئی۔''

(ابن خزیمہ، جماع ابواب قسم الصدقات، باب ذکر ثناء اللہ عزوجل علی مودی صدقۃ الفطر، رقم ۲۳۹۷، ج۴، ص۹۰)

(۷۴۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر چھوٹے یا بڑے، آزاد یا غلام، مرد یا عورت، غنی یا فقیر[1] میں سے ہر ایک پر نصف صاع گندم یا جَو (صدقہ فطر) ہے، غنی کو تو اللہ عزوجل برکت عطا فرمائے گا جبکہ فقیر کو اللہ عزوجل اس سے زیادہ عطا فرمائے گا جو کچھ اس نے راہِ خدا عزوجل میں دیا۔''

(سنن ابی داود، کتاب الزکاۃ، باب من روی نصف صاع من قمح، رقم ۱۶۱۹، ج۲، ص۱۶۱)

(۷۴۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے روزہ دار کی لغو اور بدکلامی کے کفارے اور مساکین کو کھلانے کے لئے صدقہ فطر کو فرض فرمایا ہے، اس لئے اگر اسے نمازِ عید سے پہلے ادا کیا جائے تو یہ ایک مقبول صدقہ ہے اور نمازِ عید کے بعد ادا کیا جائے تو یہ عام صدقوں میں سے ایک صدقہ ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزکاۃ، باب صدقۃ الفطر، رقم ۱۸۲۷، ج۲، ص۳۹۵)

===۞===۞===۞===

[1]...... اس حدیث سے بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ فقیر پر بھی صدقہ فطر واجب ہے مگر یہ حدیث قابلِ حجت نہیں کیونکہ اس کی سند میں نعمان ابن راشد ہے جو سخت ضعیف ہے، امام بخاری (علیہ الرحمہ) نے فرمایا کہ یہ وہمی ہے۔ امام احمد (علیہ الرحمہ) نے فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں پھر ان راوی کے نام میں بہت گفتگو ہے، عبدالرزاق (علیہ الرحمہ) نے یہ حدیث بسند صحیح ابن جریج عن ابن شہاب عن عبداللہ ابن ثعلبہ (رضی اللہ عنہم) روایت کی تو اس میں فقیر وغنی کا ذکر نہیں، صرف یہ ہے کہ ایک صاع گندم دو کی طرف سے ادا کرو۔ نیز اگر ہر فقیر وغنی پر صدقہ فطر واجب ہو جائے تو پھر فطرہ لینے والا کون ہوگا کیونکہ یہ تو اصول اسلام کے خلاف ہے کہ فقیر فطرہ دے بھی اور دوسروں کا فطرہ لے بھی۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۴۴) **فقیر کی تعریف:** فقیر وہ ہے کہ (الف) جس کے پاس کچھ نہ کچھ ہو مگر اتنا نہ ہو کہ نصاب کو پہنچ جائے (ب) یا نصاب کی قدر تو ہو مگر اس کی حاجت اصلیہ (یعنی ضروریاتِ زندگی) میں مستغرق (گھرا ہوا) ہو، مثلاً رہنے کے مکان، خانہ داری کا سامان، سواری کے جانور (یا اسکوٹر یا کار) کاریگروں کے اوزار، پہننے کے کپڑے، خدمت کے لئے لونڈی، غلام، علمی شغل رکھنے والے کے لئے اسلامی کتابیں جو اس کی ضرورت سے زائد نہ ہوں (ج) اسی طرح اگر مدیون (مقروض) ہے اور دین قرضہ نکالنے کے بعد نصاب باقی نہ رہے تو فقیر ہے اگرچہ اس کے پاس ایک تو کئی نصابیں ہوں۔

(بہارِ شریعت، ۱/۹۵۴)

عیدین کی راتوں میں عبادت کرنے کا ثواب

(۷۴۲)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی رات عبادت کی تو اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن دل مرجائیں گے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلاۃ، باب احیاء لیلتی العید، رقم ۳۲۰۳، ج۲، ص۴۲۰۷)

(۷۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے عیدین کی راتوں میں ثواب کی اُمید پر قیام (یعنی عبادت) کیا اس کا دل اس دن نہ مرے گا جس دن دل مرجائیں گے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب فیمن قام فی لیلتی العیدین، رقم ۱۷۸۲، ج۲، ص۳۶۵)

(۷۴۴)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے پانچ شب بیداری کی اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے، تَرْوِیَہ، عرفہ اور قربانی کی رات (یعنی آٹھویں، نویں اور دسویں ذوالحج) اور عید الفطر اور نصف شعبان کی رات۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب العیدین والاضحیہ، الترغیب فی احیاء لیلتی العیدین، رقم ۳، ج۲، ص۹۸)

اعتکاف کرنے کا ثواب

(۷۴۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بندے کا اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلنا اس کے لئے دس سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرتا ہے اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں بنادیتا ہے اور ان میں سے دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ مشرق ومغرب کے فاصلے سے زیادہ ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی الاعتکاف، رقم ۲، ج۲، ص۹۶)

(۷۴۶)...... حضرتِ سیدنا علی بن حسین اپنے والد سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نورِ

مُجسّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے رمضان میں دس دن اعتکاف کیا تو یہ اس کے لئے دو حج اور دو عمرے کرنے کی طرح ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الاعتکاف، رقم ۳۹۶۶، ج ۳، ص ۴۲۵)

شوال کے چھ روزے رکھنے کا ثواب

(۷۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو یہ اس کے لئے ساری زندگی روزے رکھنے کے برابر ہے۔'' (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال، رقم ۱۱۶۴، ص ۵۹۲)

(۷۴۸)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل نے ایک نیکی کو دس گنا کر دیا لہذا رمضان کا مہینہ دس مہینوں کے برابر ہے اور عید الفطر کے بعد چھ دن پورے سال کے برابر ہیں''۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ''رمضان کے روزے دس مہینوں کے روزوں کے برابر ہیں اور اس کے بعد چھ دن کے روزے دو مہینوں کے برابر ہیں تو یہ پورے سال کے روزے ہو گئے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم ست من شوال، رقم ۲، ج ۲، ص ۶۷)

(۷۴۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال کے چھ روزے رکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب فی من صام رمضان وستۃ ایام من شوال، رقم ۵۱۰۲، ج ۳، ص ۴۲۵)

عرفہ کے دن روزہ رکھنے کا ثواب

(۷۵۰)...... حضرتِ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم سے عرفہ (یعنی نو ذوالحجہ) کے دن کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ روزہ اگلے پچھلے ایک ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''مجھے اللہ عزوجل سے امید ہے کہ عرفہ کا روزہ اگلے اور پچھلے ایک ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ الخ، رقم ۱۱۶۲، ص ۵۹۰)

(۷۵۱)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جو عرفہ کے دن روزہ رکھتا ہے اس کے پے در پے دو سالوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صیام یوم عرفۃ، رقم ۴، ج ۲، ص ۶۸)

(۷۵۲)...... حضرتِ سیدنا سَعِید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرفہ کے دن روزہ رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''ہم یہ روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیات ظاہری میں ہم اسے دو سال کے روزوں کے برابر سمجھتے تھے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صیام یوم عرفۃ، رقم ۸، ج ۲، ص ۶۹)

(۷۵۳)...... حضرتِ سیدنا ابو سَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے عرفہ کے دن روزہ رکھا، اس کے ایک اگلے اور ایک پچھلے سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اس کے ایک سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب صیام یوم عرفۃ، رقم ۵۱۴۲، ج ۳، ص ۴۳۶)

(۷۵۴)...... حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرفہ کے دن ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ''مجھے پینے کے لئے کچھ دیجئے۔'' تو ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''اے لڑکے! اسے شہد پلاؤ۔'' پھر دریافت فرمایا: ''اے مسروق! تم نے روزہ نہیں رکھا؟'' تو میں نے عرض کیا: ''نہیں! مجھے خوف ہوا کہ کہیں آج عید الاضحیٰ کا دن نہ ہو۔'' تو ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: ''عرفہ تو وہ دن ہے جس دن حاکمِ اسلام کسی کو امیرِ حج مقرر کرے اور

قربانی کا دن وہ ہے جس دن حاکم اسلام قربانی کرے۔'' پھر فرمایا، ''اے مسروق! کیا تم نے نہیں سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے روزے کو ایک ہزار دن کے برابر سمجھتے تھے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب صیام یوم عرفۃ، رقم ۵۱۴۳، ج ۳، ص ۴۳۶)

ایک اور روایت میں ہے کہ ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ''شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم فرمایا کرتے تھے کہ عرفہ کا روزہ ایک ہزار دن کے روزوں کے برابر ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الصیام تخصیص یوم عرفۃ، رقم ۳۷۶۴، ج ۳، ص ۳۵۷)

محرم میں روزہ رکھنے کا ثواب

(۷۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ عزوجل کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب صوم المحرم، رقم ۱۱۶۳، ص ۵۹۱)

(۷۵۶)...... حضرتِ سیدنا جُندُب بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم فرمایا کرتے تھے، ''فرض نماز کے بعد سب سے افضل نماز رات کی نماز ہے اور رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ عزوجل کے اس مہینے کے ہیں جسے تم محرم کہتے ہو''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب الصیام فی شھر اللہ المحرم، رقم ۵۱۵۰، ج ۳، ص ۴۳۷)

(۷۵۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے عرفہ کے دن کا روزہ رکھا تو یہ اس کے لئے دو سالوں (کے گناہوں) کا کفارہ ہے اور جس نے محرم کے ایک دن کا روزہ رکھا تو اس کے ہر دن کا روزہ تیس دنوں (کے گناہوں) کا کفارہ ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۱۱۰۸۲، ج ۱۱، ص ۶۰)

☆===☆===☆===☆

یوم عاشوراء کے روزے کا ثواب

(۷۵۸)...... حضرتِ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا، ''یہ روزہ پچھلے ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ، رقم ۱۱۶۲، ص ۵۹۰)

(۷۵۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ماہ رمضان اور یوم عاشوراء کے علاوہ کسی دن کے روزے کو دوسرے دن کے روزے پر کوئی فضیلت حاصل نہیں۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۱۲۵۳، ج ۱۱، ص ۱۰۳)

(۷۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عاشوراء کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا، ''مجھے معلوم نہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عاشوراء اور ماہ رمضان کے علاوہ کسی دن یا مہینے کا روزہ اسکی دوسرے دنوں یا مہینوں پر فضیلت کی وجہ سے رکھا ہو۔'' (مسلم، کتاب الصیام، باب صوم یوم عاشوراء، رقم ۱۱۳۲، ص ۵۷۲)

شعبان اورشبِ براءت کی فضیلت

(۷۶۱)...... حضرتِ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے نہیں دیکھا جتنے روزے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شعبان میں رکھتے ہیں؟'' ارشاد فرمایا، ''یہ رجب اور رمضان کے بیچ کا مہینہ ہے اور لوگ اس سے غافل ہیں، اس مہینے میں ربُّ العٰلمین کی طرف اعمال اٹھائے جاتے ہیں، میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں اٹھائے جائیں کہ میں روزہ سے ہوں۔'' (سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۴، ص ۲۰۱)

(۷۶۲)...... اُمّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم پورے شعبان کے روزے رکھا کرتے تھے، میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کو تمام مہینوں میں سے شعبان کے روزے زیادہ پسند ہیں؟'' تو ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل اس مہینے میں پورے سال میں مرنے والوں کے نام لکھتا ہے اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ مجھے اس حال میں موت آئے کہ میں روزہ دار ہوں۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، رقم ۴، ج ۲، ص ۷۲)

(۷۶۳)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ ''رمضان کے بعد کون سا روزہ افضل ہے؟'' فرمایا، ''رمضان کی تعظیم کے لئے شعبان کا روزہ رکھنا۔'' پھر پوچھا گیا، ''سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟'' فرمایا، ''رمضان میں صدقہ کرنا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، رقم ۳، ج ۲، ص ۷۲)

(۷۶۴)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل نصف شعبان کی رات اپنی تمام مخلوق پر تَجَلّی فرماتا ہے، پھر مشرک اور بُغض رکھنے والے کے علاوہ اپنی ساری مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الادب ماجاء فی السمناء، رقم ۱۲۹۶۰، ج ۸، ص ۱۲۶)

(۷۶۵)...... حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل نصف شعبان کی رات اپنی تمام مخلوق پر نظر فرماتا ہے، پھر مشرک اور بُغض رکھنے والے کے علاوہ اپنی ساری مخلوق کی مغفرت فرما دیتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم ۱۳۹۰، ج ۲، ص ۱۶۲)

(۷۶۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل نصف شعبان کی رات اپنی تمام مخلوق پر نظر فرماتا ہے، پھر بُغض رکھنے والے اور کسی کو قتل کرنے والے کے علاوہ اپنے سب بندوں کی مغفرت فرما دیتا ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، رقم ۱۲، ج ۲، ص ۷۳)

(۷۶۷)...... حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جب نصف شعبان کی رات آئے تو اس کی رات میں قیام کیا کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھا کرو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ غروب آفتاب سے آسمانِ دنیا پر خاص تجلی فرماتا اور کہتا ہے: ''ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اس کی مغفرت فرماؤں، ہے کوئی رزق کا طلب گار کہ اسے رزق عطا فرماؤں، ہے کوئی مصیبت زدہ کہ اسے عافیت دوں، ہے کوئی ایسا! ہے کوئی ایسا۔۔!'' یہاں تک کہ فجر طلوع کر آتی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الصلاۃ، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم ۱۳۸۸، ج ۲، ص ۱۶۰)

(۷۶۸)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کیا کہ یہ نصف شعبان کی رات ہے اور اللہ عزوجل اس رات میں بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اور اللہ عزوجل اس رات میں مشرک، بُغض رکھنے والے اور قطع رحمی کرنے والے اور تکبر کی وجہ سے اپنے تہبند کو لٹکانے والے اور والدین کے نافرمان اور شراب کے عادی کی طرف نظر رحمت نہیں فرماتا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الصوم، باب الترغیب فی صوم شعبان، رقم ۱۱، ج ۲، ص ۷۳)

وضاحت:

بنوکلب عرب کا ایک بہت بڑا قبیلہ تھا اور سب سے زیادہ مویشی پالتا تھا۔

(۷۶۹)...... حضرتِ سیدنا کثیر بن مُرَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''نصف شعبان کی رات میں اللہ عزوجل مشرک اور بغض رکھنے والے کے علاوہ تمام اہلِ زمین کی مغفرت فرما دیتا ہے''۔

(شعب الایمان، باب فی الصیام ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، رقم ۳۸۳۸، ج ۳، ص ۳۸۵)

ایام بیض میں روزہ رکھنے کا ثواب

(۷۷۰)...... حضرتِ سیدنا عبدالملک بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ہمیں ایامِ بِیض یعنی تیرہ چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ یہ پوری زندگی کے روزوں کی طرح ہیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الصوم، باب فی صوم الثلاث من کل شھر، رقم ۲۴۴۹، ج ۲، ص ۴۸۲)

ایک اور روایت میں ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایام بیض کے تین روزے رکھنے کا حکم دیا کرتے اور فرمایا کرتے،''یہ ایک مہینے کے روزوں کے برابر ہے۔''(سنن انسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شھر، ج ۴، ص ۲۲۴)

(۷۷۱)...... حضرتِ سیدنا جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''ہر مہینے میں تین دن کے روزے یعنی تیرہویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ کے روزے ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔''

(سنن نسائی، کتاب الصیام، باب کیف یصوم ثلاثۃ ایام من کل شہر، ج ۴، ص ۲۲۱)

ہرماہ تین روزے رکھنے کا ثواب

(۷۷۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر مہینے تین دن روزے رکھنا پوری زندگی روزے رکھنے کی طرح ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الصوم، باب حق الجسم فی الصوم، رقم ۱۹۷۵، ج۱، ص۶۴۹)

(۷۷۳)...... حضرتِ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر مہینے تین دن کے روزے اور ایک رمضان کے روزے اگلے رمضان تک پوری زندگی کے روزوں کے برابر ہیں۔'' (مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر، رقم ۱۱۶۲، ص۵۹۰)

(۷۷۴)...... حضرتِ سیدنا قُرَّہ بن اِیاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر ماہ تین دن کے روزے پوری زندگی روزہ رکھنے اور افطار کے برابر ہے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الصوم، باب صوم التطوع، رقم ۳۶۴۵، ج۵، ص۲۶۴ رواہ عن معاویہ بن قرہ)

(۷۷۵)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ہر ماہ تین دن کے روزے رکھے تو یہ پورے سال کے روزے ہیں، اس بات کی تصدیق اللہ عزوجل کی کتاب میں یوں کی گئی ہے،

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا

ترجمۂ کنزالایمان: جو ایک نیکی لائے تو اس کے لیے اس جیسی دس ہیں۔

(پ۸، الانعام: ۱۶۰)

(جامع الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم ثلاثۃ (ایام) من کل شھر، رقم ۷۶۲، ج۲، ص۱۹۴)

(۷۷۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''حضرت نوح علیہ السلام عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے علاوہ پورا سال روزہ رکھتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام نصف سال روزہ رکھا کرتے تھے اور ابراہیم علیہ السلام ہر ماہ تین روزے رکھا کرتے اور انہیں پورا سال روزہ رکھنے اور افطاری کرنے کا ثواب ملتا تھا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب صیام ثلاثۃ ایام من کل شہر، رقم ۵۱۸۰، ج۳، ص۴۴۶)

(۷۷۷)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن شُرَحْبِیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافع

رنج وملال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص کا تذکرہ کیا گیا کہ وہ ہمیشہ روزے رکھتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو یہ اس کے لئے اچھا تھا (یعنی ہمیشہ روزے رکھنے کی صورت میں رات میں بھی کھانے کی کیا ضرورت ہے)۔''صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا،''اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن ناغہ کرے (یعنی نہ رکھے) تو؟'' ارشادفرمایا،''یہ بھی زیادہ ہے۔'' پھرعرض کیا گیا کہ''ایک روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے تو؟''فرمایا،''یہ بھی زیادہ ہے۔'' پھرفرمایا،''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سینہ کی کدورتوں کوکونسی چیز دور کرتی ہے؟(وہ)''ہر ماہ تین دن روزے رکھنا۔''

(سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم ثلثی الدھر، ج۴،ص۲۰۸)

(۷۷۸)......حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''صبر کے مہینے (یعنی رمضان) کے روزے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنا سینے کی بیماریوں (یعنی باطنی بیماریوں) کو دور کرتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصیام، باب صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر، رقم ۵۱۸۸، ج۳،ص۴۴۸)

(۷۷۹)......حضرتِ سیدتنا مَیْمُونہ بنت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں روزوں کے بارے میں بتائیے۔''فرمایا،''جو ہر مہینے میں تین دن روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوتو وہ ضرور رکھے کہ ہر دن کا روزہ دس گناہوں کا کفارہ ہے اور روزہ دار شخص گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے گا جیسے کپڑا پانی سے پاک ہوجاتا ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم۶۰، ج۲۵،ص۳۵)

(۷۸۰)......حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو میرے بارے میں بتایا گیا کہ میں کہتا ہوں کہ''جب تک زندہ رہوں گا دن میں روزہ رکھوں گا اور رات میں عبادت کیا کروں گا۔''تو آپ نے مجھ سے فرمایا،''کیا یہ بات تم نے ہی کہی ہے؟''میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ! میں نے ہی کہی ہے۔''تو آپ نے فرمایا،''تم اس کی طاقت نہ رکھ سکو گے لہذا! روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو، آرام بھی کرو اور قیام بھی کرو، ہر مہینے تین روزے رکھ لیا کرو کیونکہ ایک نیکی دس کے برابر ہے لہذا یہ ساری زندگی کے روزوں کے برابر ہونگے۔''

میں نے عرض کیا،''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔''ارشادفرمایا،''دو دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھو

ہے۔'' میں نے پھر عرض کیا، ''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا، ''ایک دن چھوڑ کر ایک دن روزہ رکھو، یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور یہ روزوں کا بہترین طریقہ ہے۔'' میں نے پھر عرض کیا، ''میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''ان روزوں سے افضل کوئی نہیں۔'' حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تین روزوں والا فرمان قبول کر لیتا تو یہ مجھے اپنے اہل اور مال سے زیادہ پسندیدہ ہوتا۔''

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''مجھے خبر ملی ہے کہ تم رات کو قیام کرتے ہو اور دن میں روزہ رکھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلّم! میں نیکی ہی کے ارادے سے ایسا کرتا ہوں۔'' فرمایا ''جو ہمیشہ روزہ رکھے اس کا کوئی روزہ نہیں مگر میں تمہیں صومِ دہر کے بارے میں بتاتا ہوں، (وہ یہ ہے کہ) ہر مہینے میں تین دن کے روزے رکھا کرو۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر ......الخ، رقم ۱۱۵۹، ص ۵۸۴)

۞===۞===۞===۞

پیر اور جمعرات کا روزہ رکھنے کی فضیلت

(۷۸۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کیے جاتے ہیں لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ جب میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزہ دار ہوں۔'' (ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم یوم الاثنین والخمیس، رقم ۷۴۷، ج ۲، ص ۱۸۷)

(۷۸۲)...... حضرتِ سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! جب آپ روزے رکھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم افطار نہ کریں گے (یعنی مسلسل روزے رکھیں گے) اور جب آپ روزے نہیں رکھتے ہیں تو ایسا لگتا ہے کہ سوائے دو دن کے کبھی روزے نہ رکھیں گے، اور دو دن ایسے ہیں کہ اگر آپ کے روزوں میں آجائیں تو ٹھیک ورنہ آپ ان دنوں کا روزہ ضرور رکھتے ہیں۔'' دریافت فرمایا، ''وہ کونسے دن ہیں؟'' میں نے عرض کیا، ''پیر اور جمعرات۔'' فرمایا ''یہ وہ دن ہیں جن میں ربُّ العالمین کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ میرے اعمال روزے کی حالت میں پیش کئے جائیں۔'' (سنن نسائی، کتاب الصیام، باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ج ۴، ص ۲۰۲)

(۷۸۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر پیر اور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو اللہ عزوجل ان میں مشرک کے علاوہ ہر شخص کی بخشش فرمادیتا ہے ماسوائے اس شخص کے جو اپنے بھائی سے بغض رکھتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب تک یہ دونوں صلح نہ کرلیں انہیں چھوڑ دو۔

ایک اور روایت میں ہے کہ پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں تو ہر اس بندے کی مغفرت کردی جاتی ہے جو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ماسوائے اس شخص کے جو اپنے کسی بھائی کے ساتھ قطع تعلقی کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ جب تک یہ صلح نہ کرلیں انہیں چھوڑ دو جب تک یہ صلح نہ کرلیں انہیں چھوڑ دو، جب تک یہ صلح نہ کرلیں انہیں چھوڑ دو۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب النھی عن الشحناء والتھاجر، رقم ۲۵۶۵، ص ۱۳۸۷)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ہر پیر اور جمعرات کا روزہ رکھتے ہیں۔'' فرمایا، ''اللہ عزوجل پیر اور جمعرات کے دن ہر مسلمان کی مغفرت فرمادیتا ہے مگر آپس میں جدائی رکھنے والوں کے بارے میں اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ان دونوں کو چھوڑ دو یہاں تک کہ صلح کرلیں۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب صیام یوم الاثنین والخمیس، رقم ۱۷۴۰، ج ۲، ص ۳۴۴)

(۷۸۴)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''پیراور جمعرات کے دن اعمال پیش کئے جاتے ہیں تو مغفرت چاہنے والے کی مغفرت کردی جاتی ہے اورتوبہ کرنے والے کی توبہ قبول کی جاتی ہے جبکہ آپس میں کینہ رکھنے والوں کوتوبہ کرنے تک مغفرت سے محروم کردیا جاتا ہے''۔ (المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، رقم ۷۴۱۹، ج۵، ص۳۰۵)

=== === ===

بدھ،جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنے کا ثواب

(۷۸۵)...... حضرتِ سیدنا مسلم قُرشی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے ساری زندگی روزے رکھنے کے بارے میں سوال کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''نہیں، تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے، رمضان کا روزہ رکھو اور اس کے بعد والے مہینے کے روزے اور ہر بدھ اور جمعرات کے روزے رکھا کرو تو گویا تم نے ساری زندگی روزے بھی رکھے اور افطار بھی کیا۔'' (جامع الترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی صوم الاربعاء والخمیس، رقم ۷۴۸، ج۲، ص۱۸۷)

(۷۸۶)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں موتی، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل بنائے گا اور اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جائے گی۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم ۲۵۴، ج۱، ص۸۷)

(۷۸۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک ایسا محل بنائے گا جس کا باہر اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم ۲۵۳، ج۱، ص۸۷)

(۷۸۸)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک ایسا محل بنائے گا جس کا باہر اندر سے اور اندرونی حصہ باہر سے نظر آئے گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۹۸۱، ج۸، ص۲۵۰)

(۷۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھا اس کے لئے جہنم سے آزادی لکھ دی جائے گی۔''
(مسند ابی یعلی الموصلی، مسند عبداللہ بن عمر، رقم ۵۶۱۰، ج۵، ص۱۱۵)

(۷۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُو دو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھا پھر جمعہ کے دن تھوڑا یا زیادہ صدقہ دیا تو اس کا ہر گناہ معاف کردیا جائے گا، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے گا جیسا اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (شعب الایمان، باب فی الصیام، رقم ۳۸۷۲، ج۳، ص۳۹۷)

ہر دوسرے دن روزہ رکھنے کا ثواب

(۷۹۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ'' مجھے خبر ملی ہے کہ تم دن میں روزہ رکھتے ہو اور رات میں قیام کرتے ہو، ایسا مت کرو کیونکہ تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، روزہ رکھو اور افطار بھی کرو اور ہر مہینے میں تین روزے رکھو یہ ساری زندگی روزہ رکھنے کے برابر ہے۔'' میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ میں اس سے زیادہ کی طاقت ہے۔'' فرمایا،'' تو پھر حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو کہ ایک دن روزہ رکھو ایک دن افطاری کرو (یعنی نہ رکھو)۔'' حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہا کرتے تھے کہ'' کاش! میں رخصت اختیار کر لیتا۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ'' حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں، آدھی زندگی روزہ رکھو یعنی ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔''

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا،'' ایک دن روزہ رکھو تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی ملے گا۔'' تو میں نے عرض کیا،'' میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا،'' دو دن روزہ رکھو تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی ملے گا۔'' میں نے عرض کیا،'' میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا،'' تین دن روزے رکھو تمہیں باقی دنوں کا بھی ثواب ملے گا۔'' میں نے عرض کیا کہ'' میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا،'' چار دن روزے رکھو تمہیں باقی دنوں کا ثواب بھی ملے گا۔'' میں نے عرض کیا،'' میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔'' فرمایا،'' اللہ عزوجل کے سب سے پسندیدہ روزے رکھو جو کہ حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں، آپ علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کیا کرتے تھے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ، رقم ۱۱۵۹، ص ۵۸۸)

اور ایک روایت میں ہے کہ'' ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطاری کرو اور یہ سب سے افضل روزے ہیں اور حضرت

داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں۔'' تو میں نے عرض کیا کہ ''میں اس سے زیادہ روزوں کی طاقت رکھتا ہوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس سے افضل کچھ نہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر......الخ، رقم ۱۱۵۹، ص ۵۸۴)

(۷۹۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ روزے حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں اور اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ نماز حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے، آپ علیہ السلام آدھی رات آرام فرماتے اور تہائی رات نماز پڑھتے اور رات کے چھٹے حصے میں آرام فرماتے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب النھی عن صوم الدھر لمن تضرر بہ......الخ، رقم ۱۱۵۹، ص ۵۸۷)

===

حج کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (پ۴،اٰل عمران:۹۷)

ترجمہ کنزالایمان: اوراللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جواس تک چل سکے۔

جبکہ ایک مقام پرارشادفرمایا،

وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ؕ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ؕ (پ۱،البقرۃ:۱۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے مرجع اور امان بنایا اور ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ۔

(۷۹۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا،''جس نے حج کیا اور کوئی جھگڑا یا گناہ نہ کیا تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسا اس دن تھا جب اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (بخاری، کتاب الحج، باب فضل حج المبرور، رقم ۱۵۲۱، ج۱، ص۵۱۲)

(۷۹۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلَّم سے عرض کیا گیا،''سب سے افضل عمل کونسا ہے؟'' فرمایا''اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔'' عرض کیا گیا''اس کے بعد؟'' فرمایا،''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔'' عرض کیا گیا،''پھر کونسا ؟'' فرمایا''حجِ مبرور کرنا۔'' (بخاری، کتاب الحج، باب فضل حج المبرور، رقم ۱۵۱۹، ج۱، ص۵۱۲)

(۷۹۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''ایک عمرہ اگلے عمرہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزاء جنت ہی ہے۔'' (بخاری، کتاب العمرۃ، باب وجوب العمرۃ، رقم ۱۷۷۳، ج۱، ص۵۸۶)

(۷۹۶)...... حضرتِ سیدنا ابن شماسہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالی عنہ پر نزع کا عالم طاری تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ دیر تک روتے رہے پھر فرمایا کہ''جب اللہ عزوجل نے

میرے دل میں اسلام کے لئے جگہ بنائی تو میں نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اپنا دایاں ہاتھ بڑھایئے تاکہ میں آپ کی بیعت کرلوں۔'' جب آپ نے اپنا دستِ اقدس بڑھایا تو میں نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اے عمرو! کیا ہوا؟''، میں نے عرض کیا، ''حضور! میرا ارادہ ہے کہ میں ایک شرط لگالوں۔'' فرمایا، ''کونسی شرط لگانا چاہتے ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''میری شرط یہ ہے کہ میری مغفرت ہوجائے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اے عمرو کیا تم نہیں جانتے کہ اسلام پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے اور ہجرت پچھلے گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پچھلے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

(مسلم، کتاب الایمان، باب کون الاسلام یھدم ما قبلہ، رقم ۱۲۱، ص ۷۴)

(۷۹۷)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! اسلام کیا ہے؟'' فرمایا، ''(اسلام یہ ہے کہ) تیرا دل جھک جائے اور مسلمان تیری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔'' اس نے عرض کیا، ''کونسا اسلام افضل ہے؟'' فرمایا، ''ایمان۔''، اس نے عرض کیا، ''ایمان کیا ہے؟'' فرمایا، ''تُو اللہ عزوجل اور اس کے ملائکہ اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں اور موت کے بعد اٹھنے پر یقین رکھے۔''

اس نے عرض کیا، ''کونسا ایمان افضل ہے؟'' فرمایا، ''ہجرت۔'' اس نے عرض کیا، ''ہجرت کیا ہے؟'' فرمایا، ''یہ کہ تو برائی کو چھوڑ دے۔'' اس نے عرض کیا، ''کونسی ہجرت افضل ہے؟'' فرمایا ''جہاد'' اس نے عرض کیا، ''جہاد کیا ہے؟'' فرمایا، ''جب کفار سے جنگ ہو تو ان سے قتال کرو۔'' پھر اس نے عرض کیا، ''کون سا جہاد افضل ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''جس میں مجاہد کی ٹانگ کاٹ دی جائے اور خون بہا دیا جائے پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اور یہاں دو عمل ہیں جو دیگر تمام اعمال سے افضل ہیں سوائے اس کے جو ان کی مثل عمل کرے۔ (۱) حج مبرور (۲) مبرور عمرہ۔'' (مسند احمد، حدیث زید بن خالد الجھنی، رقم ۱۷۰۲۴، ج ۶، ص ۵۸)

(۷۹۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے افضل عمل وہ ایمان ہے جس میں شک نہ ہو، اور وہ جنگ ہے جس میں خیانت نہ ہو اور حج مبرور۔''

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''ایک مبرور حج ایک سال کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجھاد، رقم ۴۵۷۸، ج ۷، ص ۵۹)

(۷۹۹)...... حضرتِ سیدنا ماعز رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سوال کیا گیا کہ ''سب سے افضل عمل کونسا ہے؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''ایک اللہ عزوجل پر ایمان لانا پھر حج مبرور کرنا تمام اعمال پر ایسی فضیلت رکھتے ہیں جیسے سورج طلوع ہونے اور غروب کے درمیان ہوتا ہے۔'' (مسند احمد، حدیث ماعز رضی اللہ عنہ، رقم ۱۹۰۳۲، ج ۷، ص ۲۳)

(۸۰۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کرو کیونکہ یہ دونوں اعمال فقر اور گناہوں کو ایسے دور کردیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے زنگ کو دور کردیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت کے سوا کچھ نہیں۔''

(سنن ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ، رقم ۸۱۰، ج ۲، ص ۲۱۸)

(۸۰۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''حج مبرور کا ثواب جنت سے کم کچھ نہیں۔'' عرض کیا گیا،''مبرور سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا،''ایسا حج جس میں کھانا کھلایا جائے اور اچھی گفتگو کی جائے۔'' (طبرانی اوسط، من اسمہ موسیٰ، رقم ۸۴۰۵، ج ۶، ص ۱۷۳)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا،''جس میں کھانا کھلایا جائے اور سلام عام کیا جائے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۱۴۵۸۸، ج ۵، ص ۹۰)

(۸۰۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''حج کیا کرو کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جیسے پانی میل کو دھو دیتا ہے۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ قیس، رقم ۴۹۹۷، ج ۳، ص ۴۱۶)

(۸۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحب جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا''حاجی کے اونٹ کے ہر قدم چلنے اور ہاتھ رکھنے کے بدلے اللہ عزوجل حاجی کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے یا اس کا ایک گناہ مٹاتا یا ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔''

(شعب الایمان، کتاب المناسک فضل الحج والعمرۃ، رقم ۴۱۱۶، ج ۳، ص ۴۷۹)

(۸۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا''جو بیت الحرام کا قصد کرے پھر اپنی سواری پر سوار ہو تو اسکی سواری کے ہر قدم کے بدلے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور ایک گناہ مٹادے گا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا پھر جب وہ بیت الحرام پہنچے اور اس کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر حلق یا تقصیر کرائے تو اپنے گناہوں سے اس طرح نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جس دن اسکی ماں نے اسے جنا تھا لہذا! اب وہ اپنے اعمال کی ابتداء نئے سرے سے کرے۔'' (شعب الایمان، باب فی المناسک فضل الحج والعمرۃ، رقم ۴۱۱۵، ج ۳، ص ۴۷۸)

(۸۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ

عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''حاجی اپنے اہل خانہ کے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''اپنے اہل خانہ سے چار سو افراد کی شفاعت کرے گا اور اپنے گناہوں سے ایسے نکل جائے گا جیسے اس دن تھا جب اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (مسند بزار، رقم ۳۱۹۶، ج ۸، ص ۱۶۹)

(۸۰۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''حاجی اور جس کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرے اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرۃ، رقم ۲۳، ج ۲، ص ۱۰۸)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یا اللہ عزوجل! حاجی اور جس کے لئے حاجی استغفار کرے دونوں کی مغفرت فرما دے۔'' (ابن خزیمہ، کتاب المناسک، باب استحباب دعاء الحاج، رقم ۲۵۱۶، ج ۴، ص ۱۳۲)

(۸۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ عزوجل کے مہمان ہیں اگر دعا کریں تو انکی دعا قبول فرمائے اور اگر مغفرت طلب کریں تو اللہ عزوجل انکی مغفرت فرمائے۔''

(ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل دعاء الحاج، رقم ۲۸۹۲، ج ۳، ص ۴۱۰)

(۸۰۸)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''حجاج اور عمرہ کرنے والے اللہ عزوجل کے مہمان ہیں اگر دعا کریں تو انکی دعا قبول فرمائے اور اگر اللہ عزوجل سے کچھ مانگیں تو وہ انہیں عطا فرمائے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرۃ، رقم ۲۰، ج ۲، ص ۱۰۷)

(۸۰۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''اللہ عزوجل کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام نے عرض کیا ''یا الٰہی عزوجل! تیرے پاس اپنے اُن بندوں کے لئے کیا ہے جو تیرے گھر کی زیارت کرنے آتے ہیں؟'' فرمایا ''ہر مہمان کا میزبان پر حق ہوتا ہے اور اے داؤد! میرے مہمان کا مجھ پر حق ہے کہ میں دنیا میں انہیں عافیت عطا فرماؤں اور جب (آخرت میں) ان سے مُلاقات ہو تو ان کی مغفرت فرما دوں۔''

(طبرانی اوسط، من اسمہ محمد، رقم ۶۰۳۷، ج ۴، ص ۲۹۷)

(۸۱۰)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ،

باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مسلمان اللہ عزوجل کی راہ میں کلمہ طیبہ کا وِرد کرتے ہوئے یا تلبیہ کہتے ہوئے جہاد کرنے یا حج کرنے کے لئے چلے تو سورج غروب ہوتے وقت اس کے گناہوں کو اپنے ساتھ لے جائے گا وہ گناہوں سے پاک ہوجائے گا۔ (المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، رقم ۶۱۶۵، ج ۴، ص ۳۳۷)

(۸۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔'' آپ نے فرمایا: ''بیٹھو۔'' پھر قبیلہ ثقیف سے ایک شخص آیا اور عرض کیا: ''حضور! میں آپ سے کچھ باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''انصاری تجھ سے پہلے آیا ہے۔'' انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''حضور! یہ ایک مسافر ہے اور مسافر کا حق زیادہ ہوتا ہے لہٰذا آپ پہلے اس کے سوالوں کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔''

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس ثقفی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ تم مجھ سے کیا پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو سوالات کرو میں تمہیں ان کے جوابات دوں گا۔'' اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جن سوالات کے لئے حاضر ہوا ہوں مجھے ان کے جوابات ارشاد فرمادیجئے۔'' فرمایا: ''تم مجھ سے رکوع، سجود، نماز اور روزہ کے بارے میں سوالات کرنے آئے ہو۔'' اس شخص نے عرض کیا: ''اس ذات مقدسہ کی قسم جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں ذرا سی بھی خطا نہیں کی۔''

آپ نے ارشاد فرمایا: ''جب تم رکوع کرنے لگو تو اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھا کرو اور اپنی انگلیاں کشادہ کرلیا کرو پھر سکون سے کھڑے رہو تاکہ جسم کا ہر حصہ سیدھا ہوجائے اور جب سجدہ کرنے لگو تو اپنی پیشانی خوب جماؤ اور ٹھونگے نہ مارو اور دن کی ابتداء اور انتہاء کے وقت نماز پڑھا کرو۔'' اس نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں ان دونوں اوقات کے درمیان نماز پڑھوں تو؟'' فرمایا: ''پھر تو تم نمازی ہو اور ہر مہینے کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کا روزہ رکھا کرو۔'' پھر وہ ثقفی صحابی رضی اللہ عنہ اٹھ کر چلے گئے۔

اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم انصاری صحابی رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ان سے فرمایا: ''اگر تم چاہو تو میں تمہیں بھی بتادوں تم مجھ سے کیا سوال کرنے کے لئے آئے ہو اور اگر چاہو تو مجھ سے سوال کرو میں تمہیں ان کا جواب دوں گا؟'' انہوں نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہیں آپ خود ہی بتادیجئے کہ میں آپ سے کیا پوچھنے کے لئے حاضر ہوا ہوں؟'' ارشاد فرمایا: ''تم مجھ سے یہ پوچھنے آئے ہو کہ جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب

عرفات میں کھڑا ہوتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ جمار کی رمی کرتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے لئے کیا ثواب ہے؟ اور جب وہ حج کا آخری طواف پورا کرلیتا ہے تو اسے کیا ثواب ملتا ہے؟''

اس انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا،''یا نبی اللہ! اس ذات مقدسہ کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! آپ نے میرے دل کی بات بتانے میں کوئی خطا نہیں کی۔'' آپ نے ارشاد فرمایا،''جب حاجی اپنے گھر سے نکلتا ہے تو اسکی سواری کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے یا اس کا ایک گناہ معاف کردیا جاتا ہے اور جب وہ عرفہ میں وقوف کرتا ہے تو اللہ عزوجل (اپنی شان کے لائق) آسمانِ دنیا پر نزول فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ ''میرے ان بندوں کو دیکھو کہ بکھرے ہوئے بال پراگندہ سر ہیں، (اے فرشتو!) گواہ ہوجاؤ کہ میں نے ان کے گناہ معاف فرما دیئے اگرچہ بارش کے قطرات اور ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں، اور جب وہ جمار کی رمی کرتا ہے تو قیامت تک اس کے ثواب کو کوئی نہیں جان سکتا، اور جب وہ اپنا سر منڈواتا ہے تو اس کے سر سے ہر گرنے والے بال کے بدلے قیامت کے دن نور ہوگا اور جب وہ بیت اللہ کا آخری طواف کرتا ہے تو گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا اس دن تھا جب اسکی ماں نے اسے جنا۔''

(صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب وصف بعض الصلاۃ، رقم ۱۸۸۴، ج ۳، ص ۱۸۱)

مکہ سے پیدل چل کر حج کرنے کا ثواب

(۸۱۲)...... حضرتِ سیدنا زاذان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ،'' حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما شدید بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور جمع کر کے فرمایا کہ میں نے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' جو مکہ سے حج کے لئے پیدل چل کر جائے اور مکہ لوٹنے تک پیدل ہی چلے تو اللہ عزوجل اس کے ہر قدم کے عوض سات سو نیکیاں لکھتا ہے اور ان میں ہر نیکی حرم میں کی گئی نیکیوں کی طرح ہے۔'' ان سے پوچھا گیا'' حرم کی نیکیاں کیا ہیں؟'' فرمایا،'' ان میں سے ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔'' (المستدرک، کتاب المناسک، باب فضیلۃ الحج ماشیا، رقم ۱۷۳۵، ج ۲، ص ۱۱۴)

(۸۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،'' حضرت آدم علیہ السلام ہند سے ایک ہزار مرتبہ بیت اللہ شریف پیدل تشریف لائے اور ایک مرتبہ بھی سواری پر سوار نہ ہوئے۔'' (صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسک، باب عدد حج آدم صلوات اللہ علیہ، رقم ۲۷۹۲، ج ۴، ص ۲۴۵)

عمرہ کرنے کا ثواب

(۸۱۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''ایک عمرہ اگلے عمرہ کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(بخاری، کتاب العمرۃ، باب العمرۃ وجوب العمرۃ وفضلھا، رقم ۱۷۷۳، ج۱، ص ۵۸۶)

(۸۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''حج اور عمرہ پے در پے ادا کرلیا کرو کیونکہ یہ فقر اور گناہوں کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی سونے چاندی اور لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے۔'' (ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ، رقم ۸۱۰، ج۲، ص ۲۱۸)

(۸۱۶)...... حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''حج و عمرہ ایک ساتھ کرو (خواہ قران کی صورت میں یا تمتع کی) کیونکہ یہ دونوں عمر میں اضافہ کرتے، تنگدستی اور گناہوں کو ایسے مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی زنگ کو ختم کر دیتی ہے۔''

(سنن نسائی، کتاب مناسک الحج، باب فضل المتابعۃ بین الحج والعمرۃ، ج ۵، ص ۱۱۵)

(۸۱۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''بوڑھے، کمزور اور عورتوں کا جہاد حج و عمرہ ہے۔'' (سنن نسائی، کتاب مناسک الحج، باب فضل الحج، ج ۵، ص ۱۱۴)

پچھلے صفحات میں ایک روایت گزر چکی جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ'' دو عمل تمام اعمال سے افضل ہیں مگر جو انکی مثل کرے (۱) حجِ مبرور (۲) مبرور عمرہ۔'' (مسند احمد، حدیث زید بن خالد الجھنی، رقم ۱۷۰۲۳، ج۶، ص ۵۸)

(۸۱۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،'' اللہ عزوجل کی راہ کا غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ عزوجل کے مہمان ہیں، جب اللہ عزوجل انہیں بلاتا ہے تو وہ لبیک کہتے ہیں اور جب وہ اس سے کچھ مانگتے ہیں تو اللہ عزوجل انہیں عطا فرماتا ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل دعا الحاج، رقم ۲۸۹۳، ج ۳، ص ۴۱۰)

رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب

(۸۱۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''رمضان میں عمرہ کرنا ایک حج یا میرے ساتھ ایک حج کرنے کے برابر ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل العمرۃ فی رمضان، رقم ۱۲۵۶، ص ۶۵۶)

ایک روایت میں ہے کہ جب سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کرنے کا ارادہ فرمایا تو ایک صحابی کی زوجہ نے ان سے کہا کہ ''مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج ادا کراؤ۔'' انہوں نے جواب دیا، ''میرے پاس اتنی استطاعت نہیں کہ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کراسکوں۔'' تو زوجہ نے کہا، ''اپنے فلاں اونٹ پر حج کرادو۔'' اس صحابی رضی اللہ عنہ نے کہا، ''وہ تو اللہ عزوجل کی راہ میں وقف ہے۔''

پھر وہ صحابی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری زوجہ نے آپ کی بارگاہ میں سلام عرض کیا ہے اور آپ پر رحمتِ خداوندی کے لئے دعاگو ہے، وہ مجھ سے تقاضا کرتی رہی کہ میں اسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کراؤں، مگر میں نے اسے جواب دیا کہ میرے پاس اتنی استطاعت نہیں کہ تمہیں حج کراؤں تو اس نے کہا کہ اپنے فلاں اونٹ پر حج کرادو تو میں نے کہا کہ وہ تو اللہ عزوجل کی راہ میں وقف ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اگر تم اسے اس اونٹ پر حج کرادیتے تو بھی وہ اللہ کی راہ ہی میں ہوتا۔'' پھر انہوں نے عرض کیا، ''اس نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ سے پوچھوں کہ کیا شے آپ کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''میری طرف سے اسے سلام اور اللہ عزوجل کی رحمت وبرکت کی دعا پہنچا دینا اور اسے بتانا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب العمرۃ، رقم ۱۹۹۰، ج ۲، ص ۲۹۷)

(۸۲۰)...... حضرتِ سیدتنا ام مَعْقِل رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم! میں ایک بوڑھی اور بیمار عورت ہوں کیا کوئی ایسا عمل ہے جو میرے حج کا بدل ہوجائے؟'' ارشاد فرمایا، ''رمضان میں ایک عمرہ کرنا ایک حج کے برابر ہے۔''

(ابوداؤد، کتاب المناسک، باب العمرۃ، رقم ۱۹۸۸، ج ۲، ص ۲۹۶)

(۸۲۱)...... حضرتِ سیدنا ابو طُلَیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا، ''کونسا عمل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''رمضان میں عمرہ کرنا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۸۱۶، ج ۲۲، ص ۳۲۴)

(۸۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ حضرتِ سیدتنا ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''ابوطلحہ اور اس کے بیٹے حج کے لئے چلے گئے اور مجھے گھر چھوڑ گئے ہیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے ام سلیم! رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، رقم ۳۶۹۱، ج ۲، ص ۵)

حج اور عمرہ کے لئے نکلنے والے کے فوت ہوجانے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَمَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝ (پ۵، النسآء:۱۰۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ و رسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۸۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ کھڑا تھا کہ اچانک سواری سے گر کر اسکی گردن ٹوٹ گئی۔ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اسے انہی کپڑوں میں کفناؤ اور اس کے سر کو مت ڈھانپو اور خوشبو نہ لگاؤ کیونکہ یہ قیامت کے دن تلبیہ پڑھتا ہوا اُٹھے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حالتِ احرام میں تھا۔ اس کی اونٹنی نے اسے گرا کر اسکی گردن توڑ دی اور وہ مرگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا'' اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حکم فرمایا'' اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دیکر اس کا چہرہ (یا فرمایا) اس کا سر کھول دو کیونکہ یہ قیامت کے دن بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہوئے اٹھے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب مایفعل بالمحرم اذا مات، رقم ۱۲۰۶، ص ۶۲۰، ۶۲۲)

(۸۲۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا'' جو حج کے ارادے سے نکلے اور مرجائے اس کے لئے قیامت تک حج کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو عمرہ کے ارادہ سے نکلا اور مرگیا اس کے لئے قیامت تک کے لئے عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو جہاد کے ارادے سے نکلا پھر مرگیا تو اس کے لئے قیامت تک جہاد کرنے والے کا

ثواب لکھا جائے گا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الحج والعمرۃ، رقم ۳۴، ج۲، ص۱۱۱)

(۸۲۵)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو حج کے لئے مکہ کے راستے میں آتے یا جاتے ہوئے مر گیا اس سے نہ تو کوئی سوال ہوگا اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا اور اس کی مغفرت کردی جائے گی۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب فی الحج والعمرۃ ماجاء فیمن خرج یقصد ھما فمات، رقم ۳۷، ج۲، ص۱۱۲)

(۸۲۶)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''یہ گھر اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے تو جس نے اس گھر کا حج یا عمرہ کیا وہ اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اگر مرجائے تو اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اگر اپنے گھر کی طرف واپس ہو تو ثواب وغنیمت لے کر لوٹے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، رقم ۵۲۷۵، ج۳، ص۴۷۹)

(۸۲۷)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اس سمت حج یا عمرہ کرنے نکلا پھر راستے میں ہی مر گیا تو اس سے کوئی سوال نہ کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا حساب ہوگا اور اس سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجا۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۵۳۸۸، ج۴، ص۱۱۱)

۞===۞===۞===۞

حج اور عمرہ کے لئے خرچ کرنے کا ثواب

(۸۲۸)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''حج کے دوران خرچ کرنے کا ثواب راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کی طرح سات سو گنا زیادہ ملتا ہے۔'' (مسند احمد، حدیث بریدۃ اسلمی، رقم ۲۳۰۶۱، ج ۹، ص ۲۱)

(۸۲۹)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''حج کے دوران خرچ کرنے کا ثواب راہ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کی طرح ہے ایک درہم سات سو کے برابر ہے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۵۲۷۴، ج ۴، ص ۷۸)

(۸۳۰)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ خاتم المُرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے عمرہ کے دوران مجھ سے فرمایا، ''تجھے تیری تھکاوٹ اور خرچ کرنے کے مطابق ثواب دیا جائے گا۔''

(المستدرک، کتاب المناسک، باب الاجر علی قدر النفقۃ والتعب، رقم ۱۷۷۶، ج ۲، ص ۱۳۰)

(۸۳۱)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''حج کرنے والا کبھی مُعْمِر (محتاج) نہیں ہوا۔'' حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا، ''اِمعار (یعنی معمر ہونا) کیا ہے؟'' فرمایا، ''فقر و تنگدستی۔''

(المعجم الاوسط، رقم ۵۲۱۳، ج ۴، ص ۶۱)

(۸۳۲)...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ عزوجل کے مہمان ہیں اگر کچھ سوال کریں تو انہیں عطا کیا جاتا ہے اور اگر دعا کریں تو قبول کی جاتی ہے اور اگر ایک درھم خرچ کریں تو انہیں اس کا بدلہ ایک درہم کے دس لاکھ کی صورت میں دیا جاتا ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی النفقۃ فی الحج والعمرۃ، رقم ۵، ج ۲، ص ۱۱۳)

(۸۳۳)...... حضرتِ سیدنا شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ

روزِ شُمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ عزوجل کے مہمان ہیں کہ اگر سوال کریں تو انہیں عطا کیا جائے اور اگر دعا کریں تو قبول کی جائے اور اگر خرچ کریں تو انہیں بدلہ دیا جائے ،اس ذات پاک کی قسم !جس کے دست قدرت میں ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے جب کوئی مکبّر کسی ٹیلے پر اللہ اکبر کہتا ہے یا کوئی شخص بلند آواز سے تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے سامنے اور جہاں تک اس کی نگاہ جاتی ہے وہاں کی ہر شے بھی تلبیہ پڑھتی اور تکبیر کہتی ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی النفقۃ فی الحج والعمرۃ، رقم ۴، ج۲،ص ۱۱۳)

(۸۳۴) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جب کوئی حاجی حلال مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے۔اور اپنی سواری کی رکاب میں پاؤں رکھ کر لبیک کہتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے **لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ** تیرا زادِراہ حلال ہے اور تیری سواری حلال ہے اور تیرا حج مبرور اور گناہوں سے پاک ہے اور جب کوئی حاجی حرام مال کے ساتھ حج کرنے کے لئے نکلتا ہے اور اپنا قدم رکاب میں ڈال کر **لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ** کہتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے **لَا لَبَّیْکَ وَلَا سَعْدَیْکَ** تیرا زادِراہ حرام ہے اور نفقہ حرام ہے اور تیرا حج گناہوں سے بھرپور ہے، مبرور نہیں ہے۔''

(المعجم الاوسط، رقم ۵۲۲۸، ج۴،ص ۶۵)

✡ === ✡ === ✡ === ✡

تلبیہ پڑھنے کا ثواب

(۸۳۵)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم،نُورِ مُجَسَّم،رسول اکرم،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''جب کوئی شخص تلبیہ پڑھتا ہے تو اس کے دائیں بائیں دونوں طرف زمین کی انتہا تک موجود درخت اور پتھر اور مٹی اس کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں۔'' (ترمذی،کتاب الحج،باب ماجاء فی فضل التلبیہ والنحر،رقم ۸۲۹،ج۲،ص۲۲۶)

(۸۳۶)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ،صاحبِ معطر پسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو مُحرِم (یعنی احرام باندھنے والا) دن کی ابتداء سے غروب آفتاب تک تلبیہ پڑھتا ہے تو سورج غروب ہوتے وقت اس کے گناہوں کو ساتھ لے جاتا ہے اور وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن اسکی ماں نے اسے جنا تھا۔'' (ابن ماجہ،کتاب المناسک،باب الظلال للمحرم،رقم ۲۹۲۵،ج۳،ص۴۲۴)

(۸۳۷)...... امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے حضرتِ سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی ایک روایت نقل کی ہے۔

(۸۳۸)...... حضرتِ سیدنا زید بن خالد جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر،دو جہاں کے تاجْوَر،سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''میرے پاس جبرئیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو حکم دیجئے کہ تلبیہ پڑھتے وقت اپنی آوازوں کو بلند کیا کریں کیونکہ بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا حج کے شعار میں سے ہے۔''
(ابن ماجہ،کتاب المناسک،باب رفع الصوت بالتلبیہ،رقم ۲۹۲۳،ج۳،ص۴۲۳)

(۸۳۹)...... اس روایت کو ابوداؤد نے اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیکر حضرتِ سیدنا خلّاد بن سائب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔ (جامع الترمذی،کتاب الحج،باب،ماجاء فی رفع الصوات بالتلبیۃ،رقم ۸۳۰،ج۲،ص۲۲۷)

(۸۴۰)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک،صاحبِ لَولاک،سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو مسلمان اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے یا حج کرنے کیلئے تہلیل یا تلبیہ پڑھتے ہوئے چلے تو سورج اس کے گناہوں کو غروب ہوتے وقت ساتھ لے جاتا ہے اور وہ مسلمان گناہوں سے پاک ہوجاتا ہے۔''
(طبرانی اوسط،رقم ۶۱۶۵،ج۴،ص۳۲۷)

(۸۴۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین،رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو شخص بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھتا ہے سورج اس کے گناہوں کو ساتھ لے کر غروب ہوتا ہے۔''
(شعب الایمان،باب فی المناسک فصل فی الاحرام والتلبیۃ،رقم ۴۰۲۹،ج۳،ص۴۴۹)

(۸۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''لبیک (یعنی تلبیہ) کہنے والا جب بلند آواز کے ساتھ لبیک کہتا ہے تو اسے بشارت دی جاتی ہے۔'' عرض کی گئی، ''جنت کی بشارت دی جاتی ہے؟'' فرمایا، ''ہاں۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۷۷۷۹، ج ۵، ص ۴۱۱)

(۸۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے افضل ہے فرمایا، ''بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور قربانی کرنا۔'' (ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب رفع الصوت بالتلبیہ، رقم ۲۹۲۴، ج ۳، ص ۴۲۳)

مسجد اقصی سے احرام باندھنے والے کا ثواب

(۸۴۴)...... حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو حج یا عمرہ کے لئے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک بلند آواز کے ساتھ تلبیہ پڑھتا ہے اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں یا اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' (یہاں راوی کو شک ہے کہ گناہوں کی مغفرت یا جنت کی بشارت میں سے کون سی بات ارشاد فرمائی تھی)

(سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب فی المواقیت، رقم ۱۷۴۱، ج ۲، ص ۲۰۱)

ایک روایت میں ہے کہ جو عمرے کیلئے بیت المقدس سے احرام باندھ کر تلبیہ پڑھے اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب من اھل بعمرۃ من بیت المقدس، رقم ۳۰۰۱، ج ۳، ص ۴۶۱)

ایک روایت میں ہے کہ جس نے مسجد اقصیٰ سے عمرہ کے لئے احرام باندھتے وقت تلبیہ پڑھی اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

راوی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیدتنا ام حکیم رضی اللہ عنہا بیت المقدس گئیں اور وہاں سے عمرہ کے لئے تلبیہ پڑھی۔

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، رقم ۳۶۹۳، ج ۶، ص ۵)

ایک روایت میں ہے کہ جس نے عمرہ کے لئے بیت المقدس سے تلبیہ پڑھی تو اس کا یہ عمل اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب من اھل بعمرۃ من بیت المقدس، رقم ۳۰۰۲، ج ۳، ص ۴۶۱)

ایک روایت میں ہے کہ جس نے حج یا عمرہ کے لئے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک تلبیہ پڑھی تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی المناسک فصل فی الاحرام والتلبیہ، رقم ۴۰۲۶، ج ۳، ص ۴۴۸)

کعبۃ اللہ کا طواف اور دونوں رکنوں کا استلام کرنے کا ثواب

(۸۴۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بیت اللہ کے گرد طواف کرنا نماز ہی ہے لیکن تم اس میں کلام کرسکتے ہو لہٰذا جو طواف کے دوران گفتگو کرنا چاہے تو وہ اچھی بات ہی کہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الکلام فی الطواف، رقم ۹۶۲، ج۲، ص۲۸۶)

(۸۴۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے پچاس مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا جیسا اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

(ترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الطواف، رقم ۸۶۷، ج۲، ص۲۴۴)

(۸۴۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عبید بن عمیر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد صاحب کو حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہتے ہوئے سنا، ''کیا بات ہے کہ میں آپ کو صرف ان دو (۲) رُکنوں حجرِ اسود اور رکن یمانی کا ہی استلام کرتے دیکھتا ہوں؟'' تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جواب دیا، ''میں ایسا کیوں نہ کروں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''ان دونوں رکنوں کا استلام کرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' اور میں نے یہ بھی سنا کہ ''جس نے گن کر (طواف کے) سات چکر لگائے اور پھر دو رکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' اور یہ بھی سنا کہ ''طواف کرتے ہوئے آدمی کے ہر قدم کے بدلے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں۔''
(مسند احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمر بن الخطاب، رقم ۴۴۶۲، ج۲، ص۲۰۲)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''ان دونوں رُکنوں کو چھونا گناہوں کا کفارہ ہے۔'' اور یہ بھی سنا کہ ''بندہ کے ایک قدم رکھنے اور دوسرا قدم اٹھانے پر اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے۔''
(جامع الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی استلام الرکنین، رقم ۹۶۱، ج۲، ص۲۸۵)

ایک روایت میں ہے کہ میں ایسا کیوں نہ کروں؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''ان دو رکنوں کو چھونا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' اور یہ بھی سنا کہ ''جو بیت اللہ کا طواف کرتے ہوئے کوئی قدم اٹھائے یا رکھے اللہ

عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور اس کے لئے ایک درجہ لکھا جاتا ہے۔'' اور میں نے یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے گن کر طواف کے سات چکر لگائے تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔''

(ابن خزیمہ، جماع ابواب ذکر افعال اختلف الناس، باب فضل الطّواف بالبیت، رقم ۲۷۵۳، ج۴، ص ۲۲۷)

(۸۴۸)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل الطّواف، رقم ۲۹۵۶، ج ۳، ص ۴۳۹)

(۸۴۹)...... حضرتِ سیدنا محمد بن منکدر رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''جس نے بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور اس دوران کوئی لغو کام نہ کیا تو یہ ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۸۴۵، ج ۲۰، ص ۳۶۰)

(۸۵۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''اللہ عزوجل اپنے بیت الحرام کا حج کرنے والوں پر روزانہ ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے چالیس نمازیوں کے لئے اور بیس دیکھنے والوں کے لئے ہیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الطّواف الخ، رقم ۶، ج ۲، ص ۱۲۳)

(۸۵۱)...... حضرتِ سیدنا حُمید بن ابوسَوِیّہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ہشام کو بیت اللہ کے طواف کے دوران حضرتِ سیدنا عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رکن یمانی کے بارے میں سوال کرتے ہوئے سنا، حضرتِ سیدنا عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''(اس رکن یمانی پر) ستّر فرشتے موکل (مقرر) ہیں جب کوئی شخص یہ دعا مانگتا ہے تو وہ فرشتے آمین کہتے ہیں۔

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو وعافیت کا سوال کرتا ہوں اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔''

جب حضرتِ سیدنا عطا رضی اللہ عنہ طواف کرتے ہوئے رکن اسود پر پہنچے تو ابن ہشام نے عرض کیا ''اے ابو محمد! تمہیں اس رکن اسود کے متعلق کون سی روایت پہنچی ہے؟'' حضرتِ سیدنا عطا بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ''حضرتِ سیدنا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے رکن اسود کو پکڑا گویا اس نے رحمٰن عزوجل کا دستِ قدرت تھام لیا۔'' پھر ابن ہشام نے کہا، ''اے ابو محمد، اور طواف کے بارے میں؟'' تو حضرت سیدنا عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''مجھے حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے سات مرتبہ بیت اللہ کا طواف کیا اور ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ'' پڑھنے کے علاوہ کوئی بات نہ کی تو اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے، اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس درجات بلند کئے جائیں گے اور جس نے طواف کے دوران باتیں کیں تو اس نے اس حال میں رحمت الٰہی عزوجل میں اپنے پاؤں ڈبوئے جیسے پانی میں داخل ہونے والا اپنے پاؤں ڈبوتا ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب فضل الطواف، رقم ۲۹۵۷، ج ۳، ص ۴۳۹)

(۸۵۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں: ''جس نے کامل وضو کیا پھر رکن کا استلام کرنے آیا تو وہ رحمت میں ڈوب گیا اور جب وہ استلام کرلے اور یہ پڑھے تو اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے:

''بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع اور اللہ سب سے بڑا ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرتِ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ستر ہزار گناہ مٹاتا ہے اور اس کے ستر ہزار درجات بلند فرماتا ہے اور اس کی اپنے ستر رشتہ داروں کے حق میں شفاعت قبول کی جائے گی پھر جب وہ مقام ابراہیم علیہ السلام پر آکر ایمان اور نیتِ ثواب کے ساتھ دو رکعتیں ادا کرتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب لکھتا ہے اور وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

(الترغیب الترہیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الطواف واستلام الحجر الاسود، رقم ۱۱، ج ۲، ص ۱۲۴)

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت گزر چکی ہے، کہ حاجی جب بیت اللہ کے طواف کا آخری چکر مکمل کرلیتا ہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

(۸۵۳)...... حضرتِ سیدنا ابو عِقال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے بارش کے دوران حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ جب ہم طواف مکمل کرنے کے بعد مقامِ ابراہیم پر حاضر ہوئے اور

دورکعتیں ادا کیں تو حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم سے فرمایا کہ ''نئے سرے سے عمل شروع کرو کیونکہ تمہاری مغفرت ہوچکی ہے۔'' پھر فرمایا کہ جب ہم نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ بارش کے دوران طواف کیا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے اسی طرح فرمایا تھا۔''

(ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الطّواف فی مطر، رقم ۳۱۱۸، ج ۳، ص ۵۲۴)

(۸۵۴)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''قیامت کے دن رکنِ اسود جبلِ ابوقبیس سے بڑا ہوکر آئے گا اور اس کی دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے۔''

(مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص، رقم ۶۹۹۷، ج ۲، ص ۶۶۵)

(۸۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حجرِ اسود کے بارے میں فرمایا، ''اللہ عزوجل کی قسم! رب تعالیٰ قیامت کے دن اسے دو دیکھنے والی آنکھوں اور بولنے والی زبان کے ساتھ اٹھائے گا پھر یہ حق کے ساتھ استلام کرنے والوں کے بارے میں گواہی دے گا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی الحجر الاسود، رقم ۹۶۳، ج ۲، ص ۲۸۶)

ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ عزوجل قیامت کے دن حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کو اٹھائے گا، ان میں سے ہر ایک کی دو آنکھیں، دو زبانیں اور دو ہونٹ ہوں گے جن کے ذریعے یہ اپنا صحیح طریقے سے استلام کرنے والوں کے حق میں گواہی دیں گے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۱۴۳۲، ج ۱۱، ص ۱۴۶)

(۸۵۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''حجرِ اَسود جنت کے یاقوتوں میں سے ایک سفید یاقوت ہے اور اسے مشرکین کے گناہ نے سیاہ کر دیا، قیامت کے دن اسے احد پہاڑ کی مثل بنا دیا جائے گا تو یہ دنیا والوں میں سے اپنا استلام کرنے والوں اور بوسہ دینے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔'' (صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسک، رقم ۲۷۳۴، ج ۴، ص ۲۲۰)

ایک روایت میں ہے کہ ''حجرِ اسود جنت سے اتارا گیا ہے یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر اسے انسانوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا۔'' (جامع الترمذی، کتاب الحج، باب ماجاء فی فضل الحجر الاسود والرکن، رقم ۸۷۸، ج ۲، ص ۲۴۸)

(۸۵۷)......ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اس حجرِ اسود کو اپنے

اچھے اعمال کا گواہ بناؤ کیونکہ یہ قیامت کے دن شفاعت کرے گا اس کی شفاعت قبول کی جائے گی ،اس کی دو زبانیں ،اور دو ہونٹ ہونگے جن کے ذریعے یہ اپنا استلام کرنے والوں کے حق میں گواہی دے گا۔'' (المعجم الاوسط ،رقم ۱۷۹۷ ،ج ۲ ،ص ۱۸۸)

(۸۵۸)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے خاتم المرسلین ، رحمۃ للعلمین ، شفیع المذنبین ، انیس الغریبین ، سراج السالکین ، محبوبِ ربّ العلمین ، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو کعبۃ اللہ شریف سے ٹیک لگا کر فرماتے ہوئے سنا،''رکن (اسود) اور مقام ابراہیم علیہ السلام جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں ،اگر اللہ عزوجل ان دونوں کا نور مٹا نہ دیتا تو یہ مشرق ومغرب کی ہر چیز کو روشن کر دیتے۔''

(جامع الترمذی ،کتاب الحج ،باب ماجاء فی فضل الحجر والاسود والرکن ،رقم ۸۷۹ ،ج ۲ ،ص ۲۴۸)

ایک روایت میں ہے کہ''بیشک رکن (اسود) اور مقام ابراہیم علیہ السلام جنت کے یاقوتوں میں سے ہیں اگر یہ اپنے اندر آدمیوں کی خطائیں جذب نہ کرتے تو مشرق ومغرب کی ہر چیز کو روشن کر دیتے اور جو بیمار یا مصیبت زدہ انہیں چھو لے اسے شفا دے دی جاتی ہے۔'' (شعب الایمان ،باب فی المناسک ،فضل فضیلۃ الحجر الاسود والمقام ،رقم ۴۰۳۱ ،ج ۳ ،ص ۴۴۹)

☆===☆===☆===☆

بیت اللہ میں داخل ہونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِیْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ (پ۴، آل عمران: ۹۶ تا ۹۷)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک سب میں پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کو مقرر ہوا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا اور سارے جہان کا راہنما اس میں کھلی نشانیاں ہیں ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ اور جو اس میں آئے امان میں ہو۔

(۸۵۹) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو بیت اللہ میں داخل ہوا وہ بھلائی میں داخل ہو گیا اور برائی سے پاک ہو کر مغفرت یافتہ ہو کر نکلا۔'' (صحیح ابن خزیمہ، کتاب المناسک، باب استحباب دخول الکعبۃ، رقم ۳۰۱۳، ج۴، ص۳۳۳)

حج کے عشرے میں عمل کرنے کا ثواب

(۸۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''حج کے دس دنوں میں کیا گیا عمل اللہ عزوجل کو بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل سے زیادہ محبوب ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنا بھی؟'' ارشاد فرمایا ''ہاں! راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنا بھی، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلے اور ان دونوں میں سے کچھ بھی واپس نہ لائے۔'' (بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل ......الخ، رقم ۹۶۹، ج ۱، ص ۳۳۳)

ایک روایت میں ہے، ''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی نیک عمل قربانی کے دس دنوں میں کئے جانے والے عمل سے زیادہ پاکیزہ اور ثواب والا نہیں۔'' (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب الاکمال، رقم ۳۵۱۸۲، ج ۱۲، ص ۱۴۱)

(۸۶۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی دن عشرۂ حج سے افضل نہیں۔'' تو ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دس دن افضل ہیں یا راہِ خدا میں جہاد کے دس دن؟'' فرمایا، ''یہ دس دن راہِ خدا میں جہاد کے دس دنوں سے افضل ہیں سوائے اس شخص کے جس کا چہرہ خاک آلود ہو گیا ہو۔''

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا ''ایامِ دنیا میں سے افضل دن حج کے دس دن ہیں۔'' عرض کیا گیا، ''کیا راہِ خدا میں جہاد کرنے کے دس دن بھی نہیں؟'' فرمایا، ''راہِ خدا عزوجل میں جہاد کے دس دن بھی نہیں مگر وہ شخص کہ جس کا چہرہ خاک آلود ہو گیا ہو۔'' (ابو یعلی الموصلی مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۲۰۸۶، ج ۲، ص ۲۹۹)

(۸۶۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک حج کے ان دس دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں لہذا ان دنوں میں سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ، اور اَللہُ اَکْبَرُ کی کثرت کیا کرو۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''ان دنوں میں سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور ذکر اللہ کی کثرت کیا کرو اور ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں عمل کو سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر ......الخ، رقم ۳۷۵۸، ج ۳، ص ۳۵۶)

(۸۶۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی

علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''حج کے دس ایام میں اللہ کی عبادت اس کے نزدیک دیگر ایام کی نسبت زیادہ محبوب ہے اور ان میں سے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان میں سے ہر رات کا قیام شب قدر میں قیام کے برابر ہے۔''

(ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی العمل فی ایام العشر، رقم ۷۵۸، ج ۲، ص ۱۹۲)

(۸٦٤)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حج کے دس دنوں میں سے ہر دن کو ہزار دنوں کے برابر اور عرفہ کے دن کو دس ہزار دنوں کے برابر سمجھا جاتا تھا۔''

(شعب الایمان، باب فی الصیام، تخصیص یوم عرفۃ بالذکر، رقم ۳۷۶۶، ج ۳، ص ۳۵۸)

(۸٦٥)...... امام اوزاعی علیہ الرحمۃ بنی مخزوم کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''ان دس دنوں میں عمل کرنا راہِ خدا عزوجل میں دن میں روزہ رکھنے اور رات میں حفاظت کرتے ہوئے جہاد کرنے کے برابر ہے سوائے اس شخص کے جسے رتبہ شہادت مل جائے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب فی الموقوف بعرفۃ وفضل یوم عرفۃ، رقم ۸، ج ۲، ص ۱۲۸)

حج کیلئے وقوفِ عرفہ کرنے والے کا ثواب

(۸٦٦)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کے ساتھ منٰی کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ آپ کی خدمت میں ایک انصاری اور ایک ثقفی صحابی رضی اللہ عنہما حاضر ہوئے اور سلام عرض کرنے کے بعد عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے سوال پوچھنے کیلئے حاضر ہوئے ہیں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''اگر تم چاہو تو میں تم دونوں کو بتادوں کہ تم کیا سوال پوچھنے آئے ہو اور اگر چاہو تو میں رک جاؤں اور تم مجھ سے سوال کرو؟'' ان دونوں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خود ہی بتادیں۔'' تو ثقفی صحابی نے انصاری صحابی سے کہا تم سوال کرو تو اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خود ہی ارشاد فرمادیجئے۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم مجھ سے گھر سے بیت الحرام کی نیت سے نکلنے اور اس کے ثواب اور طواف کے بعد کی دو رکعتوں اور ان کے ثواب اور صفا و مروہ کی سعی اور اس کے ثواب اور عرفہ میں وقوف اور اس کے ثواب اور رمی جمار اور اس کے ثواب اور اپنی قربانی اور عرفہ سے واپسی کے ثواب کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو۔'' اس نے عرض کیا، ''اس ذات پاک کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! میں صرف یہی سوال کرنے آیا ہوں۔'' آپ نے فرمایا، ''جب تو اپنے گھر سے بیت الحرام کا قصد کر کے نکلا تھا تو تیری اونٹنی کے ہر قدم کے بدلے تیرے لئے ایک نیکی لکھی گئی اور تیرا ایک گناہ مٹادیا گیا اور تیرا طواف کے بعد دو رکعتیں ادا کرنا اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور تیرا صفا و مروہ کی سعی کرنا

ستّر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور رہا تیرا عرفہ کی رات میں وقوف کرنا تو اللہ عزوجل اس رات میں آسمان دنیا پر (اپنی شان کے لائق) نزول فرما کر ملائکہ کے سامنے تم پر فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ میرے بندے گردآلود ہوکر ہر گھاٹی سے میری جنت کی امید رکھتے ہوئے میرے پاس آئے ہیں، اگر ان کے گناہ ریت کے ذروں یا بارش کے قطروں یا سمندر کی جھاگ کے برابر بھی ہوئے تو میں ضرور ان گناہوں کو مٹادوں گا، پھر فرماتا ہے کہ تم اور جن کی تم نے سفارش کی سب مغفرت یافتہ ہوکر لوٹ جاؤ اور تمہارا جمرات کی رمی کرنا تو تمہاری پھینکی ہوئی ہر کنکری ہلاکت خیز گناہ کبیرہ میں سے ایک گناہ کا کفارہ ہے اور تمہاری قربانی اللہ عزوجل کے پاس تمہارے لئے ذخیرہ ہے اور تمہارے سر منڈانے میں ہر بال کے عوض تمہارے لئے ایک نیکی ہے اور اس کے عوض تمہارا ایک گناہ مٹادیا جاتا ہے اور اس کے بعد اگر تم بیت اللہ کا طواف کرو تو تمہارا کوئی گناہ باقی نہ رہے گا اور ایک فرشتہ آکر اپنے ہاتھ تمہارے کندھوں پر رکھ کر کہے گا کہ نئے سرے سے عمل شروع کرو کیونکہ تمہارے پچھلے گناہ معاف کردیئے گئے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب فضل الحج، رقم ۵۶۴۸، ج ۳، ص ۵۹۹)

(۸۶۷)...... امام طبرانی حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اور جب تم بیت عتیق کی نیت سے کھڑے ہو تو تمہارے اور تمہاری سواری کے ہر قدم کے بدلے تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک درجہ بلند کردیا جاتا ہے اور جب تم عرفہ میں وقوف کرتے ہو تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرماتا ہے، ''اے میرے فرشتو! میرے بندے کس لئے آئے ہیں؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''تیری رضا اور جنت کی طلب میں آئے ہیں۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''میں اپنے آپ کو اور اپنی مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت فرمادی اگرچہ ان کے گناہ زمانے کے دنوں یا ٹیلوں کی ریت کے ذروں کے برابر ہوں۔'' اور رہا تمہارا جمار کی رمی کرنا تو اللہ فرماتا ہے،

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۷)

ترجمہ کنز الایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

اور اپنے سر کو منڈوانے میں زمین پر گرنے والا ہر بال قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا اور رخصت ہوتے وقت بیت اللہ کا طواف کرنے کی وجہ سے تم گناہوں سے اس طرح نکل جاتے ہو جس طرح اس دن تھے جب تمہاری ماں نے تمہیں جنا تھا۔''

(طبرانی اوسط، مسند عبادۃ بن صامت، رقم ۲۳۲۰، ج ۲، ص ۱۳)

(۸۶۸)......حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،

''بیشک اللہ عزوجل آسمان والوں کے سامنے وقوفِ عرفہ کرنے والوں پرفخر فرماتا ہے اوران سے فرماتا ہے کہ میرے بندوں کو دیکھو میرے پاس پراگندہ سر،غبارآلود ہوکر حاضر ہوئے ہیں۔'' (المستدرک، کتاب المناسک، باب ان اللہ یباھی باھل عرفات الخ، رقم ۱۷۵۱، ج۲، ص۱۲۹)

(۸۶۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ'' بے شک اللہ عزوجل عرفہ کی رات اپنے ملائکہ کے سامنے عرفات والوں پرفخر فرماتا ہے اوران سے فرماتا ہے کہ میرے خاک آلود پراگندہ سر بندوں کی طرف دیکھو۔''
(مسند امام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۷۱۱۱، ج۲، ص۶۹۲)

(۸۷۰)...... امّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،'' اللہ عزوجل عرفہ کے دن تمام دنوں سے زیادہ بندوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہے اوران پرقریب سے تجلّی فرماتا ہے پھران بندوں پرفرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے ارشادفرماتا ہے کہ یہ کیا چاہتے ہیں؟......الخ'' (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فضل الحج والعمرۃ، رقم ۱۳۴۸، ص ۷۰۳)

(۸۷۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا،'' اگر یہ جمع ہونے والے لوگ جانتے کہ کس حال میں احرام سے نکلے ہیں تو مغفرت کے بعد فضل ملنے پرخوش ہوجاتے۔'' (طبرانی کبیر، مسند ابن عباس، رقم ۱۱۰۲۲، ج۱۱، ص۴۵)

(۸۷۲)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،'' ذوالحجہ کے دس دنوں سے کوئی دن افضل نہیں۔'' ایک شخص نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دس دن افضل ہیں.. یا.. راہِ خدا عزوجل میں اتنے ہی دن جہاد کرنا؟'' فرمایا،'' یہ دن راہِ خدا عزوجل میں دس دن جہاد کرنے سے افضل ہیں اور اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی دن عرفہ کے دن سے افضل نہیں، اس دن اللہ تعالیٰ آسمانِ دنیا پر(اپنی شان کے لائق) نزول فرماتا ہے اور آسمان والوں کے سامنے زمین والوں پرفخر کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ ''میرے ان بندوں کی طرف دیکھو پراگندہ سر غبارآلود ہوکر سورج کی تپش برداشت کرتے ہوئے، ہروادی سے سفر کرتے ہوئے میرے پاس رحمت کی امید لے کرآئے ہیں حالانکہ انہوں نے میراعذاب نہیں دیکھا۔'' پھرعرفہ کے دن سے زیادہ بندے کسی اوردن میں جہنم سے آزادنہیں کئے جاتے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفۃ والمزدلفۃ، رقم ۳۸۴۲، ج۶، ص۶۲)

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ'' میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کی مغفرت فرمادی۔'' تو ملائکہ عرض کرتے ہیں،'' ان میں فلاں فلاں بدکار بندے بھی ہیں۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے،'' میں نے انہیں بھی بخش دیا۔''
(الترغیب والترھیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی وقوف العرفۃ، رقم ۱، ج۲، ص ۱۲۸)

(۸۷۳)...... حضرتِ سیدنا عباس بن مرداس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے عرفہ کی رات اپنی امت کے لئے دعا مانگی تو جواب دیا گیا کہ "میں نے ظالم کے علاوہ سب کی مغفرت فرما دی کیونکہ میں مظلوم کا حق لینے کے لئے ظالم کی پکڑ ضرور فرماؤں گا۔" تو مومنین پر رحم وکرم فرمانے والے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا، "اے رب عزوجل! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت عطا فرما دے اور ظالم کو بخش دے۔" تو عرفہ کی رات اس کا جواب نہیں دیا گیا۔

صبح جب مزدلفہ پہنچے تو دوبارہ یہی دعا مانگی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا قبول فرمالی گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے تو حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! یہ تو وہ وقت ہے جس میں آپ مسکرایا نہیں کرتے، اللہ عزوجل آپ کو ہمیشہ مسکراتا رکھے، آپ کیوں مسکرارہے ہیں؟" فرمایا، "جب اللہ عزوجل کے دشمن ابلیس کو پتا چلا کہ اللہ عزوجل نے میری دعا قبول فرما کر میری امت کی مغفرت فرمادی ہے تو وہ اپنے سر پر خاک ڈالنے لگا اور آہ وفغاں کرنے لگا تو میں اس کی پریشانی کو دیکھ کر مسکرادیا۔"

(ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الدعاء بعرفۃ، رقم ۳۰۱۳، ج ۳، ص ۴۶۶)

(مؤلف فرماتے ہیں کہ) علامہ بیہقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں جنہیں ہم نے "کتاب البعث" میں ذکر کیا ہے۔ اگر اس حدیث پاک کو شواہد کی بنا پر صحیح تسلیم کرلیا جائے تو اس میں حجت ہے ورنہ اللہ عزوجل کا یہ فرمان ہی اس حدیث کی تائید کے لئے کافی ہے،

وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ

(پ۵، النساء: ۴۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

(۸۷۴)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے عرفات میں وقوف فرمایا تو سورج غروب ہونے والا تھا۔ آپ نے حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، "اے بلال! لوگوں کو میرے لئے خاموش کراؤ۔" حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خاموش ہوجاؤ تو لوگ خاموش ہوگئے۔ پھر آپ نے فرمایا، "اے لوگو! ابھی جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور مجھے رب عزوجل کا سلام پیش کرکے کہا کہ اللہ عزوجل نے عرفات اور مشعر حرام والوں کی مغفرت فرمادی اور ان کے آپس میں ایک دوسرے پر کئے جانے

والے مظالم کو ان سے اٹھالیا۔'' حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ ہمارے لئے خاص ہے؟'' فرمایا،''یہ تمہارے اور تمہارے بعد قیامت تک آنے والوں کے لئے ہے۔'' تو حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا،''اللہ عزوجل کی رحمت بہت زیادہ اور بہت پاکیزہ ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب الترغیب فی الوقوف بعرفۃ والمزدلفۃ، رقم ۷، ج ۲، ص ۱۳۰)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل عرفات والوں پر فضل فرماتے ہوئے ملائکہ کے سامنے فخر فرماتا ہے اور فرماتا ہے،''اے میرے فرشتو! میرے غبار آلود، پراگندہ سر بندوں کو دیکھو جو ہر وادی سے سفر کرتے ہوئے میرے پاس حاضر ہوئے ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انکی دعائیں قبول کیں اور ان کی مرغوب چیز کے بارے میں انکی سفارش قبول کی، ان میں سے برے لوگوں کو اچھوں کی وجہ سے عطا کیا اور اچھوں کو سوائے ان کے آپس کے لین دین کے جو کچھ انہوں نے مانگا عطا فرمادیا۔''

جب لوگ وقوف کرتے ہیں اور اللہ عزوجل کی بارگاہ میں رغبت ومطالبہ دہراتے ہیں تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''اے میرے فرشتو! میرے بندے ٹھہرے رہے اور رغبت ومطالبہ کرتے رہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے انکی دعائیں قبول فرمالیں اور ان کی مرغوب چیز کے بارے میں ان کی سفارش قبول فرمالی اور ان میں سے برے لوگوں کو اچھوں کی وجہ سے عطا فرمادیا اور ان کے آپس کے مظالم کا ضامن ہوگیا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب فضیلۃ الوقوف الخ، رقم ۵۵۲۹، ج ۳، ص ۵۶۹)

(۸۷۵)...... حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو مسلمان عرفہ کی رات موقف میں وقوف کرے پھر قبلہ کی طرف رخ کر کے سو مرتبہ لَاۤ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھے پھر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھے پھر سو مرتبہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''اے میرے فرشتو! میرے اس بندے کی جزا کیا ہے؟ اس نے میری پاکی بیان کی اور مجھے اپنا خدائے واحد تسلیم کیا اور میری عظمت و بڑائی بیان کی اور مجھے پہچان لیا اور میری تعریف بیان کی اور میرے نبی پر درود بھیجا، اے میرے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرمالی، اگر میرا یہ بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں موقف والوں کے حق میں اس کی شفاعت ضرور قبول فرماؤں گا۔''

(شعب الایمان، باب المناسک، فصل فضل الوقوف بعرفات، رقم ۴۰۷۴، ج ۳، ص ۴۶۳)

عرفہ کے دن اپنی سماعت اور نظر کی حفاظت کرنے کا ثواب

(۸۷۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ فلاں شخص عرفہ کے دن حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کا ردیف تھا (یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر سوار تھا) وہ نوجوان عورتوں کو دیکھنے لگا اور عورتوں نے بھی اس کی طرف دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے نوجوان! یہ وہ دن ہے کہ جو شخص اس میں اپنی سماعت، بصارت اور زبان پر قابو پالے اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

(ابن خزیمہ، کتاب الحج، باب فضل حفظ البصر والسمع الخ، رقم ۲۸۳۲، ج۴، ص۲۶۱)

(۸۷۷)...... حضرتِ سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو عرفہ کے دن اپنی زبان، سماعت اور بصارت کی حفاظت کرے اس کے اس سال سے اگلے سال تک کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔''

(شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص یوم عرفۃ بالذکر، رقم ۳۷۶۸، ج۳، ص۳۵۸)

شیطان کو کنکریاں مارنے کا ثواب

(۸۷۸)...... حضرت سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی ویسی ہی روایت منقول ہے جیسی روایت پچھلے صفحات میں حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے گزری لیکن اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''اور جہاں تک تمہارے عرفات میں وقوف کرنے کی بات ہے تو اللہ عزوجل عرفات والوں پر تجلّی فرما کر ارشاد فرماتا ہے،''میرے بندے غبار آلود پراگندہ سر ہو کر میرے پاس ہر وادی سے سفر کر کے آئے ہیں۔'' پھر ملائکہ کے سامنے ان پر فخر فرماتا ہے، لہٰذا! اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّات، آسمان کے ستاروں اور سمندر اور بارش کے قطروں کے برابر بھی ہوں تو اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرمادے گا اور تمہارا جمار کی رمی کرنا تو وہ تمہارے لئے اپنے رب عزوجل کے پاس تمہارے محتاجی کے وقت کے لئے ذخیرہ ہے اور سر منڈوانے میں تمہارے سر سے گرنے والے ہر بال کے عوض قیامت کے دن ایک نور ہوگا اور رہا بیت اللہ کا طواف کرنا تو جب تم طواف کر کے واپس لوٹو گے تو تم اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاؤ گے جیسے اس دن تھے جس دن تمہاری ماں نے تمہیں جنا تھا۔''

(۸۷۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا کہ''شیطان کو کنکریاں مارنے میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟''تو آپ نے فرمایا،''اسے (یعنی کنکریوں کو) تم انتہائی ضرورت کے وقت اپنے رب عزوجل کے پاس پاؤ گے۔'' (طبرانی کبیر، مسند ابن عمر، رقم ۱۳۴۲۹، ج ۱۲، ص ۳۰۶)

(۸۸۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''تمہارا شیطان کو کنکریاں مارنا قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الحج، باب فی رمی الجمار، رقم ۴، ج ۲، ص ۱۳۴)

(۸۸۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جب حضرتِ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مناسکِ حج کی ادائیگی کے لئے آئے تو جمرہ عَقَبہ کے پاس آپ کے سامنے شیطان آگیا۔ آپ علیہ السلام نے اسے سات پتھر مارے یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جمرہ ثانیہ کے پاس آپ علیہ السلام کا اس سے سامنا ہوا تو آپ نے اسے سات پتھر مارے یہاں تک کہ وہ زمین میں دھنس گیا، پھر جمرہ ثالثہ کے پاس آپ علیہ السلام کا اس سے سامنا ہوا تو آپ نے اسے سات پتھر مارے تو وہ زمین میں دھنس گیا۔'' اس کے بعد مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''اور یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے جس کی تم پیروی کرتے ہو۔'' (المستدرک، کتاب المناسک، باب رمی الجمار، رقم ۱۷۵۶، ج ۲، ص ۱۲۲)

=== === ===

حج میں سر مُنڈانے کا ثواب

اس سے پہلے حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت گزر چکی ہے جس میں یہ مضمون بھی تھا کہ ''سر منڈواتے ہوئے تمہارے سر سے گرنے والا ہر بال قیامت کے دن تمہارے لئے نور ہوگا'' اور ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں یہ مضمون تھا کہ ''جہاں تک تمہارا سر منڈوانے کی بات ہے تو تمہارے سر سے گرنے والے ہر بال کے عوض تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور تمہارا ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔''

(**۸۸۲**)...... حضرتِ سیدتنا ام الحصین رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حجۃ الوداع کے موقع پر سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ اور تقصیر کرانے (یعنی بال کٹوانے) والوں کے لئے ایک مرتبہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

(صحیح مسلم، کتاب المناسک، باب تفضیل الحلق علی التقصیر، رقم ۱۳۰۳، ص ۶۷۷)

(**۸۸۳**)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا مانگی، ''اے اللہ عزوجل! حلق کرانے والوں کی مغفرت فرما۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور تقصیر کرانے والوں کی بھی؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر دعا فرمائی، ''اے اللہ عزوجل سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور تقصیر کرانے والوں کی بھی؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر دعا فرمائی، ''اے اللہ عزوجل! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور تقصیر کرانے والوں کی بھی؟'' فرمایا، ''اور تقصیر کرانے والوں کی بھی۔''

(صحیح بخاری، کتاب الحج، باب الحلق والتقصیر عند الاحلال، رقم ۱۷۲۸، ج۱، ص ۵۷۴)

☆===☆===☆===☆

قربانی کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے،

وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ 0 (پ ۱۷، الحج: ۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کے نشانوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری سے ہے۔''

حضرتِ سیدنا مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ'' سے قربانی کے جانوروں کی تعظیم اور انہیں فربہ کرنا مراد ہے۔ (الدرالمنثور، الحج ۳۲، ج ۶ ص ۴۶)

(۸۸۴)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''قربانی کے دن آدمی کا کوئی عمل اللہ عزوجل کے نزدیک خون بہانے سے زیادہ محبوب نہیں ہے اور وہ جانور قیامت کے دن اپنے سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ آئے گا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے لہذا خوشدلی سے قربانی کیا کرو۔''

(ترمذی، کتاب الاضاحی، باب فی فضل الاضحیہ، رقم ۱۴۹۸، ج ۳، ص ۱۶۲)

(۸۸۵)...... حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کا جانور لیکر آؤ کیونکہ اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی تمہارے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے اور قیامت کے دن اس کا خون اور اس کا گوشت ستّر گنا اضافے کے ساتھ تمہاری میزان میں رکھا جائے گا۔'' حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ بشارت صرف آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ خاص ہے کیونکہ یہ ہر خیر کے ساتھ خاص کئے جانے کے اہل ہیں یا یہ بشارت آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خصوصاً اور دیگر مسلمانوں کے لئے عموماً ہے؟'' فرمایا، ''آلِ محمد کے لئے بالخصوص اور دیگر مسلمانوں کے لئے عمومی طور پر ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الاضحیہ، رقم ۳، ج ۲، ص ۱۰۰)

(۸۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''اے فاطمہ! اٹھو اور اپنی قربانی کا جانور لاؤ کیونکہ تمہارے لئے اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی پچھلے

گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' حضرتِ سیدتنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ بشارت صرف ہمارے (یعنی اہل بیت کے) لئے خاص ہے یا دیگر مسلمانوں کے لئے بھی ہے؟'' فرمایا، ''بلکہ ہمارے اور دیگر مسلمانوں سب کے لئے ہے۔''
(المستدرک، کتاب الاضاحی، باب یغفرلمن یضحی عند اول قطرۃ تقطر من الدم، رقم ۷۶۰۰، ج ۵، ص ۳۱۴)

(۸۸۷)...... حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''لوگو! قربانی کرو اور ان کے خون پر ثواب کی امید رکھو کیونکہ خون اگر زمین پر گرے تو اللہ عزوجل کی حفاظت میں گرتا ہے۔''
(طبرانی اوسط، رقم ۸۳۱۹، ج ۶، ص ۱۴۸)

(۸۸۸)...... حضرتِ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جو ثواب کی امید پر خوشدلی سے قربانی کرے تو وہ قربانی اس کے لئے جہنم سے حجاب ہوگی۔''
(مجمع الزوائد، کتاب الاضاحی، باب فضل الاضحیہ، رقم ۵۹۳۷، ج ۴، ص ۹)

(۸۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''عید کے دن قربانی میں خرچ کرنا اللہ عزوجل کو سب سے زیادہ محبوب ہے۔''
(معجم کبیر، مسند ابن عباس، رقم ۱۰۸۹۴، ج ۱۱، ص ۱۵)

(۸۹۰)...... حضرتِ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم! یہ قربانیاں کیا ہیں؟'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان میں ہمارے لئے کیا ثواب ہے؟'' فرمایا، ''ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے۔'' عرض کیا، ''اور اُون میں؟'' فرمایا، ''اس کے ہر بال کے بدلے بھی ایک نیکی ہے۔''
(ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب ثواب الاضحیہ، رقم ۳۱۲۷، ج ۳، ص ۵۳۱)

=== === ===

آبِ زم زم پینے کا ثواب

(۸۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''آبِ زم زم اسی مقصد کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے، اگر تو اسے شفا کی غرض سے پیئے گا تو اللہ عزوجل تجھے شفا دے گا اور اگر تو شکم سیری کیلئے پیئے گا تو اللہ عزوجل تجھے شکم سیر فرمادے گا اور اگر تو اسے اپنی پیاس بجھانے کے لئے پیئے گا تو اللہ عزوجل تیری پیاس بجھادے گا اور اگر تو اسے پناہ حاصل کرنے کیلئے پیئے گا تو اللہ عزوجل تجھے پناہ عطا فرمائے گا۔''

حضرتِ سیدنا ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب آبِ زم زم پیتے تو یہ دعا مانگتے ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفا کا سوال کرتا ہوں۔'' (المستدرک، کتاب المناسک، باب ماء زمزم لما شرب لہ، رقم ۱۷۸۲، ج ۲، ص ۱۳۲ بتغیر قلیل)

(۸۹۲)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''آبِ زم زم اسی مقصد کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے۔''

(ابن ماجہ، کتاب المناسک، باب الشرب من زمزم، رقم ۳۰۶۲، ج ۳، ص ۴۹۰)

(۸۹۳)......حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کے غلام حضرتِ سیدنا حسن بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ کو زم زم کے کنویں پر آتے دیکھا۔ آپ نے ایک ڈول پانی پیا اور قبلہ رخ ہوکر دعا مانگی ''اے اللہ عزوجل! مجھے عبداللہ بن مُؤَمَّل نے ابو زبیر سے انہوں نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہوئے یہ حدیث بیان کی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''آبِ زم زم اسی کے لئے ہے جس کے لئے اسے پیا جائے۔'' لہٰذا میں قیامت کی پیاس سے تحفظ کے لئے اسے پی رہا ہوں۔'' (شعب الایمان، باب فی المناسک، فضل الحج، رقم ۴۲۱۸، ج ۳، ص ۴۸۱)

(۸۹۴)......حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سطحِ زمین پر سب سے بہتر پانی آبِ زم زم ہے کہ یہ ایک قسم کا کھانا بھی ہے اور بیماری سے شفا بھی ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب فی زمزم، رقم ۵۷۱۲، ج ۳، ص ۶۲۱)

☆===☆===☆===☆

مدینہ منورہ میں رہائش کا ثواب

(۸۹۵)...... حضرتِ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''مدینہ لوگوں کے لئے بہتر ہے اگر جانتے اور جو اس شہر سے منہ پھیر کر اسے چھوڑ دے گا اللہ عزوجل اس سے بہتر لوگوں کو اس شہر میں بسا دے گا اور جو اس میں تنگدستی اور یہاں کی تکالیف پر ثابت قدم رہے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا گواہی دوں گا۔'' (مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، رقم ۱۳۶۳، ص ۷۰۹)

(۸۹۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو میری امت میں سے مدینہ میں تنگدستی اور سختی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے لئے گواہی دوں گا۔'' (مسلم، کتاب الحج، باب الترغیب فی سکنی المدینۃ، رقم ۱۳۷۸، ص ۷۱۶)

(۸۹۷)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مدینہ منورہ میں چیزوں کے نرخ بڑھ گئے اور حالات سخت ہو گئے تو نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''صبر کرو اور خوش ہو جاؤ کہ میں نے تمہارے صاع اور مُد کو بابرکت کر دیا اور اکٹھے ہو کر کھایا کرو کیونکہ ایک کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا پانچ اور چھ کو کفایت کرتا ہے اور بیشک برکت جماعت میں ہے تو جس نے مدینہ کی تنگدستی اور سختی پر صبر کیا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا اور جو اس کے حالات سے منہ پھیر کر مدینہ سے نکلا اللہ عزوجل اس سے بہتر لوگوں کو اس میں بسا دے گا اور جس نے مدینہ سے برائی کرنے کا ارادہ کیا اللہ عزوجل اسے اس طرح پگھلا دے گا جیسے نمک پانی میں پگھل جاتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب الصبر علی جھد المدینۃ، رقم ۵۸۱۹، ج ۳، ص ۶۵۷)

(۸۹۸)...... حضرتِ سیدنا اَفْلَح رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا یزید بن ثابت اور سیدنا ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے قریب سے گزرا۔ یہ دونوں ''مسجد جنائز'' کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا: ''کیا تمہیں وہ بات یاد ہے جو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ہمیں اسی مسجد میں بیان فرمائی تھی؟'' تو دوسرے نے کہا: ''ہاں مدینہ شریف کے بارے میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا خیال تھا کہ عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا جس میں زمین کی فتوحات کھول دی جائیں گی اور لوگ اس کی طرف نکل کھڑے ہونگے تو وہ خوشحالی اور عیش و عشرت اور لذیذ کھانے پائیں گے پھر اپنے حج یا عمرہ کرنے والے بھائیوں کے پاس سے گزریں گے تو ان سے کہیں گے تم تنگدستی اور سخت بھوک کی زندگی کیوں گزار رہے ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کئی مرتبہ یہ جملہ دہرایا کہ ''جانے والا اور رہ جانے والا'' اور مدینہ ان کے لئے بہتر ہے جو اس

میں ٹھہرا رہے اور مرنے تک تنگدستی وسختی پر صبر کرے میں اس کی گواہی دوں گا یا شفاعت کروں گا۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۳۹۸۵، ج۴، ص۱۵۳)

(۸۹۹)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''میری اس مسجد میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار نمازیں پڑھنے سے افضل ہے اور میری اس مسجد میں ایک جمعہ ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار جمعہ ادا کرنے سے افضل ہے اور میری اس مسجد میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا مسجد حرام کے علاوہ دیگر مساجد میں ایک ہزار ماہِ رمضان گزارنے سے افضل ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی المناسک فضل الحج والعمرۃ، رقم ۴۱۴۷، ج۳، ص۴۸۶)

(۹۰۰)...... حضرتِ سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''مدینہ منورہ میں رمضان کا ایک مہینہ گزارنا دیگر شہروں میں رمضان کے ایک ہزار مہینے گزارنے سے بہتر ہے اور مدینہ منورہ میں ایک جمعہ ادا کرنا دیگر شہروں میں ایک ہزار جمعے ادا کرنے سے بہتر ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۱۱۴۴، ج۱، ص۳۷۲)

(۹۰۱)...... حضرتِ سیدنا اَنَس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا مانگی، ''اے اللہ عزوجل! تو نے جو برکت مکہ میں رکھی ہے مدینہ کو اس سے دگنی برکت عطا فرما۔''

(بخاری، کتاب فضائل المدینۃ، رقم ۱۸۸۵، ج۱، ص۶۲۰)

(۹۰۲)...... حضرتِ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا مانگی، ''یا اللہ عزوجل! تیرے بندے اور خلیل حضرت ابرٰہیم علیہ السلام نے تجھ سے مکہ والوں کے لئے برکت کی دعا کی اور میں محمد تیرا بندہ اور رسول ہوں اور میں مدینہ والوں کے لئے برکت کی دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے صاع اور مُد (یہ دونوں پیمانے ہیں) میں ویسی برکت عطا فرما جیسی برکت تو نے مکہ والوں کے لئے عطا فرمائی اور اس برکت کے ساتھ دو برکتیں اور عطا فرما۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الحج، باب جامع فی الدعا لہا، رقم ۵۸۱۵، ج۳، ص۶۵۶)

☆===☆===☆===☆

مَدِیْنَہ مُنَوَّرَہ یا مَکَّہ مُعَظَّمَہ میں مرنے اور روضۂ انور کی زیارت کا ثواب

پچھلے صفحات میں یہ حدیث گزر چکی ہے کہ ''جو مدینہ میں ثابت قدم رہے اور مرنے تک اس کی تنگی اور سختی پر صبر کرے قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

(۹۰۳)...... بنولیث کی ایک خاتون حضرتِ سیدتنا صُمَیتَہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''تم میں سے جو مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھے وہ مدینے میں ہی مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا اس کی شفاعت کی جائے گی یا اس کے حق میں گواہی دی جائے گی۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ، رقم ۳۷۳۴، ج۶، ص۲۱)

ایک روایت میں ہے کہ ''جو مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرونگا اور اس کے حق میں گواہی دوں گا۔''

(شعب الایمان، باب فی المناسک فضل الحج والعمرۃ، رقم ۴۱۸۲، ج۳، ص۴۹۷)

(۹۰۴)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مدینہ میں مرنے کی استطاعت رکھتا ہو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں اس کی شفاعت کروں گا۔'' (ترمذی، کتاب المناقب، باب فی فضل المدینۃ، رقم ۳۹۴۳، ج۵، ص۴۸۳)

(۹۰۵)...... شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینہ ہی میں مرے کیونکہ جو مدینہ میں مرے گا میں قیامت کے دن اس کی گواہی دوں گا یا اس کی شفاعت کروں گا۔'' (طبرانی کبیر مسند، رقم ۷۴۷، ج۲۴، ص۲۹۴)

(۹۰۶)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیس الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص دو حرموں (یعنی مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں اٹھایا جائے گا اور جو ثواب کی نیت سے مدینہ میں میری زیارت کرنے آئے گا وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔''

(شعب الایمان، باب فی مناسک فضل الحج والعمرۃ، رقم ۴۱۵۸، ج۳، ص۴۹۰)

(۹۰۷)...... حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے میری قبر کی زیارت کی'' یا یہ فرمایا: ''جس نے میری زیارت کی قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا یا اس کے حق میں گواہی دوں گا اور جو دوحرموں میں سے کسی ایک میں مرے گا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن امن والوں میں اٹھائے گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الحج، باب فی سکنی المدینۃ وفضل احد ووادی العقیق، رقم ۱۶، ج ۲، ص ۱۴۷)

(۹۰۸)...... حضرتِ سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے میرے وصال (ظاہری) کے بعد میری زیارت کی گویا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو دوحرموں (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ) میں سے کسی ایک میں مرے گا قیامت کے دن امن والوں میں سے اٹھایا جائے گا۔''

(سنن الدار قطنی، کتاب الحج، رقم ۲۶۶۸، ج ۲، ص ۳۵۱)

(۹۰۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''

(سنن الدار قطنی، کتاب الحج، رقم ۲۶۶۹، ج ۲، ص ۳۵۱)

(۹۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جب بھی کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ عزوجل میری روح لوٹا دیتا ہے حتی کہ میں اس کا جواب دیتا ہوں۔''

(ابوداؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، رقم ۲۰۴۱، ج ۲، ص ۳۱۵)

☆===☆===☆===☆

جہاد کا ثواب

سچے دل سے اللہ عزوجل سے طلبِ شہادت کاثواب

(۹۱۱)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم ،نُورِ مُجسَّم ،رسول اکرم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو سچے دل سے شہادت طلب کرے اسے شہادت عطا کردی جاتی ہے اگر چہ وہ (بظاہر) اسے نہ پاسکے۔''

(مسلم،کتاب الامارۃ،باب استحباب طلب الشہادۃ،رقم ۱۹۰۸،ص ۱۰۵۷)

(۹۱۲)...... حضرتِ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ،صاحبِ معطر پسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو سچے دل سے اللہ عزوجل سے شہادت کا سوال کرے گا اللہ عزوجل اسے شہداء کی منزل میں پہنچادے گا اگر چہ اس کا انتقال اپنے بستر پر ہوا ہو۔'' (مسلم،کتاب الامارۃ،باب استحباب طلب الشہادۃ،رقم ۱۹۰۹،ص ۱۰۵۷)

(۹۱۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر،دو جہاں کے تاجْوَر،سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا،''جس نے اونٹنی کو دومرتبہ دوہنے کے درمیانی وقت تک اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کیا،اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے اور جس نے اللہ عزوجل سے سچے دل سے شہادت کا سوال کیا پھر وہ مرگیا یا اسے قتل کردیا گیا تو اس کے لئے شہید کا ثواب ہے۔'' (ابوداؤد،کتاب الجہاد،باب فیمن سال اللہ تعالیٰ الشہادۃ،رقم ۲۵۴۱،ج ۳،ص ۳۰)

ایک روایت میں ہے کہ''جس نے اللہ عزوجل سے سچے دل سے شہادت کا سوال کیا،اللہ عزوجل اسے شہید کا ثواب عطا فرمائے گا اگر چہ اس کا انتقال اپنے بستر پر ہوا ہو۔'' (مسلم،کتاب الامارۃ،باب استحباب طلب الشہادۃ،رقم ۱۹۰۹،ج ۳،ص ۱۰۵۷)

===

اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

ترجمہ کنز الایمان: ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

ایک مقام پر فرمایا،

وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً وَّلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۱۱، التوبۃ:۱۲۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں چھوٹا یا بڑا اور جو نالا طے کرتے ہیں سب ان کے لئے لکھا جاتا ہے تا کہ اللہ ان کے سب سے بہتر کاموں کا انہیں صلہ دے۔

(۹۱۴)...... حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ''مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍؕ وَاللّٰهُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ۝ '' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے میرے اللہ میری امت میں اضافہ فرما۔'' تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝ ترجمہ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔ (پ۲۳، الزمر:۱۰)

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ، رقم ۴۶۲۹، ج ۷، ص ۸۰)

(۹۱۵)...... حضرتِ سیدنا خُریم بن فاتِک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''جو اللہ عزوجل کی راہ میں کچھ خرچ کرے اس کے لئے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل النفقۃ فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۳۱، ج ۳، ص ۲۳۳)

(۹۱۶)...... حضرت سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں نکیل والی اونٹنی لے کر حاضر ہوا اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ اللہ عزوجل کی راہ میں وقف ہے۔'' تو آپ نے فرمایا، ''تجھے اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں ملیں گی جن میں سے ہر ایک نکیل والی ہوگی۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الصدقۃ فی سبیل اللہ، رقم ۱۸۹۲، ص ۱۰۴۹)

(۹۱۷)...... حضرتِ سیدنا عمران بن حُصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں مال بھیجا حالانکہ خود اپنے گھر میں ہی ٹھہرا رہا اُس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات سو دراہم ہیں اور جس نے بذاتِ خود اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کیا اور اپنا مال اس جنگ میں خرچ کیا تو اس کے لئے ہر درہم کے بدلے سات لاکھ دراہم ہیں پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، ''**وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ** ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لیے چاہے۔'' (پ۳، البقرۃ: ۲۶۱)

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ، رقم ۲۷۶۱، ج ۳، ص ۳۳۹)

(۹۱۸)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''خوشخبری ہے اس کے لئے جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے ذکر اللہ کی کثرت کرے تو اس کے لئے ہر کلمہ کے عوض ستر ہزار نیکیاں ہیں اور ان میں سے ہر نیکی دس گنا ہے اور اللہ عزوجل کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔'' عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنا؟'' فرمایا، ''خرچ کرنا بھی اسی طرح ہے۔''

حضرت سیدنا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا، ''کیا خرچ کرنا سات سو گنا ہے؟'' حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''تمہارا فہم کمزور ہے، یہ تو اس وقت ہے جب لوگ گھر پر رہتے ہوئے جہاد کئے بغیر خرچ کریں اور جب وہ جہاد کرتے ہوئے اپنے مال میں سے خرچ کرتے ہیں تو اللہ عزوجل اپنی رحمت کے اُن خزانوں کو بندوں پر کھول دیتا ہے جو اِن کے علم سے پوشیدہ ہیں اور ان لوگوں کا وصف اس طرح سے بیان کیا گیا ہے، ''یہ اللہ کی جماعت ہے اور اللہ ہی کی جماعت غالب ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۴۳، ج ۲۰، ص ۷۷)
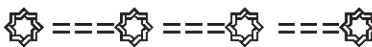
غازی کی مدد کرنے کا ثواب

(۹۱۹)...... حضرتِ سیدنا زید بن خالد جُہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان مہیا کیا تو اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے غازی کے جہاد پر جانے کے بعد اس کے اہل خانہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو اس نے بھی جہاد کیا۔'' (بخاری، کتاب الجہاد، باب فضل من جھز غازیا...... الخ، رقم ۲۸۴۳، ج۲، ص ۲۶۷)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان مہیا کیا یا مجاہد کے اہل خانہ کی دیکھ بھال کی تو اس کیلئے مجاہد کے ثواب کی مثل ثواب لکھا جائے گا اور مجاہد کے ثواب میں بھی کمی نہیں آئے گی۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۶۱۱، ج ۷، ص ۷۱)

(۹۲۰)...... حضرتِ سیدنا سہل بن حُنَیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مدد کی یا مقروض کی اس کے اہل خانہ کے معاملہ میں مدد کی یا مکاتب (وہ غلام جو اپنے آقا کو مال دیکر آزاد ہونا چاہتا ہو) کو آزادی میں مدد دی تو اللہ عزوجل اس دن اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا۔''

(مسند احمد، حدیث سھل بن حنیف عن ابیہ، رقم ۱۵۹۸۶، ج ۵، ص ۴۱۲)

(۹۲۱)...... حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے مجاہد کے سر پر سایہ کیا اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن سایہ عطا فرمائے گا، اور جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کی مدد کی اس کے لئے مجاہد کے اجر کی مثل ثواب ہے، اور جس نے ایسی مسجد بنائی جس میں اللہ عزوجل کا ذکر کیا جائے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۶۰۹، ج ۷، ص ۸۰)

ایک روایت میں ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کو سامان مہیا کیا اور وہ اس پر قدرت بھی رکھتا ہو تو اس کے لئے اس مجاہد کے شہید ہوجانے یا لوٹنے تک اتنا ہی ثواب ہے جتنا اس مجاہد کا ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب من جھز غازیا، رقم ۲۷۵۸، ج ۳، ص ۳۳۸)

(۹۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بنی لحیان کی طرف ایک قاصد بھیجا کہ ''ہر دو مردوں میں سے ایک جہاد کے لئے نکلے،'' پھر

جہاد سے رہ جانے والوں سے فرمایا، ''تم میں سے جو مجاہدین کے اہل خانہ کی خبر گیری کرے اس کے لئے مجاہد کی مثل ثواب ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل اعانۃ الغازی فی سبیل اللہ الخ، رقم ۱۸۹۶، ص ۱۰۵۱)

(۹۲۳)...... حضرتِ سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مدد کی اسے بھی جہاد کا ثواب ملے گا اور جس نے مجاہد کے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا اور اس کے اہل خانہ پر خرچ کیا اس کے لئے مجاہد کی مثل ثواب ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۵۲۳۴، ج ۵، ص ۲۴۶)

(۹۲۴)...... حضرتِ سیدنا مُعاذ بن اَنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ کے مجاہد کو رخصت کرنا اور اسے صبح یا شام میں سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا مجھے دنیا و مافیہا سے زیادہ پسند ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب تشییع الغزاۃ وودا عہم، رقم ۲۸۲۴، ج ۳، ص ۳۷۲)

راہِ خدا میں صبح وشام گزارنے کا ثواب

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا،

وَلَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِیْرَةً وَّلَا كَبِیْرَةً وَّلَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝

(پ ۱۱، التوبۃ: ۱۲۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں چھوٹا یا بڑا اور جو نالا طے کرتے ہیں سب ان کے لئے لکھا جاتا ہے تاکہ اللہ ان کے سب سے بہتر کاموں کا انہیں صلہ دے۔

(۹۲۵)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن سرحد کی نگہبانی کرنا دنیا اور اسکی ہر چیز سے بہتر ہے اور جنت میں تم میں سے کسی کے کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے اور بندہ کا راہِ خدا عزوجل میں سفر کرنا یا اس سے واپس لوٹنا دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل رباط یوم فی سبیل اللہ، رقم ۲۸۹۲، ج ۲، ص ۲۷۹)

(۹۲۶)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں سفر کرنا یا اس سے واپس لوٹنا دنیا اور اسکی ہر چیز سے بہتر ہے جنت میں تم میں سے کسی کی کمان رکھنے یا کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے اور اگر جنت کی کوئی حور

اہل زمین پر ظاہر ہوجائے تو زمین وآسمان کے درمیان کی ہر چیز کو روشن کردے اور اس کو خوشبو سے بھردے اور حور عین کے سر کی اوڑھنی دنیا اور اسکی ہر چیز سے بہتر ہے۔'' (بخاری، کتاب الجہاد، باب الحور العین الخ، رقم ۲۷۹۶، ج ۲، ص ۲۵۲)

(۹۲۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،''اللہ عزوجل اپنی راہ میں نکلنے والوں کو ضمانت دیتا ہے کہ جس بندے کو صرف میری راہ میں جذبۂ جہاد، ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق نے گھر سے نکالا ہے تو اب وہ میری کفالت میں ہے میں اسے جنت میں داخل کروں یا اسے ثواب اور غنیمت عطا فرمانے کے بعد اسے واپس اس کے گھر تک پہنچاؤں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والخروج فی سبیل اللہ، رقم ۱۸۷۶، ص ۱۰۴۲)

(۹۲۸)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،''جو مسلمان اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے یا حج کے لئے یا لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ یا تلبیہ پڑھتے ہوئے سفر کرتا ہے تو سورج اس کے گناہوں کو لیکر غروب ہوتا ہے۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۶۱۶۵، ج ۴، ص ۳۳۷)

(۹۲۹)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ہمارے ساتھ پانچ چیزوں کا وعدہ فرمایا ہے، جو شخص ان میں سے ایک پر بھی عمل کرے گا وہ اللہ عزوجل کے ذمۂ کرم میں ہوگا، (۱) جو مریض کی عیادت کرے، یا (۲) جنازے کے ساتھ چلے، یا (۳) اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے، یا (۴) حاکمِ اسلام کے پاس آئے اور نیک اور جائز باتوں میں اسکی اطاعت کرے، یا (۵) اپنے گھر میں اس لئے بیٹھا رہے کہ وہ لوگوں کے اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں۔'' (مسند احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، رقم ۲۲۱۵۴، ج ۸، ص ۲۵۵)

راہِ خدا میں پیدل چلنے اور پاؤں گرد آلود ہونے کا ثواب

(۹۳۰)...... حضرتِ سیدنا ابی المُصَبِّح المُقرائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم روم کی سرزمین پر محوِ سفر تھے۔ حضرتِ سیدنا مالک بن عبداللہ خَثْعَمِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لشکر کے سالار تھے۔ جب حضرتِ سیدنا مالک رضی اللہ عنہ حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قریب سے گزرے جو اپنے خچر کی لگام تھامے آگے جارہے تھے تو حضرتِ سیدنا مالک رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا، ''اے بندے! اللہ تعالیٰ نے تمہیں سواری دی ہے اس پر سوار ہوجاؤ۔'' تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''میں اپنی سواری سدھار رہا ہوں اور اپنی قوم سے بے پرواہ ہوں اور میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس کے قدم راہِ خدا میں گرد آلود ہوجائیں اللہ عزوجل اسے جہنم پر حرام فرما دیتا ہے۔''

ان کی بات حضرت سیدنا مالک رضی اللہ عنہ کو پسند آئی پھر وہ آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں خاموشی تھی۔ کسی نے بلند آواز سے کہا، ''اے ابوعبداللہ! اللہ عزوجل نے تمہیں سواری عطا فرمائی ہے لہذا اس پر سوار ہوجاؤ۔'' تو حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ منادی کا مقصد سمجھ گئے، چنانچہ فرمایا، ''میں اپنی سواری سدھار رہا ہوں اور اپنی قوم سے بے پرواہ ہوں اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس کے قدم راہِ خدا عزوجل میں گرد آلود ہوجائیں اللہ عزوجل اسے جہنم پر حرام فرما دیتا ہے۔'' یہ سن کر لوگ اپنی سواریوں سے اتر پڑے۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے اس دن ان سے زیادہ پیدل چلنے والے نہیں دیکھے۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۵۸۵، ج ۷، ص ۶۱)

(۹۳۱)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن جَبْر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس بندے کے پاؤں راہ خدا عزوجل میں گرد آلود ہوئے انہیں جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔'' (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من اغبرت قدماہ......الخ، رقم ۲۸۱۱، ج ۲، ص ۲۵۷)

ایک روایت میں ہے، ''جو پاؤں راہِ خدا میں گرد آلود ہوجائیں وہ جہنم کی آگ پر حرام ہیں۔''

(جامع الترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۳۸، ج ۳، ص ۲۳۵)

(۹۳۲)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس شخص کا چہرہ راہِ خدا عزوجل میں گرد آلود ہوجائے اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن جہنم کے دھوئیں سے امان عطا فرمائے گا اور جس شخص کے قدم راہِ خدا عزوجل

میں گردآلود ہوجائیں اللہ عزوجل اس کے قدموں کو قیامت کے دن جہنم کی آگ سے محفوظ فرمادے گا۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۷۴۸۲، ج ۸، ص ۹۶)

(۹۳۳)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن قیس کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس کے قدم راہ خدا عزوجل میں گردآلود ہوجائیں اللہ عزوجل اس کے پورے جسم کو جہنم پر حرام فرمادے گا۔''

(المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، رقم ۵۵۳۳، ج ۴، ص ۱۵۱)

(۹۳۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''وہ شخص جہنم میں داخل نہ ہوگا جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور مسلمان کے نتھنوں میں راہِ خدا عزوجل کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھا نہ ہوگا۔''

(سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب فضل من عمل فی سبیل اللہ علی قدمہ، ج ۶، ص ۱۲)

(۹۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل کسی بندے کے پیٹ میں راہِ خدا عزوجل کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہیں فرمائے گا اور جس کے قدم راہِ خدا عزوجل میں گردآلود ہوجائیں اللہ عزوجل اس کے پورے جسم کو جہنم پر حرام فرمادے گا اور جس نے راہ خدا عزوجل میں ایک دن روزہ رکھا اللہ عزوجل اس سے جہنم کو تیز رفتار سوار کی ایک ہزار سال کی مسافت تک دور فرمادے گا اور جسے راہِ خدا عزوجل میں ایک زخم لگے گا اس پر شہداء کی مہر لگادی جائے گی جو قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی، اس کا رنگ زعفران کی طرح اور خوشبو مشک کی طرح ہوگی، اسے اس مہر کی وجہ سے اولین وآخرین پہچان لیں گے اور کہیں گے فلاں پر شہیدوں کی مہر لگی ہوئی ہے اور جو اونٹنی کو دو مرتبہ دوہنے کے درمیان کے وقت تک راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرے اس پر جنت واجب ہوجاتی ہے۔''

(مسند احمد مسند ابی الدرداء، رقم ۲۷۵۷۳، ج ۱۰، ص ۴۲۰)

۞===۞===۞===۞

راہِ خدا میں جہاد کے لئے نکلنے اور شہید ہوجانے کاثواب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا،

وَلَئِنْ قُتِلْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَحْمَةٌ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ ۝ (پ۴،اٰل عمران:۱۵۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک اگر تم اللہ کی راہ میں مارے جاؤ یا مرجاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت ان کے سارے دھن دولت سے بہتر ہے۔

اور ارشاد فرمایا،

وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْۢ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ (پ۵،النساء:۱۰۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا،

وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْۤا اَوْ مَاتُوْا لَیَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ۝ لَیُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا یَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَلِیْمٌ حَلِیْمٌ ۝ (پ۱۷،الحج:۵۸،۵۹)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر مارے گئے یا مر گئے تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا اور بے شک اللہ کی روزی سب سے بہتر ہے ضرور انہیں ایسی جگہ لے جائے گا جسے وہ پسند کریں گے اور بے شک اللہ علم اور حلم والا ہے۔

(۹۳۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد اور اللہ عزوجل کے کلمات کی تصدیق کی غرض سے نکلے اللہ عزوجل اسے اپنی جنت میں داخل کرنے یا ثواب یا غنیمت کے ساتھ واپس گھر پہنچانے کی ضمانت دیتا ہے۔''

(بخاری، کتاب التوحید، رقم ۷۴۶۳، ج۴، ص ۵۶۳)

(۹۳۷) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والا رات بھر عبادت اور دن بھر روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو نہ تو کوئی روزہ چھوڑتا ہے اور نہ کوئی نماز، یہاں تک کہ اللہ عزوجل اسے اس کے اہل کی طرف ثواب یا غنیمت کے ساتھ لوٹائے یا اس کو شہادت سے سرفراز فرما کر جنت میں داخل فرمائے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۶۰۳، ج ۷، ص ۶۸)

(۹۳۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا، ''تم کس کو شہداء میں شمار کرتے ہو؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ''جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''اس طرح تو میری امت میں شہید بہت کم ہوں گے۔'' تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر شہید کون ہے؟'' فرمایا، ''جو اللہ کی راہ میں مارا جائے وہ شہید ہے، جو اللہ کی راہ میں مر جائے وہ شہید ہے اور جو طاعون میں مبتلاء ہو کر مر جائے وہ بھی شہید ہے۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان الشہداء، رقم ۱۹۱۴، ص ۱۰۶۰)

(۹۳۹)...... حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو راہِ خدا عزوجل میں نکلے پھر مر جائے یا قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اور اگر اس کا گھوڑا یا اونٹ اسے گرا کر مار دے یا کوئی سانپ کاٹ لے یا اپنے بستر پر مر جائے الغرض جس طرح اللہ عزوجل چاہے اسی طریقہ سے اس کی موت واقع ہو تو وہ شہید ہے اور اس کے لئے جنت ہے۔''

(ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فیمن مات غازیا، رقم ۲۴۹۹، ج ۳، ص ۱۴)

(۹۴۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو حج کے لئے نکلا اور اسی دوران اس کا انتقال ہو گیا قیامت تک اس کے لئے حج کرنے والے کا ثواب لکھا جاتا رہے گا اور جو عمرہ کرنے کیلئے نکلا اور اسی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا تو قیامت تک اس کے لئے عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھا جائے گا اور جو جہاد کرنے نکلا اور اس کا انتقال ہو گیا قیامت تک اس کے لئے جہاد کا ثواب لکھا جاتا رہے گا۔'' (مسند ابی یعلی الموصلی، مسند ابی ہریرۃ، رقم ۶۳۲۷، ج ۵، ص ۴۴۱)

(۹۴۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرا جو بندہ میری رضا چاہتے ہوئے میری راہ میں جہاد کے لئے نکلے گا میں اسے

ضمانت دیتا ہوں کہ اگر میں نے اسے واپس لوٹایا تو ثواب یا غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا اور اگر اسکی روح قبض کی تو اس کی مغفرت فرمادوں گا۔''

(سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب السریۃ ......الخ، ج٦، ص١٨)

(۹۴۲)...... حضرتِ سیدنا سَبْرَہ بن فَاکِہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''بیشک شیطان آدمی کے اسلام کی راہ میں بیٹھتا ہے اور کہتا ہے،''تو اسلام قبول کر رہا ہے اور اپنا اور اپنے آباء واجداد کا دین چھوڑ رہا ہے؟'' پھر اگر وہ آدمی شیطان کی بات نہ مانے اور مسلمان ہوجائے تو اسکی مغفرت کر دی جاتی ہے۔ پھر شیطان اس کی ہجرت میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور کہتا ہے،''تو ہجرت کر رہا ہے اور اپنے گھربار، اپنی چھت اور سرزمین کو چھوڑ رہا ہے؟'' پھر اگر وہ شیطان کی بات نہ مانے اور ہجرت کرلے تو شیطان بندے کے جہاد میں رکاوٹ ڈالتا ہے اور کہتا ہے،''تو جہاد کر رہا ہے حالانکہ جہاد تو جان اور مال کے لئے ہوتا ہے کہ تو جہاد کر کے کسی عورت سے نکاح کرے گا اور مالِ غنیمت حاصل کرے گا۔'' پھر اگر وہ اس کی بات نہ مانے اور جہاد کرے تو جو ایسا کرے گا اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے اور (اگر وہ غرق ہوجائے) یا اس کی سواری اسے ہلاک کردے تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۵۷۴، ج۷، ص۵۷)

===
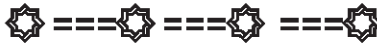
سمندری جہاد کا ثواب

(۹۴۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے حج نہیں کیا اس کا حج کرنا دس غزوات میں شریک ہونے سے بہتر ہے اور جس نے حج ادا کرلیا اس کا غزوہ میں شریک ہونا دس حج ادا کرنے سے بہتر ہے اور سمندر میں جہاد کرنا خشکی میں دس مرتبہ جہاد کرنے سے بہتر ہے اور جس نے سمندر کو پار کرلیا گویا اس نے تمام وادیاں پار کرلیں اور سمندر میں چکرا کر گرنے والا اپنے خون سے لتھڑے ہوئے شخص کی طرح ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الجہاد، رقم ۴۲۲۱، ج ۴، ص ۱۱)

(۹۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''سمندر میں جہاد کرنا خشکی میں دس مرتبہ جہاد کرنے کی طرح ہے، سمندر میں بیمار ہونے والا راہِ خدا میں اپنے خون سے لتھڑے ہوئے شخص کی طرح ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل غزو البحر، رقم ۲۷۷۷، ج ۳، ص ۳۴۸)

(۹۴۵)...... حضرتِ سیدتنا ام حرام رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''سمندر میں چکرا کر قے کرنے والے کے لئے ایک شہید کا ثواب ہے اور سمندر میں ڈوب کر مرنے والے کے لئے ایک شہید کا ثواب ہے۔''

(ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فضل الغزو فی البحر، رقم ۲۴۹۳، ج ۳، ص ۱۱)

(۹۴۶)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''خاتمُ المُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم حضرتِ سیدتنا ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے تو وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کرتیں۔ آپ حضرت عُبادہ بن صامِت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں۔ ایک مرتبہ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں کھانا پیش کیا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا سراقدس دیکھنے لگیں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سو گئے پھر جب بیدار ہوئے تو مسکرانے لگے۔ حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں؟'' فرمایا، ''میری امت کے کچھ لوگ راہ خدا میں جہاد کرتے ہوئے میرے سامنے پیش کئے گئے جو تخت نشین بادشاہوں کی طرح اس سمندر کے بیچ میں سوار ہوں گے۔'' تو حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرمادے۔''

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے دعا فرمائی اس کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر اقدس رکھا اور سو گئے۔ پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے ، میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کس چیز نے آپ کو ہنسایا؟''فرمایا،''میری امت کے راہ خدا عزوجل میں جہاد کرنے والے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے (جیسا کہ پہلی مرتبہ فرمایا تھا)''انہوں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! اللہ عزوجل سے میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ عزوجل مجھے ان میں شامل فرمادے۔''فرمایا،''تم پہلے والوں میں سے ہو۔'' پھر سیدتنا ام حرام رضی اللہ عنہا حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں سمندر کے سفر پر سوار ہو کر نکلیں اور سمندر سے نکلتے وقت اپنی سواری سے گر کر انتقال کر گئیں۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب الدعاء بالجہاد والشھادۃ للرجال والنساء، رقم ۲۷۸۸، ج ۲، ص ۲۵۰)

(۹۴۷) ...... حضرتِ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں سمندر میں ایک مرتبہ جہاد کیا اور اللہ عزوجل خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے تو اس نے اللہ عزوجل کی اطاعت کا حق ادا کر دیا اور جنت کی بھرپور طلب کی اور جہنم سے ہر طرح سے دور ہو گیا۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ ابراھیم، رقم ۲۹۶۴، ج ۲، ص ۸۵)

(۹۴۸) ...... حضرتِ سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جو میرے ساتھ جہاد کرنے سے رہ گیا اسے چاہیے کہ سمندر میں جہاد کرے۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ موسیٰ، رقم ۸۳۵۲، ج ۶، ص ۱۵۸)

(۹۴۹) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''سمندر میں شہید ہونے والا خشکی کے دو شہیدوں کی مثل ہے اور سمندر میں چکرا کر گرنے والا خشکی میں اپنے خون سے لتھڑے ہوئے شخص کی طرح ہے اور موجوں کے درمیان جہاد کرنے والا اللہ عزوجل کی فرمانبرداری میں پوری دنیا طے کرنے والے کی طرح ہے اور اللہ عزوجل نے ملک الموت علیہ السلام کو روحیں قبض کرنے پر مقرر کیا ہے مگر سمندر میں شہید ہونے والوں کی روحیں اللہ عزوجل خود قبض فرماتا ہے اور خشکی میں شہید ہونے والے کے قرض کے علاوہ تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جبکہ سمندر میں شہید ہونے والے کے قرض سمیت تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل غزو البحر، رقم ۲۷۷۸، ج ۳، ص ۳۴۸)

اللہ عزوجل کی راہ میں سرحد پر پہرہ دینے کا ثواب

(۹۵۰)...... حضرتِ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن سرحد کی نگہبانی کرنا دیگر جگہوں پر ایک ہزار دن گزارنے سے بہتر ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب فضائل الجهاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، رقم ۱۶۷۳، ج ۳، ص ۲۵۲)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے سرورِکونین صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ ''جس نے اللہ عزوجل کی راہ میں ایک رات پہرہ دیا تو اسے ایک ہزار دنوں اور ہزار راتوں کے قیام کا ثواب ملے گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجهاد، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ، رقم ۲۷۶۶، ج ۳، ص ۳۴۱)

(۹۵۱)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں سرحد پر پہرہ دینے کے ثواب کے بارے میں سوال ہوا تو فرمایا، ''جس نے جہاد کے دوران ایک رات مسلمانوں کی حفاظت کے لئے پہرہ دیا تو اس کے لئے پیچھے رہ جانے والے روزہ داروں اور نمازیوں کا ثواب ہے۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۸۰۵۹، ج ۶، ص ۷۷)

(۹۵۲)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا دُنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔''

(بخاری، کتاب الجهاد، باب فضل رباط یوم، رقم ۲۸۹۲، ج ۲، ص ۲۷۹)

(۹۵۳)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا ایک مہینے کے روزوں اور قیام سے بہتر ہے اور اگر اس کا اسی دوران انتقال ہوگیا تو اس کا وہ عمل جاری رہے گا جسے وہ زندگی میں کیا کرتا تھا اور اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور وہ منکر نکیر سے امن میں رہے گا۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الرباط، رقم ۱۹۱۳، ص ۱۰۵۹)

(۹۵۴)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ایک مہینہ سرحد پر پہرہ دینا پوری زندگی روزے رکھنے سے بہتر ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الجهاد، باب الرباط، رقم ۹۵۰۴، ج ۵، ص ۵۲۸)

(۹۵۵)...... حضرتِ سیدنا اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''رمضان کے علاوہ ایک دن اللہ عزوجل کی راہ میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے سرحد پر پہرہ دینا

ایک سال کے روزے اور رات بھر عبادت سے زیادہ باعثِ ثواب ہے اور اللہ عزوجل کی راہ میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے رمضان میں ایک دن پہرہ دینا اللہ عزوجل کے نزدیک افضل اور بڑے ثواب والا ہے، (راوی کہتے ہیں کہ میرا گمان ہے کہ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ایک ہزار سال کے روزوں اور عبادت سے افضل ہے) پھر اگر اللہ عزوجل اس مجاہد کو سلامتی کے ساتھ اہل خانہ کی طرف لوٹا دے تو ایک ہزار سال تک اس کی کوئی خطاء نہیں لکھی جائے گی اور اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور قیامت تک اسے پہرہ دینے کا ثواب ملتا رہے گا۔'' (ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الرباط، رقم ۲۷۶۸، ج ۳، ص ۳۴۳)

(۹۵۶)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اللہ عزوجل کی راہ میں ایک دن پہرہ دے گا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان سات خندقیں کھدوا دے گا اور ہر خندق سات زمین اور سات آسمانوں جتنی ہوگی۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ عبد الملک، رقم ۴۸۲۵، ج ۳، ص ۳۵۳)

(۹۵۷)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک مجاہد کی نماز پانچ سو نمازوں کے برابر ہے اور اس کا ایک درہم اور دینار خرچ کرنا دوسروں کے سات سو دینار خرچ کرنے سے افضل ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی المرابط فی سبیل اللہ عزوجل، رقم ۴۲۹۵، ج ۴، ص ۴۳)
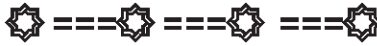
جہاد میں شہید ہونے کا ثواب

گزشتہ صفحات میں حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی صحیح حدیث گزرچکی کہ ایک دن اور رات مورچہ بندی کرنا ایک مہینے کے روزے رکھنے اور رات کو قیام کرنے سے بہتر ہے اور اگر اسی دوران اس کا انتقال ہوگیا تب بھی اس کا یہ عمل جاری رہے گا جسے وہ زندگی میں کیا کرتا تھا اور اس کا رزق جاری کیا جائے گا اور وہ منکر نکیر سے امن میں رہے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ، رقم ۱۹۱۳، ص ۱۰۵۹)

(۹۵۸)...... حضرتِ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتمُ المُرسلین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر شخص کا عمل مرنے کے بعد منقطع ہوجاتا ہے مگر اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کے عمل میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور اسے قیامت تک اس کا رزق دیا جاتا ہے۔'' (الکامل فی ضعفاء الرجال، ج ۸، ص ۱۴۳)

(۹۵۹)...... حضرتِ سیدنا فضالہ بن عُبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر شخص کا عمل موت پر ختم ہوجاتا ہے مگر پہرہ دینے والے کے عمل میں قیامت تک اضافہ ہوتا رہتا ہے اور وہ قبر کے امتحان سے محفوظ رہتا ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الجہاد، باب فی فضل الرباط، رقم ۲۵۰۰، ج ۳، ص ۱۴)

(۹۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''راہِ خدا عزوجل میں ایک مہینہ جہاد کرنا پوری زندگی روزے رکھنے سے بہتر ہے اور جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے مرجائے وہ بڑی گھبراہٹ (قیامت کی دہشت) سے محفوظ رہے گا اور اس تک اس کا رزق اور جنت کی خوشبو پہنچتی رہے گی اور قیامت تک اسے مجاہد کا ثواب ملتا رہے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجہاد، باب الرباط، رقم ۹۵۰۴، ج ۵، ص ۵۲۸)

(۹۶۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص راہِ خدا عزوجل میں مورچہ بندی کرتے ہوئے مرجائے اسے اپنے اس نیک عمل کا ثواب ملتا رہے گا جسے وہ اپنی زندگی میں کیا کرتا تھا، اسے اس کا رزق دیا جاتا رہے گا، وہ منکر نکیر کے سوالات سے امن میں رہے گا اور اللہ عزوجل اسے بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت کی دہشت) سے امن میں رکھ کر

اٹھائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ، رقم ۲۷۶۷، ج ۳، ص ۳۴۲)

ایک روایت میں ہے کہ ''مجاہد جب جہاد کرتے ہوئے مرجائے تو اس کا وہ عمل جسے وہ اپنی زندگی میں کیا کرتا تھا قیامت تک لکھا جاتا رہے گا اور اس تک اس کا رزق پہنچتا رہے گا اور ستر حوروں سے اس کا نکاح کیا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا کہ ٹھہر جا اور حساب ختم ہونے تک لوگوں کی شفاعت کر۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الجہاد، باب الترغیب فی الرباط فی سبیل اللہ عزوجل، رقم ۷، ج ۲، ص ۱۵۵)

(۹۶۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''لوگوں کے لئے سب سے اچھی زندگی اس شخص کی ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر اس کی پشت پر سوار ہو کر اُڑتا ہے، جب بھی دشمن کی للکار یا کسی خطرناک دشمن کے بارے میں سنتا ہے تو اسے مارنے یا خود مرجانے کے لئے گھوڑے کو دوڑا کر دشمن کے قریب پہنچ جاتا ہے یا اس شخص کی اچھی زندگی ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی اِن چوٹیوں میں سے کسی ایک چوٹی کے سرے پر یا ان وادیوں میں سے کسی وادی میں نکل جائے۔ وہاں نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور موت آنے تک اپنے رب عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور بھلائی کے سوا لوگوں کے کسی معاملے میں نہ پڑے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والرباط، رقم ۱۸۸۹، ص ۱۰۴۸)

اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دینے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،

مَاكَانَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَمَنْ حَوْلَهُمْ مِّنَ الْاَعْرَابِ اَنْ يَّتَخَلَّفُوْا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَلَا يَرْغَبُوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَنْ نَّفْسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ لَا يُصِيْبُهُمْ ظَمَاٌ وَّلَا نَصَبٌ وَّلَا مَخْمَصَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا يَطَئُوْنَ مَوْطِئًا يَّغِيْظُ الْكُفَّارَ وَلَا يَنَالُوْنَ مِنْ عَدُوٍّ نَّيْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۙ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۲۰)

ترجمہ کنزالایمان: مدینہ والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا کہ رسول اللہ سے پیچھے بیٹھ رہیں اور نہ یہ کہ اُن کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں یہ اس لئے کہ انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک اللہ کی راہ میں پہنچتی ہے اور جہاں ایسی جگہ قدم رکھتے ہیں جس سے کافروں کو غیظ آئے اور جو کچھ کسی دشمن کا بگاڑتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لئے نیک عمل لکھا جاتا ہے بے شک اللہ نیکوں کا نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتا۔''

(۹۶۳)...... حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''اللہ عزوجل کی راہ میں ایک رات پہرہ دینا ہزار راتوں میں قیام کرنے اور ہزار دنوں میں روزہ رکھنے سے افضل ہے۔''

(المستدرک، کتاب الجہاد، باب ذکر لیلۃ افضل الخ، رقم ۲۴۷۱، ج ۲، ص ۴۰۱)

(۹۶۴)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''تین آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی: وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوٹ جائے، وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دے اور وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے۔''

ایک صحیح روایت میں ہے،''دو آنکھوں تک جہنم کی آگ کا پہنچنا حرام ہے: وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور وہ آنکھ جو اسلام اور مسلمانوں کی کفار سے حفاظت کرتے ہوئے رات گزارے۔''

(المستدرک، کتاب الجہاد، باب ثلاثۃ اعین لاتمسھا النار، رقم ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ج ۲، ص ۴۰۳)

(۹۶۵)......حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر

صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی: وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے۔'' (ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل الحرس فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۴۵، ج ۳، ص ۲۳۹)

(۹۶۶)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''دو آنکھوں کو جہنم کی آگ کبھی بھی نہ چھو سکے گی وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے اور وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے۔'' (مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۳۳۹، ج ۳، ص ۴۲۵)

(۹۶۷)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''وہ شخص جو اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں مسلمانوں کی حفاظت کے لئے رضا کارانہ طور پر پہرہ دے اور اسے حاکم کے خوف نے پہرہ دینے پر مجبور نہ کیا ہو تو وہ اپنی آنکھوں سے جہنم کو نہ دیکھے گا مگر اللہ عزوجل کی قسم پوری کرنے کے لئے کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ (پ۱۶، مریم:۷۱) ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند معاذ بن انس، رقم ۱۵۶۱۲، ج ۵، ص ۳۰۸)

(۹۶۸)...... حضرتِ سیدنا ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے خوف سے بہنے والی یا رونے والی آنکھ پر جہنم حرام ہے اور اللہ عزوجل کی راہ میں ساری رات پہرہ دینے والی آنکھ پر جہنم حرام ہے اور ان کے علاوہ تیسری آنکھ بھی ہے جس پر جہنم حرام ہے (جسے راوی سن نہ پائے)۔''

(المستدرک، کتاب الجہاد، باب حرمت النار علی عین...... الخ، رقم ۲۴۷۸، ج ۲، ص ۴۰۳)

(۹۶۹)...... حضرتِ سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ غزوہ حنین کے دن سفر کر رہے تھے، سفر طویل ہو گیا یہاں تک کہ رات ہو گئی۔ جب اگلے دن ہم نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نمازِ ظہر ادا کی تو ایک سوار آیا اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کے سامنے سے گیا یہاں تک کہ میں فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھا تو میں نے ہوازن والوں کو مال سے لدے ہوئے اونٹ، مویشی اور عورتوں کے ساتھ دیکھا کہ وہ حنین کی طرف آنے کے لئے اکٹھے ہوئے ہیں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مسکرانے لگے اور فرمایا، ''وہ کل مسلمانوں کی غنیمت ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''آج رات ہمارے لئے پہرہ کون دے گا؟'' حضرتِ سیدنا اَنس بن ابی مَرثد غَنَوِی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں پہرہ دوں گا۔'' فرمایا، ''سوار ہو جاؤ۔'' جب وہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے ان سے فرمایا، ''اس گھاٹی کی طرف جاؤ اور بلندی پر چڑھ جانا اور تمہاری وجہ

سے آج رات ہم دھوکہ نہ کھا جائیں ۔'' جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی جائے نماز پر دو رکعتیں ادا کیں پھر فرمایا، ''کیا تم نے اپنے سوار کو دیکھا؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے اسے نہیں دیکھا۔'' پھر نماز کے لئے اقامت کہی گئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھانے لگے اور نماز کے دوران پہاڑ کی چوٹی کی طرف توجہ فرماتے رہے۔

جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پوری فرمالی تو فرمایا، ''خوش ہوجاؤ تمہارا سوار آ گیا۔'' تو ہم گھاٹی کے درختوں کے خلا کی طرف دیکھنے لگے۔ اچانک وہ صحابی آگئے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام عرض کیا اور عرض گزار ہوئے، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں یہاں سے روانہ ہونے کے بعد پہاڑ کی چوٹی پر اس جگہ پہنچا جہاں تک پہنچنے کا اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا تھا، جب صبح ہوئی تو میں نے دونوں چوٹیوں کو دیکھا جب خوب نظر دوڑائی تو کوئی نظر نہیں آیا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا رات کو تم پہاڑ سے اترے تھے؟'' انہوں نے عرض کیا، ''نہیں صرف نماز اور قضائے حاجت کے لئے اترا تھا۔'' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تم نے اپنے لئے (جنت) واجب کرلی، اب اس پہرہ کے بعد کوئی عمل نہ کرنا تمہیں نقصان نہ دے گا۔'' (سنن ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فضل الحرس، رقم ۲۵۰۱، ج ۳، ص ۱۴)

(۹۷۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں شب قدر سے افضل رات کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (پھر فرمایا) جب پہرہ دار ایسے خوفناک مقام پر پہرہ دے جہاں اسے اپنے گھر والوں کی طرف زندہ سلامت پلٹنے کی امید نہ ہو۔'' (المستدرک، کتاب الجہاد، باب ذکر لیلۃ افضل من لیلۃ القدر، رقم ۲۴۷۰، ج ۲، ص ۴۰۰)

(۹۷۱)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ المُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ساحلِ سمندر پر ایک رات پہرہ دیا تو اس کا یہ عمل اپنے گھر میں ایک ہزار سال عبادت کرنے سے افضل ہے۔'' (مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۲۱۲، ج ۳، ص ۴۴۹)

(۹۷۲)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بندے کا راہِ خدا عزوجل میں ایک رات پہرہ دینا اپنے گھر میں ایک ہزار سال کے روزوں اور راتوں میں قیام کرنے سے افضل ہے اور یہ سال تین سو دن کا ہے اور ایک دن گویا ہزار سال کا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الحرس والتکبیر، رقم ۲۷۷۰، ج ۳، ص ۳۴۴)

اللہ عزوجل کی راہ میں خوفزدہ ہونے کا ثواب

(۹۷۳)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس شخص کا دل راہ خدا عزوجل میں خوف کی وجہ سے دھڑکنے لگتا ہے تو اللہ عزوجل اس پر جہنم کو حرام فرما دیتا ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا، رقم ۲۴۶۰۲، ج۹، ص۳۶۹)

(۹۷٤)...... حضرتِ سیدتنا اُمِّ مالک بَہْزِیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے زمانہ قریب میں برپا ہونے والے ایک فتنہ کا تذکرہ فرمایا تو میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت سب سے بہترین شخص کون ہوگا؟'' فرمایا: ''جو شخص مویشیوں کے ریوڑ میں رہے اور اس کا حق ادا کرے اور اپنے رب عزوجل کی عبادت کرتا رہے اور وہ شخص جو اپنے گھوڑے کی لگام تھام کر دشمن کو ڈرائے اور وہ لوگ اسے ڈراتے ہوں۔'' (ترمذی، کتاب الفتن، باب کیف یکون الرجل فی الفتنۃ، رقم ۲۱۸٤، ج٤، ص۷۳)

(۹۷۵)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب راہِ خدا عزوجل میں مومن کا دل دھڑکنے لگتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے کھجور کے خوشے جھڑتے ہیں۔'' (طبرانی کبیر، رقم ٦۰۸٦، ج٦، ص۲۳٦)

اللہ عزوجل کی راہ میں گھوڑے کو تیار کرنے اور اس پر خرچ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (پ۱۰، الانفال:۶۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے اور جتنے گھوڑے باندھ سکو کہ ان کے دلوں میں دھاک بٹھاؤ جو اللہ کے دشمن اور تمہارے دشمن ہیں۔

(۹۷۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''گھوڑے تین قسم کے ہیں، پہلا وہ جو آدمی کے لئے بوجھ ہے اور دوسرا وہ جو آدمی کے لئے ڈھال ہے اور تیسرا وہ جو آدمی کے لئے ثواب ہے۔ بوجھ اس صورت میں ہے کہ جب آدمی اسے دکھاوے، فخر یا مسلمانوں سے دشمنی کرنے کے لئے باندھے تو یہ گھوڑے اس کیلئے بوجھ ہیں اور ڈھال اس آدمی کے لئے ہیں جو انہیں اللہ عزوجل کی راہ میں باندھے اور اس کی پیٹھ یا رکاب میں اللہ عزوجل کے حق کو نہ بھلائے تو یہ اس کے لئے ڈھال ہیں اور گھوڑے پالنا ثواب اس شخص کے لئے ہیں جو انہیں راہ خدا عزوجل میں مسلمانوں کے لئے کسی چراگاہ یا باغ میں باندھے تو وہ گھوڑے اس چراگاہ یا باغ میں سے جو کچھ بھی کھائیں گے اس کے لئے اس چارے کی مقدار کے برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور ان گھوڑوں کی لید اور پیشاب کی مقدار کے مطابق برابر نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر گھوڑے اپنی رسی توڑ کر ایک یا دو ٹیلوں کا چکر لگائیں تو اللہ ان کے قدموں اور لید کے برابر نیکیاں لکھے گا، وہ مالک گھوڑوں کو لے کر نہر پر سے گزرے اور وہ گھوڑے اس نہر سے پانی پییں حالانکہ اس کا مالک اسے پانی پلانے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا تب بھی اللہ عزوجل اس پیئے جانے والے پانی کے برابر مالک کے لئے نیکیاں لکھے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اثم مانع الزکاۃ، رقم ۹۸۷، ص ۴۹۱)

ایک روایت میں ہے ''وہ گھوڑے مالک کے لئے باعثِ ثواب ہیں جنہیں ان کا مالک راہِ خدا عزوجل میں لے جائے اور انہیں جہاد کیلئے مخصوص کر دے تو وہ ان گھوڑوں کو جو کچھ کھلائے گا اس کے عوض اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور اگر ان کا مالک انہیں کسی چراگاہ میں لے جائے اور چرنے کیلئے چھوڑ دے تو جو چیز اس کے پیٹ میں جائے گی اس کے عوض اس کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے گھوڑے ایک یا دو جتنے چکر لگائیں گے ان کے ہر قدم پر اس کے لئے ثواب لکھا جائے گا، اور اگر نہر نظر آئے اور وہ انہیں اس میں سے پانی پلائے تو گھوڑے کے پیٹ میں جانے والے ہر قطرہ کے عوض اس کیلئے ثواب لکھا جائے گا۔''

(راوی فرماتے ہیں) یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پیشاب اور لید کرنے میں بھی ثواب کا ذکر کیا (پھر فرمایا)، ''اور جو گھوڑے اپنے مالک کے لئے ڈھال ہیں یہ وہ گھوڑے ہیں جنہیں انکا مالک پاکدامنی اور زینت اور پردہ پوشی کیلئے اپنے پاس رکھے اور تنگدستی وخوشحالی میں ان کے پیٹ اور پیٹھ کے حقوق ادا کرنے سے نہ چوکے، اور جو گھوڑے اپنے مالک کیلئے بوجھ ہیں یہ وہ گھوڑے ہیں جنہیں ان کا مالک عزور وتکبر اور مسلمانوں کی بدخواہی کے لئے اپنے پاس رکھے۔''

(صحیح ابن خزیمہ، کتاب الزکاۃ، باب ذکر اسقاط الصدقۃ عن الحمر، رقم ۲۲۹۱، ج ۴، ص ۳۱)

(۹۷۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے اللہ عزوجل پر ایمان اور اس کے وعدے کی تصدیق کرتے ہوئے اپنے گھوڑے کو اللہ عزوجل کی راہ میں وقف کردیا تو اس کا چارا، پانی، لید اور پیشاب قیامت کے دن نیکیاں بنا کر اسکی میزان میں ڈال دی جائیں گی۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب من احتبس فرسا، رقم ۲۸۵۳، ج ۲، ص ۲۶۹)

(۹۷۸)...... حضرتِ سیدتنا اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک کے لئے بھلائی پوشیدہ ہے لہذا جو انہیں راہِ خدا عزوجل میں تیار کرنے کے لئے باندھے اور اللہ عزوجل کی راہ میں ثواب کی امید رکھتے ہوئے انپر خرچ کرے تو ان گھوڑوں کے شکم سیر ہونے، ان کے سیراب ہونے، ان کی لید اور پیشاب کو قیامت کے دن اس کے میزان میں نیکیاں بنا کر ڈال دیا جائے گا اور جو اسے دکھاوے اور غرور وتکبر کی وجہ سے باندھے تو اس کا چارا، پانی، اس کی لید اور اس کا پیشاب قیامت کے دن اس کے میزان میں خسارہ کا سبب ہوں گے۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، من حدیث اسماء ابنۃ یزید رضی اللہ عنہا، رقم ۲۷۶۴۵، ج ۱۰، ص ۴۳۶)

(۹۷۹)...... ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''گھوڑے تین ہیں، ایک وہ جسے آدمی اللہ عزوجل کی راہ میں باندھے تو اس کا بدلہ ثواب ہے اور اس پر سوار ہونا ثواب ہے اور اسے عاریت پر لینا ثواب ہے اور اس کا چارہ ثواب ہے اور وہ گھوڑا جس پر شرط لگائی جائے اور جسے رہن کے طور پر رکھا جائے تو اس کی بیع کا بدلہ گناہ ہے اور اس پر سوار ہونا گناہ ہے اور وہ گھوڑا جسے شکم سیری کے لئے باندھا جائے تو اگر اللہ عزوجل چاہے تو شاید وہ گھوڑا فقر سے بچاؤ کا ذریعہ ہو جائے۔''

(مسند امام احمد، رقم ۱۶۶۴۵، ج ۵، ص ۵۹۲)

(۹۸۰)...... حضرتِ سیدنا عُروَہ بن ابوجَعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''گھوڑے کی پیشانی میں قیامت تک بھلائی یعنی ثواب اور غنیمت پوشیدہ ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجہاد، باب الجہاد ماض الخ، رقم ۲۸۵۲، ج ۲، ص ۲۶۹)

(**۹۸۱**)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک بھلائی پوشیدہ ہے اوران پر خرچ کرنے والا اپنے ہاتھ سے صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔'' (مسند ابی یعلی الموصلی، مسند ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ، رقم ۵۹۸۸، ج ۵، ص ۳۰۳)

(**۹۸۲**)...... حضرت ابو کبشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ ''گھوڑے کی پیشانی میں خیر بندھی ہوئی ہے اوراس کی وجہ سے اس کے مالکوں کی مدد کی جاتی ہے اوراس پر خرچ کرنے والا ہاتھ پھیلا کر صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب الخیل، رقم ۴۶۵۵، ج ۷، ص ۹۰)

(**۹۸۳**)...... حضرتِ سیدنا سہل بن حَنظلیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحب جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ ''گھوڑے پر خرچ کرنے والا ہاتھ بڑھا کر مسلسل صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، باب ماجاء فی اسبال الازار، رقم ۴۰۸۹، ج ۴، ص ۸۰)

===
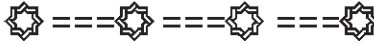
راہِ خدا میں تیر اندازی کا ثواب

(۹۸۴)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتم المُرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیعُ المذنبین، انیس الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو منبر پر بیٹھے ہوئے فرماتے سنا: ''وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے لئے تیار رکھو جو قوت تمہیں بن پڑے۔'' (پ۱۰، الانفال:۶۰)

(پھر فرمایا) بیشک تیراندازی قوت ہے، بیشک تیر اندازی قوت ہے، بیشک تیر اندازی قوت ہے۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الرمی والحث علیہ، رقم ۱۹۱۷، ص۱۰۶۱)

(۹۸۵)...... حضرتِ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا، (۱) اس تیر کے بنانے والے کو جو اسے بناتے وقت خیر کی امید رکھے، اور (۲) تیر پھینکنے والے کو، اور (۳) تیر پکڑانے والے کو۔'' پھر فرمایا: ''تیراندازی کیا کرو، اور سواری کیا کرو، اور تمہارا تیر اندازی کرنا مجھے تمہارے سواری کرنے سے زیادہ پسند ہے، اور جو تیر اندازی سیکھنے کے بعد اس سے غفلت کرتے ہوئے چھوڑ دے تو اس نے ایک نعمت کو چھوڑ دیا یا کفرانِ نعمت کیا۔'' (ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی الرمی، رقم ۲۵۱۳، ج۳، ص۱۹)

(۹۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''دو لشکروں کے درمیان چلنے والے کے لئے ہر قدم پر ایک نیکی ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الجہاد، باب ماجاء فی القسی والرمی...الخ، رقم ۹۳۹۳، ج۵، ص۴۹۱)

(۹۸۷)...... حضرتِ سیدنا کعب بن مُرّہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے دشمن کو تیر مارا اللہ عزوجل اس کا ایک درجہ بلند فرمائیگا۔'' سیدنا عبدالرحمٰن بن نَحّام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ درجہ کتنا بڑا ہوگا؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ تمہاری ماں کے گھر کی چوکھٹ جتنا نہیں ہوگا بلکہ ان دو درجوں کے درمیان سو سال کا فاصلہ ہوگا۔''

(سنن النسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب من رمی بسھم فی سبیل اللہ عزوجل، ج۶، ص۲۷)

(۹۸۸)...... حضرتِ سیدنا مَعدان بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ طائف کا محاصرہ کیا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا وہ اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہوگا۔'' تو اُس دن میں نے سولہ تیر چلائے۔(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۵۹۶، ج ۷، ص ۶۵)

(۹۸۹)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عَبَسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا وہ اس کے لئے جنت میں ایک درجہ ہوگا۔'' تو اس دن میں نے سولہ تیر چلائے۔(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عمرو بن عبسہ، رقم ۱۷۰۱۹، ج ۶، ص ۵۶)

(۹۹۰)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا تو اس کے لئے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔'' (ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۴۴، ج ۳، ص ۲۳۹)

(۹۹۱)...... حضرتِ سیدنا کعب بن مُرَّہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''راہ خدا عزوجل میں ایک تیر چلانا ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔''
(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۵۹۵، ج ۷، ص ۶۵)

(۹۹۲)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس کے بال اسلام میں سفید ہوئے تو اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی اور جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا وہ خطا گیا یا نشانے پر لگا تو اس کے لئے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۷۵۵۶، ج ۸، ص ۱۲۲)

(۹۹۳)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس کے بال راہِ خدا عزوجل میں سفید ہوئے اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی اور جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا وہ دشمن کو لگے یا نہ لگے تیر چلانے والے کو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے ایک مومن جان کو آزاد کیا تو اس غلام کا ہر عضو آزاد کرنے والے کے ایک عضو کا جہنم سے آزادی کے لئے فدیہ ہوجائے گا۔''

(سنن نسائی، کتاب الجہاد، باب ثواب من رمی بسھم فی سبیل اللہ عزوجل، ج ۶، ص ۲۶)

اور ایک روایت میں ہے، ''جس نے تیر چلایا خواہ وہ نشانے پر لگے یا خطا ہو اس کا یہ عمل ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجھاد، باب الرمی فی سبیل اللہ عزوجل، رقم ۲۸۱۲، ج ۳، ص ۳۶۸)

(۹۹٤)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے راہ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا وہ تیر قیامت کے دن اس کیلئے نور ہوگا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الجھاد، باب فیمن رمی بسھم، رقم ۹۳۹۸، ج ۵، ص ۴۹۲)

(۹۹۵)...... حضرتِ سیدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو عمرو انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ غزوہ بدر، عَقَبَہ اور احد میں شریک ہوئے روزے کی حالت میں پیاس سے بل کھاتے ہوئے دیکھا کہ وہ اپنے غلام سے فرما رہے تھے کہ ''دیکھتے کیا ہو! مجھے زرہ پہنادو۔'' تو غلام نے انہیں زرہ پہنادی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے کمزوری کی حالت میں تیر نکالے اور تین تیر چلائے۔

پھر کہنے لگے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک تیر چلایا اور وہ تیر راستے میں گر گیا یا نشانے پر لگا تو وہ تیر اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔'' پھر آپ رضی اللہ عنہ غروب آفتاب سے پہلے شہید ہو گئے۔ (طبرانی کبیر، رقم ۹۵۱، ج ۲۲، ص ۳۸۱)

(۹۹٦)...... حضرتِ سیدنا عُتبہ بن عبد سُلَمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اٹھو اور جہاد کرو۔'' تو ایک شخص نے تیر چلایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس تیر نے اس کے لئے (جنت) واجب کر دی۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عتبۃ بن عبد السلمی، رقم ۱۷۶۶۳، ج ٦، ص ۲۰۲)

===
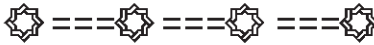
راہِ خدا میں روزہ رکھنے کا ثواب

(۹۹۷)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو بندہ راہِ خدا عزوجل میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ عزوجل اس کے بدلے اس کے چہرے کو جہنم سے ستّر سال کی مسافت دور کردے گا۔''

(مسلم، کتاب الصیام، باب فضل الصیام فی سبیل اللہ لمن یطیقہ، رقم ۱۱۵۳، ص ۵۸۱)

(۹۹۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو راہِ خدا عزوجل میں ایک دن روزہ رکھے گا اللہ عزوجل اس کے بدلے اس کے چہرے کو جہنم سے ستّر سال کی مسافت دور فرمادے گا۔''

(نسائی، کتاب الصیام، باب ثواب من صام یوما فی سبیل اللہ، ج ۴، ص ۱۷۲)

(۹۹۹)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو راہِ خدا عزوجل میں ایک روزہ رکھے تو جہنم اس کے چہرے سے سو سال کی مسافت تک دور ہو جائے گی۔'' (طبرانی اوسط، من اسمہ بکر، رقم ۳۲۴۹، ج ۲، ص ۲۶۸)

(۱۰۰۰)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو راہِ خدا عزوجل میں رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں ایک روزہ رکھے وہ جہنم سے تیز رفتار دبلے گھوڑے کی سو سال کی مسافت تک دور ہو جائے گا۔'' (ابو یعلی، مسند سھل بن معاذ بن اَنس، رقم ۱۴۸۴، ج ۲، ص ۳۶)

(۱۰۰۱)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک روزہ رکھا اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان زمین وآسمان جتنی ایک خندق بنادے گا۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب فضل الصوم فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۳۰، ج ۳، ص ۲۳۳)

(۱۰۰۲)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''بے شک راہِ خدا میں نماز، روزہ اور ذکر کا ثواب خرچ کرنے سے سات سو گنا زیادہ ہے۔''

(ابوداود، کتاب الجہاد، باب فی تضعیف الذکر، رقم ۲۴۹۸، ج ۳، ص ۱۳)

(۱۰۰۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا، ''کون سا مجاہد سب سے زیادہ ثواب کا حقدار ہے؟'' فرمایا، ''جو سب سے زیادہ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا ہو۔'' (مسند احمد، حدیث معاذ بن انس الجھنی رقم ۱۵۶۱۴، ج۵، ص۳۰۹)

(۱۰۰۴)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''راہِ خدا عزوجل میں ذکر اللہ کی کثرت کرنے والے کے لئے خوشخبری ہے کہ اس کیلئے ہر کلمہ کے بدلے ستر ہزار نیکیاں ہیں اور ان میں سے ہر نیکی دس گنا ہے اور اس کے علاوہ اللہ عزوجل کے پاس اس کے لئے بہت کچھ ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۴۳، ج۲۰، ص۷۸)

(۱۰۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک ایسا گھوڑا پیش کیا گیا جس کا ہر قدم حدِ نگاہ پر پڑتا تھا۔ پھر رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سفر شروع کیا تو حضرتِ سیدنا جبرئیل علیہ السلام بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسی قوم کے قریب سے گزرے جو ایک دن کاشت کاری کرتی اور اگلے دن فصل کاٹتی، جب بھی وہ قوم فصل کاٹتی تو فصل پہلے کی طرح لوٹ آتی۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''اے جبرئیل! یہ کون لوگ ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا، ''یہ راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنے والے ہیں، ان کی نیکیوں میں سات سو گنا اضافہ کر دیا جاتا ہے اور یہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں اللہ عزوجل انہیں اس کا بدلہ عطا فرما دیتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب منہ فی الاسراء، رقم ۲۳۵، ج۱، ص۲۳۶)

(۱۰۰۶)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں ایک ہزار آیتیں پڑھیں اس کا نام انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ لکھا جائے گا۔'' (المستدرک، کتاب الجہاد، باب انواع الرجال الخ، رقم ۲۴۸۸، ج۲، ص۴۰۹)

===۞===۞===۞===
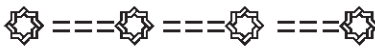
اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کا ثواب

قرآن مجید میں کئی مقامات پر جہاد کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے......

(1) وَمِنَ النَّاسِ مَنۡ يَّشۡرِىۡ نَفۡسَهُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰهِ‌ؕ وَاللّٰهُ رَءُوۡفٌ ۢ بِالۡعِبَادِ○ (پ۲، البقرۃ:۲۰۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ کی مرضی چاہنے میں اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

(2) كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ وَهُوَ كُرۡهٌ لَّكُمۡ‌ۚ وَعَسٰۤى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ‌ۚ وَعَسٰۤى اَنۡ تُحِبُّوۡا شَيۡـئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ○ (پ۲، البقرۃ:۲۱۶)

ترجمہ کنزالایمان: تم پر فرض ہوا خدا کی راہ میں لڑنا اور وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

(3) وَمَنۡ يُّقَاتِلۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ فَيُقۡتَلۡ اَوۡ يَغۡلِبۡ فَسَوۡفَ نُـؤۡتِيۡهِ اَجۡرًا عَظِيۡمًا○ (پ۵، النسآء:۷۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب آئے تو عنقریب ہم اسے بڑا ثواب دیں گے۔

(4) لَا يَسۡتَوِى الۡقٰعِدُوۡنَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ غَيۡرُ اُولِى الضَّرَرِ وَالۡمُجٰهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ‌ؕ فَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِيۡنَ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ عَلَى الۡقٰعِدِيۡنَ دَرَجَةً‌ ؕ وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الۡحُسۡنٰى‌ ؕ وَفَضَّلَ اللّٰهُ الۡمُجٰهِدِيۡنَ عَلَى الۡقٰعِدِيۡنَ اَجۡرًا عَظِيۡمًا○ دَرَجٰتٍ مِّنۡهُ وَمَغۡفِرَةً وَّرَحۡمَةً‌ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا○ (پ۵، النسآء:۹۵،۹۶)

ترجمہ کنزالایمان: برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے اس کی طرف سے درجے اور بخشش اور رحمت اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(5) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ۙ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ (پ۱۰، التوبہ:۲۰ ۔ ۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اپنے مال وجان سے اللہ کی راہ میں لڑے اللہ کے یہاں ان کا درجہ بڑا ہے اور وہی مراد کو پہنچے ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

(6) اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَیُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَیْعِكُمُ الَّذِیْ بَایَعْتُمْ بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (پ۱۱، التوبہ:۱۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ نے مسلمانوں سے ان کے مال اور جان خرید لئے ہیں اس بدلے پر کہ ان کے لئے جنت ہے اللہ کی راہ میں لڑیں تو ماریں اور مریں اس کے ذمہ کرم پر سچا وعدہ توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ قول کا پورا کون تو خوشیاں مناؤ اپنے سودے کی جو تم نے اس سے کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(7) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝ (پ۲۶، الحجرات:۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں۔

(8) اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝ (پ۲۸، الصف:۴)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا (صف) باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (سیسہ پلائی دیوار)۔

(9) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ۝ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (پ۲۸، الصف:۱۰۔۱۳)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! کیا میں بتا دوں وہ تجارت جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ایمان رکھو اللہ اور اس کے رسول پر اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں یہی بڑی کامیابی ہے اور ایک نعمت تمہیں اور دے گا جو تمہیں پیاری ہے اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح اور اے محبوب مسلمانوں کو خوشی سنا دو۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۰۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ ''کون سا عمل سب سے افضل ہے؟ فرمایا، ''اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لانا۔'' عرض کیا گیا، ''پھر کون سا؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔'' عرض کیا گیا، ''پھر کون سا؟'' فرمایا، ''حج مبرور۔''

(بخاری، کتاب الحج، باب فضل الحج المبرور، رقم ۱۵۱۹، ج۱، ص۵۱۲)

(۱۰۰۸)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! کون سا عمل سب سے افضل ہے؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔''

(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون الایمان باللہ تعالیٰ افضل الاعمال، رقم ۸۴، ص ۵۷)

(۱۰۰۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ لوگوں میں سے سب سے اچھا مرتبہ کس کا ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ''ضرور بتایئے۔'' ارشاد فرمایا، ''اس شخص کا جو اپنے گھوڑے کو راہِ خدا عزوجل میں سر سے پکڑ کر

لے جائے پھر مرجائے یا شہید کردیا جائے۔'' پھر فرمایا، ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اس کے بعد کس کا مرتبہ ہے؟'' ہم نے عرض کیا ''ضرور بتایئے۔'' فرمایا، ''اس شخص کا جو لوگوں سے کنارہ کش ہوکر کسی گھاٹی میں نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں کے شر سے بچتا رہے۔'' پھر فرمایا، ''کیا میں تمہیں شریر ترین انسان کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' ارشاد فرمایا، ''جس سے اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر مانگا جائے اور وہ عطا نہ کرے۔''

(نسائی، کتاب الزکاۃ، باب من یسال باللہ ولا یعطی بہ، ج۵، ص۸۳)

(۱۰۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں سوال کیا، ''سب سے افضل آدمی کون ہے؟'' فرمایا، ''وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ذریعے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرے۔'' عرض کیا گیا، ''پھر کون افضل ہے؟'' فرمایا، ''وہ مومن جو کسی گھاٹی میں اللہ عزوجل کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھے۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والرباط، رقم ۱۸۸۸، ص ۱۰۴۷)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ ''کامل ترین مومن کون ہے؟'' فرمایا، ''وہ جو اپنی جان اور مال کے ذریعے اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرے۔''

(المستدرک، کتاب الجہاد، باب ای المومنین اکمل ایمانا، رقم ۲۴۳۷، ج۲، ص ۳۸۷)

(۱۰۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے افضل عمل وہ ایمان ہے جس میں شک نہ ہو اور وہ جہاد ہے جس میں بد دیانتی اور خیانت نہ ہو اور حج مبرور ہے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۵۷۸، ج۷، ص ۵۹)

(۱۰۱۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک اللہ عزوجل نے جنت میں راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنے والوں کے لئے سو درجے تیار کئے ہیں جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان جتنا فاصلہ ہے۔''

(بخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاہدین الخ، رقم ۲۷۹۰، ج۲، ص ۲۵۰)

(۱۰۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اللہ عزوجل کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم

)کے رسول ہونے پر راضی ہو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' تو حضرتِ سیدنا ابوسَعِید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حیران ہو کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے یہ کلمات دہرایئے گا۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہی جملہ دہرا دیا، پھر فرمایا ''اور دوسری چیز جس کی وجہ سے اللہ عزوجل بندے کے سو درجات بلند فرماتا ہے جن میں سے ہر دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان جتنی مسافت ہے۔'' حضرتِ سیدنا ابوسَعِید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی چیز ہے؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان ما اعدہ اللہ للمجاہد الخ، رقم ۱۸۸۴، ص ۱۰۴۵)

(۱۰۱۴)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''خوب! بہت خوب! بیشک تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے، بیشک تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے، بیشک تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں سوال کیا ہے اور یہ کام اسی شخص کے لئے آسان ہے جس کے ساتھ اللہ عزوجل بھلائی کا ارادہ فرمائے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''مرتے دم تک اللہ عزوجل اور آخرت پر ایمان رکھو اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور ایک اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔''

پھر فرمایا، ''اے معاذ! اگر تم چاہو تو میں تمہیں ہر چیز کی اصل، اس کے ستون اور کوہان کی بلندی کے بارے میں بتاؤں۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتایئے۔'' فرمایا، ''بیشک ہر چیز کی اصل یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں اور اس دین کا ستون نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور اس کے کوہان اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں یہاں تک کہ وہ نماز قائم کرنے لگیں اور زکوٰۃ ادا کرنے لگیں اور اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی دیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں تو جب وہ ایسا کرنے لگیں گے تو اپنی جانوں اور اپنے اموال کو بچالیں گے سوائے کسی حق کے، اور ان کا حساب اللہ عزوجل کے ذمہ ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جان ہے فرض نماز کے بعد کوئی عمل جہاد سے بڑھ کر نہیں، جس میں آخرت کے درجات کی طلب کرتے ہوئے کسی شخص کے

چہرے کا رنگ بدل جائے یا قدم گرد آلود ہو جائیں اور راہ خدا عزوجل میں دیئے جانے والے جانور یا راہِ خدا عزوجل میں سواری کے لئے دیئے جانے والے جانور سے زیادہ وزنی عمل بندے کی میزان میں کوئی نہیں ہوگا۔''

(مسند احمد، حدیث معاذ بن جبل، رقم ۲۲۱۸۳، ج ۸، ص ۲۶۲)

(۱۰۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اسلام کے کوہان کی بلندی راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنا ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۷۸۸۵، ج ۸، ص ۲۲۳)

(۱۰۱۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن حبشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سوال کیا گیا کہ ''کون سا عمل سب سے افضل ہے؟'' فرمایا، ''ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو اور ایسا جہاد جس میں بددیانتی نہ ہو اور حج مبرور۔'' عرض کیا گیا، ''کون سا صدقہ افضل ہے؟'' فرمایا، ''تنگدست کا صدقہ۔'' پھر عرض کیا گیا، ''کون سی ہجرت افضل ہے؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے ہجرت کرنا۔'' عرض کیا گیا، ''کون سا جہاد افضل ہے؟'' فرمایا، ''اس شخص کا جس نے اپنی جان ومال سے مشرکین کے خلاف جہاد کیا۔'' پھر عرض کیا گیا، ''کون سا مقتول عظمت والا ہے؟'' فرمایا، ''جس کا خون بہایا جائے اور ٹانگیں کاٹ دی جائیں۔'' (نسائی، کتاب الزکاۃ، باب جهد المقل، ج ۵، ص ۵۸)

(۱۰۱۷)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کیا کرو کیونکہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جس کے ذریعے اللہ عزوجل رنج وغم سے نجات عطا فرماتا ہے۔''

(مسند احمد، حدیث عبادہ بن صامت، رقم ۲۲۷۴۳، ج ۸، ص ۳۹۵)

(۱۰۱۸)...... حضرتِ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''میں کفیل ہوں (یعنی ضامن ہوں) اس کے لئے جو مجھ پر ایمان لائے، میری اطاعت کرے اور ہجرت کرے تو میں اسے جنت کے کنارے اور وسط میں ایک مکان کی ضمانت دیتا ہوں اور اس کا کفیل ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور اطاعت کرے اور جہاد کرے، میں اسے جنت کے وسط اور جنت کے اعلیٰ مقام کے ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔'' پھر فرمایا، ''جس نے ایسا کیا اس نے خیر کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی اور شر سے بچنے کا کوئی موقع نہ گنوایا، اب وہ جہاں مرنا چاہے مرجائے۔'' (نسائی، کتاب الجہاد، باب مالمن أسلم وھاجر وجاھد، ج ۶، ص ۲۱)

(۱۰۱۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ

والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''ایک حج ادا کرنا چالیس غزوات میں شریک ہونے سے بہتر ہے اور ایک غزوہ چالیس (نفلی) حج ادا کرنے سے بہتر ہے اور جس نے حجۃ الاسلام (یعنی فرض حج) ادا کرلیا تو غزوہ میں شریک ہونا اس کے لئے چالیس حج ادا کرنے سے بہتر ہے اور فرض حج ادا کرنا چالیس جنگوں میں شریک ہونے سے بہتر ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجہاد، باب فضل الجہاد، رقم ۹۴۴۰، ج ۵، ص ۵۰۸)

ایک روایت میں ہے کہ غزوہ تبوک کے موقع پر بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم سے حج کے لئے اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جو ایک مرتبہ حج کر چکا ہے اس کے لئے ایک غزوہ میں شریک ہونا چالیس حج ادا کرنے سے بہتر ہے۔'' (مراسیل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد، باب ماجاء فی الدواب، ص ۱۴)

(۱۰۲۰) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے حج ادا نہیں کیا اس کیلئے حج ادا کرنا دس غزوات میں شریک ہونے سے بہتر ہے اور جو حج ادا کر چکا اس کیلئے ایک غزوہ میں شریک ہونا دس حج کرنے سے بہتر ہے۔'' (طبرانی اوسط من اسمہ بکر، رقم ۳۱۴۴، ج ۲، ص ۲۴۲)

(۱۰۲۱) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا گیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل راہِ خدا عزوجل میں جہاد کے برابر ہے؟'' فرمایا،''تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔'' جب دو یا تین مرتبہ یہی عرض کیا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہی ارشاد فرمایا کہ''تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔'' پھر فرمایا،''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال واپس لوٹنے تک اس روزہ دار اور رات کو قیام میں اللہ عزوجل کی آیتیں پڑھنے والے کی طرح ہے جو روزے اور نماز میں کوتاہی نہیں کرتا۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ تعالیٰ، رقم ۱۸۷۸، ص ۱۰۴۴)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا،''مجھے ایسا عمل بتایئے جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے کے برابر ہو۔'' فرمایا،''ایسا کوئی عمل نہیں۔'' پھر فرمایا،''کیا تم اس کی استطاعت رکھتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لئے نکلے تو تم مسجد میں داخل ہو کر نماز ادا کرو اور اس میں سستی نہ کرو اور روزہ رکھو مگر افطار نہ کرو (یعنی کوئی روزہ نہ چھوڑو)۔'' اس نے عرض کیا،''کون اس کی طاقت رکھ سکتا ہے؟'' (بخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب فضل الجہاد والسیر، رقم ۲۷۸۵، ج ۲، ص ۲۴۹)

ایک روایت میں ہے کہ فرمایا،''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال (اور اللہ عزوجل اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کو خوب جانتا ہے) دن کو روزہ رکھنے اور رات کو خشوع کے ساتھ قیام، رکوع اور سجود کرنے والے کی طرح ہے۔''

(نسائی، کتاب الجہاد، باب مثل الجہاد فی سبیل اللہ عزوجل، ج ۶، ص ۱۸)

(۱۰۲۲) ...... حضرتِ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و

مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنے والے کی مثال اس کے واپس آنے تک دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والے کی سی ہے، وہ جب بھی واپس آئے۔''

(مسند احمد، حدیث نعمان بن بشیر، رقم ۱۸۴۲۹، ج ۶، ص ۳۸۳)

(۱۰۲۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری زوجہ سرکار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے شوہر جہاد کے لئے چلے گئے حالانکہ میں نماز اور دیگر اعمال میں ان کی پیروی کیا کرتی تھی، لہذا مجھے ایسا عمل بتائیے جو میں ان کی واپسی تک کرتی رہوں۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا تم اس کی استطاعت رکھتی ہو کہ اس کے لوٹنے تک مسلسل نماز ادا کرتی رہو اور اس میں سستی نہ کرو، روزے رکھتی رہو اور افطار نہ کرو (یعنی کوئی روزہ نہ چھوڑو) اور اللہ عزوجل کے ذکر میں مشغول رہو اور اس میں سستی نہ کرو۔'' تو اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کی طاقت نہیں رکھتی۔'' فرمایا، ''اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر تمہیں اس کی طاقت مل بھی جائے پھر بھی تم اس کے عمل کے عشر عشیر کو نہیں پہنچ سکتی۔'' (مسند احمد، حدیث معاذ بن انس الجھنی، رقم ۱۵۶۳۳، ج ۵، ص ۳۱۲)

(۱۰۲۴)...... حضرتِ سیدنا ابوبکر بن ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد گرامی کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک جنت کے دروازے تلواروں کے سائے میں ہیں۔'' تو ایک خستہ حال بوسیدہ کپڑے پہنے ہوئے شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، ''اے ابوموسیٰ! آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''ہاں۔'' تو وہ شخص اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور کہنے لگا، ''تم پر سلامتی ہو۔'' اور اپنی تلوار کی میان توڑ کر پھینک دی۔ اس کے بعد تلوار لے کر دشمن پر حملہ آور ہوا اور لڑتے لڑتے شہید ہو گیا۔

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشھید، رقم ۱۹۰۲، ص ۱۰۵۳)

(۱۰۲۵)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم اور آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم بدر کی جانب روانہ ہوئے اور مشرکین سے پہلے وہاں پہنچ گئے۔ جب مشرکین وہاں پہنچے تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''اس جنت کی طرف بڑھو جس کی چوڑائی زمین وآسمان جتنی ہے۔'' تو حضرتِ سیدنا عُمَیر بن حُمام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ایک جنت کی چوڑائی زمین وآسمان جتنی ہے؟'' فرمایا، ''ہاں۔'' وہ کہنے لگے، ''خوب بہت خوب۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تم نے بہت خوب کیوں کہا؟'' عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا عزوجل کی قسم! ایسی کوئی بات نہیں میں نے تو یہ بات صرف اس امید پر کہی کہ میں بھی جنت کا حق دار ہو جاؤں۔''

آپ نے ارشاد فرمایا، ''یقیناً تم جنت کے حق دار ہو۔'' یہ سن کر انہوں نے اپنے توشہ دان سے کھجوریں نکالیں اور انہیں کھانے لگے پھر کہا، ''اگر میں اپنی کھجوریں کھانے میں مشغول رہا تو میری زندگی طویل ہوجائے۔'' اور اپنی کھجوریں پھینک کر مشرکین سے مقابلہ کرتے کرتے شہید ہوگئے۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشھید، رقم ۱۹۰۱، ص ۱۰۵۳)

(۱۰۲۶)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میری راہ میں جہاد کرنے والا میری ضمانت میں ہے، اگر میں نے اس کی روح قبض کرلی تو اسے جنت میں پہنچادوں گا اور اگر اسے واپس لوٹایا تو ثواب یا غنیمت کے ساتھ لوٹاؤں گا۔'' (ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل الجہاد، رقم ۱۶۲۶، ج ۳، ص ۲۳۱)

(۱۰۲۷)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والا اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اور مریض کی عیادت کرنے والا اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اور مسجد کی طرف جانے والا یا مسجد سے لوٹنے والا اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اور حاکمِ اسلام کے پاس اس کی عزت اور اعانت کرنے کیلئے آنے والا اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اور اپنے گھر میں بیٹھ کر کسی کی غیبت نہ کرنے والا اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، رقم ۳۷۳، ج ۱، ص ۲۹۵)

(۱۰۲۸)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے راہِ خدا عزوجل میں اونٹنی کو دو مرتبہ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر جہاد کیا اللہ عزوجل اس کے چہرے پر جہنم کو حرام فرمادے گا۔'' (مسند احمد، حدیث عمرو بن عبسۃ، رقم ۱۹۴۶۱، ج ۷، ص ۱۱۴)

راہِ خدا میں صف باندھ کر کھڑے ہونے کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ صَفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ۝

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ دوست رکھتا ہے انہیں جو اس کی راہ میں لڑتے ہیں پرا (صف) باندھ کر گویا وہ عمارت ہیں رانگا پلائی (سیسہ پلائی دیوار)۔

(پ ۲۸، الصف: ۴)

اس بارے میں احادیث کریمہ:

(۱۰۲۹)...... حضرتِ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''راہِ خدا میں صف باندھ کر کھڑا ہونا اللہ عزوجل کے نزدیک بندے کی ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔''

(المستدرک، کتاب الجہاد، باب مقام احدکم فی سبیل اللہ افضل من صلاتہ ..الخ، رقم ۲۴۳۰، ج ۲، ص ۳۸۵)

(۱۰۳۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ایک ایسی گھاٹی کے قریب سے گزرے جہاں میٹھے پانی کا ایک چشمہ بہہ رہا تھا۔ انہیں وہ جگہ پسند آگئی اور وہ کہنے لگے، ''اگر میں نے لوگوں سے کنارہ کشی کی تو اسی گھاٹی میں قیام کروں گا لیکن جب تک رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے اجازت نہ لے لوں لوگوں سے ہرگز کنارہ کشی نہ کروں گا۔''

جب انہوں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں اس بات کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تم ہرگز ایسا مت کرنا، کیونکہ تم میں سے کسی شخص کا اللہ عزوجل کی راہ میں کھڑا ہونا اپنے گھر میں ساٹھ سال تک نماز پڑھنے سے افضل ہے، کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرمادے اور تمہیں جنت میں داخل فرمائے؟ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرو کیونکہ جو شخص اللہ عزوجل کی راہ میں اونٹنی کو دو مرتبہ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر جہاد کرتا ہے اس کے لئے جنت واجب ہوجاتی ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب فضل ماجاء فی فضل الغدو...الخ، رقم ۱۶۵۶، ج ۳، ص ۲۴۵)

(۱۰۳۱)...... حضرتِ سیدنا مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک جنگ میں شریک تھے کہ اچانک لوگ پناہ کی تلاش میں گھبرا کر ساحلِ سمندر کی طرف دوڑے پھر جب بتایا گیا کہ خطرہ ٹل گیا ہے تو لوگ واپس لوٹ آئے اور دیکھا کہ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہیں کھڑے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا، ''اے ابوہریرہ! آپ یہیں کیوں کھڑے رہے؟'' آپ نے جواب دیا، ''میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل کی راہ میں ایک گھڑی کھڑا ہونا شبِ قدر میں حجرِ اسود کے پاس قیام کرنے سے افضل ہے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۵۸۴، ج ۷، ص ۶۱)

صفوں کے آمنے سامنے ہوتے وقت دعا مانگنے کا ثواب
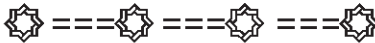
اللہ عزوجل فرماتا ہے،

(1) وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ فَهَزَمُوْهُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ قف لا (پ۲، البقرۃ:۲۵۰، ۲۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب سامنے آئے جالوت اور اس کے لشکروں کے عرض کی اے رب ہمارے! ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمارے پاؤں جمے رکھ اور کافر لوگوں پر ہماری مدد کر تو انہوں نے ان کو بھگا دیا اللہ کے حکم سے۔

ایک اور جگہ فرمایا،

(2) وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّآ اَنْ قَالُوْا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْۤ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ۝ فَاٰتٰىهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْیَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (پ۴، آل عمران: ۱۴۷، ۱۴۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کچھ بھی نہ کہتے تھے سوا اس دعا کے کہ اے ہمارے رب! بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جمادے اور ہمیں ان کافر لوگوں پر مدد دے تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام دیا اور آخرت کے ثواب کی خوبی اور نیکی والے اللہ کو پیارے ہیں۔

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

(۱۰۳۲) ...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''دو ساعتیں ایسی ہیں جن میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور مانگنے والے کی دعا بہت کم رد ہوتی ہے (۱) اذان کے وقت اور (۲) راہِ خدا عزوجل میں صف باندھنے کے وقت۔''

ایک روایت میں ہے کہ اذان اور جنگ کے دوران دشمنوں پر حملہ کرتے وقت کی جانے والی دعا رد نہیں کی جاتی۔

(ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب الدعاء عند اللقاء، رقم ۲۵۴۰، ج ۳، ص ۲۹)

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ نماز کی اقامت اور اللہ عزوجل کی راہ میں صف بندی کرتے وقت کی جانے والی دعا مانگنے والے پر لوٹائی نہیں جاتی۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، رقم ۱۷۶۱، ج ۳، ص ۱۲۸)
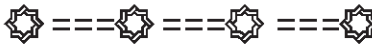
راہِ خدا میں زخمی ہونے والے کا ثواب

(۱۰۳۳)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی شے دوقطروں اور دوقدموں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، وہ دوقطرے جو پسندیدہ ہیں (۱) اللہ کے خوف سے بہنے والے آنسو کا قطرہ اور (۲) راہ خدا میں بہائے جانے والے خون کا قطرہ اور وہ دوقدم جو اللہ عزوجل کے پسندیدہ ہیں ان میں سے ایک اللہ عزوجل کی راہ میں چلنے والا قدم اور دوسرا اللہ عزوجل کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کے لئے چلنے والا قدم ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، رقم ۱۶۷۵، ج ۳، ص ۲۵۳)

(۱۰۳۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیس الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص صرف اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کی نیت سے گھر سے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل اس کا ضامن ہوتا ہے کہ اسے میری راہ میں جہاد کے جذبے، مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق نے نکالا ہے۔ چنانچہ اللہ عزوجل اسے ضمانت دیتا ہے کہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا یا اسے اس کے حاصل کردہ ثواب یا غنیمت کے ساتھ اس کے گھر واپس لوٹائے گا۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اس ذات پاک کی قسم، جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے! جب راہِ خدا میں لگنے والے زخم کو قیامت کے دن لایا جائے گا تو اس کا رنگ خون جیسا اور بو مشک جیسی ہوگی اور اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اگر مجھے مسلمانوں کے مشقت میں پڑ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں راہ خدا عزوجل میں لڑی جانے والی ایک جنگ کے بعد دوسری سے ہرگز نہ بیٹھتا مگر میں وسعت نہیں پاتا کہ انہیں اس بات پر آمادہ کروں اور نہ ہی وہ اس کی وسعت پاتے ہیں اور مجھ سے پیچھے رہ جانا بھی انہیں گراں گزرتا ہے، اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کروں اور شہید ہوجاؤں پھر جہاد کروں پھر شہید ہوجاؤں پھر جہاد کروں پھر شہید ہوجاؤں۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والخروج فی سبیل اللہ، رقم ۱۸۷۶، ص ۱۰۴۲)

(۱۰۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''راہِ خدا میں زخمی ہونے والا قیامت

کے دن آئے گا تو اس کے زخموں سے سرخ خون بہہ رہا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی ۔''

(بخاری، کتاب الذبائح، باب المسک، رقم ۵۵۳۳، ج ۳، ص ۵۶۶)

ایک روایت میں ہے کہ ''ہر وہ زخم جو اللہ عزوجل کی راہ میں لگے قیامت کے دن تک تازہ رہے گا، اس سے سرخ رنگ کا خون بہتا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی ۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والخروج فی سبیل اللہ، رقم ۱۸۷۶، ص ۱۰۴۲)

(۱۰۳۶)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جسے راہِ خدا عزوجل میں ایک زخم لگے وہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کی بو مشک کی سی اور اس کا رنگ زعفران جیسا ہوگا، اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی اور جو شخص اخلاص کے ساتھ اللہ عزوجل سے مرتبہ شہادت طلب کرے گا اللہ عزوجل اسے شہادت کا ثواب عطا فرمائے گا اگرچہ اس کا انتقال اپنے بستر پر ہوا ہو۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، باب ذکر الجنائز، فصل فی الشھید، رقم ۳۱۸۱، ج ۵، ص ۷۷)

(۱۰۳۷)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو مسلمان اونٹنی کو دو مرتبہ دوہنے کے درمیانی وقت کے برابر راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرتا ہے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جسے راہِ خدا عزوجل میں ایک زخم لگے یا کوئی ایک مصیبت پہنچے وہ زخم قیامت کے دن اس طرح ہوگا کہ اس کا رنگ زعفران کا اور خوشبو مشک کی ہوگی ۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فیمن یکلم فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۶۲، ج ۳، ص ۲۴۷)

گزشتہ صفحات میں حضرتِ سیدنا ابو ذر دَاء رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث مبارکہ گزر چکی ہے کہ ''جسے اللہ عزوجل کی راہ میں کوئی زخم لگے اس پر شہداء کی مہر لگا دی جاتی ہے جو اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور اس (مہر) کا رنگ زعفران جیسا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی اور اس (مہر) کی وجہ سے اسے اولین و آخرین پہچان لیں گے اور کہیں گے کہ فلاں پر شہداء کی مہر لگی ہوئی ہے۔''

کافر کو قتل کرنے کا ثواب

(۱۰۳۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' کافر اور اس کا (مسلمان) قاتل کبھی جہنم میں جمع نہ ہوں گے۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل کافرا ثم سدد، رقم ۱۸۹۱، ص ۱۰۴۹)

ایک روایت میں ہے کہ ''جہنم میں ایسے دو شخص جمع نہ ہونگے جن میں سے ایک شخص دوسرے کو نقصان پہنچا سکے، وہ مسلمان جس نے کسی کافر کو قتل کیا پھر نیکی پر قائم رہا اور کسی بندے کے پیٹ میں راہِ خدا عزوجل کا غبار اور جہنم کا دھواں دونوں اکھٹے نہیں ہوسکتے اور بندے کے دل میں ایمان اور بخل جمع نہیں ہوسکتے۔'' ایک روایت میں ہے کہ'' بندے کے دل میں ایمان اور حسد جمع نہیں ہوسکتے۔'' (المستدرک، کتاب الجہاد، باب ای المومنین اکمل ایمان، رقم ۲۴۴۴، ج ۲، ص ۳۸۹)
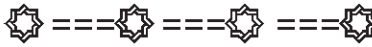
راہِ خدا میں شہید ہونے کا ثواب

قرآن پاک میں کثیر مقامات پر شہداء کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

(1) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ۲، البقرۃ:۱۵۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔

(2) وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ یُرْزَقُوْنَ ۝ فَرِحِیْنَ بِمَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَیَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِیْنَ لَمْ یَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ یَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ۝ (پ۴، آل عمران:۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا اور خوشیاں منا رہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہ ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ کچھ غم خوشیاں مناتے ہیں اللہ کی نعمت اور فضل کی اور یہ کہ اللہ ضائع نہیں کرتا اجر مسلمانوں کا۔

(3) فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ (پ۴، آل عمران:۱۹۵)

ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جنہوں نے ہجرت کی اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے میں ضرور ان کے سب گناہ اتار دوں گا اور ضرور انہیں باغوں میں لے جاؤں گا جن کے نیچے نہریں رواں اللہ کے پاس کا ثواب اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

(4) وَالَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَلَنْ یُّضِلَّ اَعْمَالَھُمْ ۝ سَیَھْدِیْھِمْ وَیُصْلِحُ بَالَھُمْ ۝ وَیُدْخِلُھُمُ الْجَنَّۃَ عَرَّفَھَا لَھُمْ ۝ (پ۲۶، محمد:۴ تا ۶)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہر گز ان کے عمل ضائع نہ فرمائے گا جلد انہیں راہ دے گا اور ان کا کام بنادے گا اور انہیں جنت میں لے جائے گا انہیں اس کی پہچان کرادی ہے۔''

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۱۰۳۹)...... حضرتِ سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ گزشتہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے ساتھ لے کر ایک درخت کے اوپر چڑھ گئے اور مجھے ایک بہت خوبصورت اور فضیلت والے گھر میں داخل کردیا، میں نے اس جیسا گھر کبھی نہیں دیکھا پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ ''یہ شہداء کا گھر ہے۔''

(بخاری، کتاب الجہاد، باب درجات المجاھدین فی سبیل اللہ، رقم ۲۷۹۱، ج ۲، ص ۲۵۱)

(۱۰۴۰)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! سب سے افضل جہاد کون سا ہے؟'' فرمایا، ''جس میں تیری ٹانگیں کاٹ دی جائیں اور تیرا خون بہادیا جائے''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب السیر، باب فضل الجہاد، رقم ۴۶۲۰، ج ۷، ص ۴۷)

(۱۰۴۱)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں سب سے زیادہ جودوکرم والے کے بارے میں خبر نہ دوں؟'' (پھر فرمایا)، ''اللہ عزوجل سب سے زیادہ جودوکرم والا ہے اور میں اولادِ آدم علیہ السلام میں سب سے زیادہ سخی ہوں اور میرے بعد سب سے زیادہ سخی وہ شخص ہے جو علم حاصل کرے پھر اپنے علم کو پھیلائے، اسے قیامت کے دن ایک امت کے طور پر اٹھایا جائے گا اور دوسرا وہ شخص ہے جو اللہ عزوجل کی رضا کے حصول کے لئے اپنے آپ کو وقف کردے یہاں تک کہ اسے شہید کردیا جائے۔''

(ابویعلی، مسند انس بن مالک، رقم ۲۷۸۲، ج ۳، ص ۱۶)

(۱۰۴۲)...... حضرتِ سیدنا راشد بن سعد رضی اللہ عنہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! کیا وجہ ہے کہ قبر میں سب مسلمانوں کا امتحان ہوتا ہے لیکن شہید کا نہیں ہوتا؟'' ارشاد فرمایا، ''اس کے سر پر تلواروں کی بجلی گرنا ہی اس کے امتحان کے لئے کافی ہے۔'' (نسائی، کتاب الجنائز، باب الشھید، ج ۴، ص ۹۹)

(۱۰۴۳)...... حضرتِ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نماز پڑھا رہے تھے۔ اسی دوران ایک شخص نماز کیلئے آیا اور صف میں پہنچ کر کہنے لگا، ''اے اللہ عزوجل! تو اپنے نیک بندوں کو جو سب سے افضل شے

عطا فرماتا ہے مجھے بھی عطا فرما۔'' جب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے نماز مکمل فرمالی تو دریافت فرمایا: ''ابھی کس نے کلام کیا تھا؟'' اس شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر تو تمہاری ٹانگیں کاٹ دی جائیں گی اور تمہیں شہید کردیا جائے گا (یعنی یہی افضل شے ہے)۔'' (المستدرک، کتاب الجہاد، باب قفلۃ کغزوۃ، رقم ۲۴۴۹، ج۲، ص۳۹۲)

(۱۰۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''شہید کو قتل ہوتے وقت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو چٹکی کی تکلیف ہوتی ہے۔''
(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، رقم ۱۶۷۴، ج۳، ص۲۵۲)

(۱۰۴۵)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''جنت میں داخل ہونے کے بعد شہید کے سوا کوئی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اسے دنیا میں لوٹایا جائے اور اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جائے جو دنیا میں کیا جاتا تھا مگر شہید شہادت کی فضیلت اور کرامت دیکھتے ہوئے تمنا کرتا ہے کہ اسے دنیا میں لوٹایا جائے اور اسے دس مرتبہ قتل کیا جائے۔'' (بخاری، کتاب الجہاد، باب تمنی المجاہد الخ، رقم ۲۸۱۷، ج۲، ص۲۵۹)

(۱۰۴۶)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اہلِ جنت میں سے ایک شخص کو لایا جائے گا تو اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا، ''تو نے اپنے مسکن کو کیسا پایا؟'' وہ عرض کرے گا، ''سب سے بہتر۔'' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ''کچھ اور مانگ، کوئی اور تمنا کر۔'' تو وہ عرض کرے گا، ''میں کیا مانگوں اور کس چیز کی تمنا کروں؟'' پھر وہ شہادت کی فضیلت دیکھتے ہوئے عرض کرے گا، ''بس! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھے دنیا میں واپس بھیج دے تا کہ مجھے تیری راہ میں دس مرتبہ قتل کیا جائے۔'' (المستدرک، کتاب الجہاد، باب الجہاد یذھب اللہ بہ الھم والغم، رقم ۲۴۵۲، ج۲، ص۳۹۳)

(۱۰۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''اس ذات پاک کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے، میں چاہتا ہوں کہ راہ خدا میں جہاد کروں اور شہید کردیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر شہید کردیا جاؤں پھر جہاد کروں پھر شہید کردیا جاؤں۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجہاد والخروج فی سبیل اللہ، رقم ۱۸۷۶، ص۱۰۴۲)

(۱۰۴۸)...... حضرتِ سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے خطبہ کے دوران ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ عزوجل پر ایمان لانا سب سے افضل عمل ہیں۔'' ایک شخص نے کھڑے ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر

مجھے راہِ خدا عزوجل میں قتل کر دیا جائے تو آپ کا کیا خیال ہے کہ میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' ہاں! اگر تمہیں اللہ عزوجل کی راہ میں قتل کر دیا جائے جبکہ تم اس پر ثواب کی امید رکھتے ہوئے صبر کرو اور لڑائی کے دوران پیش قدمی کرو اور میدان جہاد سے فرار اختیار نہ کرو۔''

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا،'' ابھی تو نے کیا کہا تھا؟'' اس نے عرض کیا،'' اگر مجھے راہِ خدا عزوجل میں قتل کر دیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے کیا میرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' ہاں! اگر تم اس پر صبر کرو اور میدانِ جہاد سے فرار اختیار نہ کرو تو قرض کے علاوہ تمہارے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، مجھے جبرائیل علیہ السلام نے یہی بتایا ہے۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ الخ، رقم ۱۸۸۵، ص ۱۰۴۶)

(۱۰۴۹) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا،'' قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قتل فی سبیل اللہ الخ، رقم ۱۸۸۶، ص ۱۰۴۶)

(۱۰۵۰) ...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص لوہے کا لباس پہن کر سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جہاد کروں یا مسلمان ہو جاؤں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا،'' پہلے مسلمان ہو جاؤ پھر جہاد کرو۔'' چنانچہ وہ اسلام لے آیا پھر جہاد کرتے ہوئے شہید ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' اس نے عمل کم کیا اور ثواب زیادہ لے گیا۔'' (بخاری، کتاب الجہاد، باب عمل صالح قبل القتال، رقم ۲۸۰۸، ج ۲، ص ۲۵۶)

(۱۰۵۱) ...... حضرتِ سیدنا شدّاد بن ہاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا اور آپ کی پیروی کی، پھر عرض کیا،'' میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کرنا چاہتا ہوں۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ان کے بارے میں تاکید فرما دی۔ جب ایک جنگ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مالِ غنیمت حاصل ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے تقسیم فرمایا اور اس اعرابی صحابی رضی اللہ عنہ کا حصہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو دے دیا، وہ اعرابی صحابی رضی اللہ عنہ ان کے پیچھے پہرہ دیا کرتے تھے۔ جب صحابہ علیہم الرضوان نے ان کا حصہ انہیں دیا تو انہوں نے پوچھا'' یہ کیا ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے فرمایا،'' یہ تمہارا حصہ ہے، جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔''

وہ اعرابی اس مال کو لے کر رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کیا ہے؟'' فرمایا ''یہ میری تقسیم میں سے تمہارا حصہ ہے۔'' اعرابی صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ''حضور! میں نے اس مال کے حصول کے لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی نہیں کی بلکہ میں نے تو اس لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی ہے تا کہ مجھے یہاں تیر لگے اور میں مر کر جنت میں داخل ہو جاؤں۔'' اور اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر تم سچے ہو تو اللہ عزوجل تمہاری یہ خواہش ضرور پوری فرمائے گا۔'' پھر کچھ عرصہ بعد جب دشمنوں کے ساتھ معرکہ ہوا تو اس صحابی رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لایا گیا، انہیں اسی مقام پر تیر لگا تھا جس جگہ کا انہوں نے اشارہ کیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''کیا یہ وہی ہے؟'' عرض کیا گیا '' جی ہاں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''اس نے اللہ عزوجل کو سچا جانا تو اللہ عزوجل نے اس کی بات پوری فرمادی۔''

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے جبہ مبارکہ میں کفن دیا اور ان کا جنازہ پڑھایا اور یہ وہی صحابی رضی اللہ عنہ ہیں جن کی نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی گئی اَللّٰھُمَّ ھٰذَا عَبْدُکَ خَرَجَ مُھَاجِرًا فِیْ سَبِیْلِکَ فَقُتِلَ شَھِیْدًا اَنَا شَھِیْدٌ عَلٰی ذٰلِکَ ترجمہ: اے اللہ عزوجل یہ تیرا وہی بندہ ہے جس نے تیری راہ میں ہجرت کی اور شہید ہو گیا اور میں اس بات کا گواہ ہوں۔''

(نسائی، کتاب الجنائز، باب الصلاۃ علی الشہداء، ج ۴، ص ۶۰)

(۱۰۵۲) ...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے چچا انس بن نضر غزوہ بدر میں حاضر نہ ہو سکے پھر انہوں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کے ساتھ جو پہلا جہاد فرمایا تھا میں اس میں حاضر نہ ہو سکا تھا، اگر اللہ عزوجل نے مجھے مشرکین کے ساتھ جہاد کا موقع دیا تو اللہ عزوجل دیکھے گا کہ میں کیا کرتا ہوں۔''

پھر جب غزوہ احد کا موقع آیا اور مسلمان پیچھے ہٹنے لگے تو میں نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عزوجل! مسلمانوں سے جو کچھ سرزد ہوا میں اس کی معافی طلب کرتا ہوں اور مشرکین کے عمل سے براءت چاہتا ہوں۔'' پھر آگے تشریف لے گئے تو حضرتِ سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو ان سے فرمایا ''اے سعد بن معاذ! نضر کے رب کی قسم! میں جنت کی خوشبو احد کے قریب محسوس کر رہا ہوں'' حضرتِ سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو کچھ انہوں نے کیا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا۔''

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہم نے حضرتِ سیدنا انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے جسم پر اسی سے زائد تلوار یا نیزہ یا تیر کے زخم پائے وہ شہید ہو چکے تھے اور مشرکین نے ان کا مُثلہ کر دیا تھا (یعنی ان کا چہرہ بگاڑ دیا تھا) انہیں ان کی بہن کے علاوہ کوئی

نہ پہچان سکا ان کی بہن نے ان کی انگلیوں کے پوروں سے انہیں پہچانا تھا، ہمارا خیال ہے کہ یہ آیت مبارکہ انہی کے بارے میں نازل ہوئی ''رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ج فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ز وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا o(پ۲۱، الاحزاب: ۲۳) ترجمہ کنزالایمان: وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔'' (بخاری، کتاب الجہاد، باب قول اللہ تعالیٰ من المومنین رجال صدقوا الخ، رقم ۲۸۰۵، ج ۲، ص ۲۵۵)

(۱۰۵۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میں نے جعفر بن ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایک فرشتے کی صورت میں جنت میں اُڑتے ہوئے دیکھا، ان کے دو پر تھے جن کے ذریعے وہ جہاں چاہتے اُڑ کر پہنچ جاتے اور ان کی ٹانگیں خون سے لتھڑی ہوئی تھیں۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۱۴۶۷، ج ۲، ص ۱۰۷)

وضاحت:

غزوہ موتہ کے موقع پر سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو لشکر کا سالار مقرر فرما کر ارشاد فرمایا تھا کہ ''اگر زید رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا جائے تو جعفر رضی اللہ عنہ تمہارے سالار ہونگے اور اگر جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ تمہارے سالار بنیں گے۔'' جنگ شروع ہوئی تو زید رضی اللہ عنہ نے علم (جھنڈے) کو تھام لیا جب وہ شہید ہو گئے تو حضرتِ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ نے دائیں ہاتھ سے علم کو تھاما، جب دایاں ہاتھ کٹ گیا تو بائیں ہاتھ سے علم پکڑ لیا، وہ ہاتھ بھی کٹ گیا تو پھر آپ رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا۔

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''جب ہم نے حضرتِ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کو تلاش کیا تو انہیں مقتولین میں پایا۔ اُن کے جسم پر تلوار اور تیر کے نوے (۹۰) سے زائد زخم تھے۔ اللہ عزوجل نے شہداء کی طرح انہیں زندہ اور رزق دیئے جانے والے لوگوں میں شامل فرما لیا اور مزید جزا یہ عطا فرمائی کہ ان کے ہاتھوں کو پروں میں تبدیل فرما دیا جنکے ذریعے وہ جہاں چاہتے ہیں اُڑ کر پہنچ جاتے ہیں اور جنت کے پھلوں سے جو چاہتے ہیں کھا لیتے ہیں اسی لئے انہیں طیار (یعنی اُڑنے والا) کہا جاتا ہے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب بھی حضرت سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرتِ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کو سلام کرتے تو اس طرح سلام کرتے، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا بْنَ ذِی الْجَنَاحَیْن۔ ترجمہ اے دو پروں والے باپ کے بیٹے! تم پر سلامتی ہو۔

(۱۰۵۴)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ

الغُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،'' اے عبداللہ! تم خوش نصیب ہو کہ تمہارے والد فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں اُڑتے ہیں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، رقم ۱۵۴۹۸، ج۹ص۴۴۴)

(۱۰۵۵)...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب کا مُثلہ کر دیا گیا تھا (یعنی چہرہ بگاڑ دیا گیا تھا)، جب انہیں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں لاکر آپ کے سامنے رکھا گیا تو میں نے ان کے چہرے سے چادر ہٹانا چاہی مگر میری قوم نے مجھے ایسا کرنے سے روک دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کے چلانے کی آواز سنی، آپ سے عرض کیا گیا،'' یہ عمرو کی بیٹی یا بہن ہے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،'' یہ کیوں رو رہی ہے؟'' یا یہ فرمایا کہ'' اسے نہیں رونا چاہیے کیونکہ فرشتے ان پر مسلسل اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔''

(بخاری، کتاب الجہاد، باب ظل الملائکۃ علی الشہید، رقم ۲۸۱۶، ج۲، ص ۲۵۸)

(۱۰۵۶)...... حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ (یعنی میرے والد) غزوہ احد کے دن شہید ہو گئے تو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا،'' اے جابر! کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ عزوجل نے تمہارے باپ سے کیا فرمایا ہے؟'' میں نے عرض کیا،'' ضرور بتائیے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا،'' جب اللہ عزوجل کسی سے کلام فرماتا ہے تو حجاب کے پیچھے سے کلام فرماتا ہے مگر اس نے تمہارے والد سے بغیر کسی حجاب و ترجمان کے ہم کلام ہو کر فرمایا،'' اے عبداللہ! مجھ سے مانگ میں تجھے عطا فرماؤں گا۔'' تو تمہارے والد نے عرض کیا،'' یارب عزوجل! مجھے دوبارہ زندگی عطا فرما تاکہ میں تیری راہ میں دوسری مرتبہ قتل کیا جاؤں۔'' تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ میرا یہ فیصلہ ہے'' **اَنَّھُمْ اِلَیْنَا لَا یُرْجَعُوْنَ O** (پ۲۰، القصص:۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: انہیں ہماری طرف پھرنا نہیں۔''

پھر اس نے عرض کیا،'' مجھ سے پیچھے رہ جانے والوں تک یہ بات پہنچادے۔'' تو اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَاءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ O (پ۴، آل عمران:۱۶۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ، رقم ۲۸۰۰، ج ۳، ص ۳۶۱)

(۱۰۵۷)...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حارثہ بن سُراقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ام ربیع بنت براء رضی اللہ عنہا خاتمُ المُرسلین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و

امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیں گے؟ (وہ غزوۂ بدر میں شہید ہوگئے تھے) کہ اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کرلوں گی اور اگر کہیں اور ہیں تو میں ان کی حالت پر خوب رووں گی۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے حارثہ کی ماں! وہ جنت میں ایک سرسبز وشاداب باغ میں ہے اور فردوس اعلیٰ میں پہنچ گیا ہے۔'' (بخاری، کتاب الجہاد، باب من اتاہ سھم غرب فقتلہ، رقم ۲۸۰۹، ج ۲، ص ۲۵۶)

(۱۰۵۸)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کچھ لوگوں کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ ہمیں قرآن وسنت سکھائیں۔'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے انصار میں سے ستر (۷۰) صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جنہیں ''قراء'' کہا جاتا تھا ان کے ساتھ بھیج دیا، ان میں میرے ماموں حضرتِ سیدنا حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے، وہ قرآن پڑھتے اور رات کو سیکھنے کے لئے قرآن پاک کی تکرار کیا کرتے تھے اور دن میں پانی لاکر مسجد میں رکھتے اور لکڑیاں جمع کرکے بیچتے اور اس سے جوملتا اس سے اہل صُفّہ اور فقراء کے لئے کھانا خریدلیا کرتے تھے۔

جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے قاریوں کی اس جماعت کو ان لوگوں کے ساتھ بھیجا تو ان لوگوں نے راستے میں ہی سازش کے تحت اس قافلہ والوں کو قتل کردیا۔ قاریوں کی اس جماعت نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی، ''یاالٰہی عزوجل! ہماری حالتِ زار کی خبر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچادے، بیشک ہم تجھ سے ملاقات کرنے والے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہوجا۔'' ایک شخص میرے ماموں حضرتِ سیدنا حرام رضی اللہ عنہ کے پیچھے سے آیا اور اس نے اپنا نیزہ ان کے پیٹ میں گھونپ دیا تو حضرتِ سیدنا حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، ''ربِّ کعبہ کی قسم! میں کامیاب ہوگیا۔''

(اسی صورت حال کو دوسری جانب) رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیان فرمارہے تھے۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے بھائیوں کو قتل کردیا گیا اور انہوں نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کی کہ ''اے اللہ عزوجل! ہماری حالتِ زار کی خبر ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچادے اور بیشک ہم تجھ سے ملاقات کرنے والے ہیں اور ہم تجھ سے راضی ہیں اور تو ہم سے راضی ہوجا۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب ثبوت الجنۃ للشھید، رقم ۶۷۷۔۱۹۰۲، ص ۱۰۵۴)

(۱۰۵۹)...... حضرت سیدنا مسروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت مبارکہ کے بارے میں سوال کیا،

وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ۙ(پ۴، آل عمران:۱۶۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔''

تو انہوں نے فرمایا،''ہم نے جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے اس کے بارے میں سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ان کی روحیں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہیں، ان کے گھونسلے عرش سے معلق ہیں، وہ جنت میں جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں پھر ان قندیلوں میں لوٹ آتے ہیں، پھر ان کا رب عزوجل ان پر تجلّی فرماتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے،''کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں،''ہمیں کس چیز کی خواہش ہوگی جبکہ ہم جنت میں جہاں چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں۔'' اللہ عزوجل تین مرتبہ یہی فرماتا ہے کہ''کوئی خواہش ہے؟'' جب وہ جان لیتے ہیں کہ ہمارے لئے کچھ مانگے بغیر چارہ نہیں تو عرض کرتے ہیں،''یارب عزوجل! ہم چاہتے ہیں کہ تو ہماری روحوں کو ہمارے جسموں میں لوٹا دے تاکہ ہم ایک مرتبہ پھر تیری راہ میں قتل کئے جائیں۔'' جب اللہ عزوجل دیکھتا ہے کہ انہیں کوئی حاجت نہیں تو انہیں چھوڑ دیتا ہے۔''

(مسلم، کتاب الامارۃ، باب بیان ارواح الشھداء فی الجنۃ، رقم ۱۸۸۷، ص ۱۰۴۷)

(۱۰۶۰)...... حضرتِ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''بیشک شہداء کی روحیں جنت میں سبز پرندوں کے پیٹ میں ہیں جو جنت کے پھلوں یا جنت کے درختوں میں سے کھاتی ہیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الجہاد، باب الترغیب فی الشہادۃ، رقم ۱۸، ج ۲، ص ۲۰۷)

(۱۰۶۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جب تمہارے بھائی شہید ہوئے تو اللہ عزوجل نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا جو جنت کی نہروں پر آکر اس کے پھل کھاتی ہیں اور عرش کے سائے میں معلق سونے کی قندیلوں میں پناہ گزیں ہوجاتی ہیں۔ جب ان لوگوں نے اپنے کھانے اور پینے کی پاکیزگی کو دیکھا تو کہا کہ ہمارے بھائیوں تک ہمارا یہ پیغام کون پہنچائے گا کہ ہم جنت میں زندہ ہیں اور ہمیں رزق دیا جاتا ہے تاکہ وہ جہاد سے کنارہ کشی نہ کریں اور جنگ سے اجتناب نہ کریں تو اللہ عزوجل نے فرمایا،''میں تمہارا پیغام پہنچاؤں گا پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی

وَلَاتَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ ۙ(پ۴، آل عمران:۱۶۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں روزی پاتے ہیں۔

(ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی فضل الشہادۃ، رقم ۲۵۲۰، ج ۳، ص ۲۲)

(۱۰۶۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے

تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ہمارا رب تبارک وتعالیٰ اس شخص سے خوش ہوتا ہے جس کے ساتھی راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرتے ہوئے شکست کھا جائیں اور وہ شخص اپنی ذمہ داری کو پہچانے اور اپنا خون بہہ جانے تک لڑتا رہے تو اللہ عزوجل اپنے ملائکہ سے فرماتا ہے کہ ''میرے اس بندے کی طرف دیکھو جو میرے انعامات میں رغبت اور میرے خوف سے لوٹ آیا یہاں تک کہ اس کا خون بہادیا گیا۔'' (ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی الرجل یشتری نفسہ، رقم ۲۵۳۶، ج ۳، ص ۲۷)

(۱۰۶۳)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب بندے حساب کے لئے کھڑے ہوں گے تو ایک قوم اپنی تلواریں اپنی گردنوں پر رکھے ہوئے آئے گی جن سے خون بہہ رہا ہوگا اور جنت کے دروازے پر آ کر بھیڑ کردے گی۔ پوچھا جائے گا ''یہ کون ہیں؟'' جواب دیا جائے گا ''یہ شہداء ہیں جو زندہ تھے اور رزق دیئے جاتے تھے۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی من اسمہ احمد، رقم ۱۹۹۸، ج ۱، ص ۵۴۲)

(۱۰۶۴)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''شہداء جنت کے دروازے پر ایک نہر کے کنارے ایک سبز گنبد میں رہتے ہیں اور صبح وشام جنت سے ان کے لئے رزق بھیجا جاتا ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند عبداللہ ابن عباس بن عبدالمطلب، رقم ۲۳۹۰، ج ۱، ص ۵۷۱)

(۱۰۶۵)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''شہید اپنے گھر والوں میں سے ستّر (۷۰) افراد کی شفاعت کرے گا۔''

(ابوداؤد، کتاب الجہاد، باب فی الشہید یشفع، رقم ۲۵۲۲، ج ۳، ص ۲۲)

(۱۰۶۶)...... حضرتِ سیدنا عُبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک شہید کے لئے اللہ عزوجل کے پاس سات انعام ہیں (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی بخشش ہوجاتی ہے اور اسے جنت میں اس کا ٹھکانا دکھادیا جاتا ہے (۲) اسے ایمان کا جوڑا پہنایا جاتا ہے، (۳) اسے عذابِ قبر سے نجات دی جاتی ہے، (۴) اسے قیامت کے دن کی بڑی گھبراہٹ سے امن میں رکھا جائے گا، (۵) اس کے سر پر وقار کا تاج سجایا جائے گا، جس کا یاقوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا، (۶) اس کا بہتّر (۷۲) حوروں کے ساتھ نکاح کرایا جائے گا، (۷) ستّر رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الجہاد، باب الترغیب فی الشہادۃ، رقم ۲۷، ج ۲، ص ۲۱۰)

(۱۰۶۷)...... حضرتِ سیدنا مِقدام بن مَعدی کَرِب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل شہید کو

چھ انعام عطا فرماتا ہے، (۱) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرتے ہی اس کی مغفرت فرما دیتا ہے اور جنت میں اسے اس کا ٹھکانا دکھا دیتا ہے (۲) اسے عذاب قبر سے محفوظ فرماتا ہے، (۳) قیامت کے دن اسے بڑی گھبراہٹ سے امن عطا فرمائے گا، (۴) اس کے سر پر وقار کا تاج رکھے گا جس کا یاقوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہوگا، (۵) اس کا حوروں میں سے بہتر (۷۲) حوروں کے ساتھ نکاح کرائے گا، (۶) اس کی ستر رشتہ داروں کے حق میں شفاعت قبول فرمائے گا۔"

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشھادۃ فی سبیل اللہ، رقم ۲۷۹۹، ج ۳، ص ۳۶۰)

(۱۰۶۸)...... حضرتِ سیدنا عُتبہ بن سُلَمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیس الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ "مقتول تین طرح کے ہوتے ہیں، پہلا: وہ مومن جو راہِ خدا عزوجل میں اپنی جان و مال سے جہاد کرے، جب اس کا دشمن سے سامنا ہو تو وہ شہید ہو جانے تک ان کے ساتھ جنگ کرتا رہے، یہ کامیاب شہید، عرش تلے اللہ عزوجل کی جنت میں ہوگا اس پر انبیاء صرف نبوت کے درجے کی فضیلت رکھتے ہونگے۔

دوسرا: وہ شخص جو گناہوں سے گھبرا کر اپنی جان و مال کے ساتھ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرے جب اس کا دشمن سے سامنا ہو تو وہ شہید ہونے تک ان کے ساتھ جنگ کرتا رہے تو وہ ایسا نکھرا ہوا شہید ہے جسکے گناہ اور خطائیں مٹا دی جاتی ہیں کیونکہ تلوار گناہوں کو مٹانے والی ہے اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں جس دروازے سے یہ چاہے گا داخل ہوگا جبکہ جہنم کے سات دروازے ہیں جن میں سے بعض دروازے بعض سے زیادہ عذاب والے ہیں۔

تیسرا مقتول: وہ منافق شخص جو اپنی جان و مال سے اللہ عزوجل کی راہ میں قتل ہونے تک جہاد کرے مگر وہ جہنم میں ہے کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔" (شعب الایمان، باب فی الجہاد، رقم ۴۲۶۱، ج ۴، ص ۲۸)

(۱۰۶۹)...... حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، "شہداء چار ہیں، ایک: پختہ ایمان والا مومن کہ جب دشمن کا سامنا کرے تو قتل ہو جانے تک اللہ عزوجل کی تصدیق کرتا رہے، یہ وہی ہے جس کی طرف لوگ قیامت کے دن اس طرح اپنی آنکھیں اٹھا کر دیکھیں گے۔" یہ کہہ کر آپ نے اپنے سر کو اس قدر بلند کیا کہ آپ کی ٹوپی گر گئی (راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ٹوپی گرنا مراد ہے یا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک ٹوپی) پھر فرمایا، "دوسرا: وہ کامل مومن جو دشمن کا سامنا بزدلی سے کرے پھر ایک گمنام تیر اسے ہلاک کر دے تو وہ دوسرے درجے میں ہے، اور تیسرا: وہ مومن شخص جس کے عمل اچھے بھی ہوں اور برے بھی، وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور قتل ہونے تک اللہ عزوجل کی تصدیق کرتا رہے تو

وہ تیسرے درجے میں ہے، اور چوتھا: وہ مومن جس نے اپنی جان پر زیادتی کی یعنی کثرت سے گناہ کئے پھر دشمن سے سامنا ہوا تو مرتے دم تک اللہ عزوجل کی تصدیق کرتا رہا یہ چوتھے درجے میں ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ماجاء فضل الشھداء عند اللہ، رقم ۱۶۵۰، ج ۳، ص ۲۴۱)

(۱۰۷۰)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''شہداء تین ہیں، پہلا وہ شخص جو راہِ خدا عزوجل میں اپنی جان ومال کے ساتھ قتل کرنے یا قتل ہونے کی بجائے صرف مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے نکلے، اگر وہ مرجائے یا قتل کر دیا جائے تو اس کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اسے عذابِ قبر سے نجات دے دی جاتی ہے اور (قیامت کی) بڑی گھبراہٹ سے امن میں رکھا جائیگا اور حور عین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے اور اسے کرامت (بزرگی) کا حلہ پہنایا جائے گا اور اس کے سر پر جنت کا باوقار تاج رکھا جائے گا۔

دوسرا: وہ شخص جو اپنی جان ومال کے ساتھ ثواب کی امید پر قتل ہونے کی بجائے قتل کرنے کے ارادے سے جہاد کرے، اگر وہ مرجائے یا شہید کر دیا جائے تو اس کی جگہ خلیل اللہ حضرتِ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ مقامِ صدق میں عظیم طاقت والے بادشاہ کے حضور ہوگی۔

تیسرا: وہ شخص جو راہِ خدا عزوجل میں اپنی جان ومال کے ذریعے ثواب کی امید پر مارنے اور مرنے کیلئے جہاد کرنے نکلے پھر مرجائے یا شہید کر دیا جائے وہ شخص قیامت کے دن علی الاعلان اپنی تلوار کو اپنی گردن پر رکھے ہوئے آئے گا جبکہ لوگ گھٹنوں کے بل کھڑے ہونگے، وہ کہے گا، ''سنو! ہمارے لئے راستہ چھوڑ دو ہم نے اپنا خون اور اپنا مال اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے خرچ کیا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں، ''اس ذات پاک کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! اگر وہ یہ بات خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام یا کسی نبی سے بھی کہے گا تو وہ بھی اس کا حق جانتے ہوئے اس کے لئے راستہ چھوڑ دیں گے۔'' پھر وہ شہداء عرش کے نیچے نور کے منبروں پر آکر بیٹھ جائیں گے اور دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیسے فیصلہ کیا جاتا ہے، وہ نہ تو موت کا غم پائیں گے، نہ برزخ میں خوفزدہ ہوں گے، نہ ہی صور انہیں گھبراہٹ میں مبتلا کرے گا اور نہ ہی حساب ومیزان اور صراط کا خوف انہیں رنجیدہ کرے گا، وہ دیکھیں گے کہ لوگوں کے درمیان کیا فیصلہ کیا جاتا ہے، وہ جو کچھ مانگیں گے انہیں عطا کیا جائیگا اور وہ جس کی سفارش کریں گے ان کی سفارش قبول کی جائے گی اور جنت کی جو چیز مانگیں گے انہیں عطا کر دی جائے گی اور جنت میں جہاں چاہیں گے ٹھکانا بنالیں گے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجہاد، باب الترغیب فی الشھادۃ، رقم ۲۱، ج ۲، ص ۲۰۸)

(۱۰۷۱)...... حضرت سیدنا مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیدنا یزید بن شجرہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے تھے جن کے قول

وفعل میں کوئی تضاد نہ تھا، انہوں نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا، ''اے لوگو! اللہ عزوجل کی ان نعمتوں کو یاد کرو جو تمہیں عطا کی گئیں، ان سبز، سرخ اور پیلی اشیاء اور قیام گاہوں میں غور کرو کہ اللہ عزوجل نے تمہیں کیسی کیسی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔'' آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے، ''جب لوگ نماز یا جنگ کے لئے صف بناتے ہیں تو آسمانوں اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور حورِ عین کو سنوار کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جب کوئی شخص جہاد میں پیش قدمی کرتا ہے تو حورِ عین کہتی ہیں، ''اے اللہ عزوجل! اس کی مدد فرما۔'' اور جب وہ پیچھے ہٹتا ہے تو اس سے پردہ کرلیتی ہیں اور کہتی ہیں، ''یا اللہ عزوجل! اس کی مغفرت فرما۔''

یہ سن کر لوگوں کے چہرے مرجھا گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''تم پر میرے ماں باپ قربان! حورِ عین کو غمزدہ نہ کرو کیونکہ جب مجاہد کے خون کا پہلا قطرہ گرتا ہے تو اس کے ہر گناہ کو مٹا دیا جاتا ہے تو حورِ عین میں سے اس کی دو بیویاں اس کے پاس اترتی ہیں اور اس کے چہرے سے مٹی ہٹاتے ہوئے کہتی ہیں، ''ہم تمہارے لئے ہیں۔'' اور وہ کہتا ہے، ''میں تمہارے لئے ہوں۔'' پھر اسے سو حلّے پہنائے جاتے ہیں جو کہ کسی آدمی کے بنائے ہوئے نہیں ہوتے بلکہ جنت کی پیداوار ہوتے ہیں، وہ ایسے نفیس ہوتے ہیں کہ اگر انہیں دو انگلیوں سے پکڑا جائے تو پکڑ میں آجائیں۔ آپ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے بتایا گیا ہے، ''تلواریں جنت کی کنجیاں ہیں۔''

(طبرانی کبیر، حدیث یزید بن شجرۃ، رقم ۶۴۱، ج ۲۲، ص ۲۴۶)

(۱۰۷۲) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہِ اقدس میں شہید کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا، ''شہید کے خون سے زمین خشک ہونے سے پہلے حورِ عین میں سے اس کی دو بیویاں اس طرح آتی ہیں جیسے ریگستان میں دودھ پلانے والی اونٹنیاں اپنے دودھ پینے والے بچے کو ڈھانپ لیتی ہیں، ان میں سے ہر ایک کے ہاتھ میں جنت کا ایک ایسا جوڑا ہوتا ہے جو دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب فضل الشہادۃ فی سبیل اللہ، رقم ۲۷۹۸، ج ۳، ص ۳۶۰)

(۱۰۷۳) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک حبشی صحابی رضی اللہ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں ایک بدبودار اور بدصورت حبشی ہوں اور میرے پاس مال بالکل نہیں، اگر میں قتل ہونے تک ان مشرکین کے خلاف جنگ کروں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جنت میں۔'' تو وہ صحابی رضی اللہ عنہ شہید ہونے تک مشرکین کے ساتھ قتال کرتے رہے۔ پھر حضور نبی کریم، رؤوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کی میت پر تشریف لائے اور فرمایا، ''اللہ عزوجل نے تیرا چہرہ روشن کردیا اور تیری بو کو پاکیزہ فرما کر تیرے مال میں اضافہ فرمادیا۔'' پھر انہی یا

کسی اور کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ ''میں نے حورعین میں سے اس کی بیوی کو اس کے اون کے جبہ کو کھینچ کر اسکے اور جبہ کے درمیان داخل ہوتے دیکھا۔''

(المستدرک، کتاب الجہاد، باب من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا الخ، رقم ۲۵۰۸، ج ۲، ص ۴۱۷)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے مرنے تک جہاد کرتا رہوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے خیال میں کیا میرا رب عزوجل مجھے جنت میں داخل فرمادے گا؟ اور کیا وہ مجھے کمتر نہ جانے گا؟'' فرمایا، ''ہاں۔'' اس نے عرض کیا، ''پھر میں جہاد کیوں نہ کروں جبکہ مجھ جیسا بدبودار، سیاہ رنگ اور خاندان کا کم ترین فرد بھی جنت میں داخل ہوگا۔'' پھر وہ چلا گیا اور قتال کرتے کرتے شہید ہوگیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے قریب سے گزرے تو فرمایا، ''اے جعال! اب اللہ عزوجل نے تیری بو کو پاکیزہ کردیا اور تیرا چہرہ روشن کردیا۔''

(۱۰۷۴)...... حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک اعرابی کے خیمے کے قریب سے گزرے جبکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے ہمراہ جنگ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس اعرابی نے خیمے کا گوشہ اٹھا کر پوچھا، ''کون لوگ ہیں؟'' کہا گیا، ''رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ علیہم الرضوان ہیں جو کہ جنگ کا ارادہ رکھتے ہیں۔'' اعرابی نے پوچھا، ''کیا دنیا کا مال بھی پائیں گے؟'' جواب دیا گیا، ''ہاں! غنیمت پائیں گے پھر انہیں مسلمانوں میں تقسیم کردیا جائے گا۔'' یہ سن کر وہ اعرابی صحابی رضی اللہ عنہ اپنے اونٹ کی طرف بڑھے اور اسے رسی سے باندھ کر ان کے ساتھ چل پڑے۔

وہ اپنے اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب کرنے لگے، جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اس کے اونٹ کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے دور کرتے رہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس ذات پاک کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ جنت کے بادشاہوں میں سے ہے۔'' پھر جب دشمنوں کیساتھ مقابلہ ہوا تو یہ اعرابی صحابی رضی اللہ عنہ جنگ کرتے کرتے شہید ہوگئے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی شہادت کی خبر دی گئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ان کی میت پر تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور خوشی سے مسکرانے لگے، پھر اپنا رخِ انور دوسری طرف پھیر لیا تو ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو خوشی سے ہنستے ہوئے دیکھا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنا چہرہ اقدس دوسری طرف کیوں پھیر لیا؟'' فرمایا، ''میری خوشی اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس کا مرتبہ دیکھنے

کی وجہ سے تھی اور میرے اس سے منہ پھیرنے کی وجہ یہ ہے کہ حورِ عین میں سے اس کی ایک بیوی اب اس کے سرہانے آبیٹھی ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی اثبات العدو وترک الفرار من الزحف، رقم ۴۳۱۷، ج۴، ص۵۳)

(۱۰۷۵)...... حضرت سیدنا نعیم بن ہمّار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سے شہید افضل ہیں؟'' فرمایا: ''وہ جو اگر کسی صف میں داخل ہوں تو قتل ہو جانے تک اپنا رخ نہ موڑیں، یہ وہی لوگ ہیں جو جنت کی اعلیٰ منازل میں ہوں گے اور ان کا رب عزوجل ان سے خوش ہوتا ہے اور جب تمہارا رب عزوجل دنیا میں کسی بندے سے خوش ہو جائے تو اس بندے سے کوئی حساب نہیں لیا جاتا۔'' (مسند احمد، حدیث نعیم بن ھمار، رقم ۲۲۵۳۹، ج۸، ص۳۴۳)

(۱۰۷۶)...... امام طبرانی نے حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح کی ایک حدیث روایت کی ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجھاد، باب ماجاء فی الشھادۃ وفضلھا، رقم ۹۵۱۳، ج۵، ص۵۳۲)

===

قرآن مجید پڑھنے کا ثواب

رضائے الٰہی کیلئے قران مجید سیکھنے، سکھانے ، سننے اور تلاوت کرنے کا ثواب

قرآن مجید فرقانِ حمید کی تعلیم وتعلم اور تلاوت کے کثیر فضائل قرآن پاک میں بیان کئے گئے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖؕ (پ۱، البقرۃ:۱۲۱)

ترجمہ کنزالایمان: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیے اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

(2) وَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَبَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًاۙ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۴۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب تم نے قرآن پڑھا ہم نے تم پر اور ان میں کہ آخرت پر ایمان نہیں لاتے ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا۔

(3) وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَۙ (پ۱۵، بنی اسرائیل:۸۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے۔

(4) اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَۙ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ وَالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امید وار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بے شک وہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی وہی حق ہے اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی بے شک اللہ اپنے بندوں سے خبردار دیکھنے والا ہے پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چنے ہوئے بندوں کو تو ان

ذَالِکَ ھُوَالْفَضْلُ الْکَبِیْرُ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا یُحَلَّوْنَ فِیْھَامِنْ اَسَاوِرَمِنْ ذَھَبٍ وَّلُؤْلُؤًا ج وَلِبَاسُھُمْ فِیْھَاحَرِیْرٌ ۝ وَقَالُوا الْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّاالْحَزَنَ ط اِنَّ رَبَّنَالَغَفُوْرٌشَکُوْرُ نِ ۝ الَّذِیْ اَحَلَّنَادَارَالْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِہٖ لَا یَمَسُّنَا فِیْھَا نَصَبٌ وَّلَایَمَسُّنَا فِیْھَا لُغُوْبٌ ۝

(پ۲۲،الفاطر:۲۹ تا ۳۵)

میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اوران میں کوئی میانہ چال پر ہے اوران میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے وہ ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کی پوشاک ریشمی ہے اور کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمارا غم دور کیا بے شک ہمارا رب بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے وہ جس نے ہمیں آرام کی جگہ اتارا اپنے فضل سے ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے نہ ہمیں اس میں کوئی تکان لاحق ہو۔

(5) اَللّٰہُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ کِتٰبًا مُّتَشَابِھًا مَّثَانِیَ صلے تَقْشَعِرُّ مِنْہُ جُلُوْدُالَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ ج ثُمَّ تَلِیْنُ جُلُوْدُھُمْ وَقُلُوْبُھُمْ اِلٰی ذِکْرِاللّٰہِ ط ذَالِکَ ھُدَی اللّٰہِ یَھْدِیْ بِہٖ مَنْ یَّشَآءُ ط وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَالَہٗ مِنْ ھَادٍ ۝ (پ۲۳،الزمر:۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے اتاری سب سے اچھی کتاب کہ اول سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھران کی کھالیں اوردل نرم پڑتے ہیں یادِ خدا کی طرف رغبت میں یہ اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اس سے جسے چاہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔

اس بارے میں احادیث کریمہ:

(۱۰۷۷)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔''

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، رقم ۸۰۴، ص ۴۰۳)

(۱۰۷۸)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''روزہ اور قرآن بندے کے لئے شفاعت کریں گے، روزہ عرض کرے گا ''یارب عزوجل! میں نے اسے دن میں کھانے اور پینے سے روک دیا تھا لہذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔'' جبکہ قرآن کہے گا''اے رب عزوجل! میں نے اسے رات

کو سونے سے روک دیا تھا لہذا میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔'' پھر ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب قراءۃ القرآن فی الصلاۃ، رقم ۲۲، ج ۲، ص ۲۳۰)

(۱۰۷۹)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''قرآن شفاعت کرے گا اور اس کی شفاعت قبول کی جائے گی اور جھگڑے گا تو اس کی تصدیق کی جائے گی جو شخص اسے اپنے پیش نظر رکھے گا یہ جنت تک اس کی قیادت کرے گا اور جو اسے پس پشت ڈال دے گا یہ اسے ہانکتا ہوا جہنم میں لے جائے گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۰۴۵۰، ج ۱۰، ص ۱۹۸)

(۱۰۸۰)...... حضرتِ سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے قرآن پڑھا اور پھر اسے یاد کرلیا، اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام جانا تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کے گھر والوں سے ایسے دس افراد کے حق میں اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔'' (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل قاری القرآن، رقم ۲۹۱۴، ج ۴، ص ۴۱۴)

(۱۰۸۱)...... حضرتِ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔'' (بخاری، کتاب فضائل القرآن باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، رقم ۵۰۲۷، ج ۳، ص ۴۱۰)

(۱۰۸۲)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم باہر تشریف لائے ہم اس وقت صفہ (مسجد نبوی شریف کے باہر چبوترے) پر بیٹھے تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تم میں سے کون یہ پسند کرتا ہے کہ وہ روزانہ صبح کو بُطحان یا عقیق کی وادیوں میں جائے اور کوئی گناہ اور قطع رحمی کئے بغیر دو بڑے کوہان والی اونٹنیاں لے کر واپس لوٹے؟'' تو ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک یہ پسند کرتا ہے۔'' فرمایا، ''تو تم میں سے کوئی صبح کے وقت مسجد میں کیوں نہیں جاتا اور کتاب اللہ کی دو آیتیں سیکھتا یا تلاوت کرتا کہ یہ تمہارے حق میں دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین آیتیں تمہارے لئے تین اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور چار آیتیں چار اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور جتنی آیتیں سیکھے گا یا پڑھے گا اتنی اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔'' (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن، رقم ۸۰۳، ص ۴۰۲)

(۱۰۸۳)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ

عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اے ابوذر! تمہارا صبح کے وقت کتاب اللہ کی ایک آیت سیکھنے کے لئے چلنا تمہارے لئے سو رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے اور تمہارا صبح کے وقت علم کا ایک باب سیکھنے کے لئے جانا خواہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے تمہارے لئے ہزار رکعتیں پڑھنے سے بہتر ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل من تعلم القرآن وعلمہ، رقم ۲۱۹، ج۱، ص۱۴۲)

(۱۰۸۴)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا، قیامت کے دن اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی دنیا کے سورج کی روشنی سے زیادہ ہوگی تو تمہارا قرآن پر عمل کرنے والے کے بارے میں کیا خیال ہے؟'' (ابوداؤد، کتاب الوتر، باب فی ثواب قرأۃ القرآن، رقم ۱۴۵۳، ج۲، ص۱۰۰)

(۱۰۸۵)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے قرآن پڑھا اور اسے سیکھا اور اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن نور کا ایک ایسا تاج پہنایا جائے گا جسکی چمک سورج کی طرح ہوگی اور اس کے والدین کو دو حلے پہنائے جائیں گے جنکی قیمت یہ دنیا ادا نہیں کرسکتی تو وہ پوچھیں گے، ''ہمیں یہ لباس کیوں پہنائے گئے ہیں؟'' ان سے کہا جائے گا ''تمہارے بچوں کے قرآن کو تھامنے کے سبب۔'' (المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب من قرا القرآن وتعلمہ الخ، رقم ۲۱۳۲، ج۲، ص۲۷۸)

(۱۰۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ''جس نے قرآن پڑھا اسے بری عمر کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔'' کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ (پ۳۰، التین: ۵۔۶)

ترجمہ کنزالایمان: پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔

پھر فرمایا، ''اچھے کام کرنے والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جنہوں نے قرآن پڑھا ہوگا۔''

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب من قرا القرآن لم یرد الی ارذل العمر، رقم ۴۰۰۶، ج۳، ص۳۸۲)

(۱۰۸۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات

طے کرتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرتا تھا تو جہاں آخری آیت پڑھے گا وہیں تیرا ٹھکانا ہوگا۔'' (ابوداؤد، کتاب الوتر، باب استحباب الترتیل فی القراءۃ، رقم ۱۴۶۴، ج۲، ص۱۰۴)

وضاحت:

حضرتِ سیدنا ابوسلیمان خطابی علیہ الرحمہ ''معالم السنن'' میں فرماتے ہیں کہ ''روایات میں آیا ہے کہ قرآن کی آیتوں کی تعداد جنت کے درجات کے برابر ہے لہذا قاری سے کہا جائے گا کہ تو جتنی آیتیں پڑھ سکتا ہے اتنے درجے طے کرتا جا تو جو اس وقت پورا قرآن پاک پڑھ لے گا وہ جنت کے انتہائی درجے کو پالے گا اور جس نے قرآن کا کوئی جز پڑھا تو اس کے ثواب کی انتہاء قراءت کی انتہاء تک ہوگی۔'' واللہ اعلم بالصواب

(۱۰۸۸) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''قیامت کے دن قرآن پڑھنے والا آئے گا تو قرآن عرض کرے گا، ''اے رب عزوجل! اسے حُلّہ پہنا۔'' تو اسے کرامت کا حلہ پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا، ''یارب! اس میں اضافہ فرما۔'' تو اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن عرض کرے گا، ''اے رب عزوجل! اس سے راضی ہوجا۔'' تو اللہ عزوجل اس سے راضی ہوجائے گا۔ پھر اس قرآن پڑھنے والے سے کہا جائے گا، ''قرآن پڑھتا جا اور جنت کے درجات طے کرتا جا اور ہر آیت پر اسے ایک نعمت عطا کی جائیگی۔''
(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، رقم ۲۹۲۴، ج۴، ص۴۱۹)

(۱۰۸۹) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''رشک صرف دو آدمیوں پر کیا جاسکتا ہے، ایک: اس شخص پر جسے اللہ عزوجل نے قرآن سکھایا اور وہ دن رات اسے پڑھتا رہے اور اس کا پڑوسی اسے سن کر کہے کاش! مجھے بھی فلاں شخص کی مثل قرآن کی توفیق ملتی تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا، دوسرا: اس شخص پر جسے اللہ عزوجل نے مال عطا فرمایا اور وہ راہِ حق میں اسے خرچ کرے اور کوئی شخص کہے کہ کاش! مجھے بھی فلاں شخص کی مثل مال ملتا تو میں بھی اسی کی طرح عمل کرتا۔''
(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، رقم ۵۰۲۶، ج۳، ص۴۱۰)

(۱۰۹۰) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''تین لوگ ایسے ہونگے جنہیں بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) دہشت زدہ نہ کرسکے گی اور حساب ان تک نہ پہنچے گا، وہ مشک کے ٹیلے پر ہونگے یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فارغ ہوجائے۔ (پہلا:) وہ شخص جو

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قرآن پڑھے اوراس کے ذریعے قوم کی امامت کرائے اور قوم بھی اس سے راضی ہو۔(دوسرا:) اللہ عزوجل کی رضا کے لئے نمازوں کی طرف بلانے والا (یعنی موذن)۔(تیسرا:) وہ غلام جس نے اپنے رب عزوجل اور اپنے دنیوی آقا کا معاملہ خوش اسلوبی سے نبھایا۔'' (طبرانی اوسط، من اسمہ ولید، رقم ۹۲۸۰، ج ۶، ص ۴۲۵)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، ''اگر میں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں اسے ہرگز نہ بیان کرتا۔'' پھر فرمایا،''میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ تین افراد مشک کے ٹیلوں پر ہونگے قیامت کے دن کی گھبراہٹ انہیں دہشت زدہ نہ کرے گی اور وہ اس وقت بھی پر سکون ہونگے جب لوگ دہشت زدہ ہونگے۔(۱) وہ شخص جس نے قرآن سیکھا پھر اس کے ذریعے اللہ عزوجل کی رضا اور انعام کا طلب گار رہا، الخ'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۳۵۸۴، ج ۱۲، ص ۳۳۱)

(۱۰۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''تم اللہ عزوجل کی طرف قرآن سے افضل کسی عمل کے ساتھ نہیں لوٹو گے۔''

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب الجاھر بالقرآن الخ، رقم ۲۰۸۳، ج ۲، ص ۲۵۶)

(۱۰۹۲)...... حضرتِ سیدنا ابواُمَامَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''اللہ عزوجل نے بندے کو دو رکعتیں ادا کرنے سے افضل کسی شے کا اذن نہیں دیا اور بندہ جب تک نماز میں ہوتا ہے اس پر رحمتیں نچھاور ہوتی رہتی ہیں اور بندے قرآن کی مثل کسی اور چیز سے اللہ عزوجل کی قربت نہیں پاتے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ۱۷، رقم ۲۹۲۰، ج ۴، ص ۴۱۸)

(۱۰۹۳)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،'' کچھ لوگ اللہ عزوجل کے مقرب ہیں۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟'' ارشاد فرمایا،''وہ اہل قرآن ہیں، یہی اللہ عزوجل کے مقرب اور اس کے خاص بندے ہیں۔''

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضل من تعلم القرآن وعلمہ، رقم ۲۱۵، ج ۱، ص ۱۴۰)

(۱۰۹۴)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا اُسَید بن حُضَیر رضی اللہ عنہ ایک رات اپنے اصطبل میں قرآن کی تلاوت فرمارہے تھے کہ ان کا گھوڑا چکر لگانے لگا۔انہوں نے دوبارہ قرآن کی تلاوت شروع کی تو گھوڑا دوبارہ اُچھلنے لگا، تیسری مرتبہ بھی ایسے ہی ہوا۔حضرتِ سیدنا اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے خدشہ ہوا کہ کہیں

گھوڑا (میرے بیٹے) یحییٰ کو نہ روند ڈالے، جب میں گھوڑے کو پکڑنے کیلئے کھڑا ہوا تو میں نے دیکھا کہ میرے سر پر ایک چھتری سایہ کناں ہے جس میں چراغ روشن ہے اور وہ چھتری فضا میں معلق ہے پھر وہ فضاء میں گم ہوگئی اور میری نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔

صبح کے وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں گزشتہ رات اپنے اصطبل میں قرآن پاک کی تلاوت کر رہا تھا کہ میرا گھوڑا مست ہوگیا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے ابن حضیر! قرآن پڑھو۔'' میں نے قرآن پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا پھر مست ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر فرمایا، ''اے ابن حضیر! پڑھو۔'' تو میں پڑھنے لگا اور گھوڑا پھر مست ہوگیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے دوبارہ ارشاد فرمایا، ''اے ابن حضیر پڑھتے رہو۔'' پھر جب میں وہاں سے لوٹا تو میں نے اپنے سر پر ایک چھتری کو سایہ کناں دیکھا جس میں چراغ روشن تھے اور وہ فضاء میں معلق تھی پھر وہ فضاء میں بلند ہوتی گئی یہاں تک کہ میری نظروں سے اوجھل ہوگئی، اس وقت (میرا بیٹا) یحییٰ گھوڑے کے قریب تھا مجھے خوف محسوس ہوا کہ کہیں گھوڑا اسے روند نہ ڈالے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''یہ ملائکہ تھے جو تمہاری قراءت سننے آئے تھے اگر تم تلاوت کرتے رہتے تو صبح لوگ انہیں دیکھتے اور ان میں سے کوئی پوشیدہ نہ رہتا۔'' (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن، رقم ۷۹۶، ص ۳۹۹)

(۱۰۹۵) ...... حضرتِ سیدنا براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''یہ سکینہ تھا جو قرآن کے لئے اترا تھا۔''

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب نزول السکینۃ لقراءۃ القرآن، رقم ۷۹۵، ص ۳۹۹)

ایک اور روایت میں ہے کہ ''جب میں مڑا تو میں نے آسمان وزمین کے درمیان چراغ لٹکے ہوئے دیکھے۔ پھر میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں قراءت جاری رکھنے کی استطاعت نہ رکھ سکا۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''وہ فرشتے تھے جو قرآن پاک کی قراءت سننے کے لئے اترے تھے اگر تم قراءت کرتے رہتے تو بہت سے عجائبات دیکھتے۔''

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب الامر بتعاھد القرآن والنھی الخ، رقم ۲۰۷۹، ج ۲، ص ۲۵۴)

(۱۰۹۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو قوم اللہ عزوجل کے گھروں میں سے کسی ایک گھر میں کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور آپس میں اس کی تکرار کرنے کے لئے جمع ہوتی ہے تو ان پر سکینہ

نازل ہوتا ہے، انہیں رحمت ڈھانپ لیتی ہے، ملائکہ انہیں (اپنے پروں سے) چھوتے ہیں اور اللہ عزوجل ملائکہ کے سامنے ان کا چرچا فرماتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷)

(۱۰۹۷) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے گا تو اسے ایک نیکی ملے گی اور یہ ایک نیکی دس نیکیوں کے برابر ہے میں نہیں کہتا کہ **الٓمٓ** ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے اور لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔'' (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی من قرأ حرفا...الخ، رقم ۲۹۱۹، ج ۴، ص ۴۱۷)

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''بیشک یہ قرآن اللہ عزوجل کے دسترخوان کی مثل ہے لہٰذا تم سے جتنا ہو سکے اس دسترخوان سے کھالیا کرو، یہ قرآن اللہ عزوجل کی رسی، روشن نور اور نفع بخش شفا ہے جو اسے تھام لے یہ اس کی حفاظت کرتا ہے اور جو اس کی پیروی کرے تو اس کیلئے نجات ہے، یہ کج روی اختیار نہیں کرتا کہ اسے منانا پڑے، ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اسے سیدھا کرنا پڑے، اس کے عجائبات ختم نہیں ہونگے نہ ہی یہ کثرتِ تکرار سے بوسیدہ ہوگا، اس کی تلاوت کیا کرو کیونکہ اللہ عزوجل اس کے ہر حرف کی تلاوت پر تمہیں دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور میں نہیں کہتا کہ **الٓمٓ** ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔'' (المستدرک، کتاب فضائل القرآن، رقم ۲۰۸۴، ج ۲، ص ۲۵۶)

(۱۰۹۸) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے کتاب اللہ کی ایک آیت توجہ کے ساتھ سنی اس کے لئے نیکی اضافہ کے ساتھ لکھی جائے گی اور جس نے اس کی تلاوت کی وہ آیت قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی۔'' (مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، رقم ۸۵۰۲، ج ۳، ص ۲۴۵)

(۱۰۹۹) ...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت فرمایئے۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عزوجل کے خوف کو خود پر لازم کرلو کیونکہ یہی ہر کام کی اصل ہے۔'' میں نے عرض کیا: ''مزید نصیحت فرمایئے۔'' تو ارشاد فرمایا کہ قرآن کی تلاوت کو خود پر لازم کرلو کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین میں نور اور آسمانوں میں ذخیرہ ہوگی۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب قراءۃ القران، باب الترغیب فی قراءۃ القرآن، رقم ۱۰، ج ۲، ص ۲۲۷)

(۱۱۰۰) ...... حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جسے قرآن نے مجھ سے مانگنے سے روک دیا میں اسے سوال

کرنے والوں سے افضل شے عطافرماؤں گااور کلام اللہ کو دیگر کلاموں پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی اللہ عزوجل کی اپنی مخلوق پر فضیلت ہے۔'' (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب (۲۵)، رقم ۲۹۳۵، ج۴، ص ۴۲۷)

(۱۱۰۱)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''قرآن پڑھنے والے مؤمن کی مثال اس سنگترے کی طرح ہے جسکی خوشبو بھی اچھی ہے اور ذائقہ بھی اچھا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے مومن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے جسکی خوشبو تو نہیں ہوتی مگر ذائقہ اچھا ہوتا ہے اور قرآن پڑھنے والے منافق یا فاجر کی مثال اس پھول کی طرح ہے جس کی خوشبو تو اچھی ہوتی ہے مگر ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور قرآن نہ پڑھنے والے منافق یا فاجر کی مثال اس تمّاں (ایک بوٹی) کی طرح ہوتی ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔'' (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضیلۃ حافظ القرآن، رقم ۷۹۷، ص ۴۰۰)

(۱۱۰۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک لشکر تیار فرمایا جو کثیر افراد پر مشتمل تھا، پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے قرآن پڑھنے کے لئے کہا سب لوگ قرآن پڑھنے لگے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ایک چھوٹے بچے کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ''تمہیں کتنا قرآن یاد ہے؟'' اس نے عرض کیا، ''اتنا اتنا اور سورہ بقرہ۔'' آپ نے فرمایا، ''کیا تمہیں سورہ بقرہ یاد ہے؟'' اس نے عرض کیا، ''جی ہاں۔'' فرمایا، ''جاؤتم ان کے امیر ہو۔''

تو ان کے سرداروں میں سے ایک شخص نے عرض کیا، ''خدا کی قسم! سورہ بقرہ سیکھنے سے مجھے صرف اس خوف نے روک دیا کہ میں اسے یاد نہ رکھ سکوں گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''قرآن سیکھو اور اسے پڑھا کرو کیونکہ قرآن سیکھ کر پڑھنے والے کی مثال مشک سے بھرے ہوئے چمڑے کے تھیلے کی طرح ہے جس کی خوشبو سارے گھر میں پھیل جاتی ہے اور جس نے قرآن سیکھا پھر غافل ہو گیا اور اس کے سینے میں قرآن ہے تو اس کی مثال چمڑے کے اس تھیلے کی طرح ہے جس کے ذریعے مشک کو ڈھانپ دیا گیا ہو۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ الخ، رقم ۲۸۸۵، ج۴، ص ۴۰۱)

(۱۱۰۳)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''قرآن پڑھنے میں مہارت رکھنے والا کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو مشقت کے ساتھ اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اس کے لئے دُگنا ثواب ہے۔''

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الماھر بالقرآن الخ، رقم ۷۹۸، ص ۴۰۰)

(۱۱۰۴)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''جس نے قرآن پڑھا گویا اس نے اپنے پہلو کے درمیان (ایک حد تک) علمِ نبوت کو سمو لیا مگر یہ کہ اس پر وحی نہیں آتی۔'' (المستدرک، کتاب اخبار فی فضائل القرآن، باب فضیلۃ قراءۃ القرآن، رقم ۲۰۷۲، ج۲، ص۲۵۲)

(۱۱۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص پانچوں نمازوں کی پابندی کرے گا وہ غافلین میں نہ لکھا جائے گا اور جس نے ایک رات میں سو آیتیں پڑھیں اسے عبادت گزار بندوں میں لکھا جائے گا۔''

(ابن خزیمہ، کتاب جماع ابواب صلاۃ التطوع باللیل، رقم ۱۱۴۲، ج۲، ص۱۸۰)

(۱۱۰۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ایک رات میں دس آیتیں پڑھیں اسے غافلین میں نہ لکھا جائے گا۔''

(مستدرک، کتاب اخبار فی فضائل القرآن، باب من قرأ عشر آیات الخ، رقم ۲۰۸۵، ج۲، ص۲۵۷)

سیدنا امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کا خواب میں دیدار کیا تو عرض کیا، ''یا رب عزوجل! جن اعمال کے ذریعے تیرے بندے تیرا قرب حاصل کرتے ہیں ان میں سب سے افضل عمل کون سا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''اے احمد! وہ میرا کلام پڑھنا ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''سمجھ کر پڑھنا یا بغیر سمجھے؟'' فرمایا، ''سمجھ کر اور بغیر سمجھے دونوں طرح سے۔''

سورۃ فاتحہ کی فضیلت اور اس کا ثواب

(۱۱۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں نے نماز کو اپنے اور بندے کے درمیان آدھا آدھا تقسیم کر دیا ہے اور میرے بندے کے لئے وہی ہے جو وہ مانگے۔''

ایک روایت میں ہے کہ''اس میں سے آدھی قرأت میرے لئے ہے اور آدھی میرے بندے کے لئے۔'' جب بندہ ''اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ''میرے بندے نے میری تعریف کی۔'' جب بندہ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''میرے بندے نے میری ثناء بیان کی۔'' اور جب بندہ ''مالک یوم الدین'' کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔'' جب بندہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کیلئے وہی ہے جو وہ مجھ سے مانگے۔'' جب وہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ O کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے،''یہ میرے بندے کے لئے ہے اور میرا بندہ جو مانگے اس کے لئے وہی ہے۔'' (مسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ الخ، رقم ۳۹۵، ص ۲۰۸)

(۱۱۰۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ انہوں نے اپنے سر پر ایک آواز سنی تو اپنے سر کو اوپر اٹھایا اور کہا،''یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج ہی کھولا گیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔'' پھر اس سے ایک فرشتہ نیچے اترا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا،''یہ ایک فرشتہ ہے جو زمین کی طرف اترا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں اترا۔'' پھر اس نے سلام کیا اور عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو نوروں کی خوشخبری لیجئے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کئے گئے ہیں، آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو عطا نہیں ہوئے، وہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں ہیں، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ان دونوں میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے اس کے عوض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر عطائیں کی جائیں گی۔'' (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ وخواتیم سورۃ البقرۃ، رقم ۸۰۶، ص ۴۰۳)

(۱۱۰۹)...... حضرتِ سیدنا ابو سَعِید مُعَلّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ اللہ عزوجل کے محبوب،

دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھے پکارا مگر میں نے ان کا جواب نہ دیا۔ جب میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نماز پڑھ رہا تھا۔'' تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا اللہ عزوجل نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: ''اِسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ (پ۹، الانفال:۲۴) ترجمہ کنز الایمان: اللہ اور اس کے رسول کے بلانے پر حاضر ہو جب رسول تمہیں اس چیز کیلئے بلائیں۔''

پھر فرمایا، ''میں تمہارے مسجد سے نکلنے سے پہلے تمہیں ایک سورت سکھاؤں گا جو کہ قرآن کی سب سے عظیم سورت ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا، جب ہم نے مسجد سے نکلنے کا ارادہ کیا تو میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے فرمایا تھا میں تمہیں قرآن کی سب سے عظیم سورت سکھاؤں گا؟'' آپ نے فرمایا، ''وہ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ہے یہ وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے عطا کیا گیا۔''

(بخاری، کتاب التفسیر، باب ماجاء فی فاتحۃ الکتاب، رقم ۴۴۷۴، ج ۳، ص ۱۶۳)

(۱۱۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم حضرتِ سیدنا اُبی بن کَعب رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں ایک ایسی سورت سکھاؤں جو نہ تورات میں نازل ہوئی نہ انجیل میں اور نہ ہی زبور میں اور نہ ہی قرآن میں اس جیسی کوئی اور سورت نازل ہوئی؟'' انہوں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور سکھایئے۔'' تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تم نماز میں کیا پڑھتے ہو؟'' انہوں نے سورۂ فاتحہ پڑھ کر سنائی تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اس جیسی سورت نہ تورات میں نازل ہوئی، نہ انجیل میں، نہ زبور میں اور نہ ہی قرآن میں اس جیسی کوئی اور سورت نازل ہوئی، بیشک یہ سبع مثانی اور قرآن ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل فاتحۃ الکتاب، رقم ۲۸۸۴، ج ۴، ص ۴۰۰)

(۱۱۱۱)...... حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سفر کے دوران ایک جگہ اپنی سواری سے اترے تو قریب ہی ایک اور شخص بھی سواری سے اتر گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا، ''کیا میں تمہیں قرآن مجید کے افضل حصے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے '' اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کی تلاوت فرمائی۔''

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب شفاء المجنون بقراءۃ فاتحۃ الکتاب الخ، رقم ۲۱۰۰، ج ۲، ص ۲۶۴)

===

سورۃ البقرۃ پڑھنے کا ثواب

(۱۱۱۲)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم اُلمُرسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور قرآن کی بلندی (سورۃ) بقرہ ہے، جو شخص رات کو اسے اپنے گھر میں پڑھے گا شیطان تین راتوں تک اس گھر میں داخل نہ ہو سکے گا اور جو دن میں اسے پڑھے شیطان تین دن اس کے گھر میں داخل نہ ہو سکے گا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب قراءۃ القرآن، رقم ۷۷۷، ج۲، ص ۷۸)

(۱۱۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اپنے گھروں کو قبرستان مت بناؤ، بیشک جس گھر میں (سورۃ) بقرہ پڑھی جاتی ہے شیطان اس گھر سے بھاگ جاتا ہے۔''

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ الخ، رقم ۷۸۰، ص ۳۹۳)

(۱۱۱۴)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''(سورۃ) بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسکو پڑھنا باعث برکت اور چھوڑ دینا باعث حسرت ہے اور جادوگر اور شیاطین اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔'' (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ، رقم ۸۰۴، ص ۴۰۳)

(۱۱۱۵)...... حضرتِ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کیا، ''یارسول اللہ! میں رات کو (سورۃ) بقرہ کی تلاوت کررہا تھا کہ اچانک میں نے کسی چیز کے حرکت کرنے کی آواز سنی مجھے خیال آیا شاید میرا گھوڑا کھل گیا ہے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے ابوعتیک پڑھو۔'' میں وہاں سے پلٹا تو دیکھا کہ زمین و آسمان کے درمیان چراغ لٹکے ہوئے ہیں جبکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے فرمارہے ہیں، ''اے ابوعتیک پڑھو۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''یہ ملائکہ ہیں جو سورۃ بقرہ کی قراءت سننے کے لئے نازل ہوئے ہیں اگر تم پڑھتے رہتے تو بہت سے عجائبات دیکھتے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق باب قراءۃ القرآن، رقم ۷۷۶، ج۲، ص ۷۷)

✿ === ✿ === ✿ === ✿

آیت الکرسی پڑھنے کا ثواب

(۱۱۱۶)...... حضرتِ سیدنا ابی بن کَعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اے ابومنذر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ قرآن پاک کی جو آیتیں تمہیں یاد ہیں ان میں کون سی آیت عظیم ہے؟'' میں نے عرض کیا، '' اَللّٰہُ لَآاِلٰہَ اِلَّاھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ '' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا، ''اے ابومنذر! تمہیں علم مبارک ہو۔''

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی، رقم ۸۱۰، ص ۴۰۵)

ایک روایت میں ہے، ''قسم ہے اس ذات کی جسکے دست قدرت میں میری جان ہے! اس آیت کی ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو پایۂ عرش کے قریب اللہ عزوجل کی پاکی بیان کرتے ہیں۔'' (مسند احمد، مسند الانصار، حدیث المشایخ، رقم ۲۱۳۳۶، ج ۸، ص ۶۰)

(۱۱۱۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر چیز کی ایک بلندی ہے اور بیشک قرآن کی بلندی سورۂ بقرہ ہے، اور اس میں ایک آیت ایسی ہے، جو کہ قرآن پاک کی آیتوں کی سردار ہے۔'' (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ البقرۃ الخ، رقم ۲۸۸۷، ج ۴، ص ۴۰۲)

ایک روایت میں ہے کہ (سورۂ) بقرہ میں ایک آیت ہے جو قرآن مجید کی آیتوں کی سردار ہے، جس گھر میں آیۃ الکرسی پڑھی جائے اگر شیطان وہاں موجود ہوگا تو بھاگ جائے گا۔'' (المستدرک، کتاب التفسیر، باب من سورۃ البقرۃ، رقم ۳۰۸۰، ج ۲، ص ۶۴۷)

(۱۱۱۸)...... حضرتِ سیدنا ابی بن کَعبْ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارا ایک کھلیان تھا جس میں ہم کھجوریں سکھایا کرتے تھے، میں اس کی دیکھ بھال کیا کرتا تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ ان کھجوروں میں کمی آتی جارہی ہے چنانچہ ایک رات میں نے پہرہ دیا تو دیکھا کہ بالغ لڑکے کی مثل ایک جانور ہے میں نے اسے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا۔ میں نے پوچھا ، ''تم جن ہو یا انسان؟'' تو اس نے کہا، ''جن ہوں۔'' میں نے اس سے کہا، ''اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ۔'' جب میں نے اس کا ہاتھ دیکھا تو وہ کتے کے پنجے کی طرح تھا اور اس پر کتے کی طرح کے بال تھے۔

میں نے اس سے پوچھا، ''کیا جن ایسے ہی ہوتے ہیں؟'' تو وہ کہنے لگا، ''آپ تو جانتے ہی ہیں کہ مجھ سے طاقتور جن بھی موجود ہیں۔'' میں نے کہا، ''تم میری کھجوریں کیوں چوری کرتے ہو؟'' اس نے کہا مجھے پتا چلا ہے کہ ''آپ صدقہ کرنا پسند کرتے ہیں تو میں نے پسند کیا کہ آپ کے کھانے میں سے ہی کچھ لے لیا کروں۔'' میں نے اس سے پوچھا، ''کون سی چیز ہمیں تمہارے شر سے بچاسکتی ہے؟'' اس نے کہا، ''آیت الکرسی۔'' پھر میں نے اسے چھوڑ دیا اور صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور انہیں اپنا واقعہ سنایا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس خبیث نے بالکل سچ کہا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب قراءۃ القرآن، رقم ۷۸۱، ج ۲، ص ۷۹)

(۱۱۱۹)...... حضرتِ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا کھجور کا ایک گودام تھا۔ ایک جن وہاں آتا اور اس میں سے کھجوریں چوری کرلیا کرتا۔ میں نے مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اس مرتبہ جب وہ آئے تو اسے کہنا کہ حضور کی بارگاہ میں جوابدہی کیلئے چل۔'' چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور اس سے آئندہ نہ آنے کا حلف لے لیا۔ جب وہ دوسری مرتبہ آیا تو میں نے اسے پکڑ لیا، اس نے پھر نہ آنے کا وعدہ کیا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر ماجرا عرض کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''وہ جھوٹ کا عادی ہے دوبارہ آئے گا۔'' جب وہ تیسری مرتبہ آیا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ ''آج تجھے نہیں چھوڑوں گا اور تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں لے کر جاؤں گا۔'' تو اس نے کہا، ''میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں کہ اپنے گھر میں آیۃ الکرسی پڑھا کرو شیطان یا کوئی بھی بلاء تمہارے قریب نہ آئے گی۔'' صبح کے وقت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا، ''تمہارے قیدی کا کیا ہوا؟'' میں نے اس کی بتائی ہوئی بات عرض کی تو آپ نے فرمایا، ''اس نے سچ کہا حالانکہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، (باب ۳) رقم ۲۸۸۹، ج ۴، ص ۴۰۳)

===۞===۞===۞===۞

سورۃ البقرۃ کی آخری آیات پڑھنے کا ثواب

(۱۱۲۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ انہوں نے اپنے سر پر ایک آواز سنی تو اوپر سر اٹھایا اور عرض کیا''یہ آسمان کا دروازہ ہے جو آج ہی کھولا گیا ہے اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا۔'' پھر اس سے ایک فرشتہ نیچے اترا تو جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا''یہ ایک فرشتہ ہے جو زمین کی طرف اترا ہے آج سے پہلے کبھی نہیں اترا۔'' پھر اس فرشتے نے سلام کیا اور عرض کیا''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو نوروں کی خوشخبری لیجئے جو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو عطا کئے گئے اور آپ سے پہلے کسی بھی نبی کو عطا نہ ہوئے، وہ (سورۂ) فاتحہ اور (سورۂ) بقرہ کی آخری آیتیں ہیں، آپ ان دونوں میں سے جو بھی حرف پڑھیں گے اس کے عوض آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر عطائیں کی جائیں گی۔'' (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل الفاتحۃ الخ، رقم ۸۰۶، ص ۴۰۳)

(۱۱۲۱)...... حضرتِ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''اللہ عزوجل نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے دو ہزار سال پہلے ایک کتاب لکھی (یعنی فرشتوں کو لوحِ محفوظ میں قرآن پاک لکھنے کا حکم دیا) پھر اس میں سے (سورۂ) بقرہ کی آخری دو آیتیں نازل فرمائیں۔ جس گھر میں تین راتیں ان دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان اس گھر کے قریب نہ آئے گا۔'' (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی آخر سورۃ البقرۃ، رقم ۲۸۹۱، ج ۴، ص ۴۰۴)

ایک روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ''جس گھر میں ان دو آیتوں کو پڑھا جائے گا شیطان تین دن تک اس کے قریب نہ آئیگا۔'' (المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب آیتان من آخر سورۃ البقرۃ..الخ، رقم ۲۱۰۹، ج ۲، ص ۲۶۸)

(۱۱۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''بیشک اللہ عزوجل نے مجھے اپنے عرش کے نیچے رکھے ہوئے خزانے میں سے ایسی دو آیتیں عطا فرمائیں جنکے ذریعے (سورۂ) بقرہ کا اختتام فرمایا، لہذا! انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ کیونکہ یہ نماز، قرآن اور دعا ہیں۔'' (المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب آیتان من آخر سورۃ البقرۃ الخ، رقم ۲۱۱۰، ج ۲، ص ۲۶۸)

(۱۱۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا، ''جو شخص (سورۃ) بقرہ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھے گا وہ اسے کفایت کریں گی۔''

(بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل البقرۃ، رقم ۵۰۰۹، ج ۳، ص ۴۰۵)

وضاحت:

کفایت کرنے سے مراد یہ ہے کہ یہ دو آیتیں اس کے اس رات کے قیام (رات کی عبادت) کے قائم مقام ہوجائیں گی یا اس رات اسے شیطان سے محفوظ رکھیں گی۔ایک قول یہ بھی ہے کہ اس رات میں نازل ہونے والی آفات سے بچائیں گی اور ایک قول یہ ہے کہ اسے فضیلت وثواب کے لئے کافی ہونگی۔'' واللہ اعلم

سورۂ بقرہ اور آل عمران پڑھنے کاثواب

(۱۱۲٤)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدُ المبلغین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا کہ'' قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا ، دوروشن سورتیں یعنی بقرہ اور آل عمران پڑھا کرو کیونکہ یہ دونوں سورتیں قیامت کے دن سایہ کرنے والے بادل کی طرح آئیں گی کہ گویا پرندوں کے جھنڈ ہیں جو اپنے پر پھیلائے ہوئے ہیں ، پھر یہ اپنے پڑھنے والوں کے بارے میں جھگڑا کریں گی ، سورۂ بقرہ پڑھا کرو کیونکہ اسے پڑھنا باعث برکت اور چھوڑ دینا باعث حسرت ہے اور بَطَلَۃ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ۔'' سیدنا معاویہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ تک یہ خبر پہنچی ہے کہ بطلہ سے مراد جادوگر ہیں ۔

(مسلم ، کتاب صلاۃ المسافرین ، باب فضل قراءۃ القرآن وسورۃ البقرۃ ، رقم ۸۰٤ ، ص ٤٠٣)

(۱۱۲۵)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب ، دانائے غُیوب ، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا:''سورہ بقرہ اور آل عمران سیکھو کیونکہ یہ روشن سورتیں قیامت کے دن اپنے قاریوں پر سایہ کریں گی گویا سایہ کرنے والے بادل یا پر پھیلائے ہوئے پرندوں کا جھنڈ ہیں ۔''

(المستدرک ، کتاب فضائل القرآن ، باب اخبار فی فضل سورۃ البقرۃ..الخ ، رقم ۲۱۰۱ ، ج ۲ ، ص ۲۶۵)

سورۂ کہف کی ابتدائی یا آخری دس آیتیں پڑھنے کا ثواب

(۱۱۲۶)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں یاد کرے گا دجال سے محفوظ رہے گا۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ ''جو شخص سورۂ کہف کی آخری دس آیتیں یاد کرے گا دجال سے محفوظ رہے گا۔''

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل سورۃ الکھف وآیۃ الکرسی، رقم ۸۰۹، ص ۴۰۴)

(۱۱۲۷)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے سورۂ کہف اسی طرح پڑھی جیسی نازل ہوئی ہے تو یہ قیامت کے دن اس کے (پڑھنے کے) مقام سے لیکر مکہ تک نور ہو جائے گی اور جس نے اس کی آخری دس آیتیں پڑھیں پھر دجال بھی نکل آیا تو اس پر غالب نہ آسکے گا اور جس نے وضو کیا پھر یہ پڑھا،

''سُبحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ'' ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور تیری ہی حمد ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔''

تو اس کا نام ایک کاغذ پر لکھ کر ایک انگوٹھی میں بند کر دیا جائے گا جو قیامت تک نہیں ٹوٹے گی۔''

(المستدرک، کتاب فضائل القرآن، باب فضیلۃ قراءۃ سورۃ الکھف، رقم ۲۱۱۶، ج ۲، ص ۲۷۲)

☆===☆===☆===☆
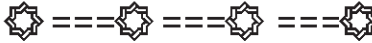
سورہ یٰسٓ پڑھنے کا ثواب

(۱۱۲۸)...... حضرتِ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''(سورۃ) بقرہ قرآن پاک کی رفعت ہے اور اس کی ہر آیت کے ساتھ اسّی (۸۰) ملائکہ نازل ہوئے اور اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ کو عرش کے نیچے سے نکال کر اس سورت کے ساتھ ملایا گیا اور (سورۃ) یٰسین قرآن کا دل ہے جو اسے اللہ عزوجل کی رضا اور آخرت کی بہتری کے لئے پڑھے گا اس کی مغفرت کردی جائے گی۔''

(مسند احمد، حدیث معقل بن یسار، رقم ۲۰۳۲۲، ج ۷، ص ۲۸۶)

(۱۱۲۹)...... حضرتِ سیدنا جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے کسی رات میں اللہ عزوجل کی رضا کے لئے (سورۃ) یٰس پڑھی اس کی مغفرت کردی جائے گی۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، فصل فی قیام اللیل، رقم ۲۵۶۵، ج ۴، ص ۱۲۱)

(۱۱۳۰)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک ہر چیز کا ایک دل ہے اور قرآن کا دل (سورۃ) یٰس ہے اور جو ایک مرتبہ (سورۃ) یٰس پڑھے گا اس کے لئے دس مرتبہ قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل یٰس، رقم ۲۸۹۶، ج ۴، ص ۴۰۶)

سورہ دُخان پڑھنے کا ثواب

(۱۱۳۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو کسی رات میں سورہ دخان پڑھے گا تو صبح ہونے تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل حم الدخان، رقم ۲۸۹۷، ج ۴، ص ۴۰۶)

سورۂ مُلک پڑھنے کا ثواب

(۱۱۳۲) ...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک قرآن میں تیس آیتوں پر مشتمل ایک سورت ہے جو اپنے قاری کیلئے شفاعت کرتی رہے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت کردی جائے گی اور یہ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل سورۃ الملک، رقم ۲۹۰۰، ج ۴، ص ۴۰۸)

(۱۱۳۳) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص روزانہ رات میں تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ پڑھے گا اللہ عزوجل اسے عذابِ قبر سے محفوظ فرمادے گا۔'' سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اسے مانِعہ (یعنی عذاب قبر سے بچانے والی) کہا کرتے تھے اور بیشک یہ قرآن کی ایک ایسی سورت ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے وہ بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔

(عمل الیوم واللیلۃ مع السنن الکبریٰ للنسائی الجزء الثالث، رقم ۱۰۵۴۷، ج ۶، ص ۱۷۹)

(۱۱۳۴) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب بندہ قبر میں جائے گا تو عذاب اس کے قدموں کی جانب سے آئے گا تو اس کے قدم کہیں گے تیرے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا۔ پھر عذاب اس کے سینے یا پیٹ کی طرف سے آئے گا تو وہ کہے گا کہ تمہارے لئے میری جانب سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورہ ملک پڑھا کرتا تھا، پھر وہ اس کے سر کی طرف آئے گا تو سر کہے گا کہ تمہارے لئے میری طرف سے کوئی راستہ نہیں کیونکہ یہ رات میں سورۂ ملک پڑھا کرتا تھا۔'' تو یہ سورت روکنے والی ہے، عذاب قبر سے روکتی ہے، توراۃ میں اس کا نام سورۂ ملک ہے جو اسے رات میں پڑھتا ہے بہت زیادہ اور اچھا عمل کرتا ہے۔'' (المستدرک، کتاب التفسیر، باب المانعۃ من عذاب القبر سورۃ الملک، رقم ۳۸۹۲، ج ۳، ص ۳۲۲)

(۱۱۳۵) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک قبر پر اپنا خیمہ لگایا مگر انہیں علم نہ تھا کہ یہاں قبر ہے۔ لیکن بعد میں پتہ چلا کہ وہاں کسی شخص کی قبر ہے جو سورہ ملک پڑھ رہا ہے اور اس نے پوری سورت ختم کی۔ وہ صحابی رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایک قبر پر خیمہ تان لیا مگر مجھے معلوم نہ تھا کہ وہاں قبر ہے جبکہ وہاں ایک ایسے شخص کی قبر ہے جو روزانہ پوری سورۃ الملک پڑھتا ہے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''یہی روکنے والی ہے، یہی نجات دلانے والی ہے جس نے اسے عذابِ قبر سے محفوظ رکھا۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فضل سورۃ الملک، رقم ۲۸۹۹، ج ۴، ص ۴۰۷)

سورۃ الزلزال، کافرون اور نصر پڑھنے کا ثواب

(۱۱۳۶)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے فرمایا، ''اے فلاں! کیا تم نے شادی کر لی ہے؟'' تو اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! نہیں کی، میرے پاس شادی کرنے کے لئے کچھ نہیں۔'' فرمایا، ''کیا تمہیں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ یاد نہیں؟'' اس نے عرض کیا، ''کیوں نہیں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' پھر فرمایا، ''کیا تمہیں اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ یاد نہیں؟'' اس نے عرض کیا، ''کیوں نہیں۔'' فرمایا، ''یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔'' پھر دریافت فرمایا، ''کیا تمہیں قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ یاد نہیں؟'' اس نے عرض کیا، ''کیوں نہیں۔'' فرمایا، ''یہ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔'' پھر فرمایا، ''کیا تجھے اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ یاد نہیں؟'' اس نے عرض کیا، ''کیوں نہیں۔'' فرمایا، ''یہ چوتھائی قرآن ہے۔'' پھر دو مرتبہ ارشاد فرمایا، ''شادی کرلو۔'' (ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص الخ، رقم ۲۹۰۴، ج۴، ص۴۰۹)

(۱۱۳۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اِذَا زُلْزِلَتْ نصف قرآن کے برابر ہے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے اور قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء سورۃ الاخلاص...الخ، رقم ۲۹۰۳، ج۴، ص۴۰۹)

قل ھو اللہ احد پڑھنے کا ثواب

(۱۱۳۸)...... حضرتِ سیدنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''تم میں سے کوئی شخص رات میں تہائی قرآن کیوں نہیں پڑھتا؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''کوئی شخص تہائی قرآن کیسے پڑھ سکتا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم ۸۱۱، ص۴۰۵)

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل نے قرآن کے تین جزء فرما دیئے اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کو قرآن کے اجزاء میں سے ایک جزء بنا دیا۔ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم ۸۱۱، ص۴۰۵)

(۱۱۳۹)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''اکٹھے ہو جاؤ کیونکہ ابھی میں تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھوں گا۔'' چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے جنہیں

جمع ہونا تھا وہاں جمع ہو گئے ۔ پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھی اور واپس تشریف لے گئے ۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے ،''شاید آسمان سے کوئی خبر آئی ہے جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم واپس تشریف لے گئے ہیں ۔'' جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دوبارہ تشریف لائے تو فرمایا کہ ''میں نے تمہارے سامنے تہائی قرآن پڑھنے کا کہا تھا تو سن لو کہ یہی سورت تہائی قرآن کے برابر ہے ۔'' (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم ۸۱۲،ص ۴۰۵)

(۱۱۴۰)...... حضرتِ سیدنا ابو سَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ایک شخص نے کسی کو بار بار **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھتے ہوئے سنا تو اسے بہت کم خیال کرتے ہوئے صبح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اس کا تذکرہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''اس ذات کی قسم! جسکے دستِ قدرت میں میری جان ہے یہ سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔'' (بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل قل ھو اللہ احد، رقم ۵۰۱۳، ج۳،ص ۴۰۶)

(۱۱۴۱)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن انس جُہَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا،''جو شخص دس مرتبہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔'' حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا،''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو ہم اسے کثرت سے پڑھا کریں گے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا،''اللہ عزوجل بہت زیادہ عطا فرمانے والا اور پاک ہے۔''

(مسند احمد، حدیث معاذ بن انس، رقم ۱۵۶۱۰، ج۵،ص ۳۰۸)

(۱۱۴۲)...... اُمُّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے ایک شخص کو کسی سریہ میں بھیجا تو وہ اپنے ساتھیوں کی امامت کراتے ہوئے اپنی قراءت کو **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** پر ختم کیا کرتا تھا۔ جب وہ لشکر واپس آیا اور لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے؟'' جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو اس نے جواب دیا،''اس لئے کہ اس میں رحمٰن عزوجل کی تعریف ہے اور میں اسے پڑھنا پسند کرتا ہوں ۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''اسے خبر دے دو کہ اللہ عزوجل بھی اس سے محبت فرماتا ہے۔'' (بخاری، کتاب التوحید، باب ماجاء دعاء النبی امتہ الی توحید اللہ تبارک وتعالیٰ، رقم ۷۳۷۵، ج۴،ص ۵۳۱)

(۱۱۴۳)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے اس شخص سے دریافت فرمایا کہ ''اے فلاں! تمہیں اپنے ساتھیوں کا کہنا ماننے سے کونسی چیز روکتی ہے اور ہر رکعت میں پابندی سے یہی سورت پڑھنے پر کونسی چیز آمادہ کرتی ہے؟'' اس نے عرض کیا،''میں اسے پسند کرتا ہوں ۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''تیرا اسے پسند کرنا تجھے جنت میں داخل کردے گا۔'' (بخاری، کتاب الاذان، باب الجمع بین السورتین فی الرکعۃ، رقم ۷۷۴، ج۱،ص ۲۷۳)

(۱۱۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین،

انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ کہیں جارہا تھا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص کو سورۂ اخلاص پڑھتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا،''واجب ہوگئی ۔''میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا واجب ہوگئی؟''فرمایا،''جنت ۔''

(الموطا للامام مالک، کتاب القرآن، باب ماجاء فی قراءۃ قل ھو اللہ احد، رقم ۴۹۵، ج۱،ص ۱۹۸)

(۱۱۴۵)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا،''جوشخص روزانہ دوسومرتبہ **قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ** پڑھے گا اس کے پچاس برس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر قرض ہو۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، رقم ۲۹۰۷، ج۴،ص۴۱۱)

وضاحت:

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس قول''مگر یہ کہ اس پر قرض ہو'' سے مراد یہ ہے کہ یہ سورت ان گناہوں کوتو مٹادیتی ہے جو حقوق اللہ سے تعلق رکھتے ہیں جبکہ قرض کا تعلق حقوق العباد سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کی فضیلت اور ثواب

(۱۱۴۶)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سورۂ ھود اور سورۂ یوسف کی آیتیں پڑھایئے۔''تو رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''اے عُقبہ بن عامر! تم **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** سے زیادہ اللہ عزوجل کو محبوب اور اس کے نزدیک زیادہ بلیغ کوئی سورت ہرگز نہیں پڑھ سکو گے اگر تم سے ہوسکے تو نماز میں یہ سورت پڑھنا نہ چھوڑو۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، رقم ۱۸۳۹، ج۳،ص ۱۵۹)

(۱۱۴۷)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''کیا تم جانتے ہو کہ گزشتہ رات کچھ ایسی آیتیں نازل ہوئیں جن کی مثل کوئی آیت نہیں وہ **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** ہیں۔''

(مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ المعوذتین، رقم ۸۱۴،ص ۴۰۶)

جبکہ ابوداؤد شریف کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ''میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جُحفہ اور اَبْواء کے درمیان سے گزر رہا تھا کہ ہمیں شدید آندھی اور تاریکی نے گھیر لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** کے ذریعے پناہ مانگنا شروع کی اور مجھ سے فرمایا،''اے عُقبہ! ان دونوں کے ذریعے پناہ مانگا کرو کسی پناہ چاہنے والے نے اس کی مثل

کسی چیز کے وسیلہ سے پناہ نہیں مانگی۔'' (ابوداؤد، کتاب الوتر، باب فی المعوذتین، رقم ۱۴۶۳، ج۲،ص۱۰۴)

ابوداؤدشریف ہی کی ایک روایت ہے کہ ''میں ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے عُقبہ! کیا میں تمہیں پڑھی جانے والی دو بہترین سورتیں نہ سکھاؤں؟'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ** سکھائیں۔'' (ابوداؤد، کتاب الوتر، باب فی المعوذتین، رقم ۱۴۶۲، ج۲،ص۱۰۳)

(۱۱۴۸)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، ''اے جابر! پڑھو۔'' میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیا پڑھوں؟'' فرمایا، ''**قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ** اور **قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ**۔'' پھر میں نے یہ دونوں پڑھیں تو فرمایا، ''ان دونوں کو پڑھا کرو کیونکہ تم ان کی مثل ہرگز نہ پڑھ سکو گے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب قراءۃ القرآن، رقم ۷۹۳، ج۲،ص۸۴)

ذِکرُ اللہ کے فضائل

ذکرُ اللہ کا ثواب

ذکراللہ کے فضائل کے بارے میں کئی آیات ہیں، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ (پ۲،البقرۃ:۱۵۲)

ترجمہ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔

(2) اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ (پ۴،آل عمران:۱۹۱)

ترجمہ کنزالایمان: جواللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھےاور کروٹ پر لیٹے۔

(3) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ۝ (پ۱۳،الرعد:۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اوران کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

(4) وَ الذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّ الذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا۝ (پ۲۲،الاحزاب:۳۵)

ترجمہ کنزایمان: اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کیلئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(5) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا۝ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا۝ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا۝ (پ۲۲،الاحزاب:۴۱تا۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کو بہت یاد کرو اور صبح وشام اس کی پاکی بولو وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے۔

(6) وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (پ۲۸،الجمعہ:۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

اس بارے میں احادیثِ کریمہ:

(۱۱۴۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم مکہ کے راستے پر سفر کرتے ہوئے ایک پہاڑ سے گزرے جسے جُمدان کہا جاتا تھا تو فرمایا، ''اس جُمدان کی سیر کیا کرو، مُفَرِّ دُوْن سبقت لے گئے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مُفَرِّ دُوْن سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرنے والے اور والیاں۔'' (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، رقم ۲۶۷۶، ص ۱۴۳۹)

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مفردون کون ہیں؟'' فرمایا، ''پابندی کیساتھ اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے، ذکر ان کے بوجھ کو کم کر دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہلکے ہوکر حاضر ہونگے۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی العفو والعافیہ، رقم ۳۶۰۷، ج ۵، ص ۳۴۲)

(۱۱۵۰)...... حضرتِ سیدنا حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کی طرف پانچ باتوں کی وحی فرمائی اور ان پر خود عمل کرنے اور بنی اسرائیل کو ان پر عمل کی ترغیب دلانے کا حکم دیا۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''اس میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں تمہیں کثرت سے ذکر کرنے کا حکم دیتا ہوں اور ذکر کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسکے دشمن اس کی تلاش میں ہوں پھر وہ ایک قلعے کے پاس پہنچ کر اپنے آپ کو اس میں چھپالے، اسی طرح بندہ ذکرُ اللہ عزوجل کے ذریعے ہی شیطان سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔'' (المستدرک، کتاب الصوم، باب وان ربیع الصوم ربیع المسک، رقم ۱۵۷۴، ج ۲، ص ۵۱)

(۱۱۵۱)...... حضرتِ سیدتنا اُمِّ انس رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔'' فرمایا، ''گناہوں کو چھوڑ دو کیونکہ یہ سب سے افضل ہجرت ہے اور فرائض کی پابندی کیا کرو کیونکہ یہ سب سے افضل جہاد ہے اور ذکر اللہ عزوجل کی کثرت کیا کرو کیونکہ تم اللہ عزوجل کے پاس کثرتِ ذکر کے علاوہ کسی پسندیدہ چیز کے ساتھ حاضر نہیں ہوسکتے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۳۱۳، ج ۲۵، ص ۱۲۹)

(۱۱۵۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''تم میں سے جو رات کو عبادت کرنے، اپنے مال کو راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے اور دشمن سے جہاد کرنے سے عاجز ہو تو اسے چاہیے کہ اللہ عزوجل کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔''

(شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ عزوجل، رقم ۵۰۸، ج ۱، ص ۳۹۰)

(۱۱۵۳) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں جو وہ مجھ سے کرتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر کسی مجمع میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اس کا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میری رحمت اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتی ہے اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میری رحمت اس سے دو ہاتھ قریب ہو جاتی ہے اور اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔''

(بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ ویحذرکم اللہ نفسہ، رقم ۷۴۰۵، ج۴، ص۵۴۱)

(۱۱۵۴) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ رب عزوجل فرماتا ہے، ''اے ابن آدم! جب تو تنہائی میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی تنہا تیرا ذکر کرتا ہوں اور جب تو کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر مجمع میں تیرا ذکر کرتا ہوں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، رقم ۳، ج۲، ص۲۵۲)

(۱۱۵۵) ...... حضرتِ سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب میرا بندہ اپنے دل میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اپنے فرشتوں کی جماعت میں اس کا چرچا کرتا ہوں اور جب میرا بندہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں رفیقِ اعلیٰ میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ الخ، رقم ۲، ج۲، ص۲۵۲)

(۱۱۵۶) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میرا بندہ میرا ذکر کرتا ہے اور اس کے ہونٹ میرے لئے ملتے ہیں تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔''

(ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الذکر، رقم ۳۷۹۲، ج۴، ص۲۴۳)

(۱۱۵۷) ...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں تمہارے اس عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے رب عزوجل کے نزدیک سب سے بہتر اور پاکیزہ ہے، تمہارے درجات میں سب سے اونچا اور تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہے، تمہارے لئے دشمنوں سے لڑنے اور ان کی گردنیں کاٹنے یا اپنی گردن کٹوانے سے بہتر ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''ضرور ارشاد فرمائیں۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل کا ذکر۔''

حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ذکر اللہ عزوجل سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے والی کوئی چیز نہیں۔ (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶، رقم ۳۳۸۸، ج ۵، ص ۲۴۶)

(۱۱۵۸)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سوال کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے دن اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے افضل درجے والے کون لوگ ہونگے؟'' ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل کا کثرت سے ذکر کرنے والے۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا وہ اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے غازی سے بھی افضل ہونگے؟'' فرمایا، ''اگر وہ اپنی تلوار کے ساتھ کفار ومشرکین کو قتل کرتا رہے حتی کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور وہ خون میں رنگ جائے تب بھی اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے افضل ہیں۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۵، رقم ۳۳۸۷، ج ۵، ص ۲۴۵)

(۱۱۵۹)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کسی بندے نے اللہ عزوجل کے ذکر سے بڑھ کر عذاب سے نجات دلانے والا کوئی عمل نہیں کیا۔'' عرض کیا گیا، ''کیا اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں مگر جب کہ لڑتے لڑتے اس کی تلوار ٹوٹ جائے۔''

(طبرانی اوسط، من اسمہ ابراھیم، رقم ۲۲۹۶، ج ۲، ص ۳)

(۱۱۶۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک ہر چیز کی صفائی ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی اللہ عزوجل کا ذکر ہے اور ذکر اللہ عزوجل سے بڑھ کر اللہ عزوجل کے عذاب سے نجات دلانے والی کوئی چیز نہیں۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''کیا اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا بھی نہیں؟'' فرمایا، ''نہیں، اگرچہ مجاہد تلوار ٹوٹنے تک لڑتا رہے۔'' (الترغیب والترھیب کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، رقم ۱۰، ج ۲، ص ۲۵۴)

(۱۱۶۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلامی احکامات مجھ پر کثیر ہوگئے ہیں مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیے جس کو میں مضبوطی سے تھام لوں۔'' ارشاد فرمایا، ''تیری زبان ہمیشہ ذکر اللہ سے تر رہا کرے۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الذکر، رقم ۳۳۸۶، ج ۵، ص ۲۴۵)

(۱۱۶۲)...... حضرتِ سیدنا ابومُخَارِق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''معراج کی رات میں نے ایک شخص کو دیکھا جو عرش کے نور میں ڈوبا ہوا تھا تو پوچھا، ''یہ

کون ہے؟ کیا کوئی فرشتہ ہے؟'' مجھ سے کہا گیا، ''نہیں۔'' میں نے پوچھا، ''کیا کوئی نبی ہیں؟'' عرض کیا گیا، ''نہیں۔'' میں نے پوچھا، ''پھر یہ کون ہے؟'' کہا گیا، ''یہ وہ شخص ہے جس کی زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے تر رہتی تھی اور دل مساجد میں لگا رہتا تھا اور اس نے کبھی اپنے والدین کو گالیاں نہیں دلائیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، رقم ۷، ج ۲، ص ۲۵۳)

(۱۱۶۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے جدا ہوتے وقت جو آخری کلام کیا وہ یہ سوال تھا کہ ''اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''تمہاری موت اس حال میں آئے کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے تر ہو۔''

ایک روایت میں ہے کہ میں نے عرض کیا، ''مجھے اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے افضل اور پسندیدہ عمل کے بارے میں بتائیے۔'' فرمایا، ''تمہارا اس طرح مرنا کہ تمہاری زبان اللہ عزوجل کے ذکر سے تر ہو۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، رقم ۷، ج ۲، ص ۲۵۳)

(۱۱۶۴)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ''وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ (پ۱۰، التوبۃ: ۳۴) ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی۔''

تو ہم اس وقت رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیساتھ سفر پر تھے۔ بعض صحابہ کرام علیھم الرضوان کہنے لگے، ''سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہوگئی اگر ہم جان لیں کہ کونسا مال بہتر ہے تو ہم اسے اختیار کرلیں گے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''سب سے افضل مال ذکر کرنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور ایماندار بیوی ہے جو اس کے ایمان میں مددگار ہو۔''

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ التوبۃ، رقم ۳۱۰۵، ج ۵، ص ۶۵)

(۱۱۶۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جسے چار چیزیں مل گئیں اسے دنیا وآخرت کی بھلائی مل گئی، شکر کرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، آزمائش پر صبر کرنے والا بدن اور اپنے آپ اور شوہر کے مال میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار ذکر اللہ، رقم ۱۶، ج ۲، ص ۲۵۶)

(۱۱۶۶)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اپنے رب عزوجل کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔''

(بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم ۶۴۰۷، ج ۴، ص ۲۲۰)

(۱۱۶۷)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ،صاحبِ معطرپسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''کچھ لوگ ایسے ہیں جونرم وملائم بستروں پر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اللہ عزوجل انہیں بلند درجات عطا فرمائے گا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الاخلاص واعمال السر، رقم ۴۰۱، ج۱، ص ۳۰۹)

(۱۱۶۸)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''ہر دن اور رات میں اللہ عزوجل ایک صدقہ کرتا ہے اور اس کے ذریعے اپنے بندوں پر احسان فرماتا ہے اور اللہ عزوجل نے اپنے بندے پر اپنے ذکر کے الہام سے بڑا احسان نہیں فرمایا۔''
(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی الاکثار من ذکر اللہ، رقم ۲۳، ج۲، ص ۲۵۷)

(۱۱۶۹)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''اگر ایک شخص کی جھولی درہموں سے بھری ہوئی ہو اور وہ انہیں تقسیم کررہا ہو اور دوسرا اللہ عزوجل کا ذکر کررہا ہو تو اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا افضل ہوگا۔'' (طبرانی اوسط، من اسمہ محمد، رقم ۵۹۶۹، ج۴، ص ۲۷۴)

(۱۱۷۰)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا مجاہد سب سے زیادہ ثواب والا ہے؟'' فرمایا،''جواُن میں سے اللہ کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔'' اس نے پھر عرض کیا،''کونسا روزہ دار سب سے زیادہ ثواب والا ہے؟'' فرمایا،''جواُن میں سے اللہ عزوجل کا ذکر کثرت سے کرنے والا ہو۔'' پھر اس نے نماز، زکوٰۃ، حج اور صدقہ کے بارے میں یہی سوال کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہی جواب دیتے رہے کہ جواُن میں سے کثرت سے اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا ہو تو حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص سے فرمایا،''اے ابوحفص! ذکر کرنے والے تو ہر بھلائی لے گئے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''ہاں! ایسا ہی ہے۔''
(مسند احمد، حدیث معاذ انس الجھنی، رقم ۱۵۶۱۴، ج۵، ص ۳۰۸)

(۱۱۷۱)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا،''اہلِ جنت کو اس گھڑی کے سواء کسی شے پر حسرت نہ ہوگی جس میں وہ اللہ عزوجل کا ذکر نہ کرسکے تھے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۸۲، ج۲۰، ص ۹۳)

(۱۱۷۲)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، کہ''آدمی کی جو گھڑی ایسی گزرے جس میں وہ اللہ کا ذکر نہ کرپائے تو قیامت کے دن اسے اس گھڑی پر حسرت ہوگی۔'' (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ عزوجل، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ، رقم ۵۱۱، ج۱، ص ۳۹۲)

(۱۱۷۳)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک شیطان اپنی سونڈ ابن آدم کے دل پر رکھے ہوئے ہوتا ہے، جب انسان اللہ عزوجل کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب وہ ذکرُ اللہ عزوجل کو بھول جاتا ہے تو شیطان اس کا دل چبانے لگتا ہے اور یہی خنّاس کے وسوسے ہیں۔'' (ابویعلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۲۸۵، ج ۳، ص ۴۵۳)

(۱۱۷۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! جب تو میرا ذکر کرتا ہے تو میرا شکر کرتا ہے اور جب مجھے بھول جاتا ہے تو میری ناشکری کرتا ہے۔''

(طبرانی اوسط، من اسمہ محمد، رقم ۷۲۶۵، ج ۵، ص ۲۶۱)

ذکر کے حلقوں اور اجتماع کا ثواب

(۱۱۷۵)...... حضرتِ سیدنا معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم اپنے صحابہ کے ایک حلقے کے قریب سے گزرے تو ان سے پوچھا، ''تمہیں کس چیز نے یہاں بٹھایا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل نے جو ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور اس کے ذریعے ہم پر احسان فرمایا اس پر ہم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے اور اس کا شکر ادا کرنے کے لئے بیٹھے ہیں۔'' فرمایا، ''تمہیں اللہ عزوجل کی قسم! کیا تم صرف اس کام کے لئے بیٹھے ہو؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل کی قسم! ہم اسی کام کے لئے بیٹھے ہیں۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں نے تم سے تہمت کی وجہ سے حلف نہیں اٹھوایا بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھ سے عرض کیا کہ اللہ عزوجل فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتا ہے۔''

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم ۲۷۰۱، ج ۱، ص ۱۴۴۸)

(۱۱۷۶)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی شخص سے ملتے تو کہتے کہ ''آؤ! ہم اپنے رب عزوجل پر گھڑی بھر کے لئے ایمان لے آئیں۔'' ایک دن آپ رضی اللہ عنہ نے یہی بات ایک شخص سے کہی تو وہ ناراض ہوکر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ ابن رواحہ کو نہیں دیکھتے کہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کئے ہوئے ایمان سے دور ہوکر ایک گھڑی کے ایمان کی طرف جارہے ہیں؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل ابن رواحہ پر رحم فرمائے وہ ان مجالس کو پسند کرتے ہیں جن پر فرشتے فخر کرتے ہیں۔'' (مسند احمد، مسند انس بن مالک، رقم ۱۳۷۹۸، ج ۴، ص ۵۲۸)

(۱۱۷۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے راستوں میں گھوم پھر کر اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی قوم کو اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ اپنی منزل کی طرف آجاؤ۔ پھر وہ ان لوگوں کو آسمان دنیا تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں تو ان کا رب عزوجل حالانکہ وہ خوب جانتا ہے پھر بھی ان سے پوچھتا ہے کہ ''میرے بندے کیا کہتے ہیں؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''تیری تسبیح پڑھتے ہیں اور تیری پاکی، بڑائی، حمد اور عظمت بیان کرتے ہیں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں ''تیری قسم! انہوں نے تجھے نہیں دیکھا۔''

پھر رب تعالیٰ فرماتا ہے، ''اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو تیری بہت زیادہ عبادت کرتے اور زیادہ شوق سے تیری پاکی اور بزرگی بیان کرتے۔'' پھر اللہ عزوجل پوچھتا ہے کہ ''وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''کیا انہوں نے اسے دیکھا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''تیری قسم! نہیں دیکھا۔'' رب عزوجل فرماتا ہے، ''اگر وہ دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟'' وہ عرض کرتے ہیں، ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو شدت کے ساتھ اسے پانے کی خواہش کرتے، اسکی طلب میں شدید کوشش کرتے اور اس میں زیادہ رغبت رکھتے۔''

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''تیری قسم! نہیں دیکھا۔'' رب تعالیٰ فرماتا ہے، ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو شدت کے ساتھ اس سے فرار اختیار کرتے اور اس سے خوف کھاتے۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ بیشک میں نے ان کو بخش دیا۔'' ان میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے، ''فلاں شخص ان میں سے نہیں بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت کے تحت آیا تھا؟'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''وہ ایسے لوگ ہیں جن کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔'' (بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل ذکر اللہ عزوجل، رقم ۶۴۰۸، ج ۴، ص ۲۲۰)

جبکہ مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے گھوم پھر کر ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس دیکھتے ہیں جس میں اللہ عزوجل کا ذکر ہو رہا ہو تو ان لوگوں کے ساتھ جا کر بیٹھ جاتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں یہاں تک کہ آسمان تک کا خلاء پُر ہو جاتا ہے۔ جب وہ مجلس متفرق ہوتی ہے تو فرشتے آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں۔ پھر اللہ عزوجل ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ زیادہ جاننے والا ہے، ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' تو وہ عرض کرتے ہیں، ''ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آرہے ہیں وہ تیری پاکی اور بڑائی بیان کر رہے تھے، تیرا کلمہ پڑھتے اور تیری تعریف کرتے تھے اور تجھ سے سوال کرتے تھے۔'' رب تعالیٰ فرماتا ہے، ''وہ کیا مانگتے تھے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''تجھ سے تیری جنت مانگ رہے تھے۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے ہیں، ''نہیں۔'' رب عزوجل فرماتا ہے، ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟''

پھر فرشتے عرض کرتے ہیں، ''اور وہ تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''کس چیز سے پناہ چاہتے تھے؟'' عرض کرتے ہیں، ''اے اللہ عزوجل! جہنم سے۔'' رب تعالیٰ فرماتا ہے، ''کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟'' فرشتے عرض کرتے

ہیں ''نہیں ۔'' اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو کیا کرتے ؟''

پھر فرشتے عرض کرتے ہیں، ''وہ تجھ سے مغفرت چاہتے تھے ۔'' رب عزوجل فرماتا ہے، ''میں نے ان کی مغفرت فرمادی اور ان کی مرادانہیں عطا فرمادی اور جس سے وہ پناہ چاہتے تھے انہیں اس سے پناہ عطا فرمادی ۔'' وہ عرض کرتے ہیں، ''یا رب عزوجل! ان میں فلاں شخص بھی ہے جو بہت گنہگار ہے وہ وہاں سے گزر رہا تھا اور ان کے ساتھ بیٹھ گیا'' اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''میں نے اس کو بھی بخش دیا کیونکہ یہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین بھی محروم نہیں رہتا۔''

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجالس الذکر، رقم ۲۶۸۹، ص ۱۴۴۴)

(۱۱۷۸)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے، عنقریب قیامت کے دن جمع ہونے والے جان جائیں گے کہ کرم والے لوگ کون ہیں؟'' عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کرم والے لوگ کون ہیں؟'' فرمایا، ''ذکر کی محفلیں قائم کرنے والے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۱۳، ج ۲، ص ۹۳)

(۱۱۷۹)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو قوم صرف اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ذکر کرنے کیلئے بیٹھے تو ان کے اٹھنے سے پہلے آسمان سے ایک منادی انہیں مخاطب کر کے ندا کرتا ہے کہ مغفرت یافتہ ہو کر کھڑے ہوجاؤ کہ تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔''

(ابو یعلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۱۲۷، ج ۳، ص ۴۰۸)

(۱۱۸۰)...... حضرتِ سیدنا سہل بن حنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو قوم کسی مجلس میں اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اس کا ذکر کرنے کسی مجلس میں بیٹھتی ہے ان کے اٹھنے سے پہلے ہی ان سے کہہ دیا جاتا ہے کہ کھڑے ہوجاؤ تمہاری مغفرت کردی گئی اور تمہارے گناہ نیکیوں میں بدل دیئے گئے ہیں۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۶۰۳۰، ج ۶، ص ۲۱۲)

(۱۱۸۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم حضرتِ سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کو وعظ فرما رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا، ''تم ہی وہ لوگ ہو جن کے ساتھ میرے رب عزوجل نے مجھے صبر کرنے کا حکم دیا ہے پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی ،

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝ (پ۱۵، الکہف:۲۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار چاہو گے اور اس کا کہا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔''

پھر فرمایا، ''جب تمہارا کوئی گروہ بیٹھتا ہے تو اس کے ساتھ اتنی ہی تعداد میں ملائکہ بھی بیٹھ جاتے ہیں اگر تمہارا گروہ سُبْحَانَ اللہِ کہتا ہے تو فرشتے بھی سُبْحَانَ اللہِ کہتے ہیں اگر تم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہو تو فرشتے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتے ہیں اور اگر تم اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہو تو فرشتے بھی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے ہیں پھر وہ فرشتے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتے ہیں۔

پھر وہ فرشتے عرض کرتے ہیں (حالانکہ اللہ عزوجل زیادہ جاننے والا ہے)، ''اے ہمارے رب عزوجل! تیرے بندے تیری پاکی بیان کرتے تھے تو ہم نے بھی تیری پاکی بیان کی، انہوں نے تیری بڑائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری بڑائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد کی تو ہم نے بھی تیری حمد بیان کی۔'' تو ہمارا رب عزوجل فرماتا ہے، ''اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں بخش دیا ہے۔'' وہ عرض کرتے ہیں، ''ان میں فلاں بندہ بڑا بدکار ہے؟'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''وہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین بھی بدبخت نہیں رہتا۔''

(مجمع البحرین، کتاب الاذکار، باب مجالس ذکر اللہ، رقم ۴۵۲۰، ج۴، ص۱۹۲)

(۱۱۸۲) ...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحب ِجُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے قافلے کی صورت میں ذکر کے حلقوں کو تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی اجتماعِ ذکر پر آتے ہیں تو اسے اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں اور اپنے قاصد فرشتے کو آسمان کی طرف رب تبارک وتعالیٰ کے پاس بھیجتے ہیں۔ پھر عرض کرتے ہیں، ''اے ہمارے رب عزوجل! ہم تیرے بندوں میں سے کچھ بندوں کے پاس سے آئے ہیں، وہ تیری نعمتوں کی عظمت بیان کر رہے تھے، تیری کتاب کی تلاوت کر رہے تھے، تیرے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج رہے تھے اور تجھ سے دنیا وآخرت کی بھلائیاں مانگ رہے تھے۔'' تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، ''ان کو میری رحمت سے ڈھانپ دو کیونکہ وہ ایسی قوم ہے جن کا ہم نشین محروم نہیں رہتا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی مجالس الذکر، رقم ۱۶۷۶۹، ج۱۰، ص۷۷)

(۱۱۸۳)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ''لوگو! بیشک اللہ عزوجل کے فرشتے قافلے کی صورت میں سیر کرتے ہیں اور ذکر کی مجلسوں میں ٹھہر جاتے ہیں لہذا جنت کی کیاریوں میں سے کچھ نہ کچھ چن لیا کرو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''جنت کی کیاریاں کہاں ہیں؟'' ارشاد فرمایا، ''ذکر کی محفلیں، لہذا صبح وشام اللہ عزوجل کے ذکر میں گزارو اور اسے اپنے دل میں یاد کیا کرو، جو اپنا مرتبہ اللہ عزوجل کے نزدیک دیکھنا چاہتا ہے تو وہ غور کرے کہ اس کے دل میں اللہ عزوجل کا کیا مرتبہ ہے؟ کیونکہ اللہ عزوجل بندہ کو ویسا ہی مقام عطا فرماتا ہے جیسا وہ اللہ عزوجل کے لئے اپنے ہاں رکھتا ہے (یعنی جتنا وہ اللہ عزوجل سے ڈرتا اور اس کے احکامات پر عمل کرتا ہے)۔'' (ابو یعلی، مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۲۱۳۵، ج ۲، ص ۳۱۷)

(۱۱۸۴)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب تمہارا گزر جنت کی کیاریوں پر سے ہو تو اس میں سے کچھ نہ کچھ چن لیا کرو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟'' فرمایا ''ذکر کے حلقے۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۷، رقم ۳۵۲۱، ج ۵، ص ۳۰۴)

(۱۱۸۵)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ذکر کی مجلسوں کی غنیمت کیا ہے؟'' فرمایا، ''مجالسِ ذکر کی غنیمت جنت ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۶۳، ج ۲، ص ۵۹۱)

(۱۱۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابو دَرْداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل قیامت کے دن ایک قوم کو اٹھائے گا جن کے چہروں پر نور ہوگا اور وہ موتیوں کے منبروں پر ہوں گے، لوگ ان پر رشک کریں گے حالانکہ نہ تو وہ انبیاء ہونگے نہ ہی شہداء۔'' ایک اعرابی نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کا حلیہ بیان فرمایئے تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں۔'' ارشاد فرمایا، ''وہ مختلف قبائل اور مختلف شہروں سے تعلق رکھنے والے اور اللہ عزوجل کے لئے آپس میں محبت کرنے والے ہوں گے جو ذکر اللہ کی محفل میں جمع ہوکر اللہ عزوجل کا ذکر کریں گے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی مجالس الذکر، رقم ۱۶۷۷۰، ج ۱۰، ص ۷۷)

(۱۱۸۷)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''رحمٰن عزوجل کی بارگاہ میں کچھ لوگ ہونگے جو نہ تو انبیاء ہونگے نہ ہی شہداء، ان کے چہروں کی چمک لوگوں کی نگاہوں کو خیرہ کئے دیتی ہوگی انبیاء اور شہداء ان کے

مرتبے اوران کی بارگاہِ الٰہی میں قرب پر تعجب کریں گے،'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہوں گے؟'' فرمایا، ''وہ مختلف قبائل کے لوگ ہوں گے جو اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کیلئے جمع ہوں گے اور عمدہ کلام سے لطف اندوز ہوں گے جیسے کھجور کھانے والا اس کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار باب ماجاء فی مجالس الذکر، رقم ۱۶۷۷۱، ج ۱۰ ص ۷۸)

(۱۱۸۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ اور حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ہم دونوں حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو قوم اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کے لئے بیٹھتی ہے فرشتے انہیں اپنے پروں سے چھوتے ہیں اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتا ہے اور اللہ عزوجل اپنے فرشتوں کے سامنے ان کا چرچا فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم ۲۷۰۰، ص ۱۴۴۸)

۞ ===۞ ===۞ ===۞

کلمہ طیبہ (لاالہ الااللہ) پڑھنے کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے،

ضَرَبَ اللّٰـهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ۝ تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ ۢ بِاِذْنِ رَبِّهَا ط (پ۱۳، ابراھیم: ۲۴۔۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: اللہ نے کیسی مثال بیان فرمائی پاکیزہ بات کی جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں ہر وقت اپنا پھل دیتا ہے اپنے رب کے حکم سے۔

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ''اس آیت مبارکہ میں پاکیزہ بات سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہے۔''

(الدرالمنثور، ابراہیم: ۲۴، ج ۵، ص ۲۰)

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

(۱۱۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کے دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے بہرہ مند ہونے والے خوش نصیب لوگ کون ہونگے؟'' فرمایا، ''اے ابوہریرہ! میرا گمان یہی تھا کہ تم سے پہلے مجھ سے یہ بات کوئی نہ پوچھے گا کیونکہ میں حدیث سننے کے معاملہ میں تمہاری حرص کو جانتا ہوں، قیامت کے دن میری شفاعت پانے والا خوش نصیب وہ ہوگا جو صدق دل سے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے گا۔''

(بخاری، کتاب العلم، باب الحرص علی الحدیث، رقم ۹۹، ج ۱، ص ۵۳)

(۱۱۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا'' یا اللہ عزوجل! مجھے ایسی چیز سکھا جس کے ذریعے میں تجھے یاد کیا کروں اور تجھے پکارا کروں۔'' فرمایا'' لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا کرو۔'' عرض کیا'' یارب عزوجل! یہ تو تیرا ہر بندہ کہتا ہے۔'' فرمایا ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھا کرو۔'' عرض کیا، ''اے اللہ عزوجل! میں ایسی چیز سیکھنا چاہتا ہوں جو میرے لئے خاص ہو۔'' فرمایا'' اے موسیٰ اگر ساتوں زمین اور ساتوں آسمانوں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ ان پر غالب آجائے گا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، رقم ۶۲۱۸، ج ۸، ص ۳۵)

(۱۱۹۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سب سے افضل ذکر لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ ہے اور سب سے افضل دعا

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل الحامدین، رقم ۳۸۰۰، ج۴، ص ۲۴۸)

(۱۱۹۲)...... حضرتِ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے اخلاص کے ساتھ **لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ** کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ ''عرض کیا گیا، ''اِخلاص سے کیا مراد ہے؟'' فرمایا، ''اس کا اخلاص یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں سے دور رہو۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۵۰۷۴، ج ۵، ص ۱۹۷)

(۱۱۹۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس بندے نے اخلاص کے ساتھ **لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ** کہا تو آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچتا رہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات باب دعاء ام سلمہ، رقم ۳۶۰۱، ج ۵، ص ۳۴۰)

(۱۱۹۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اپنے ایمان کی تجدید کرلیا کرو۔'' عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنے ایمان کی تجدید کیسے کیا کریں؟'' فرمایا، ''**لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کثرت سے پڑھا کرو۔'' (مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، رقم ۸۷۱۸، ج ۳، ص ۲۸۱)

(۱۱۹۵)...... حضرتِ سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا تمہارے ساتھ کوئی اجنبی شخص (یعنی اہل کتاب) بھی ہے؟'' ہم نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نہیں ہے۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور فرمایا، ''اپنے ہاتھ اٹھالو اور **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** کہو۔''

ہم نے تھوڑی دیر کے لئے ہاتھ اٹھائے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے الحمدللہ کہا اور بارگاہِ الٰہی عزوجل میں دعا کی، ''اے اللہ عزوجل! بے شک تو نے مجھے اس کلمہ کے ساتھ بھیجا ہے اور مجھ سے اس کلمہ پر جنت کا وعدہ فرمایا ہے اور بے شک تو اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔'' پھر ہم سے فرمایا کہ ''خوشخبری سن لو کہ اللہ عزوجل نے تمہاری مغفرت فرمادی۔''

(مسند احمد، حدیث شداد بن اوس، رقم ۱۷۱۳۱، ج ۶، ص ۷۸)

(۱۱۹۶)...... حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں جو اسے اپنے دل کی گہرائی سے کہے پھر اس پر مرجائے وہ آگ پر حرام ہے وہ کلمہ **لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ** ہے۔''

(المستدرک کتاب الایمان، باب من قال لا الٰہ الا اللہ حقا من قلبہ۔۔۔الخ، رقم ۲۵۰، ج ۱، ص ۲۵۱)

(۱۱۹۷)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، '' لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کی گواہی دینا جنت کی کنجی ہے۔''

(مسند احمد، مسند معاذ بن جبل، رقم ۲۲۱۶۳، ج ۸، ص ۲۵۷)

(۱۱۹۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک اللہ عزوجل کے عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے، جب بندہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ اسے فرماتا ہے ''ٹھہر جا۔'' وہ عرض کرتا ہے، ''میں کیسے ٹھہروں حالانکہ تو نے اس کلمہ پڑھنے والے کی مغفرت نہیں فرمائی۔'' تو اللہ رب العزت فرماتا ہے، ''بے شک میں نے اس کی مغفرت فرما دی تو پھر وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی فضل لا الٰہ الا اللہ، رقم ۱۶۸۰۴، ج ۱۰، ص ۸۸)

(۱۱۹۹)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو بندہ دن یا رات کی کسی ساعت میں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہتا ہے تو اس کے نامہ اعمال میں سے برائیاں مٹا کر ان کی جگہ اتنی ہی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی فضل لا الٰہ الا اللہ، رقم ۱۶۸۰۳، ج ۱۰، ص ۸۸)

(۱۲۰۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، '' لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ کہنے والوں کو قبر اور آخرت میں وحشت نہ ہوگی، گویا کہ میں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے والوں کو اپنے سروں سے مٹی جھاڑتے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْحَزَنَ (تمام تعریفیں اس رب عزوجل کے لئے ہیں جس نے ہم سے غم کو دور فرمایا) کہتے ہوئے سن رہا ہوں۔''

(طبرانی اوسط، من اسمہ یعقوب، رقم ۹۴۷۸، ج ۶، ص ۴۸۰)

(۱۲۰۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنا نصف میزان کو بھر دیتا ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پورے میزان کو بھر دیتا ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے لئے اللہ عزوجل تک پہنچنے کی راہ میں کوئی حجاب نہیں''۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، (باب ۹۲) ماجاء فی عقد التسبیح، رقم ۳۵۲۹، ج ۵، ص ۳۰۸)

(۱۲۰۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ

رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو کیا نصیحت فرمائی تھی؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' فرمایا، ''حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا، ''بیٹا! میں تمہیں دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں اور دو باتوں سے منع کرتا ہوں، تمہیں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اگر اسے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور دوسرے میں زمین وآسمان کو رکھ دیا جائے تو یہ کلمہ ان دونوں پر غالب آجائے گا، اور اگر زمین وآسمان اس کیلئے حلقہ بن جائیں تو یہ انہیں توڑ کر اللہ عزوجل تک پہنچنے میں کامیاب ہوجائے گا۔''

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''میں تم کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ اگر زمین وآسمان اور جو کچھ اس میں ہے ایک پلڑے میں اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یہ کلمہ ان سب پر غالب آجائے گا اور اگر زمین وآسمان اور جو کچھ اس میں ہے اس کیلئے حلقہ بن جائیں تو یہ انہیں توڑ دے گا، اور میں تمہیں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہنے کا حکم دیتا ہوں کیونکہ یہی ہر چیز کی تسبیح ہے اور اسی کے سبب ہر چیز کو رزق دیا جاتا ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی قول لاالٰہ الا اللہ، رقم ۲۰، ج ۲ ص ۲۶۹)

سو مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کا ثواب

(۱۲۰۳) ...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو بندہ سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھے گا، جب اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے اٹھائے گا تو اس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہوگا۔ اور اس بندے سے افضل کسی کا عمل نہیں اٹھایا جاتا مگر جو اس کی مثل پڑھے یا اس سے زیادہ پڑھے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار باب فیمن ھلل مئۃ او اکثر، رقم ۱۶۸۳۰، ج ۱۰ ص ۹۶)

===

توحید ورسالت کی گواہی دینے کا ثواب

(۱۲۰۴)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے اس بات کی گواہی دی کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی گواہی دی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں اور ایسا کلمہ ہیں جسے اللہ عزوجل نے حضرتِ سیدتنا مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرف اِلقاء کیا اور اللہ عزوجل کی طرف سے پھونکی ہوئی روح ہیں اور جنت اور جہنم کے حق ہونے کی گواہی دی اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا خواہ اس کے عمل جیسے بھی ہوں۔'' (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ۴۹، رقم ۳۴۳۵، ج۲ ص ۴۵۵)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ عزوجل کے رسول ہیں تو اللہ عزوجل اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرمادے گا۔'' (مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل الجنۃ، رقم ۲۹ ص ۳۶)

(۱۲۰۵)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ردیف تھے (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سواری پر سوار تھے) تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اے معاذ بن جبل! انہوں نے تین مرتبہ عرض کیا'' لَبَّیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم! (یعنی یارسول اللہ! میں حاضر ہوں) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''کہ جو کوئی اس بات کی سچے دل سے گواہی دے گا کہ اللہ عزوجل کے سواء کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ عزوجل کے رسول ہیں تو اللہ عزوجل اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادے گا۔'' عرض کیا، ''یارسول اللہ! کیا میں یہ بات لوگوں کو نہ بتادوں تاکہ وہ خوش ہوجائیں۔'' فرمایا، ''پھر تو وہ اسی پر بھروسا کرنے لگیں گے۔''

(بخاری، کتاب العلم، باب من خص بالعلم قوما دون قوم...الخ، رقم ۱۲۸، ج۱ ص ۶۷)

(۱۲۰۶)...... حضرتِ سیدنا رفاعہ جُہَنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہم اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر میں تھے۔ جب ہم کدید یا قدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے اللہ عزوجل کی حمد بیان کی اور فرمایا، ''بہت خوب۔'' پھر ارشاد فرمایا'' میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گواہی دیتا ہوں کہ جو بندہ اس بات کی سچے دل سے گواہی دے گا کہ اللہ عزوجل کے سواء کوئی معبود نہیں اور اس بات کی کہ میں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ عزوجل کا رسول ہوں پھر اس پر ثابت قدم رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۱۶۲۱۸، ج۵ ص ۴۸۰)

(۱۲۰۷) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کہ اللہ عزوجل قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو مخلوق میں سے چن لے گا اور اسکے سامنے ننانوے دفاتر (رجسٹر) پھیلا دے گا، ان میں سے ہر رجسٹر حدِ نگاہ تک وسیع ہوگا۔ پھر اس شخص سے فرمائے گا، ''کیا تو اس میں سے کسی بات کا انکاری ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تیرے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟'' وہ بندہ عرض کرے گا، ''نہیں یارب عزوجل!'' اللہ عزوجل فرمائے گا ''کیا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟'' وہ عرض کرے گا'' نہیں یارب عزوجل!'' تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ''کیوں نہیں! تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے، آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔'' پھر ایک پرچہ نکالے گا جس پر اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا پھر فرمائے گا، ''اپنی میزان پر جاؤ۔'' وہ بندہ عرض کرے گا ''ان دفاتر کے ساتھ یہ پرچہ کیسا ہے؟'' اللہ عزوجل فرمائے گا ''تجھ پر کوئی ظلم نہ ہوگا۔'' پھر ان دفتروں کو ایک پلڑے میں اور اس پرچے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائیگا تو وہ دفتر ہلکے ہو جائیں گے اور پرچہ بھاری ہو جائے گا اور اللہ عزوجل کے نام کے مقابل کوئی شے بھاری نہ ہوگی۔''

(سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فیمن یموت وھو یشھد...الخ رقم ۲۶۴۸، ج۴، ص۲۹۰)

✡===✡===✡ ===✡

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ پڑھنے کا ثواب

(۱۲۰۸)...... حضرتِ سیدنا یعقوب بن عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو بندہ روح کی گہرائی اور تصدیق قلب کے ساتھ اپنی زبان سے یہ کہتا ہے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے، سب خوبیوں سراہا اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اللہ عزوجل اس بندے پر نظرِ کرم فرمانے کے لئے آسمان کو کشادہ فرما دیتا ہے اور جس بندے پر اللہ عزوجل نظرِ رحمت فرماتا ہے اس کا یہ حق ہے کہ اللہ عزوجل اس کی مراد پوری فرمائے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الدعاء والذکر، باب الترغیب فی قول لا الہ الا اللہ، الخ رقم ۳، ج ۲، ص ۲۷۱)

(۱۲۰۹)...... حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہا تو اس کلمہ سے کوئی عمل آگے نہ بڑھ سکے گا اور اس کے ساتھ کوئی گناہ باقی نہ رہے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لا الہ الا اللہ وحدہ الخ، رقم ۱۶۸۲۴، ج ۱۰، ص ۹۴)

(۱۲۱۰)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''بہترین دعا یوم عرفہ کی دعاء ہے اور سب سے بہتر کلمہ جو میں نے اور مجھ سے پہلے کے انبیاء علیہم السلام نے کہا ہے وہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے۔'' (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی دعاء یوم عرفہ، رقم ۳۵۹۶، ج ۵، ص ۳۳۸)

(۱۲۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.'' کہا یہ ایک یا دو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء لا الہ الا اللہ وحدہ..الخ، رقم ۱۶۸۱۹، ج ۱۰، ص ۹۳)

(۱۲۱۲)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع

روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو چاندی (یعنی روپے وغیرہ) قرض دے یا دودھ کا جانور عاریۃً دے یا کسی کو راستہ بتائے اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہا اسے بھی ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۱۸۵۴۱، حدیث البراء بن عازب، ج ۶ ص ۴۰۸)

چار غلام آزاد کرنے کا ثواب

(۱۲۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے دس مرتبہ یہ کلمہ پڑھا لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ گویا اس نے اولادِ اسماعیل علیہ السلام میں سے چار غلام آزاد کئے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی قول لا الہ الا اللہ وحدہ، الخ، رقم ۱، ج ۲ ص ۲۷۰)

(۱۲۱۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ کلمہ'' لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ'' پڑھا تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی، اس کے سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور یہ کلمہ اس دن شام تک شیطان سے اس کی حفاظت کرے گا اور اس دن اس سے عمل میں کوئی نہ بڑھ سکے گا مگر جو اس سے زیادہ مرتبہ پڑھے۔''　(صحیح بخاری، کتاب الدعوات، باب فضل التھلیل، رقم ۶۴۰۳، ج ۴ ص ۲۱۸)

(۱۲۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابو مُنْذِر جُھَنِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سب سے افضل کلمہ سکھایئے۔'' شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''اے ابو منذر! روزانہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرو''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ! اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، سب خوبیوں سراہا، زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ اسی کے قبضے میں بھلائی ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو اس دن عمل کے لحاظ سے تم سے افضل کوئی نہ ہوگا مگر وہ جو تمہاری مثل پڑھے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب فیمن ھلل مائۃ اواکثر، رقم ۱۶۸۳۱، ج ۱۰ ص ۹۶)

بیس لاکھ نیکیوں کا ثواب

(۱۲۱۶)...... حضرتِ سیدنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو لَااِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، یکتا و بے نیاز نہ اس کی کوئی اولاد اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔'' پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لا الہ الا اللہ، الخ، رقم ۱۶۸۲۷، ج۱۰، ص۹۵)

جنت میں داخلہ

(۱۲۱۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہے گا اللہ عزوجل اسے یہ کلمات پڑھنے کی وجہ سے جنت نعیم میں داخل فرمائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، رقم ۱۶۸۲۵، ج۱۰، ص۹۵)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہنے کا ثواب

(۱۲۱۸)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے مجھ سے فرمایا، ''کیا میں تجھے اللہ عزوجل کے پسندیدہ کلام کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (جی ہاں!) مجھے اللہ عزوجل کے پسندیدہ کلام کے بارے میں بتایئے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل کا پسندیدہ کلام یہ ہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ترجمہ: اللہ عزوجل پاک ہے اور سب خوبیوں سراہا۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ ''سب سے افضل کلام کونسا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''وہ جسے اللہ عزوجل نے اپنے ملائکہ اور بندوں کے لئے خاص کرلیا اور وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب فضل سبحان اللہ وبحمدہ، رقم ۲۷۳۱، ص ۱۴۶۱)

(۱۲۱۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی سبحان اللہ وبحمدہ وماضم معھا، رقم ۱۶۸۷۵، ج ۱۰، ص ۱۱۱)

(۱۲۲۰)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحب جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ جو ''سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ عظمت والا اللہ عزوجل پاک ہے اور سب خوبیوں سراہا۔'' پڑھتا ہے اس کے لئے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۳۲، ج ۲، ص ۹۶)

(۱۲۲۱)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جس کے لئے رات میں عبادت کرنا دشوار ہو یا وہ جو اپنا مال خرچ کرنے میں بُخل سے کام لیتا ہو یا دشمن سے جہاد کرنے سے ڈرتا ہو تو وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کثرت سے پڑھا کرے کیونکہ ایسا کرنا اللہ عزوجل کو سونے کا پہاڑ صدقہ کرنے سے زیادہ پسند ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی سبحان اللہ وبحمدہ الخ، رقم ۱۶۸۷۶، ج ۱۰، ص ۱۱۲)

(۱۲۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا ''جو ایک دن میں سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ

وَبِحَمْدِہٖ پڑھتا ہے اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں ۔''

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۱، رقم ۳۴۷۷، ج ۵، ص ۲۸۷)

(۱۲۲۳) ...... حضرتِ سیدنا زید بن سہل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ جس نے '' لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ'' کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' یا یہ فرمایا'' اس کے لئے جنت واجب ہوجائے گی، اور جس نے سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہا اللہ عزوجل اسکے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھے گا۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر تو ہم میں سے کوئی بھی ہلاکت میں مبتلاء نہ ہوگا۔'' فرمایا،'' کیوں نہیں! تم میں سے ایک شخص بے شمار نیکیاں لے کر آئے گا کہ اگر ان نیکیوں کو کسی پہاڑ پر رکھ دیا جائے تو اس سے بھی زیادہ وزنی ہو جائیں پھر نعمتیں آئیں گی اور ان تمام نیکیوں کو لے جائیں گی پھر اللہ عزوجل اپنی دو رحمتوں سے فضل فرمائے گا۔''

(المستدرک، کتاب التوبۃ، باب من قال لا الہ الا اللہ وجبت لہ الجنۃ، رقم ۷۷۱۴، ج ۵، ص ۳۵۶)

(۱۲۲۴) ...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،'' جس نے سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہا تو وہ سو اونٹ قربان کرنے والے کے برابر ہوگا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات ونحوھا، رقم ۱۶۸۶۵، ج ۱۰، ص ۱۰۷)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پڑھنے کا ثواب

(۱۲۲۵) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،'' دو کلمے سُبْحَانَ اللّٰـہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰـہِ الْعَظِیْمِ زبان پر ہلکے، میزان پر بھاری اور رحمٰن عزوجل کو پسند ہیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، باب فضل التھلیل والتسبیح، رقم ۲۶۹۴، ص ۱۴۴۶)

(۱۲۲۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،'' جس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ کہا اس کے لئے اس کلمے کو اسی طرح لکھ لیا جائے گا پھر اسے عرش کیساتھ معلق کر دیا جائے گا اور اس شخص کا کوئی گناہ اسے نہ مٹا سکے گا یہاں تک کہ جب وہ قیامت کے دن اللہ عزوجل کے ساتھ ملاقات کرے گا تو وہ کلمہ اسی طرح مہر بند ہوگا جس طرح اس نے کہا تھا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار باب ماجاء فی سبحان اللہ وبحمدہ...الخ، رقم ۱۶۸۷۸، ج ۱۰، ص ۱۱۲)

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کا ثواب

(۱۲۲۷)...... حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''صفائی نصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہنا زمین وآسمان کے درمیان ہر چیز کو بھر دیتا ہے اور نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر روشنی ہے، قرآن تیرے لئے دلیل ہے یا تیرے خلاف دلیل ہے۔ جب کوئی شخص صبح کرتا ہے تو اپنی جان بیچنے والا ہوتا ہے پھر یا تو اسے آزاد کر دیتا ہے یا ہلاک کر دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم ۲۲۳، ص ۱۴۰)

(۱۲۲۸)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' اولادِ آدم میں سے ہر انسان کو تین سو ساٹھ جوڑوں کے ساتھ پیدا کیا گیا تو جب کوئی آدمی اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کرتے ہوئے تین سو ساٹھ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ یا سُبْحَانَ اللّٰہِ یا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتا ہے یا مسلمانوں کے راستے سے کوئی پتھر یا کانٹے دار جھاڑی یا ہڈی ہٹا دیتا ہے یا نیکی کا حکم دیتا ہے یا کسی برائی سے منع کرتا ہے تو اس دن شام تک کے لئے اپنے آپ کو جہنم سے نجات دلا دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف، رقم ۱۰۰۷، ص ۵۰۳)

(۱۲۲۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر کہنا مجھے ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التہلیل والتسبیح، رقم ۲۶۹۵، ص ۱۴۴۶)

(۱۲۳۰)...... ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی ٔ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''سب سے افضل کلام سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، حدیث بعض اصحاب النبی، رقم ۱۶۴۱۲، ج ۵، ص ۵۲۵)

(۱۲۳۱)...... حضرتِ سیدنا سَمُرَہ بن جُنْدَب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا''اللہ عزوجل کو پیارے کلمات چار ہیں سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ اَکْبَر جس کلمہ سے ابتدا کرو مضر (نقصان رساں) نہیں۔'' (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر، رقم ۳۴۷۳، ج ۵، ص ۲۸۶)

(۱۲۳۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی ٔ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: شبِ معراج میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی انہوں نے فرمایا:''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنی امت کو میرا سلام فرمادیں اور انہیں بتادیں کہ جنت کی زمین بہت زرخیز ہے۔ وہاں کا پانی بہت شیریں اور جنت میں سفید زمین بہت ہے

وہاں کے درخت یہ کلمات ہیں: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔''

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ ﷺ، باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر، الحدیث: ۳۴۷۳، ج ۵، ص ۲۸۶)

(۱۲۳۳)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''بیشک جنت میں حوض ہیں تم ان کے پودوں میں اضافہ کیا کرو۔'' صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے پودے کیا ہیں؟'' فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات، رقم ۱۶۸۵۲، ج ۱۰، ص ۱۰۳)

(۱۲۳۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم میرے پاس سے گزرے تو میں پودے لگا رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''اے ابو ہریرہ! تم کیا لگا رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''پودے لگا رہا ہوں۔'' فرمایا، ''کیا میں تجھے ان سے بہتر پودوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' پھر فرمایا، ''وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ہیں، ان میں سے ہر ایک کے بدلے جنت میں ایک پودا لگا دیا جاتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم ۳۸۰۷، ج ۴، ص ۲۵۲)

(۱۲۳۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ اور ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل نے اپنے کلام میں سے چار کلمات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کو چن لیا ہے۔ چنانچہ! جو سُبْحَانَ اللّٰہِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے بیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں اور جو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہے اسے بھی یہی فضیلت حاصل ہوتی ہے اور جو لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہتا ہے اس کی بھی یہی فضیلت ہے اور جو دل سے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ترجمہ: سب خوبیاں اللہ عزوجل کیلئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔'' کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اسکے تیس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔''

(المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، باب فضیلۃ التسبیح، رقم ۱۹۲۹، ج ۲، ص ۱۹۲)

(۱۲۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اپنی ڈھالیں اٹھالو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! کیا دشمن نے حملہ کر دیا ہے؟'' فرمایا، ''نہیں! بلکہ جہنم کے مقابلے میں اپنی ڈھالیں اٹھالو اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھا کرو کیونکہ یہ کلمات قیامت کے دن تمہارے آگے اور پیچھے سے حفاظت کریں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔''

(المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، باب المنجیات الباقیات الصالحات، رقم ۲۰۲۹، ج ۲، ص ۲۳۵)

(۱۲۳۷)...... حضرتِ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ المذنبین،

انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک تم اللہ عزوجل کے جلال کو یاد کرنے کے لئے جو تسبیح، تہلیل، اور تحمید کرتے ہو تو وہ کلمات عرش کے گرد گھومتے ہیں ان کی آواز شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوتی ہے اور یہ اپنے پڑھنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں۔'' (پھر فرمایا) ''کیا تم پسند نہیں کرتے کہ تمہارا تذکرہ ہمیشہ ہوتا رہے؟'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، رقم ۳۸۰۹، ج۴، ص۲۵۳)

(۱۲۳۸) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک ٹہنی کو پکڑ کر جھاڑا تو اس کے پتے نہ جھڑے پھر اسے دوبارہ جھاڑا مگر پتے نہ جھڑے، تیسری مرتبہ پھر جھاڑا تو پتے جھڑنے لگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''**سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** کہنا گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑ دیتا ہے۔''

(مسند احمد، رقم ۱۲۵۵۶، ج۳، ص۱۵۲)

(۱۲۳۹) ...... حضرتِ سیدنا ابن ابی اَوْفٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں نے قرآن پاک کی مشق کی کوشش کی مگر نہ کرسکا لہذا مجھے ایسی چیز سکھایئے جو قرآن کی جگہ میرے لئے کفایت کرے۔'' حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ''**سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ** کہا کرو۔'' تو اس نے یہ کلمات کہے اور انہیں اپنی انگلیوں پر شمار کیا۔ پھر عرض کیا کہ ''یا رسول اللہ! یہ تو میرے رب عزوجل کے لئے ہیں میرے لئے کیا ہے؟'' آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہا کرو ''**اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاھْدِنِیْ** ترجمہ: اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور عافیت اور رزق دے اور ہدایت عطا فرما۔''

جب وہ اعرابی چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''اعرابی اپنے ہاتھوں کو خیر سے بھر کر لے گیا۔'' ایک روایت میں ''**لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ** کہنے کا اضافہ ہے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الصلاۃ، باب قضاء الفوائت، رقم ۱۸۰۷، ج۳، ص۱۴۸)

(۱۲۴۰) ...... حضرتِ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا تم میں سے کوئی روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! روزانہ احد پہاڑ کے برابر عمل کرنے کی استطاعت کون رکھ سکتا ہے؟'' آپ نے فرمایا، ''تم میں سے ہر ایک اس کی استطاعت رکھتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟'' فرمایا ''**سُبْحَانَ اللّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** اور **اَللّٰہُ اَکْبَرُ** کہنا احد پہاڑ سے زیادہ عظمت والا ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۳۹۸، ج۱۸، ص۱۷۴)

(۱۲۴۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُو دونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جس نے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہا اس کے لئے ہر حرف کے بدلے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۶۴۹۱، ج ۵، ص ۳۲)

(۱۲۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا: ''جب تم جنت کی کیاریوں سے گزرو تو ان میں سے کچھ چن لیا کرو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ''جنت کی کیاریاں کیا ہیں؟'' فرمایا: ''مساجد۔'' میں نے عرض کیا: ''اور سبزہ کیا ہے؟'' فرمایا: ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔'' (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۲۰، باب ۸۷، ج ۵، ص ۳۰۴)

(۱۲۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ چند صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال دار لوگ اجر لے گئے، جس طرح ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں اور جس طرح ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے فاضل مال کے ذریعہ صدقہ بھی کرتے ہیں۔'' خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''کیا اللہ عزوجل نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صدقہ کرسکو؟'' پھر فرمایا: ''بیشک سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا صدقہ ہے اور اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہنا صدقہ ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْفِ یعنی نیکی کی دعوت دینا صدقہ ہے اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ یعنی برائی سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارے لئے تمہاری شرمگاہوں میں صدقہ ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! کیا ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اس کے لئے اس میں ثواب ہے؟'' فرمایا: ''تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر وہ اپنی شہوت ذریعۂ حرام سے پوری کرے تو کیا اسے گناہ نہ ہوگا؟'' (پھر فرمایا) ''اسی طرح اگر وہ اپنی شہوت حلال ذریعے سے پوری کرے تو اس کے لئے اس میں ثواب ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ یقع ..الخ، رقم ۱۰۰۶، ص ۵۰۳)

(۱۲۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابوسلمٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''خوب! بہت

خوب! پانچ چیزیں کتنی اچھی ہیں کہ میزان میں ان سے وزنی کوئی چیز نہیں ہوگی وہ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا اور مسلمان کا اپنے نیک وصالح بچے کے مرجانے پر ثواب کی امید پر صبر کرنا ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۳۰، ج ۲، ص ۹۹)

(۱۲۴۵)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب میں تمہیں کوئی حدیث سناتا ہوں تو اس کی تائید میں کتاب اللہ عزوجل کی آیت پیش کرتا ہوں، (پھر فرمایا) بیشک بندہ جب سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور تَبَارَکَ اللّٰہُ کہتا ہے تو ملائکہ ان کلمات کو پکڑ لیتے ہیں اور انہیں اپنے پروں کے نیچے چھپا لیتے ہیں، پھر ان کا گزر فرشتوں کے جس گروہ پر بھی ہوتا ہے وہ ان کلمات کے کہنے والے کیلئے استغفار کرتے ہیں، پھر حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗ (پ۲۲، الفاطر: ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: اسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اسے بلند کرتا ہے۔''

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب ۱۴۰۳، رقم ۳۶۴۲، ج ۳، ص ۲۰۴)

(۱۲۴۶)...... حضرتِ سیدنا سعد بن ابووقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا، ''کیا تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار نیکیاں کمانے سے عاجز ہے؟'' حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا کہ ''ہم میں سے کوئی ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟'' فرمایا، ''اگر وہ سومرتبہ تسبیح یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہے تو اسکے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ایک ہزار گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔''   (صحیح مسلم کتاب الذکروالدعاء، باب فضل التھلیل والتسبیح، رقم ۲۶۹۸ ص ۱۴۴۷)

(۱۲۴۷)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے سومرتبہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سومرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہا تو یہ اسکے لئے دس غلام آزاد کرنے اور سات اونٹ یا گائے قربان کرنے سے بہتر ہے۔''

(۱۲۴۸)...... حضرتِ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے سومرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ کہا تو اس کا یہ عمل سو اونٹ قربان کرنے کے برابر ہے اور جس نے سومرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا تو یہ مکہ مکرمہ میں سو اونٹ نحر کرنے کے برابر ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۷۵۴۴، ج ۸، ص ۱۱۵)

(۱۲۴۹) ...... حضرتِ سیدتنا ام ھانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں لھذا آپ مجھے ایسا عمل بتایئے جسے میں بیٹھ کر کرتی رہوں۔'' نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''سو مرتبہ اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرو (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ کہہ لیا کرو) تو یہ تمہارے لئے اولادِ اسماعیل میں سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہے اور سو مرتبہ اللہ عزوجل کی تحمید کرلیا کرو (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہہ لیا کرو) یہ تمہارے لئے سو کجاوے اور زین والے گھوڑے راہِ خدا عزوجل میں دینے سے بہتر ہے اور سو مرتبہ اللہ عزوجل کی بڑائی بیان کرلیا کرو (یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ لیا کرو) یہ تمہارے لئے سو قربانیوں کے برابر ہے اور سو مرتبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہہ لیا کرو۔''

سیدنا ابوخلف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ''میرا خیال ہے کہ اسکی فضیلت یہ بیان فرمائی کہ ''یہ زمین وآسمان کے درمیان کی ہر چیز کو بھر دے گا اور اس دن تجھ سے افضل عمل کسی کا نہ اٹھایا جائے گا سوائے اس شخص کے کہ جو تیری مثل عمل کرے۔''

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے،''اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہا کرو یہ کسی گناہ کو باقی نہ چھوڑے گا اور اس جیسا کوئی عمل نہیں۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۲۶۹۷۷، ج۱۰، ص۲۶۴)
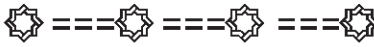
=== === ===

سُبْحَا نَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْ لَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہنے کا ثواب

اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا،

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَۃُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَاج وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّکَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا۝ (پ۱۵،الکہف:۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی۔

(۱۲۵۰)...... حضرت سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''باقیات صالحات (یعنی باقی رہنے والی اچھی باتوں) کی کثرت کیا کرو۔'' عرض کی گئی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا ہیں؟'' فرمایا،''اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور لَاحَوْ لَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۳۷، ج ۲، ص ۱۰۲)

(۱۲۵۱)...... حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سُبْحَا نَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْ لَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو کیونکہ یہ باقیات صالحات (یعنی باقی رہنے والی نیکیاں) ہیں اور گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جس طرح درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے اور یہ جنت کے خزانوں میں سے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات، رقم ۱۶۸۵۵، ج ۱۰، ص ۱۰۴)

(۱۲۵۲)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص زمین پر لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْ لَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہتا ہے تو اسکے گناہ مٹادیئے جاتے ہیں اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' ایک روایت میں سُبْحَا نَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ کہنے کا بھی ذکر ہے۔''

(المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ الخ، رقم ۱۸۹۶، ج ۲، ص ۱۷۹)

(۱۲۵۳)...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص سُبْحَا نَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْ لَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کہتا

ہے اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''میرے بندے نے سر تسلیم خم کرلیا اور سلامتی پا گیا۔''

(المستدرک، کتاب افضل الذکر لا الہ الا اللہ الخ، باب تفسیر سبحان اللہ، رقم ۱۸۹۳، ج ۲، ۱۷۸)

(۱۲۵۴)...... حضرت سیدنا ابو منذر جُہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے سب سے افضل کلام سکھایئے۔'' فرمایا،'' اے ابو منذر! روزانہ سو مرتبہ یہ کلمات پڑھ لیا کرو ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرِ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر'' اس دن تم ہی عمل کے اعتبار سے سب سے افضل ہو گے مگر جو تمہاری مثل کہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہُ وَلَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کثرت سے کہا کرو کیونکہ یہ سید الاستغفار ہیں اور گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔'' راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ'' یہ کلمات جنت کو واجب کرنے والے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات، رقم ۱۶۸۴۲، ج ۱۰، ص ۱۰۰)

(۱۲۵۵)......حضرتِ سیدتنا سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی،'' یارسول اللہ! مجھے کچھ کلمات سکھایئے جو زیادہ نہ ہوں۔'' فرمایا،'' دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہو تو اللہ عزوجل فرمائے گا'' یہ میرے لئے ہے۔'' اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہو تو اللہ عزوجل فرمائے گا:'' یہ میرے لئے ہے۔'' اور اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہو تو اللہ عزوجل فرمائے گا'' میں نے تمہاری مغفرت فرمادی۔'' پھر جب تم دس مرتبہ یہی کلمات دہراؤ گی تو اللہ عزوجل فرمائے گا'' میں نے تیری عرض قبول فرمالی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الباقیات الصالحات، رقم ۱۶۸۶۸، ج ۱۰، ص ۱۰۹)

(۱۲۵۶)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدتنا ام سُلَیْم رضی اللہ عنہا ایک صبح رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں،'' مجھے ایسے کلمات سکھایئے جنہیں میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔'' فرمایا،'' اَللّٰہُ اَکْبَرُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دس دس مرتبہ کہا کرو پھر جو چاہو دعا مانگو تو اللہ عزوجل فرمائے گا'' ہاں! ہاں! (یعنی میں تمہاری دعا قبول فرماؤں گا)۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، صلوۃ الاستسقاء، فصل فی القنوت، رقم ۲۰۰۸ ج ۳ ص ۲۳۰)

(۱۲۵۷)...... حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ'' میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ ایک عورت کے گھر میں داخل ہوا۔ اسکے سامنے کھجور کی گٹھلیاں یا کنکریاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح شمار کر رہی تھی۔'' فرمایا،'' میں تجھے اس سے آسان یا افضل عمل بتاتا ہوں۔'' پھر ارشاد فرمایا'' سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِی السَّمَاءِ، سُبْحَانَ

اللّٰہِ عَدَ دَ مَا خَلَقَ فِی الْاَرْضِ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ مَا بَیْنَ ذٰلِکَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ مَا ھُوَ خَالِقٌ ترجمہ: اللہ کی اتنی پاکیاں ہیں جتنی اس نے آسمان میں مخلوق پیدا فرمائی ہے، اللہ کی اتنی پاکیاں ہیں جتنی اس نے زمین میں مخلوق پیدا فرمائی ہے اللہ عزوجل کی اتنی پاکیاں ہیں جتنی ان دونوں کے درمیان مخلوق ہے اللہ عزوجل کی اتنی پاکی ہے جتنی مخلوق کا وہ خالق ہے۔'' اور'' اللہ اکبر اسی ترتیب سے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ بھی اسی ترتیب سے کہو (یعنی ان سب کے ساتھ مَا عَدَ دَ فِی السَّمَاءِ اور مَاعَدَدَ فِی الْاَرْضِ وغیرہما ملا کر پڑھا کرو)۔'' (ابوداؤد، کتاب الوتر، باب التسبیح بالحصی، رقم ۱۵۰۰، ج ۲، ص ۱۱۵)

(۱۲۵۸) ...... ام المومنین سیدتنا جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم صبح فجر کی نماز کے وقت میرے پاس سے تشریف لے گئے اور چاشت کی نماز ادا فرمانے کے بعد تشریف لائے تو میں اسی جگہ بیٹھی ہوئی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، ''تم اس وقت سے اسی حالت میں بیٹھی ہو جس پر میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟'' میں نے عرض کیا، ''جی ہاں!'' تو فرمایا، ''میں نے یہاں سے جانے کے بعد چار کلمات تین تین مرتبہ پڑھے ہیں، اگر انہیں تمہارے آج کے تمام اذکار کے ساتھ تولا جائے تو میرے کلمات زیادہ وزنی ہونگے، وہ کلمات یہ ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ عَدَدَ خَلْقِہٖ وَرِضَا نَفْسِہٖ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ وَمِدَادَ کَلِمَاتِہٖ ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی پاکی اور حمد ہے اس کی مخلوق کے عدد، اسکی رضا، اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر۔

ایک روایت میں یہ کلمات بیان کئے گئے ہیں ''سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ خَلْقِہٖ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رِضَا نَفْسِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ وَزِنَۃَ عَرْشِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِدَادَ کَلِمَاتِہٖ ترجمہ: اللہ کی مخلوق کے برابر اللہ کی پاکی ہے اور اس کی رضا کے برابر اس کی پاکی ہے اور اللہ کی پاکی اس کے عرش کے وزن کے برابر ہے، اللہ کے کلمات کی روشنائی جتنی اس کی پاکی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب تسبیح اول النہار، رقم ۲۷۲۶، ص ۱۴۵۹)

جبکہ ترمذی شریف کی روایت میں یہ کلمات یوں بیان کئے گئے ہیں، ''سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ خَلْقِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَ دَ خَلْقِہٖ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ خَلْقِہٖ ترجمہ: اللہ کی مخلوق کے برابر اس کی پاکی ہے، اللہ کی پاکی اسکی مخلوق کے عدد کے برابر ہے، اللہ کی پاکی اس کی مخلوق کے برابر ہے۔'' اسی طرح دیگر کلمات بھی تین تین مرتبہ ذکر کئے ہیں۔

(۱۲۵۹) ...... حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھے اپنے ہونٹ ہلاتے ہوئے دیکھا تو فرمایا، ''اے ابواُمامہ! تم اپنے ہونٹ کیوں ہلا رہے ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں

اللہ عزوجل کا ذکر کررہا ہوں ۔'' تو آپ نے مجھ سے فرمایا'' کیا میں تجھے تیرے دن رات ذکر کرنے سے زیادہ اور افضل کلمات نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا'' یارسول اللہ! کیوں نہیں ضرور بتائیے۔'' ارشادفرمایا'' سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا خَلَقَ، سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَاخَلَقَ ، سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَافِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ ،سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَافِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ،سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ ،سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ ،سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا خَلَقَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ کُلِّ شَیْءٍ ترجمہ: اللہ عزوجل کی پاکی اس کی تمام مخلوق کے عدد کے برابر ہے، اللہ کی اتنی پاکی ہے جتنی اشیاء کو اس کی مخلوق گھیرے ہوئے ہے، اللہ کی اتنی پاکی ہے جتنی زمین وآسمان کے درمیان کی مخلوق کی تعداد ہے، اللہ کی اتنی پاکی ہے جتنی اشیاء کو زمین وآسمان کے درمیان کی مخلوق گھیرے ہوئے ہے، اللہ کی اتنی پاکی ہے جتنی اشیاء اس کی کتاب میں بیان ہیں، ہر شے کے عدد کے برابر اللہ کی پاکی ہے، ہر شے کے گھیراؤ جتنی اللہ کی پاکی ہے، اللہ کی خوبیاں اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر ہیں، اللہ کی اتنی خوبیاں ہیں جتنی اشیاء کو اس کی مخلوق گھیرے ہوئے ہے اور اللہ کی اتنی خوبیاں ہیں جتنی زمین وآسمان کے درمیان کی مخلوق ہے، اللہ کی اتنی خوبیاں ہیں جتنی جگہ کو زمین وآسمان کی اشیاء گھیرے ہوئے ہیں، اللہ کی اتنی خوبیاں ہے جتنی اس کی کتاب میں بیان ہیں اور اللہ کی حمد ہے ہر شے کے عدد جتنی اور اللہ کی حمد ہے ہر شے کے گھیراؤ جتنی۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۲۷، ج۲، ص۹۸)

ایک روایت میں ہے،'' کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ بتاؤں کہ جب تم انہیں پڑھو پھر دن رات ذکر کرتے رہو تب بھی انکے اجر تک نہ پہنچ سکو؟'' میں نے عرض کیا'' ضرور بتائیے۔'' فرمایا'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا فِی کِتَابِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی خَلْقَہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ مِلْءَ مَا فِی خَلْقِہٖ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ مِلْءَ سَمٰوٰتِہٖ وَاَرْضِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَدَدَ کُلِّ شَیْءٍ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ ترجمہ: اللہ کی اتنی خوبیاں ہیں جتنی انواع پر اسکی کتاب مشتمل ہے اور اللہ کی اتنی خوبیاں جتنی اس کی کتاب میں ہیں اور اللہ کی خوبیاں ہیں جتنی اشیاء کو اس کی مخلوق گھیرے ہے اور اللہ کو حمد ہے اتنی جتنی اشیاء کو اس کی مخلوق گھیرے ہوئے ہے اور اللہ کو حمد ہے جتنی جگہ کو زمین وآسمان گھیرے ہوئے ہے اور اللہ کو حمد ہے ہر شے کی تعداد کے برابر اور ہر شے پر اللہ کا شکر ہے۔'' اسی طرح تسبیح اور تکبیر بھی کہو (یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ عَدَدَ مَا اَحْصٰی کِتَابُہٗ آخر تک کہو)۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۸۱۲۲، ج۸، ص۲۹۲)

(۱۲۶۰)...... حضرت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے یہ کہا'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَاضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ذَلَّ کُلُّ شَیْءٍ لِعِزَّتِہٖ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمُلْکِہٖ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِی اسْتَسْلَمَ کُلُّ شَیْءٍ لِقُدْرَتِہٖ ترجمہ: اللہ عزوجل کیلئے تمام خوبیاں ہیں جس کی عظمت کے آگے ہر شے سرنگوں ہے اور اس اللہ عزوجل کے لئے تمام تعریفیں ہیں جس کی عزت کے آگے تمام چیزیں ذلیل ہیں اور تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس کی حکومت کے سامنے ہر شے سر جھکائے ہے اور تمام تعریفیں اس اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس کی قدرت کے سامنے ہر شے سرخمیدہ ہے۔''

اور یہ کلمات اللہ عزوجل سے اجروثواب کی طلب میں کہے اللہ عزوجل اس کے لئے ایک ہزار نیکیاں لکھے گا اور اس کے ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ستر ہزار فرشتوں کو قیامت تک اس کے لئے استغفار کرنے پر مقرر فرمائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الحمد، رقم ۱۶۸۹۱، ج ۱۰، ص ۱۱۶)

(۱۲۶۱)...... حضرتِ سیدنا جبرئیل امین علیہ السلام نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کی، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب آپ دن یارات میں اللہ عزوجل کی عبادت کا حق ادا کرنا چاہیں تو یہ کہہ لیا کریں'' اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا خَالِدًا مَعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ عِلْمِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ مَشِیْئَتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا لَاجَزَاءَ لِقَائِلِہٖ اِلَّا رِضَاکَ ترجمہ: اے اللہ تیرے لئے بہت سی ہمیشہ رہنے والی بہت خوبیاں ہیں جو ابدلآباد تک تیرے ساتھ ہیں اور تیرے لئے ایسی خوبی ہے جس کی تیرے علم کے علاوہ کوئی انتہا نہیں اور تیرے لئے ایسی خوبی ہے جس کی انتہا تیری مشیت کے علاوہ کچھ نہیں اور تیرے لئے ایسی حمد ہے جس کے قائل کی جزا تیری رضا کے علاوہ کچھ نہیں۔''

(شعب الایمان، باب فی تعدید نعم اللہ عزوجل وشکرھا، رقم ۴۳۸۹، ج ۴، ص ۹۵)

(۱۲۶۲)...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے ساتھ ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ کہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کے جواب میں وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ فرمایا، جب وہ شخص بیٹھ گیا تو اس نے کہا'' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ کَمَا یُحِبُّ رَبُّنَا اَنْ یُحْمَدَ وَیَنْبَغِیْ لَہٗ ترجمہ: اللہ کے لئے تمام پاکیزہ برکت والی خوبیاں ہیں جیسا کہ

ہمارا رب تعریف پسند فرماتا ہے اور جو اس کے شایانِ شان ہیں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: ''تم نے ابھی کیا کہا ؟'' تو اس شخص نے جو کلمات کہے تھے انہیں دہرا دیا۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس ذات مبارکہ کی قسم! جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے دس فرشتے ان کلمات کو لکھنے کے لئے لپکے کہ ان کلمات کو کیسے لکھیں؟ یہاں تک کہ وہ انہیں اٹھا کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں لے گئے تو اللہ عزوجل نے فرمایا: ''انہیں اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے یہ کلمات کہے تھے۔'' (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۸۴۲، ج ۲، ص ۱۰۴)

(۱۲۶۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ہمیں بیان فرمایا کہ'' اللہ عزوجل کے ایک بندے نے عرض کیا یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ یعنی: یارب! تیرے لئے ویسی حمد ہے جیسی تیرے جلال اور تیری عظیم سلطنت کے شایانِ شاں ہے۔''

تو دو فرشتے نہ جان پائے کہ انہیں کس طرح لکھیں وہ ان کلمات کو لیکر آسمان کی طرف پرواز کر گئے، پھر عرض کیا، ''اے ہمارے رب عزوجل! تیرے بندے نے کچھ کلمات کہے ہیں ہم نہیں جانتے کہ انہیں کیسے لکھیں۔'' تو اللہ عزوجل نے اپنے بندے کے کہے ہوئے کلمات کے بارے میں زیادہ جاننے کے باوجود فرمایا کہ ''میرے بندے نے کیا کہا؟'' دونوں فرشتوں نے عرض کیا، ''یارب! اس نے کہا یَا رَبِّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا یَنْبَغِیْ لِجَلَالِ وَجْھِکَ وَعَظِیْمِ سُلْطَانِکَ تو اللہ عزوجل نے ان دونوں سے فرمایا، ''تم دونوں ان کلمات کو اسی طرح لکھ لو یہاں تک کہ جب میرا بندہ مجھ سے ملاقات کرے گا تو میں اسے ان کلمات کا اجر دوں گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل حامدین، رقم ۳۸۰۱، ج ۴، ص ۲۴۸)
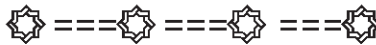
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ پڑھنے کا ثواب

(۱۲۶۴)...... حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء باب استحباب خفض الصوت بالذکر، رقم ۲۷۰۴، ص ۱۴۵۰)

(۱۲۶۵)...... حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' عرض کیا،''وہ کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا،''لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی لاحول ولاقوۃ الا باللہ، رقم ۱۶۸۹۷، ج۱۰، ص ۱۱۸)

(۱۲۶۶)...... حضرت سیدنا قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد صاحب نے مجھے سیِّدُ الْمبلغین، رَحْمَۃ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت کرنے کے لئے بھیجا۔ جب میں دو رکعتیں ادا کر چکا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور مجھے اپنے پاؤں سے ہلکی سی ٹھوکر رسید کی اور فرمایا،''کیا میں تمہیں جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے کے بارے میں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتایئے۔'' فرمایا،''وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ہے۔''

(المستدرک، کتاب الادب، باب النھی عن تعاطی السیف مسلولا، رقم ۷۸۵۷، ج ۵، ص ۴۱۳)

(۱۲۶۷)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا،''اے ابوذر! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا،''ضرور بتایئے۔'' ارشاد فرمایا،''وہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب ماجاء فی لاحول ولاقوۃ الا باللہ، رقم ۳۸۲۵، ج ۴، ص ۲۶۰)

(۱۲۶۸)...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،'' لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔''

حضرتِ سیدنا مکحول رحمہ اللہ فرماتے ہیں،''جس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ کہا اللہ عزوجل اس پر مصیبتوں کے ستر دروازے بند فرمادے گا جن میں سب سے چھوٹی مصیبت فقر ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''کیا میں تمہیں ایک ایسا کلمہ نہ سکھاؤں جو عرش کے نیچے جنت کے خزانوں میں سے ایک ہے، تم لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھو گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا،''میرے بندے نے سرِتسلیم خم کرلیا اور نجات پا گیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اے ابو ہریرہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' فرمایا، '' لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا کرو اللہ عزوجل فرمائے گا میرے بندے نے سرِ تسلیم خم کر لیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ تاجدارِ رسالت، رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تمہیں جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانے کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے۔'' فرمایا، '' لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَلَا مَلْجَأً وَلَا مَنْجَاءَ مِنَ اللّٰہِ اِلَّا اِلَیْہِ پڑھا کرو۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی قول لا الٰہ الا اللہ..الخ، رقم ۲، ج۲، ص۲۹۰)

(۱۲۶۹)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھا تو یہ (اسکے لئے) ننانوے بیماریوں کی دوا ہے ان میں سب سے ہلکی بیماری رنج والم ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اذکار تقابل باللیل والنہار، رقم ۸، ج۲، ص۲۹۲)

(۱۲۷۰)...... حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جسے اللہ عزوجل نے کوئی نعمت عطا فرمائی پھر وہ بندہ اس نعمت کو باقی رکھنا چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کی کثرت کرے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۸۵۹، ج۱۷، ص۳۱۰)

(۱۲۷۱)...... حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معراج کی رات حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرتِ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے قریب سے گزرے تو انہوں نے پوچھا، ''اے جبرئیل! تمہارے ساتھ کون ہے۔'' انہوں نے عرض کیا، ''یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں۔'' حضرتِ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا، ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی امت کو جنت کے پودوں میں اضافہ کرنے کا حکم دیجئے کیونکہ جنت کی مٹی پاکیزہ اور زمین وسیع ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا، ''کہ جنت کے پودے کیا ہیں؟'' حضرت سیدنا ابراھیم علیہ السلام نے جواب دیا، '' لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (پڑھنا)۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابوایوب الانصاری، رقم ۲۳۶۱۱، ج۹، ص۱۴۱)

(۱۲۷۲)...... حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جنت کے پودوں میں اضافہ کرو کیونکہ اسکا پانی میٹھا اور مٹی پاکیزہ ہے، لہذا اسکے پودوں میں اضافہ کرو۔'' صحابہ کرام علیھم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنت کے پودے کیا ہیں؟'' فرمایا، '' مَاشَاءَ اللّٰہُ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۳۳۵۴، ج۱۲، ص۲۷۹)

صبح وشام پڑھی جانے والی سورتوں اور آیات کا ثواب

(۱۲۷۳)...... حضرتِ سیدنا اُبَیّ بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''ہمارا ایک گودام تھا جس میں ہم کھجوریں خشک کیا کرتے تھے۔ جب میں نے دیکھا کہ اس میں کمی آتی جارہی ہے تو ایک رات میں نے پہرہ دیا تو میں نے بالغ لڑکے کی مثل ایک جانور دیکھا۔ میں نے اسے سلام کیا تو اس نے سلام کا جواب دیا پھر میں نے پوچھا، ''تم جن ہو یا انسان؟'' اس نے کہا، ''جن ہوں۔'' میں نے کہا، ''اپنا ہاتھ مجھے دکھاؤ۔'' میں نے دیکھا کہ اس کا ہاتھ کتے کے پنجے کی طرح ہے اور اس پر بال ہیں۔ میں نے پوچھا ''کیا جن ایسے ہی ہوتے ہیں؟'' اس نے کہا، ''آپ تو جانتے ہی ہیں کہ مجھ سے طاقتور جن بھی موجود ہیں۔'' پھر میں نے پوچھا، ''تم میری کھجوریں کیوں چوری کرتے ہو؟'' اس نے کہا، ''مجھے پتہ چلا تھا کہ آپ صدقہ کو پسند کرتے ہیں لہذا! میں نے آپ کے غلے میں سے ہی لینا شروع کردیا۔''

میں نے اس سے پوچھا، ''کون سی چیز ہمیں تمہارے شر سے بچاسکتی ہے؟'' اس نے کہا، ''آیت الکرسی، جو شخص شام کو اسے پڑھے گا وہ صبح تک ہم (یعنی جنات) سے محفوظ رہے گا اور جو صبح کو پڑھے گا شام تک ہم سے بچا رہے گا۔'' پھر جب صبح ہوئی تو میں نے اسے چھوڑ دیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر سارا واقعہ سنایا تو آپ نے فرمایا، ''اس خبیث نے بالکل سچ کہا۔'' (المعجم الکبیر، رقم۵۴۱، ج۱، ص۲۰۱)

(۱۲۷۴)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے تو دن میں رہ جانے والی کمی پوری ہوجائیگی اور جو شام کے وقت یہ کلمات پڑھے تو رات میں رہ جانے والی کمی پوری ہوجائے گی،

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِیًّا وَّحِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَیُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ۝

(پ۲۱، الروم: ۱۷، ۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: تو اللہ کی پاکی بولو جب شام کرو اور جب صبح ہو اور اسی کی تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور کچھ دن رہے اور جب تمہیں دوپہر ہو وہ زندہ کو نکالتا ہے مردے سے اور مردے کو نکالتا ہے زندہ سے اور زمین کو جلاتا (سرسبز وشاداب کرتا) ہے اس کے مرے پیچھے اور یونہی تم نکالے جاؤ گے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، رقم ۵۰۷۶، ج۴، ص۴۱۴)

(۱۲۷۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ

وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے پوری سورہ دخان اورحم غافر کی ابتدائی آیات وَاِلَیْہِ الْمَصِیْرُ تک (یعنی سورۂ مومن کی ابتدائی تین آیات) اورآیت الکرسی شام کے وقت پڑھیں ،صبح تک آفات وبلیات سے محفوظ رہے گا اور جس نے صبح کے وقت پڑھیں شام تک محفوظ ہوجائے گا۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، باب فی آیات واذکار یقولھاالخ، رقم ۲۱، ج۱، ص ۲۵۹)

(۱۲۷۶)...... حضرت سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ المبلغین ، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ترجمہ: میں سننے والے علم والے اللہ عزوجل کی شیطان مردود سے پناہ طلب کرتا ہوں۔'' اور سورۂ حشر کی آخری تین آیات پڑھیں، اللہ عزوجل ستر ہزار فرشتوں کو شام تک اسکے لئے استغفار کرنے پر مقرر فرمادے گا اور اگر شام کے وقت پڑھے تو اسکے لئے صبح تک یہی فضیلت ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ۲۲، رقم ۲۹۳۱، ج ۴، ص ۴۲۳)

(۱۲۷۷)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بارش والی تاریک رات میں ہم اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اقتدا میں نماز ادا کرنے کیلئے نکلے۔ جب ہم مکی مدنی سلطان ، رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے تو آپ نے ہم سے فرمایا، ''پڑھو۔'' میں نے کچھ نہ پڑھا تو پھر فرمایا، ''پڑھو۔'' میں خاموش رہا۔ آپ نے دوبارہ فرمایا، ''پڑھو۔'' تو میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا پڑھوں؟'' فرمایا، ''صبح وشام قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ اور مُعَوِّذَتَیْن (یعنی سورۂ فلق اور سورۂ ناس) تین تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ تمہیں ہر چیز سے کفایت کریں گی۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، رقم ۵۰۸۲، ج ۴، ص ۴۱۶)

☆===☆===☆===☆
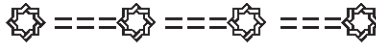
صبح وشام کے اَذکار کا ثواب

(۱۲۷۸) ...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''انسان کے دو محافظ فرشتے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دن اور رات میں لکھے گئے اعمال اٹھا کر لے جاتے ہیں تو جب اللہ عزوجل صحیفہ کے اول و آخر میں بھلائی دیکھتا ہے تو فرشتوں سے فرماتا ہے میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنے بندے کے صحیفے کے دونوں کناروں کے درمیان جو کچھ ہے اسے معاف کردیا۔'' (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب۹، رقم ۹۸۳، ج۲، ص ۲۹۵)

(۱۲۷۹) ...... حضرت سیدنا عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے دن کی ابتداء کسی اچھے کام سے کی اور اپنے دن کو اچھے کام ہی پر ختم کیا تو اللہ عزوجل اپنے فرشتوں سے فرمائے گا''ان دونوں کے درمیان جو گناہ ہیں انہیں مت لکھو۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، رقم ۱۶۹۸۳، ج۱۰، ص ۱۴۸)

(۱۲۸۰) ...... حضرت سیدنا شدّاد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ یہ سیدالاستغفار ہے'' اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ:اے اللہ تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا فرمایا ہے اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں جس قدر استطاعت رکھوں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں، میں اپنے عمل کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، میں تیری اس نعمت پر اقرار کرتا ہوں جو تو نے مجھ پر کی ہے اور اپنے گناہ کا بھی اعتراف کرتا ہوں تو میری بخشش فرما کیونکہ تو ہی گناہ مٹاتا ہے۔''جس نے اسے شام کے وقت ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا پھر اس کا اس رات میں انتقال ہوگیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے صبح کے وقت اسے ایمان ویقین کے ساتھ پڑھا پھر اسی دن اس کا انتقال ہوگیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا اصبح، رقم ۶۳۲۳، ج۴، ص ۱۸۹)

(۱۲۸۱) ...... حضرت سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحْبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''جس نے صبح کے وقت تین مرتبہ یہ پڑھا

''اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ رَبِّیْ وَاَنَا عَبْدُکَ اٰمَنْتُ بِکَ مُخْلِصًا لَّکَ دِیْنِیْ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْ سَیِّیءِ عَمَلِیْ وَاَسْتَغْفِرُکَ لِذُنُوْبِیَ الَّتِیْ لَا یَغْفِرُھَا اِلَّا اَنْتَ

ترجمہ: اے اللہ تیرے لئے حمد ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں تیرے دین کے بارے میں مخلص ہو کر تجھ پر ایمان لایا اب میں جس قدر استطاعت رکھوں تیرے عہد اور وعدے پر ہوں، میں تیری بارگاہ میں اپنے برے اعمال سے توبہ کرتا ہوں اور اپنے ان گناہوں کی بخشش چاہتا ہوں جنہیں تیرے سوا کوئی نہیں مٹا سکتا۔''

اگر اس کا اسی دن انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر شام کے وقت تین مرتبہ پڑھا پھر اس کا اسی رات میں انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر ایسی قسم اٹھائی جو کسی اور کام پر نہ اٹھاتے تھے اور ارشاد فرمایا کہ ''خدا کی قسم! بندہ اگر کسی دن میں اسے پڑھے پھر اس دن اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور اگر رات میں اسے پڑھے اور اس رات میں اسکا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۸۰۲، ج ۸، ص ۱۹۶)

(۱۲۸۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ایسا بچھو کبھی نہیں دیکھا جس نے مجھے گذشتہ رات کاٹا تھا'' سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا ''تم نے شام کے وقت اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ترجمہ: میں اللہ عزوجل کی مخلوق کے شر سے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں۔'' کیوں نہ پڑھ لیا کہ بچھو تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، رقم ۱۰۱۶، ج ۲، ص ۱۸۰)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے شام کے وقت تین مرتبہ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ پڑھا اسے اس رات کوئی آفت نقصان نہ پہنچا سکے گی۔''

حضرتِ سیدنا سہیل علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ہمارے زمانے کے لوگ یہ دعا سیکھا کرتے اور ہر رات اسے پڑھا کرتے تھے، ایک مرتبہ ایک لڑکی کو بچھو نے کاٹ لیا مگر اسے کوئی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، باب فی آیات واذکار یقولھا الخ، رقم ۶، ج ۱، ص ۲۵۳)

(۱۲۸۳)...... حضرت سیدنا اَبان بن عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو بندہ ہر دن کی صبح اور ہر رات کی شام میں تین تین مرتبہ یہ پڑھے گا، تو اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچا سکے گی ''بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ

وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے نام کی موجودگی میں زمین وآسمان میں کوئی شے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے، جانے والا ہے۔''

حضرتِ سیدنا ابان رضی اللہ عنہ فالج میں مبتلا ہوئے تو ایک شخص ان کی طرف تعجب سے دیکھنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیا دیکھ رہے ہو؟ حدیث تو اسی طرح ہے جیسے میں نے تمہیں بیان کی مگر اس دن تقدیر کے لکھے کو پورا کرنے کی وجہ سے اس دعا کو نہ پڑھ سکا۔'' (سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی، رقم ۳۳۹۹، ج ۵)

(۱۲۸۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے صبح اور شام کے وقت سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھا قیامت کے دن اس سے افضل عمل لے کر آنے والا کوئی نہ ہوگا مگر وہ جو اس کی مثل کہے یا اس سے زیادہ پڑھے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التهلیل والتسبیح، رقم ۲۶۹۲، ص ۱۴۴۵)

ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھنے کا تذکرہ ہے۔ جبکہ ایک روایت میں ہے کہ ''پڑھنے والے کی مغفرت کردی جاتی ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔''

(۱۲۸۵)...... شہزادیِ سرورِ کونین حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم ہمیں تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ صبح کے وقت یہ پڑھا کرو سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَالَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ترجمہ: اللہ عزوجل پاک ہے اور تمام خوبیاں اسی کے لئے ہیں اور نیکی کرنے کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہے اللہ عزوجل جو چاہتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا مجھے یقین ہے کہ اللہ عزوجل ہر شے پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔'' جو اسے صبح کے وقت پڑھے گا شام تک محفوظ کردیا جائے گا اور جو اسے شام کے وقت پڑھے گا صبح تک محفوظ کردیا جائے گا۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، رقم ۵۰۷۵، ج ۴، ص ۴۱۴)

(۱۲۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''تم میں سے کوئی شخص روزانہ صبح کے وقت اللہ عزوجل کے لئے ایک ہزار نیکیاں کرنا نہ چھوڑے، وہ سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ پڑھ لیا کرے کیونکہ یہ ایک ہزار نیکیاں ہیں۔ خدا کی قسم! اگرچہ اس

کے اس دن میں ایک ہزار گناہ بھی ہو جائیں تب بھی جو اچھا کام اس نے کیا ہے اگر اللہ عزوجل نے چاہا تو وہ ان گناہوں سے بہت زیادہ ہوگا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، رقم ۱۶۸۷۷، ج۱۰، ص۱۱۲)

(۱۲۸۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے صبح کے وقت ایک ہزار مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھا اس نے اپنی جان کو اللہ عزوجل سے خرید لیا اور وہ شام کے وقت اللہ عزوجل کا آزاد کردہ بندہ ہوگا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، رقم ۱۶۹۹۰، ج۱۰، ص۱۵۱)

(۱۲۸۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ایک دن میں سو مرتبہ یہ کلمات پڑھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے، سب خوبیوں سراہا، جلاتا اور مارتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' تو یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہیں، اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور وہ اس دن شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اس دن اس سے افضل عمل والا کوئی نہ ہوگا مگر جو اس سے زیادہ تعداد میں پڑھے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب مایقول اذا اصبح وامسی، رقم ۲۶۹۱، ص۱۴۴۵)

(۱۲۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابوعیاش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے صبح کے وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ پڑھا تو یہ اس کے لئے اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اور اس کے لئے اسکے عوض دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جائیں گے اور وہ شام تک شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور اگر شام کے وقت پڑھا تو اسے صبح تک یہی فضیلت حاصل ہوگی۔''

حضرتِ سیدنا حماد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خواب میں زیارت کی تو عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابوعیاش آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے فلاں فلاں بات روایت کرتے ہیں۔'' تو مدنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''ابوعیاش سچ کہتے ہیں۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الأدب، باب مایقول اذا اصبح، رقم ۵۰۷۷، ج۴، ص۴۱۴)

(۱۲۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج

وملال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے صبح کے وقت لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ دس مرتبہ پڑھا اللہ عزوجل اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹادے گا اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے شیطان سے پناہ عطا فرمائے گا اور جس نے اسے رات کے وقت پڑھا اس کے لئے بھی یہی فضیلت ہے۔''

ایک روایت میں ''وَلَہُ الْحَمْدُ کے بعد یُحْیٖ وَیُمِیْتُ'' کا اضافہ بھی ہے۔ اور یہ بھی ہے کہ اللہ عزوجل اس کے لئے ہر مرتبہ پڑھنے پر دس نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹادیتا ہے، اس کے دس درجات بلند فرمادیتا ہے اور یہ اس کے لئے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہیں اور یہ اس کے لئے دن کی ابتداء سے لے کر انتہا تک مسلح محافظ ہے اور اس دن اس سے افضل عمل کوئی نہیں کرسکے گا اور اگر شام کے وقت پڑھے گا تو صبح تک یہی فضیلت ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل، حدیث ابی ایوب الانصاری، رقم ۲۳۶۲۷، ج۹، ص۱۴۴)

(۱۲۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابان مُحاربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مسلمان بندہ صبح و شام پڑھے گا رَبِّیَ اللّٰہُ لَااُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّاَشْھَدُ اَنْ لَّااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ ترجمہ: میرا ربّ اللہ عزوجل ہے میں اس کا شریک نہیں ٹھہراتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔'' تو اللہ عزوجل اس کے شام تک کے گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اگر شام کو پڑھے تو صبح تک کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، باب فی آیات واذکار یقولھا الخ، رقم ۲۰۳، ج۱، ص۲۶۲)

(۱۲۹۲)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جس نے صبح و شام سات سات مرتبہ پڑھا حَسْبِیَ اللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّا ھُوَعَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ترجمہ: مجھے اللہ کافی ہے اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں، میں اسی پر توکل کرتا ہوں اور وہی عرشِ عظیم کا رب ہے۔'' اللہ عزوجل اس کی تمام حقیقی اور خیالی پریشانیوں میں کفایت کرے گا۔''

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح وامسی، رقم ۵۰۸۱، ج۴، ص۴۱۶)

(۱۲۹۳)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص صبح یا شام کے وقت ایک مرتبہ یہ پڑھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَاُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَمَلَائِکَتَکَ وَجَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَااِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھے، تیرے عرش کے حاملین،

تیرے فرشتوں اور تیری تمام مخلوق کو اس بات پر گواہ بنا کر صبح کرتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے بندے اور رسول ہیں۔'' تو اللہ عزوجل اس کے چوتھائی حصہ کو جہنم سے آزاد فرمادے گا، اور جو دو مرتبہ پڑھے تو اللہ عزوجل اس کے نصف جسم کو جہنم سے آزاد فرمادے گا، اور جو تین مرتبہ پڑھے اللہ عزوجل اس کے تین چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد فرمادے گا، اور جو چار مرتبہ پڑھے تو اسے مکمل جہنم سے آزاد فرمادے گا۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، رقم ۵۰۷۰، ج۴، ص۴۱۲)

ایک روایت میں وَحْدَکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ''اس کے اس دن کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اگر شام کو پڑھے تو اس کے اس رات کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۸۱، رقم ۳۵۱۱، ج۵، ص۳۰۰)

(۱۲۹۴)...... حضرتِ سیدنا ابو مُنَیْذِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو صبح کے وقت یہ پڑھے رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا ترجمہ: میں اللہ عزوجل کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔'' تو میں اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر جنت میں داخل کرنے کی ضمانت دیتا ہوں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، رقم ۱۷۰۰۵، ج۱۰، ص۱۵۷)

(۱۲۹۵)...... حضرتِ سیدنا ابو سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حمص کی مسجد میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص وہاں سے گزرا تو لوگوں نے مجھے بتایا کہ یہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کے خادم ہیں۔ یہ سن کر میں ان کے پیچھے چل دیا اور ان سے عرض کیا کہ ''مجھے ایسی حدیث سنایئے جو آپ نے خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو۔'' تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے صبح وشام رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا کہا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ وہ اسے راضی کرے۔'' (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، رقم ۵۰۷۲، ج۴، ص۴۱۳)

اور ترمذی شریف کی روایت میں وَبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا کا ذکر ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء اذا اصبح واذا امسی، رقم ۳۴۰۰، ج۵، ص۲۵۱)

(۱۲۹۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن غنّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے صبح کے وقت کہا اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَۃٍ اَوْبِاَحَدٍ

مَنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! مجھے یا تیری مخلوق میں سے جسے بھی کوئی نعمت ملی وہ تیری ہی جانب سے ملی ہے تو تنہا ہے تیرا کوئی شریک نہیں لہٰذا تیرے ہی لئے حمد اور تیرے ہی لئے شکر ہے۔'' تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور اس نے شام کے وقت کہا تو اس نے اپنی اس رات کا شکر ادا کر دیا۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، رقم ۵۰۷۳، ج۴، ص۴۱۳)

(۱۲۹۷) ...... حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم صبح وشام کے وقت یہ کلمات پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے،

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَاَھْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ فَوْقِیْ وَمِنْ تَحْتِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظَمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عفو ودرگذر اور عافیت کا سوال کرتا ہوں اے اللہ! میں تجھ سے اپنے دین ودنیا اور اہل ومال میں عفو وعافیت مانگتا ہوں اے اللہ! میری پردہ پوشی فرما اور مجھے ڈر اور خوف سے امن عطا فرما، اے اللہ! میرے آگے، پیچھے، دائیں، بائیں اوپر اور نیچے سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے نیچے سے دھوکہ دیا جائے۔''

حضرتِ سیدنا وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نیچے سے دھوکہ دیا جانے سے مراد خسف یعنی زمین میں دھنسنا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب یدعو بہ الرجل اذا اصبح واذا امسی، رقم ۳۸۷۱، ج۴، ص۲۸۵)

(۱۲۹۸) ...... حضرت سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے صبح وشام سو سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ پڑھا تو وہ سو حج کرنے والے کی طرح ہے اور جس نے صبح شام سو سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا وہ راہ خدا عزوجل میں مجاہدین کو سو گھوڑے دینے والے کی طرح ہے یا فرمایا کہ سو مرتبہ جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جس نے صبح وشام سو سو مرتبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ پڑھا وہ اولادِ اسماعیل علیہ السلام سے سو غلام آزاد کرنے والے کی طرح ہے اور جس نے صبح شام سو سو مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہا تو اس دن اس سے زیادہ عمل کرنے والا کوئی نہ ہوگا مگر جو اسکی مثل کہے یا اس سے زیادہ مرتبہ کہے۔'' (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۶۳، رقم ۳۴۸۲، ج۵، ص۲۸۸)

ایک روایت میں ہے کہ جس نے سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا تو وہ سو قربانیاں کرنے والے سے افضل ہے اور جس نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہا تو وہ راہِ خدا عزوجل میں سو گھوڑے دینے والے سے افضل ہے اور جس نے سورج کے طلوع وغروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ اَللّٰـهُ

اَکْبَرُ کہا تو یہ سو غلام آزاد کرنے سے افضل ہے اور جس نے سورج کے طلوع اور غروب ہونے سے پہلے سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہا تو قیامت کے دن اس سے افضل عمل لیکر آنے والا کوئی نہ ہوگا مگر جو اس کے مثل کہے یا زیادہ مرتبہ کہے۔''

(۱۲۹۹)...... حضرت سیدنا حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں وہ حدیث پاک نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے کئی مرتبہ سنی ہے۔'' میں نے کہا، ''ضرور سنائیے۔'' فرمایا، ''جس نے صبح وشام یہ کہا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنْتَ تَهْدِیْنِیْ وَاَنْتَ تُطْعِمُنِیْ وَاَنْتَ تَسْقِیْنِیْ وَاَنْتَ تُمِیْتُنِیْ وَاَنْتَ تُحْیِیْنِیْ ترجمہ: اے اللہ! تونے مجھے پیدا کیا اور تونے مجھے ہدایت دی اور تو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور مجھے زندگی اور موت دینے والا ہے۔ تو وہ اللہ عزوجل سے جو کچھ مانگے گا اللہ عزوجل اسے عطا فرمائے گا۔'' جب میں حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے کہا، ''کیا میں تمہیں وہ حدیث پاک نہ سناؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرتِ سیدنا ابوبکر اور حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہما سے کئی مرتبہ سنی ہے۔'' تو انہوں نے کہا، ''ضرور سنائیے۔'' تو میں نے انہیں یہی حدیث پاک سنائی تو حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ''میرے ماں باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! یہ وہ کلمات ہیں جو اللہ عزوجل نے حضرتِ سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے اور موسیٰ علیہ السلام روزانہ انکے وسیلے سے سات مرتبہ دعا کیا کرتے تھے، وہ اللہ عزوجل سے جو بھی مانگتے اللہ عزوجل انہیں عطا فرمادیا کرتا تھا۔''

(طبرانی اوسط، رقم ۱۰۲۸، ج۱، ص۲۹۱)

(۱۳۰۰)...... حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے '' مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ '' کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''مجھ سے آج تک کسی نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا، اسکی تفسیر یہ ہے، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْاَوَّلِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ بِیَدِهِ الْخَیْرُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ پاک ہے اور میں اس کی حمد کے وسیلہ سے اللہ سے بخشش چاہتا ہوں نیکی کی توفیق اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہے وہ اوّل ہے ظاہر ہے باطن ہے تمام بھلائیاں اسی کے دستِ قدرت میں ہیں وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔'' اے عثمان! جو اسے صبح میں دس مرتبہ پڑھے گا اللہ عزوجل اسے چھ خصلتیں عطا فرمائے گا، پہلی: یہ کہ

اسے شیطان اور اسکے لشکر سے بچائے گا، دوسری: یہ کہ اسے جنت میں ایک قنطار (۱) عطا فرمائے گا، تیسری: یہ کہ جنت میں اسکا درجہ بلند فرمائے گا، چوتھی: یہ کہ حورعین سے اسکا نکاح کرائے گا، پانچویں: یہ کہ اسے قرآن، تورات اور انجیل پڑھنے والے کا ثواب عطا فرمائے گا، چھٹی: یہ کہ اے عثمان! وہ ایسے حاجی اور معتمر (یعنی عمرہ کرنے والے) کی طرح ہے جسکا حج وعمرہ اللہ عزوجل نے قبول فرمالیا ہے اور اگر اسکا اس دن انتقال ہوگیا تو اس پر شہداء کی مہر لگادی جائے گی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، رقم ۱۷۰۰۰، ج۱۰، ص۱۱۵)

(۱۳۰۱) ...... حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جناب صادق وامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جس نے صبح وشام مجھ پر دس دس مرتبہ درود پڑھا قیامت کے دن اسے میری شفاعت حاصل ہوگی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب یقول اذا اصبح امسی، رقم ۱۷۰۲۲، ج۱۰، ص۱۶۳)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالی علی محمد

===
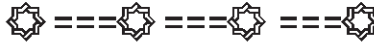
(۱)..... قنطار کا معنی بہت مال، بعض نے فرمایا کہ بارہ ہزار اشرفیاں قنطار ہیں، بعض نے فرمایا کہ بیل کی کھال بھر سونا، بعض کے نزدیک ستر ہزار دینار، حق یہ ہے کہ اس کی حد مقرر نہیں یہاں بے شمار ثواب والے مراد ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں کہ قنطار بارہ ہزار اوقیہ ہیں جن کا ایک اوقیہ زمین وآسمان سے بڑھ کر ہے۔ (مراۃ المناجیح، ج۲، ص۲۴۲ ملخصاً)

سوتے وقت بستر پر پہنچ کر پڑھے جانے والے وظائف کا ثواب

(۱۳۰۲)...... حضرت سیدنا شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جومسلمان بستر پر جاتے وقت کتاب اللہ عزوجل سے کوئی ایک سورت پڑھتا ہے اللہ عزوجل ایک فرشتہ اسکی حفاظت کے لئے بھیجتا ہے جو اسکے بیدار ہونے تک مُوذی اشیاء سے اسکی حفاظت کرتا رہتا ہے چاہے وہ جب بھی بیدار ہو۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث مسند اوس، رقم ۱۷۱۳۲، ج۶،ص۷۹)

(۱۳۰۳)...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب تم اپنا پہلو بستر پر رکھ کر سورہ فاتحہ اور قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ پڑھ لوگے تو موت کے علاوہ ہر چیز سے امان میں آجاؤ گے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب یقول اذا آوی الی فراشہ واذا، رقم ۱۷۰۳۰، ج۱۰، ص۱۶۵)

(۱۳۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے مجھے رمضان کے صدقات کی حفاظت پر مقرر فرمایا تو ایک شخص اس میں سے مٹھیاں بھر کر لے جانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ ''میں ضرور تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جاؤں گا۔'' اس نے کہا کہ ''میں محتاج ہوں میرے ساتھ میرے اہل وعیال ہیں اور مجھ پر قرض بھی ہے لہٰذا! مجھے اس کی سخت حاجت ہے۔'' تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔

صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''اے ابوہریرہ! تمہارے رات والے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے واقعہ بیان کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے وہ پھر آئے گا۔'' تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی وجہ سے یقین کر لیا کہ وہ ضرور آئے گا۔ پھر میں اس کی ٹوہ میں لگ گیا وہ آیا اور اس گندم میں سے مٹھیاں بھرنے لگا، میں نے اسے پکڑ لیا۔ پھر ماقبل کی مثل روایت بیان کی یہاں تک کہ فرمایا: میں نے اس سے کہا کہ ''میں ضرور تجھے بارگاہِ رسالت میں پیش کروں گا تو تیسری مرتبہ کہہ رہا ہے کہ نہیں آؤں گا مگر پھر آجاتا ہے۔'' تو اس نے کہا، ''مجھے چھوڑ دو میں تمہیں کچھ کلمات بتاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ عزوجل تمہیں نفع دے گا۔'' میں نے پوچھا، ''وہ کلمات کیا ہیں؟'' اس نے کہا، ''جب تم اپنے بستر پر آیا کرو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو، اللہ عزوجل کی طرف سے تمہارے لئے ایک محافظ مقرر کر دیا جائے گا اور شیطان صبح تک تمہارے قریب نہ آئے گا۔'' میں نے اسے چھوڑ دیا۔

صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، ''تمہارے رات کے قیدی نے کیا کیا؟'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اس نے کہا کہ اگر میں اسے چھوڑ دوں تو وہ مجھے کچھ ایسے کلمات بتائے گا کہ جن کے سبب اللہ عزوجل مجھے نفع دے گا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "وہ کون سے کلمات ہیں؟" میں نے عرض کیا، "اس نے مجھے بتایا کہ جب تم اپنے بستر پر آ ؤ تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو اللہ عزوجل کی طرف سے تمہارے لئے ایک محافظ مقرر کردیا جائے گا اور صبح تک شیطان تمہارے پاس نہ آئے گا۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "وہ ہے تو بڑا جھوٹا مگر اس نے تم سے سچ کہا ہے۔" پھر فرمایا، "اے ابوہریرہ! کیا تم جانتے ہو کہ تین دن سے تمہارا مخاطب کون تھا؟" میں نے عرض کیا، "نہیں۔" ارشاد فرمایا، "وہ شیطان تھا۔"

(صحیح بخاری، کتاب الوکالہ، باب اذا وکل رجلا...الخ، رقم ۲۳۱۱، ج ۲، ص ۸۲)

(۱۳۰۵)...... حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم مسبِّحات پڑھا کرتے تھے اور فرمایا کرتے کہ ان میں ایک ایسی آیت ہے جو ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔"

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب مایقول عند النوم، رقم ۵۰۵۷، ج ۴، ص ۴۰۸)

وضاحت:

معاویہ بن صالح کہتے ہیں کہ "بعض اہل علم کے نزدیک مسبحات چھ سورتیں ہیں سورہ حدید، سورہ حشر، سورہ حواریین (یعنی سورہ صف)، سورہ جمعہ، سورہ تغابن اور سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی (یعنی سورۂ اعلی)۔"

(۱۳۰۶)...... حضرت سیدنا نوفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، "قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ پوری پڑھ کر سویا کرو کیونکہ یہ شرک سے براءت ہے۔"

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب مایقول عند النوم، رقم ۵۰۵۵، ج ۴، ص ۴۰۷)

(۱۳۰۷)...... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، "جو اپنے بستر پر سونے کا ارادہ کرے پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھے اللہ رب العزت قیامت کے دن اس سے فرمائے گا کہ "اے میرے بندے! دائیں طرف سے جنت میں داخل ہوجا۔"

(جامع الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص، رقم ۲۹۰۷، ج ۴، ص ۴۱۱)
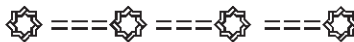
بستر پر آکر پڑھے جانے والے وظائف کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے،

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ (پ۴، آل عمران:۱۹۱)

ترجمہ کنزالایمان: جو اللہ کی یاد کرتے ہیں کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے۔''

(۱۳۰۸)...... حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا،''جب آدمی بستر پر آتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اسکے پاس آجاتے ہیں۔فرشتہ کہتا ہے کہ''اپنے دن کا اختتام کسی اچھے عمل پر کرو۔'' اور شیطان کہتا ہے کہ''اپنے دن کا اختتام کسی برے عمل پر کرو۔'' تو اگر وہ اللہ عزوجل کا ذکر کر کے سوتا ہے تو فرشتہ رات بھر اس کی حفاظت کرتا رہتا ہے پھر جب وہ بیدار ہوتا ہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ''اپنے دن کا آغاز اچھے عمل سے کرو۔'' جبکہ شیطان کہتا ہے کہ''اپنے دن کا آغاز کسی برے عمل سے کرو۔'' تو اگر وہ بندہ یہ پڑھ لے اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ نَفْسِیْ وَلَمْ یُمِتْھَا فِیْ مَنَامِھَا، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَئِنْ زَالَتَا اِنْ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ م بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا، اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے میری جان مجھے لوٹا دی اور اِسے نیند کی حالت میں موت نہ دی، تمام خوبیاں اس اللہ عزوجل کے لئے ہیں جو روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو کہ جنبش نہ کریں اگر وہ ہٹ جائیں تو انہیں کون روکے اللہ کے سوا بے شک وہ حلم والا بخشنے والا ہے، تمام خوبیاں اس اللہ کے شایاں ہیں جو روکے ہوئے ہے آسمان کو کہ زمین پر نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے، تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں جو مردوں کو جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے'' اور پھر بستر سے گر کر اسکا انتقال ہو جائے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، باب الترغیب فی کلمات ...الخ، رقم ۹، ج۱، ص۲۳۵)

(۱۳۰۹)...... حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا،''جو باوضو اپنے بستر پر آئے پھر اللہ عزوجل کا ذکر کرے یہاں تک کہ اس پر غنودگی چھا جائے تو رات کی جس گھڑی میں وہ اللہ عزوجل سے دنیا وآخرت کی جو بھلائی مانگے گا اللہ عزوجل اسے وہ بھلائی عطا فرما دے گا۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۰۱) رقم ۳۵۳۷، ج۵، ص۳۱۱)

(۱۳۱۰)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیِّدُ الْمُبلِّغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''دو خصلتیں ایسی ہیں جو مسلمان ان پر ہمیشگی اختیار کرے گا جنت میں داخل ہوگا اور دونوں بہت ہی آسان ہیں جبکہ ان پر عمل کرنے والے نہایت قلیل ہیں ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ دس دس مرتبہ کہے یہ زبان پر ڈیڑھ سو ہیں اور میزان میں پندرہ سو ہیں اور جب وہ اپنے بستر پر جائے تو سُبْحَانَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس تینتیس مرتبہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس مرتبہ پڑھ لے یہ زبان پر سو اور میزان میں ایک ہزار ہیں میں نے کئی مرتبہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات اپنی انگلیوں پر شمار کرتے دیکھا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ آسان عمل کرنے والے قلیل (کم) کیوں ہیں؟'' فرمایا، ''تم میں سے کسی کے پاس شیطان اسکے بستر پر آتا ہے اور یہ کلمات پڑھنے سے پہلے اس کو سلا دیتا ہے اور اس کی نماز میں آتا ہے اور یہ کلمات پڑھنے سے پہلے اسے کوئی حاجت یاد دلا دیتا ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، رقم ۵، ج۱، ص۲۳۳)

(۱۳۱۱)...... حضرت سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب تم میں کوئی اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ کلمات کہے گا اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ لَا مَلْجَاءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ اُوْمِنُ بِکِتَابِکَ وَرَسُوْلِکَ ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری جانب متوجہ ہوا اور اپنی پیٹھ تیرے حضور جھکا دی اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا تیرے سوا کوئی جائے پناہ نہیں میں ایمان لایا تیری کتاب اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر۔'' اگر اس کا اس رات میں انتقال ہوگیا تو جنت میں داخل ہوگا۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعا...الخ رقم ۳۴۰۶، ج۵، ص۲۵۴)

(۱۳۱۲)...... حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب تم اپنے بستر پر آؤ تو نماز کی طرح وضو کرلیا کرو پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ کر یہ دعا پڑھ لو اَللّٰھُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ وَاَلْجَئْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ لَامَلْجَأَ وَلَامَنْجَاءَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں نے اپنی زندگی تیرے حوالے کی اور اپنا رخ تیری جانب پھیر دیا اور معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور اپنی پیٹھ تیرے انعامات میں رغبت اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہوئے تیرے حضور جھکا دی نجات اور تیرے مقابلے میں سہارا تیرا ہی ہے میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے مبعوث کردہ نبی پر ایمان لایا۔'' تو اگر تمہارا اس رات انتقال ہوگیا تو تم فطرت پر مرو گے اور جب تم

صبح کرو گے تو بھلائی کے ساتھ کرو گے اور ان کلمات کو اپنا آخری ورد بنالو (یعنی سونے سے پہلے پڑھ لیا کرو اور اسکے بعد کوئی گفتگو کئے بغیر سو جایا کرو)۔"

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں یہ کلمات دہرائے اور جب اٰمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ پر پہنچا تو "وَبِنَبِیِّکَ" کی جگہ "وَ رَسُوْلِکَ" کہہ دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا، "ایسے نہیں! بلکہ بِنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ کہو۔" (الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، باب الترغیب فی کلمات...الخ، رقم ۱، ج۱، ص ۲۳۲)

(۱۳۱۳) ...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، "جس نے بستر پر آتے وقت یہ کلمات پڑھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے نیکی کی توفیق اور گناہوں سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے اللہ پاک ہے اور اللہ کے لئے تمام خوبیاں ہیں اور اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔" اسکے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔"

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الزینۃ والتطییب، باب آداب النوم، رقم ۵۵۰۳، ج۷، ص۴۲۳)

ایک روایت میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہنے کا ذکر ہے اور آخر کے الفاظ یوں ہیں کہ "اسکے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔" (الترغیب والترہیب، کتاب النوافل، باب الترغیب فی کلمات ...الخ، رقم ۷، ج۱، ص ۲۳۴)

(۱۳۱٤) ...... حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، "جو اپنے بستر پر آتے وقت تین مرتبہ یہ پڑھ لے اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ ترجمہ: میں اس اللہ عزوجل سے بخشش چاہتا ہوں جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قیوم ہے اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔" اسکے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، اگرچہ درختوں کے پتوں کے برابر ہوں، اگرچہ ٹیلوں کی ریت کے ذرات کے برابر ہوں، اگرچہ دنیا کے ایام کے برابر ہوں۔" (ترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۷) رقم ۳۴۰۸، ج۵، ص۲۵۵)

بیدار ہوکر پڑھی جانے والی دعا

(۱۳۱۵) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ ربُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا، ''جب اللہ عزوجل بندے کی روح رات کواسے واپس لوٹادے پھروہ بندہ اللہ عزوجل کی تسبیح اور بزرگی بیان کرے اوراس سے استغفار کرے پھراس سے دعامانگے تو اللہ عزوجل اسے ضرور قبول فرماتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب النوافل، باب الترغیب فی کلمات ...الخ، رقم ۶، ج ۱، ص ۲۳۸)

(۱۳۱۶) ...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے نیند سے بیدار ہوکر کہا'' لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اوراسی کی خوبیاں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اللہ پاک ہے اور اللہ خوبیوں والا ہے اور اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں، اور اللہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی توفیق اور نیکی کی قوت اللہ عزوجل ہی کی طرف سے حاصل ہوتی ہے۔'' پھر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہایا کوئی دعا مانگی تو اسے قبول کرلیا جائے گا، پھر اگر وضو کیا اور نماز پڑھی تو اس کی نماز قبول کرلی جائے گی۔''

(بخاری، کتاب التہجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، رقم ۱۱۵۴، ج ۱، ص ۳۹۱)

(۱۳۱۷) ...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے نیند سے بیدار ہوتے وقت دس بار بِسْمِ اللّٰہِ، دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اوردس بار آمَنْتُ بِاللّٰہِ وَکَفَرْتُ بِالطَّاغُوْت (یعنی: اللہ عزوجل کے نام سے شروع، اللہ عزوجل پاک ہے، میں اللہ عزوجل پر ایمان رکھتا اور شیطان کا انکار کرتا ہوں) پڑھا تو ہر اس گناہ سے بچالیا جائے گا جس کا اسے خوف ہو اور کوئی گناہ اس تک نہ پہنچ سکے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب اذا تعار من اللیل، رقم ۱۸۰۶۰، ج ۱۰، ص ۱۸۴)

(۱۳۱۸) ...... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب رات میں تہجد کے لئے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے ''اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ مَلِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ

الْحَقُّ وَلِقَاؤُکَ حَقٌّ وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِیُّوْنَ حَقٌّ وَّمُحَمَّدٌ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ) حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَلَکَ آمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ ترجمہ: اے اللہ! اے ہمارے رب! تیرے لئے ہی تمام خوبیاں ہیں تو زمین وآسمان اوران کے درمیان کی مخلوق کوقائم رکھنے والا ہے اور تیرے لئے ہی تمام تعریفیں ہیں تو زمین وآسمان اوران کے درمیان کی مخلوق کا نور ہے اور تیرے لئے تمام ستائشیں ہیں تو ہی زمین وآسمان اوران کے درمیان کی مخلوق کا بادشاہ ہے اور تیرے لئے ہی تمام مدحتیں ہیں کہ تو حق ہے اور تیرا فرمان حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور جنت حق ہے اور جہنم حق ہے اور انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام حق ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حق ہیں اور قیامت حق ہے اے اللہ! میں نے تیرے حضور گردن رکھی اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری بارگاہ میں تائب ہوا اور تجھ ہی سے انصاف چاہا اور تجھے ہی حکم مانا لہذا میری ان باتوں کو جو ہو چکیں یا ہوں ہوئیں یا بعد میں ہوں گی اور جو میں نے چھپ کر کیا اور جن کو میں نے اعلانیہ کیا، تو ہی آگے بڑھانے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔'' (بخاری، کتاب التہجد، باب التہجد باللیل، رقم ۱۱۲۰، ج۱، ص۳۸۱)

✡ === ✡ === ✡ === ✡
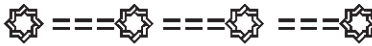
گھر سے مسجدوغیرہ کی طرف جاتے ہوئے پڑھی جانے والی دعا کا ثواب

(۱۳۱۹) ...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جب آدمی گھر سے نکلتے وقت بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ ''یہ تیرے لئے کافی ہے تجھے ہدایت دی گئی اور تیری کفایت کی گئی تو بچ گیا۔'' اور شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فیما یقول اذا خرج...الخ، رقم ۱، ج ۲، ص ۳۰۴)

ایک روایت میں ہے کہ اس وقت اس سے کہا جاتا ہے کہ ''تو ہدایت پا گیا اور تجھے ہدایت دے دی گئی اور کفایت پا گیا۔'' تو شیطان اس سے دور ہو جاتا ہے۔ اس شیطان سے دوسرا شیطان کہتا ہے کہ ''تو اُس شخص کا اب کچھ نہیں کرسکتا جسے کفایت کی گئی اور جو ہدایت پا گیا اور بچا لیا گیا۔'' (سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج من بیتہ، رقم ۵۰۹۵، ج ۴، ص ۴۲۰)

(۱۳۲۰) ...... حضرت سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جو مسلمان گھر سے سفر یا کسی اور ارادے سے نکلے پھر یہ دعا پڑھے اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ اِعْتَصَمْتُ بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ: میں اللہ پر ایمان لایا، میں نے اللہ کے سہارے کو مضبوطی سے تھاما، اللہ پر بھروسہ کیا کہ نیکی کی توفیق اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ عزوجل ہی کی طرف سے ہے۔'' تو وہ اپنے اس ارادے میں بھلائی پائے گا۔'' (مسند امام احمد، مسند عثمان بن عفان، رقم ۴۷۱، ج ۱، ص ۱۴۴)

(۱۳۲۱) ...... حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جو اپنے گھر سے نماز کے لئے نکلتے ہوئے یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ وَبِحَقِّ مَمْشَایَ هٰذَا فَاِنِّیْ لَمْ اَخْرُجْ اَشَرًا وَلَا بَطَرًا وَلَا رِیَاءً وَّلَا سُمْعَةً وَّخَرَجْتُ اِتِّقَاءَ سَخَطِكَ وَابْتِغَاءَ مَرْضَاتِكَ اَسْئَلُكَ اَنْ تُعِیْذَنِیْ مِنَ النَّارِ وَاَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سائلین کے اس حق کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو تیرے ذمہ کرم پر ہے اور اپنے اس چلنے کے حق کے وسیلہ سے مانگتا ہوں کیونکہ میں تکبر کرنے، اترانے اور دکھاوے کے لئے نہیں نکلا بلکہ تیری ناراضگی سے بچنے اور تیری رضا چاہنے کے لئے نکلا ہوں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے جہنم سے پناہ دیدے اور میرے گناہ بخش دے کیونکہ گناہ تو ہی مٹاتا ہے۔'' تو اللہ عزوجل اس پر نظر رحمت فرماتا ہے اور ستر ہزار فرشتے اسکے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔''

(ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب المشی الی الصلاۃ، رقم ۷۷۸، ج ۱، ص ۴۲۸)
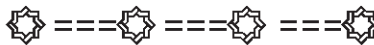
مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھے جانے والے کلمات کا ثواب

(۱۳۲۲)...... حضرت سیدنا حَیْوَہ بن شُرَیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عقبہ بن مسلم رضی اللہ عنہ سے ملا تو میں نے ان سے پوچھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم جب بھی مسجد میں داخل ہوتے تو یہ کلمات پڑھا کرتے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْھِہِ الْکَرِیْمِ وَسُلْطَانِہِ الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔'' تو انہوں نے پوچھا''بس اتنا ہی؟'' میں نے کہا''ہاں۔'' فرمایا''جب بندہ یہ کلمات پڑھ لیتا ہے تو شیطان کہتا ہے یہ سارا دن مجھ سے محفوظ ہوگیا۔'' (ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب فیما یقول الرجل عند دخولہ المسجد، رقم ۴۶۶، ج۱، ص۱۹۹)

نماز میں وسوسہ آنے پر پڑھے جانے والے کلمات کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ (پ۹، الاعراف:۲۰۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور اے سننے والے اگر شیطان تجھے کوئی کونچادے (کسی برے کام پر اکسائے) تو اللہ کی پناہ مانگ بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔''

(۱۳۲۳)...... حضرت سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! شیطان میرے اور میری نماز کے درمیان حائل ہوجاتا ہے اور میری قراءت کو مجھ پر مشتبہ کردیتا ہے۔'' تو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''یہ وہ شیطان ہے جسے''خِنْزَب'' کہا جاتا ہے جب تم اسے محسوس کروتو اس سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگو اور اپنے بائیں طرف تین مرتبہ تھوک دو[1]۔'' آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ''جب میں نے ایسے کیا تو اللہ عزوجل نے شیطان کو مجھ سے دور فرمادیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب السلام، باب التعوذ من شیطان الوسوسۃ فی الصلوۃ، رقم ۲۲۰۳، ج۱، ص۱۲۰۹)

---
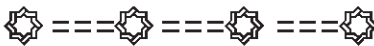
[1] ......نماز شروع کرتے وقت تکبیر تحریمہ سے قبل تجربہ ہے کہ جو تکبیر تحریمہ سے پہلے اس طرح تھتکار کر لاحول شریف پڑھ لے پھر تحریمہ کرے دورانِ نماز میں نگاہ کی حفاظت کرے کہ قیام میں سجدہ گاہ رکوع میں پشتِ قدم سجدے میں ناک کے بانسے جلسہ اور قعدہ میں گود میں رکھے تو انشاء اللہ نماز میں حضور نصیب ہوگا۔ (مراۃ المناجیح،۱/۸۹)

فرض نماز کے بعد کے اذکار کا ثواب

(۱۳۲۴) ...... حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اسے موت کے علاوہ جنت میں داخلہ سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔'' ایک روایت میں قُلْ ھُوَاللہُ اَحَدٌ پڑھنے کا بھی ذکر ہے۔ (طبرانی کبیر، رقم ۷۵۳۲، ج ۸، ص ۱۱۴)

(۱۳۲۵) ...... حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ سلم نے فرمایا، ''جس نے فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی وہ بندہ اگلی نماز تک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الاذکار عقب الصلوۃ، رقم ۱۶۹۲۴، ج ۱۰، ص ۱۲۸)

(۱۳۲۶) ...... حضرت سیدنا کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''فرض نماز کے بعد پڑھے جانے والے کچھ کلمات ایسے ہیں جن کو ہر نماز کے بعد پڑھنے والا محروم نہیں ہوتا سُبْحَا نَ اللہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس مرتبہ اَللہُ اَکْبَرُ چونتیس مرتبہ۔''

(مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ، رقم ۵۹۶، ج ۱، ص ۳۰۱)

(۱۳۲۷) ...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مہاجرین فقراء شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، ''مالدار لوگ بلند درجات اور باقی رہنے والی نعمتیں لے گئے۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''وہ کیسے؟'' عرض کیا، ''وہ ہماری طرح نماز پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور صدقہ کرتے ہیں، ہم صدقہ نہیں کر سکتے اور وہ غلام آزاد کرتے ہیں جبکہ ہم غلام آزاد نہیں کر سکتے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جس کے ذریعے تم اگلوں اور پچھلوں پر سبقت لے جاؤ اور تم سے افضل کوئی نہ ہو سکے مگر جو تمہاری مثل کرے۔'' عرض کیا، ''یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرور سکھایئے۔'' فرمایا، ''ہر نماز کے بعد سُبْحَا نَ اللہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللہُ اَکْبَرُ تینتیس مرتبہ پڑھ لیا کرو۔''

حضرتِ سیدنا ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''پھر فقراء مہاجرین دوبارہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ''ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی وہ سن لیا ہے جو ہم کرتے ہیں تو وہ بھی اسی کی مثل کرنے لگے ہیں

۔''تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذَالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ.

حضرتِ سیدنا سمی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ ''میں نے اپنے بعض گھر والوں کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے کہا کہ تمہیں وہم ہو گیا ہے حدیث میں سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس تینتیس مرتبہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ چونتیس مرتبہ پڑھنے کا ارشاد ہے۔ پھر میں حضرتِ سیدنا ابو صالح رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں یہ بات بتائی تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے لگے یہاں تک کہ تینوں اوراد کو تینتیس، تینتیس مرتبہ پڑھا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی آیات ...الخ، رقم ۲ ج ۲ ص ۲۹۶)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''جس نے ہر نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تینتیس، مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ تینتیس مرتبہ کہا تو یہ ننانوے ہیں پھر سو کا عدد پورا کرنے کے لیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ کہا تو اسکے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (مسلم، کتاب المساجد باب استحباب الذکر بعد الصلوٰۃ، رقم ۵۹۷، ج ۱ ص ۳۰۱)

(۱۳۲۸) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''دو خصلتیں ایسی ہیں جو بندہ ان پر ہمیشگی اختیار کرے گا جنت میں داخل ہوگا، یہ دونوں کام ہیں تو بہت آسان مگر ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔ تم میں سے کوئی ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، دس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور دس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لیا کرے تو یہ زبان پر ڈیڑھ سو ہیں جبکہ میزان میں پندرہ سو ہیں۔ پھر جب وہ اپنے بستر کی طرف آئے تو تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے، یہ زبان پر تو سو ہیں جبکہ میزان میں ایک ہزار ہیں۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کون ہے جو ایک دن اور رات میں اڑھائی ہزار گناہ کرے[1]؟'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ! بندہ ان دو خصلتوں کی پابندی کیوں نہیں کر پائے گا؟'' فرمایا ''تم میں سے کوئی شخص نماز میں ہوتا ہے تو شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ ''یہ بات یاد کر، وہ بات یاد کر'' اور جب وہ سونے لگتا ہے تو اسے یہ کلمات پڑھنے سے پہلے ہی سلا دیتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب مایقال بعد التسلیم، رقم ۹۲۶، ج ۱ ص ۴۹۷)

(۱۳۲۹) ...... حضرتِ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار،

---

[1] ...... شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی اس کے تحت فرماتے ہیں: ان کلمات کا ثواب پچیس سو گناہوں کو بھی مٹا سکتا ہے اور دن رات میں پچیس سو گناہ کون کر سکتا ہے؟ لہٰذا جتنے گناہ ہوں گے وہ بخشے جائیں گے اور بقیہ ثواب سے درجات بلند ہوں گے۔ (اشعۃ اللمعات مترجم، ۲/۵۷۵)

دوعالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے نماز کے بعد یہ کہا'' سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ترجمہ: پاک ہے عظمت والا رب اور اسی کی تعریف ہے اور اسی کی عطا سے نیکی کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت (ملتی) ہے۔'' تو وہ مغفرت یافتہ ہو کر اٹھے گا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۵۱۲۴، ج ۵ ص ۲۱۱)

(۱۳۳۰)...... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھا سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝ (پ۲۳، الصفت: ۱۸۰ تا ۱۸۲)

ترجمۂ کنزالایمان: پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہاں کا رب ہے۔'' تو اس نے اجر میں سے ایک پورا جریب (ایک پیمانے کا نام) تول لیا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی الاذکار... الخ، رقم ۱۶۹۲۶، ج ۱۰ ص ۱۲۹)

(۱۳۳۱)...... حضرت سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے نماز کے بعد یہ پڑھا ''اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا طلب گار ہوں اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔'' اسکی مغفرت کردی جائے گی اگرچہ وہ جہاد سے فرار ہوا ہو۔''

(المعجم الاوسط، رقم ۳۸۷۷، ج ۵ ص ۳۹۸)

(۱۳۳۲)...... حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جس نے ہر فرض نماز کے بعد یہ دعائیں مانگیں قیامت کے دن میری شفاعت اسکے لئے حلال ہوگی اَللّٰھُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْ فِی الْمُصْطَفِیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْعَالِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَہٗ ترجمہ: اے اللہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور اپنے پسندیدہ بندوں کے دلوں میں انکی محبت ڈال دے اور ان کا مرتبہ بلند درجات والوں میں کر اور ان کا گھر مقربین میں بنا۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی آیات... الخ، رقم ۱۱، ج ۲ ص ۳۰۰)
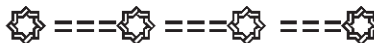
بازار اور مقاماتِ غفلت میں اللہ عزوجل کا ذکر کرنے کا ثواب

(۱۳۳۳) ...... حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے بازار میں داخل ہوکر کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّایَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے تمام خوبیاں ہیں وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے کبھی نہ مرے گا اسی کے ہاتھ میں تمام بھلائیاں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔'' اللہ عزوجل اسکے لئے دس لاکھ نیکیاں لکھے گا اور اسکے دس لاکھ گناہ مٹا دے گا اور اسکے دس لاکھ درجات بلند فرمائے گا۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا دخل السوق، رقم ۳۴۳۹، ج ۵، ص ۲۷۰)

(۱۳۳۴) ...... اسی روایت کو حاکم نے بھی حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور فرمایا، ''کہ اسکی سند صحیح ہے۔''

(المستدرک، کتاب الدعاء...الخ، باب دعاء دخول السوق، رقم ۲۰۱۹، ج ۲، ص ۲۳۱)

(۱۳۳۵) ...... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''غافل لوگوں کے درمیان اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا شکست خوردہ لوگوں کے درمیان صبر کرنے والے کی طرح ہے۔''

(مجمع البحرین، کتاب الاذکار، باب الذکر عند اہل الغفلۃ، رقم ۴۵۲۲، ج ۴، ص ۱۹۳)

(۱۳۳۶) ...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''غافلین کے درمیان اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا شکست خوردہ لوگوں میں دشمن سے جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور غافل لوگوں کے درمیان اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والا اندھیری کوٹھڑی میں روشن چراغ کی طرح ہے اور غافل لوگوں کے درمیان ذکر اللہ عزوجل کرنے والے کو اللہ عزوجل زندگی میں ہی جنت میں اسکا ٹھکانہ دکھا دے گا اور غافل لوگوں کے درمیان ذکر اللہ عزوجل کرنے والے کے، بنی آدم اور جانوروں کی تعداد کے برابر گناہوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب البیوع وغیرھا، باب الترغیب فی ذکر اللہ...الخ، رقم ۴، ج ۲، ص ۳۳۷)

ایک روایت میں ہے کہ ''غافل لوگوں کے درمیان اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے پر اللہ عزوجل ایسی نظر رحمت فرمائے گا جس کے بعد اسے پھر عذاب نہ دے گا اور بازار میں اللہ عزوجل کا ذکر کرنے والے کو ہر بال کے بدلے قیامت کے دن ایک نور

عطا کیا جائے گا۔'' (شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ...الخ، رقم ۵۶۷، ج۱، ص۴۱۲)

(۱۳۳۷)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو کسی ایسی مجلس میں بیٹھا جس میں اس نے کثرت سے فضول کلام کیا پھر اپنی جگہ سے اُٹھنے سے پہلے کہا: سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور تیرے ہی لئے سب خوبیاں ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔'' تو اسکے اس مجلس کے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا قام من مجلسہ، رقم ۳۴۴۴، ج۵، ص۲۷۳)

(۱۳۳۸)...... حضرت سیدنا جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ذکر کی مجلس میں کہا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ ترجمہ: اللہ پاک ہے اور سب خوبیاں اسی کی ہیں، اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام خوبیاں تیرے ہی لئے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔'' تو یہ اس مُہر کی طرح ہے جو اس پر لگادی گئی ہو اور جس نے اسے کلامِ فضول کی مجلس میں کہا تو اس کے لئے کَفّارہ ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۵۸۶، ج۲، ص۱۳۸)

(۱۳۳۹)...... حضرت سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحب جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو انہیں (یعنی اوپر مذکور کلمات کو) کسی اچھی یا بری مجلس سے اٹھتے وقت تین مرتبہ پڑھے گا تو یہ کلمات اس کے لیے کفارہ ہوجائیں گے اور جو اسے خیر یا ذکر کی مجلس میں پڑھے گا تو ان پر حفاظت کی ایسی مہر لگادی جائے گی جیسے انگوٹھی سے کاغذ پر لگائی جاتی ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی کلمات...الخ، رقم ۷، ج۲، ص۲۶۵)

(۱۳۴۰)...... حضرت سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی حیات ظاہری کے آخری ایام میں جب صحابہ کرام علیہم الرضوان آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور آپ وہاں سے اُٹھنے کا ارادہ فرماتے تو یہ کلمات پڑھتے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ عَمِلْتُ سُوْءً اَوْظَلَمْتُ نَفْسِیْ

فَاغْفِرْ لِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ترجمہ: اے اللہ! تو پاک ہے اور تمام خوبیاں تیری ہی ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں میں کوئی برا عمل کروں یا گناہ کے ذریعے اپنی جان پر ظلم کروں تو تو مجھے بخش دینا کیونکہ گناہ تو ہی مٹاتا ہے۔'' ہم نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کلمات آپ نے نئے کہے ہیں'' فرمایا،'' ہاں! میرے پاس جبرئیل امین علیہ السلام آئے اور کہنے لگے،'' یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ مجلس کے کفارے ہیں۔'' (المستدرک، کتاب وذکر باب دعاء کفارۃ المجالس، رقم ۲۰۱۵، ج ۲، ص ۲۲۹)

☆ === ☆ === ☆ === ☆
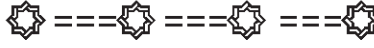
نئے کپڑے پہنتے وقت پڑھے جانے والے کلمات کا ثواب

(۱۳۴۱)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جسے اللہ عزوجل نے کوئی نعمت عطا فرمائی اوراس نے یقین کرلیا کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے تو اللہ عزوجل اسکے شکر ادا کرنے سے پہلے اسکے لئے شکر لکھ دیتا ہے اور بندہ جب کوئی گناہ کرے پھر اس پر نادم ہو تو اللہ عزوجل اسکے استغفار کرنے سے پہلے ہی اسکے لئے مغفرت لکھ دیتا ہے اور بندہ جب ایک یا نصف دینار سے کوئی کپڑا خریدے پھر اسے پہن کر اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے تو اس سے پہلے کہ وہ کپڑا اس کے گھٹنے تک پہنچے اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرما دیتا ہے۔'' (المستدرک، کتاب الدعاء، باب فضیلۃ التحمید والتسبیح والتہلیل، رقم ۱۹۳۷، ج۲، ص۱۹۶)

(۱۳۴۲)...... حضرت سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو کھانا کھانے کے بعد یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ترجمہ: تمام خوبیاں اس اللہ عزوجل کے لئے جس نے مجھے یہ کھلایا اور میری کوشش اور قوت کے بغیر مجھے یہ کھانا عطا فرمایا۔'' اللہ عزوجل اسکے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے اور جو نئے کپڑے پہننے کے بعد ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ ترجمہ: تمام خوبیاں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا اور میری کوشش اور قوت کے بغیر مجھے یہ لباس عطا فرمایا۔'' کہتا ہے تو اسکے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔''

(ابوداود، کتاب اللباس، باب ما یقول اذا لبس ثوبا جدیدا، رقم ۴۰۲۳، ج۴، ص۵۹)

(۱۳۴۳)...... حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہننے کے بعد یہ کہا ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کی ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اپنی زندگی میں زینت حاصل کرتا ہوں۔'' پھر فرمایا کہ ''میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے نئے کپڑے پہننے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیَاتِیْ کہا پھر اپنے پرانے کپڑے صدقہ کر دیئے تو وہ زندگی میں اور موت کے بعد اللہ عزوجل کی حفاظت، مدد اور پردہ پوشی میں ہوگا۔'' (جامع الترمذی، کتاب احادیث شتی، باب (۱۲۱)، رقم ۳۵۷۱، ج۵، ص ۳۲۸)
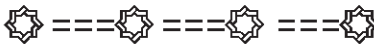
سواری پر سوار ہونے کی دعا کا ثواب

(۱۳۴۴)...... حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھے اپنی سواری پر اپنے ساتھ بٹھایا جب آپ سواری پر سکون سے تشریف فرما ہوگئے تو آپ نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ تین تین مرتبہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ایک مرتبہ کہا اور نیچے ہوکر مسکرائے پھر میری جانب متوجہ ہوکر فرمایا، ''جو شخص اپنی سواری پر سوار ہوتے وقت اسی طرح کرے جیسے میں نے کیا تو اللہ عزوجل اسکی طرف نظرِ رحمت فرمائے گا اور اس سے خوش ہوگا۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ، رقم ۳۰۵۸، ج۱، ص ۷۰۷)

(۱۳۴۵)...... حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شہ سوار سفر کے دوران اللہ عزوجل اور اسکے ذکر میں مشغول ہوتا ہے تو ایک فرشتہ مسلسل اس کے ساتھ شریکِ سفر ہوتا ہے اور جو اس کے برعکس ہوتا ہے اسکا ردیف شیطان ہوتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایقول اذا رکب دابۃ، رقم ۱۷۰۹۶، ج۱۰، ص ۱۸۵)
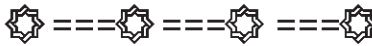
سواری کے اَڑی کرنے پر بسم اللہ پڑھنے کا ثواب

(۱۳۴۶) ...... حضرت سیدنا ابو تَمِیْمَہ ھُجَیْمِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دراز گوش پر نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ردیف تھا تو وہ دراز گوش اَڑی کرنے لگا تو میں نے کہا ''شیطان ہلاک ہو'' تو فرمایا، ایسا نہ کہو کیونکہ جب تم یہ کہو گے کہ ''شیطان ہلاک ہو'' تو وہ خود کو بڑا سمجھنے لگتا ہے اور کہتا ہے کہ ''میں نے اپنی قوت سے اسے گرادیا'' اور اگر تم بسم اللہ کہو گے تو وہ سکڑ کر مکھی جتنا ہو جاتا ہے۔'' (المستدرک، کتاب الادب، باب لاتقولوا...الخ، رقم ۷۸۶۲، ج۵، ص۴۱۵)

(۱۳۴۷) ...... حضرت سیدنا ابو مَلِیْح رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ردیف تھا تو ہمارا اونٹ اَڑی کرنے لگا تو میں نے کہا کہ ''شیطان ہلاک ہو۔'' تو مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''یہ نہ کہو کہ شیطان ہلاک ہو کیونکہ وہ اپنے کو بڑا سمجھنے لگتا ہے یہاں تک کہ وہ گھر جتنا بڑا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے ''ہاں! میری قوت ہے۔'' بلکہ تم بسم اللہ پڑھو اس طرح وہ چھوٹا ہو کر مکھی جتنا ہو جائے گا۔ (المستدرک، کتاب الادب، باب لاتقولوا...الخ، رقم ۷۸۶۳، ج۵، ص۴۱۵)

===
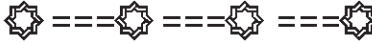
کسی مقام پر پڑاؤ کرتے وقت کی دعا کا ثواب

(۱۳۴۸)...... حضرت سیدتنا خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو کسی مقام پر ٹھہرے پھر یہ کہے ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّمَا خَلَقَ ترجمہ: میں اللہ عزوجل کی مخلوق کے شر سے اس کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں۔'' تو اسکے اس مقام سے کوچ کرنے تک اسے کوئی چیز نقصان نہ پہنچائے گی۔'' (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من سوء القضاء...الخ، رقم ۲۷۰۸، ج۱، ص ۱۴۵۲)

(۱۳۴۹)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حِمص سے نکلا تو بقیعہ کے مقام پر مجھے رات نے آلیا تو میرے پاس زمین کے حشرات آئے۔ میں نے سورۃ الاعراف کی یہ آیت مبارکہ پڑھی ''اِنَّ رَبَّکُمُ اللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ترجمہ کنزالایمان: بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے۔ (پ۸، الاعراف:۵۴) تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اب صبح تک اسکی حفاظت کرو۔ جب صبح ہوئی تو میں اپنی سواری پر سوار ہو گیا۔''
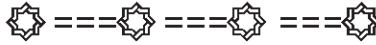
آفت زدہ شخص کودیکھ کر پڑھی جانے والی دعا کا ثواب

(۱۳۵۰)...... حضرت سیدنا عمراور حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت دی جس میں تجھے مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر بڑی فضیلت دی۔'' تو اسے وہ مصیبت نہ پہنچے گی۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذارای الخ، رقم ۳۴۴۳، ج۵، ص۲۷۳)

(۱۳۵۱)...... حضرت سیدنا عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کیا کہ ''جب سے میں مسلمان ہوا ہوں اپنے جسم میں درد محسوس کرتا ہوں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ ''تمہارے جسم میں جہاں درد ہو رہا ہے وہاں اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ ''بسم اللہ'' پڑھنے کے بعد سات مرتبہ یہ پڑھو اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَآاَجِدُ وَمَآاُحَاذِرُ ترجمہ: میں اللہ عزوجل کی عزت اور قدرت کی پناہ چاہتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے میں ڈرتا ہوں۔''

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ''جب میں نے ایسا کیا تو اللہ عزوجل نے میرے اس مرض کو دور فرمادیا تو اب میں ہمیشہ اپنے گھر والوں اور دوسرے لوگوں کو ایسا ہی کرنے کا مشورہ دیتا ہوں۔''

(مسلم، کتاب السلام، باب استحباب وضع یدہ علی موضع الالم، رقم ۲۲۰۲، ج۱، ص۱۲۰۹)

(۱۳۵۲)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، 'جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے) کہتا ہے اللہ عزوجل اسکی تصدیق کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَاَنَا اَكْبَرُ (ترجمہ: میں ہی معبود ہوں اور میں سب سے بڑا ہوں) اور جب وہ بندہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے اور وہ اکیلا ہے۔) کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ (ترجمہ: میں ہی معبود ہوں اور میں اکیلا ہوں) پھر جب بندہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں) کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے میرا بندہ سچ کہتا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا وَحْدِیْ لَاشَرِیْكَ لِیْ (ترجمہ: میں ہی معبود ہوں اکیلا ہوں میرا کوئی شریک نہیں) اور جب بندہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ (ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہی معبود ہے، اسی کی بادشاہی، سب خوبیوں سراہا) کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے لَآاِلٰهَ اِلَّآ اَنَا لِیَ الْمُلْكُ وَلِیَ الْحَمْدُ (ترجمہ: میں ہی معبود ہوں میری ہی بادشاہی ہے اور سب خوبیاں میری ہیں) اور جب وہ لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (ترجمہ: اللہ ہی معبود

ہے نیکی کرنے کی قوت اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے) کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِی (ترجمہ: میں ہی معبود ہوں اور نیکی کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت میری ہی طرف سے ہے)۔

آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو اس دعا کو حالت مرض میں پڑھے پھر مرجائے اسے جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول العبد اذا مرض، رقم ۳۴۴۱، ج ۵، ص ۲۷۱)

(۱۳۵۳)...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اے ابوہریرہ! کیا میں تمہیں ایک سچی بات نہ بتاؤں، جو اسے اپنی بیماری کی ابتداء میں پہلی مرتبہ سوتے وقت پڑھے گا اللہ عزوجل اسے جہنم سے نجات عطا فرمائے گا۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! ضرور بتائیے۔'' فرمایا، ''جب تم صبح کرو تو شام سے پہلے اور شام کرو تو صبح سے پہلے اپنے مرض کی ابتداء میں پہلی مرتبہ سوتے وقت یہ کلمات پڑھو گے تو اللہ عزوجل تمہیں جہنم سے نجات عطا فرمائے گا'' لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَحَیٌّ لَّایَمُوْتُ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُبَارَکًا فِیْہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا کِبْرِیَاءُ رَبِّنَا وَجَلَالُہٗ وَقُدْرَتُہٗ بِکُلِّ مَکَانٍ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَمْرَضْتَنِیْ لِتَقْبِضَ رُوْحِیْ فِیْ مَرَضِیْ ھٰذَا فَاجْعَلْ رُوْحِیْ فِیْ اَرْوَاحِ مَنْ سَبَقَتْ لَہٗ مِنْکَ الْحُسْنٰی وَاَعِذْنِیْ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعَذْتَ اَوْلِیَائَکَ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِنْکَ الْحُسْنٰی ترجمہ: اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جِلاتا اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے، کبھی نہ مرے گا اور اللہ عزوجل پاک ہے جو کہ تمام بندوں اور شہروں کا پروردگار ہے اور اللہ عزوجل کے لئے ہر حال میں پاکیزہ، کثیر اور برکت والی خوبیاں ہیں اللہ عزوجل بہت بڑا ہے ہم اپنے رب عزوجل، اسکے جلال اور قدرت کی ہر جگہ بڑائی بیان کرتے ہیں، اے اللہ عزوجل! تو نے مجھے اس مرض میں میری روح قبض کرنے کے لئے مبتلا فرمایا ہے لہذا میری روح کو ان روحوں میں شامل فرما جن کے لئے تیری طرف سے بھلائی کا فیصلہ ہو چکا ہے اور مجھے اسی طرح جہنم سے پناہ دے جیسے تو نے اپنے ان اولیاء کو پناہ دی جن کے لئے تیری بارگاہ سے پہلے ہی بھلائی کا فیصلہ ہو چکا ہے۔''

پھر اگر تمہارا اس مرض میں انتقال ہو گیا تو تمہارا ٹھکانہ اللہ عزوجل کی رضا اور جنت میں ہوگا اور اگر تم نے بہت سارے گناہ کیے ہوں تو اللہ عزوجل تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی کلمات ...الخ، رقم ۵، ج ۴، ص ۱۶۸)

(۱۳۵۴)...... حضرت سیدنا سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ

الظّٰلِمِیْنَ ۝ ترجمہ کنزالایمان: کوئی معبود نہیں سوا تیرے، پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔(پ ۱۷، الانبیاء: ۸۷)'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''کہ جس مسلمان نے اس دعا کو اپنے مرض میں چالیس مرتبہ پڑھا پھر اسی مرض میں اس کا انتقال ہوگیا تو اسے ایک شہید کا اجر دیا جائے گا اور اگر اسے شفا حاصل ہوگئی تو وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور اسکے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔'' (الترغیب الترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی کلمات، الخ، رقم ۴، ج ۴، ص ۱۶۷)
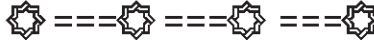
عفو وعافیت مانگنے کا ثواب

(۱۳۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رونے لگے اور فرمایا ''جب خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شَفیعُ المذنبین، اَنیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم پہلے سال ہمارے درمیان منبر پر تشریف فرما ہوئے تو رونے لگے پھر آپ نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل سے عفو اور عافیت کا سوال کیا کرو کیونکہ ایمان کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔''

(جامع الترمذی، کتاب احادیث شتی، باب (۱۲۰)، رقم ۳۵۶۹، ج ۵، ص ۳۲۷)

(۱۳۵۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا ''بندہ اس سے افضل کوئی دعا نہیں مانگتا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔''

(ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو...الخ، رقم ۳۸۵۱، ج ۴، ص ۲۷۳)

(۱۳۵۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا ''اللہ عزوجل سے عافیت کا سوال کرنا اسے زیادہ محبوب ہے۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب (۸۹) رقم ۳۵۲۶، ج ۵، ص ۳۰۶)

(۱۳۵۸)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل دعا کون سی ہے؟'' فرمایا ''اپنے رب عزوجل سے عافیت اور دنیا وآخرت کی بھلائی کا سوال کیا کرو۔'' پھر اس شخص نے دوسرے دن حاضر ہو کر عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے افضل دعا کون سی ہے؟'' فرمایا ''اپنے رب عزوجل سے عافیت اور دنیا وآخرت کی بھلائی کا سوال کیا کرو۔'' پھر تیسرے دن حاضر ہو کر اس نے یہی سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اس کی مثل دعا بتائی پھر فرمایا ''جب تجھے دنیا اور آخرت میں عافیت مل جائے تو تُو کامیاب ہوگیا۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۲۳، باب (۸۹) ج ۵، ص ۳۰۵)

دعا مانگنے کا ثواب

قرآن مجید فرقان حمید میں دعا مانگنے کے بارے میں کئی آیات ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (پ۲، البقرة:۱۸۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

(2) اُدْعُوْا رَبَّکُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْیَةً ط اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ O (پ۸، الاعراف:۵۵)

ترجمہ کنزالایمان: اپنے رب سے دعا کرو گڑگڑاتے اور آہستہ بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں۔"

(3) وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَکُمْ ط (پ۲۴، المؤمن:۶۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔"

(4) اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ (پ۲۰، النمل:۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: یا وہ جو لاچار کی سنتا ہے جب اسے پکارے اور دور کر دیتا ہے برائی۔

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

(۱۳۵۹)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "اللہ عزوجل فرماتا ہے: "میں اپنے بندے کے (مجھ سے کئے جانے والے) گمان کے قریب ہوں اور جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔"

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل الذکر والدعاء والتقرب، رقم ۲۶۷۵، ج ا، ص ۱۴۴۲)

(۱۳۶۰)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، "اللہ عزوجل فرماتا ہے: "اے ابن آدم! جب تک تو مجھے پکارتا رہے گا اور مجھ سے امید رکھے گا تو میں تیرے گناہوں کی مغفرت فرماتا رہوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔"

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۰۷)، رقم ۳۵۵۱، ج ۵، ص ۳۱۸)

(۱۳۶۱)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ

معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''دعا مانگنے سے مت اکتاؤ کیونکہ دعا کی ہمراہی میں کوئی ہلاک نہ ہوگا۔''

(مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب لایھلک مع الدعاء احد، رقم ۱۸۶۱، ج ۲، ص ۱۶۴)

(۱۳۶۲) ...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمنوں سے نجات دلائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کردے؟ اپنے دن اور رات میں اللہ عزوجل سے دعا مانگا کرو کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الاستنصار بالدعاء، رقم ۱۷۱۹۹، ج ۱۰، ص ۲۲۱)

(۱۳۶۳) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور زمین و آسمان کا نور ہے۔''

(مستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب الدعاء سلاح المومن، رقم ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۱۶۲)

(۱۳۶۴) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی چیز دعاء سے زیادہ عزت والی نہیں۔''

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم ۳۳۸۱، ج ۵، ص ۲۴۳)

(۱۳۶۵) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جسے یہ پسند ہو کہ اللہ عزوجل تنگدستی کے وقت اس کی دعائیں قبول فرمائے وہ خوشحالی میں دعا کی کثرت کیا کرے۔''

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء ان دعوۃ المسلم مستجابۃ، رقم ۳۳۹۳، ج ۵، ص ۲۴۸)

(۱۳۶۶) ...... حضرتِ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''دعا وہ تو عبادت ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی:

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۠ (پ ۲۴، المومن: ۶۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھنچتے (تکبر کرتے) ہیں عنقریب جہنم میں جائیں گے ذلیل ہوکر۔

(جامع ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المومن، رقم ۳۲۵۸، ج ۵، ص ۱۶۶)

(۱۳۶۷)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

(جامع ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم ۳۳۸۲، ج ۵، ص ۲۴۳)

(۱۳۶۸)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے اور بیشک بندہ گناہوں کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی کثرۃ الدعاء...الخ، رقم ۱۷، ج ۲، ص ۳۱۶)

(۱۳۶۹)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''احتیاط تقدیر سے بے نیاز نہیں کرتی اور دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ آفات سے نفع دیتی ہے اور جب کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو اس کا سامنا دعا سے ہوتا ہے اور دونوں قیامت تک لڑتی رہتی ہیں۔'' (مستدرک، کتاب الدعاء، باب الدعاء ینفع مما نزل، رقم ۱۸۵۶، ج ۲، ص ۱۶۲)

(۱۳۷۰)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور نیکی عمر میں اضافہ کرتی ہے۔''

(ترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء لا یرد القدر الا الدعا، رقم ۲۱۴۶، ج ۴، ص ۵۴)

(۱۳۷۱)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل سے اس کے فضل کا سوال کیا کرو کیونکہ اللہ عزوجل اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس سے مانگا جائے اور خوشحالی کا انتظار کرنا سب سے افضل عبادت ہے۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی انتظار الفرج وغیر ذالک، رقم ۳۵۸۲، ج ۵، ص ۳۳۳)

(۱۳۷۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھول دیا گیا اس کیلئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اللہ عزوجل سے عافیت کے سوال سے زیادہ پسندیدہ کسی چیز کا سوال نہیں کیا گیا اور بیشک دعا نازل شدہ اور نازل نہ ہونے والی آفتوں سے نفع دیتی ہے تو اے اللہ عزوجل کے بندو! دعا کو اپنے اوپر لازم کرلو۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۵۹، ج ۵، ص ۳۲۲)

(۱۳۷۳)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل حیّ اور کریم ہے یعنی وہ اس بات سے حیا فرماتا ہے کہ کوئی بندہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے اور وہ اسے خالی لوٹا دے۔'' (جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۱۹)، رقم ۳۵۶۷، ج ۵، ص ۳۲۶)

(۱۳۷۴)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل رحیم اور کریم ہے اور اپنے بندے سے حیا فرماتا ہے کہ وہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھائے تو اللہ عزوجل ان ہاتھوں میں کوئی بھلائی نہ رکھے۔''

(مستدرک، کتاب الدعاء، باب ان اللہ عزوجل حی کریم یستحی من عبدہ رقم ۱۸۷۵، ج ۲، ص ۱۷۰)

(۱۳۷۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مسلمان اللہ عزوجل سے کسی سوال کے لئے اپنا چہرہ بلند کرتا ہے تو اللہ عزوجل اسے وہ چیز عطا فرما دیتا ہے یا تو جلد ہی اسے وہ چیز دے دی جاتی ہے یا پھر اس کے لئے ذخیرہ کر دی جاتی ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، رقم ۹۷۹۲، ج ۳، ص ۴۵۸)

(۱۳۷۶)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سطحِ زمین پر جو مسلمان اللہ عزوجل سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی وہ مراد پوری فرما دیتا ہے یا اس سے اسی کی مثل کوئی برائی ہٹا دیتا ہے جب تک بندہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگے۔'' تو حاضرین میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا، ''پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں مانگا کریں گے۔'' تو ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل بہت زیادہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔'' (ترمذی، کتاب احادیث شتی، باب فی انتظار الفرج، رقم ۳۵۸۴، ج ۵، ص ۳۳۴)

(۱۳۷۷)...... حضرتِ سیدنا ابو سَعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مسلمان کوئی ایسی دعا مانگتا ہے جس میں کوئی گناہ یا قطع رحمی نہ ہو تو اللہ عزوجل اسے تین میں سے ایک خصلت عطا فرماتا ہے، (۱) یا تو اس کی دعا جلد قبول کر لی جاتی ہے (۲) یا اسے آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیا جاتا ہے (۳) یا پھر اس سے اسی کی مثل کوئی برائی دور کر دی جاتی ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''پھر تو ہم بہت زیادہ دعائیں مانگا کریں گے۔'' تو فرمایا، ''اللہ عزوجل زیادہ دعائیں قبول فرمانے والا ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید خدری، رقم ۱۱۱۳۳، ج ۴، ص ۳۷)

(۱۳۷۸) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس پر محتاجی نازل ہو پھر وہ لوگوں سے سوال کرنے لگے تو اس کی محتاجی ختم نہیں ہوگی اور جس پر محتاجی طاری ہو اور وہ اللہ عزوجل سے سوال کرے تو قریب ہے کہ اللہ عزوجل اسے جلد یا بدیر رزق عطا فرمائے۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی ھم الدنیا وحبھا، رقم ۲۳۳۳، ج۴، ص۱۴۶)

(۱۳۷۹) ...... حضرتِ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا، ''اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنے کو اپنے آپ پر حرام کر دیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں نے ہدایت دی تو مجھ سے ہدایت چاہو میں تمہیں ہدایت دونگا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جسے میں نے کھلایا تو مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو مگر جسے میں نے کپڑے پہنائے تو مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس عطا فرماؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخش دیتا ہوں تو مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم میرے نقصان کو نہیں پہنچ سکتے کہ مجھے نقصان پہنچاؤ اور نہ میرے نفع تک تمہاری رسائی ہے کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے اور تمہارے انس و جن تم میں سے کسی ایک متقی پرہیز گار کی طرح ہو جائیں تو بھی میری سلطنت میں کچھ اضافہ نہ ہوگا۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے تمہارے انس و جن تم میں سب سے زیادہ گناہ گار شخص کی طرح فاجر ہو جائیں تو بھی میرے مُلک میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے انس و جن کسی ایک مکان میں یکجا ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا فرما دوں تو بھی میرے خزانے میں کچھ کمی نہ آئے گی مگر اتنی کہ جیسے کسی سوئی کو سمندر میں ڈال دیا جائے تو وہ جتنی کمی کرتی ہے۔ اے میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں شمار کرتا ہوں پھر تمہیں ان کا پورا اجر عطا فرماؤں گا لہذا جو بھلائی پائے تو وہ اللہ عزوجل کا شکر ادا کرے اور جو اس کے علاوہ پائے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔''

حضرتِ سیدنا سَعِید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''حضرتِ سیدنا ابو ادریس خولانی رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث مبارک سناتے تو گھٹنوں کے بل کھڑے ہو جایا کرتے تھے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر...الخ، باب تحریم الظلم، رقم ۲۵۷۷، ص۱۳۹۳)
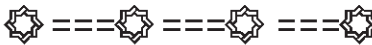
آیتِ کریمہ پڑھ کر دعا مانگنے کا ثواب

(۱۳۸۰)...... حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''حضرتِ سیدنا ذوالنون (حضرتِ سیدنا یونس علیہ السلام) نے مچھلی کے پیٹ میں یہ دعا مانگی ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ (ترجمہ کنزالایمان، کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا (پ ۱۷، انبیاء، ۸۷) لہذا جو مسلمان اس دعا کے وسیلے سے جو کچھ مانگے گا اس کی دعا قبول کی جائے گی۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، باب (۱۵) رقم ۳۵۱۶، ج ۵، ص ۳۰۲)

(۱۳۸۱)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا، ''اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے اس بات کے وسیلہ سے سوال کرتا ہوں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ایسا تنہا اور بے نیاز ہے جس نے نہ کسی کو جنا اور نہ اسے کسی نے جنا اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔''

تو ارشاد فرمایا، ''تم نے اللہ عزوجل کے اس اسم کے وسیلہ سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ ضرور عطا فرماتا ہے اور جب اس کے وسیلہ سے دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ عزوجل اسے قبول فرماتا ہے۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب الوتر، باب الدعا، رقم ۱۴۹۳، ج ۲، ص ۱۱۳)

(۱۳۸۲)...... حضرتِ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے ان پانچ کلمات کے وسیلہ سے دعا مانگی تو وہ اللہ عزوجل سے جو چیز بھی مانگے گا اللہ عزوجل اسے عطا فرمادے گا وہ کلمات یہ ہیں لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے

اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی خوبیاں ہیں اور وہ ہر شے پر قادر ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور نیکی کی توفیق اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الادعیہ باب فیما یستفتح ۔۔۔الخ، رقم ۱۷۲۶۴، ج ۱۰، ص ۲۴۱)

(۱۳۸۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے ایک شخص کو یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ (یعنی اے عظمت و بزرگی والے) کہتے ہوئے سنا تو فرمایا: ''اب دعا مانگو کہ تمہاری دعا قبول ہوگی۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب الترغیب فی کلمات ...الخ، رقم ۲، ج ۲، ص ۳۱۷)

(۱۳۸٤)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا گزر حضرتِ سیدنا ابو عیاش رضی اللہ تعالٰی عنہ کے قریب سے ہوا تو وہ نماز پڑھتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے'' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنَّ لَکَ الْحَمْدُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ یَاحَنَّانُ یَامَنَّانُ یَابَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس بات کے وسیلے سے کہ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں اے بہت زیادہ رحم فرمانے والے اے بہت زیادہ احسان فرمانے والے اے زمین و آسمان کو پیدا فرمانے والے اے عزت و جلال والے۔''

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''بیشک اس نے اللہ عزوجل کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی ہے جس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو اللہ عزوجل ضرور قبول فرماتا ہے اور سوال کیا جائے تو اللہ عزوجل ضرور عطا فرماتا ہے۔'' ایک روایت میں یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ کے الفاظ زیادہ ہیں۔ (رواہ احمد وابوداود والنسائی وابن حبان والحاکم)

۞===۞===۞ ===۞

اپنے بھائی کی غیرموجودگی میں اسکے لئے دعاء مانگنے کی فضیلت

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے،

وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝

(پ۲، البقرۃ:۲۰۱،۲۰۲)

ترجمہ کنز الایمان: اور کوئی یوں کہتا ہے کہ اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا ایسوں کو ان کی کمائی سے بھاگ (خوش نصیبی) ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔''

(۱۳۸۵)...... حضرتِ سیدنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''کہ جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا مانگتا ہے تو اس کا موکل فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اس کی مثل ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان آدمی کی اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے کی جانے والی دعا مقبول ہے اور اس کے سر پر ایک فرشتہ ہوتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے بھلائی کی دعا مانگتا ہے تو وہ فرشتہ آمین کہتا ہے اور کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اس کی مثل ہے۔'' (مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۷۳۲، باب فضل الدعاء...الخ، ص۱۴۶۲)

(۱۳۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تین دعائیں ایسی ہیں جن کے مقبول ہونے میں کوئی شک نہیں والد کی دعا، مظلوم کی دعا اور مسافر کی دعا۔'' (ترمذی، کتاب البر والصلہ، باب ماجاء فی دعوۃ الوالدین، رقم ۱۹۱۲، ج۳، ص۳۶۲)

(۱۳۸۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کہ سب سے جلد قبول ہونے والی دعا وہ ہے جو بندہ کسی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں کرے۔'' (سنن ابی داوٗد، کتاب الوتر، باب الدعاء بظھر الغیب، رقم ۱۵۳۴، ج۲، ص۱۲۷)
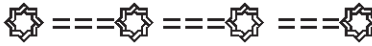
جنت کا سوال اور جہنم سے پناہ مانگنے کا ثواب

(۱۳۸۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو بندہ سات مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے، ''اے رب عزوجل! تیرے فلاں بندے نے مجھ سے پناہ مانگی ہے لہذا تو اسے پناہ عطا فرما۔'' اور جو بندہ سات مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے، ''اے اللہ عزوجل! تیرے فلاں بندے نے میرا سوال کیا ہے لہذا اسے جنت میں داخل فرما۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ والنار، باب الترغیب فی سوال الجنۃ ...الخ، رقم ۳، ج ۴، ص ۲۴۳)

(۱۳۸۹) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، جو شخص اللہ عزوجل سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: ''اے اللہ عزوجل! اسے جنت میں داخل فرما۔'' اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے، ''اے اللہ عزوجل اسے جہنم سے پناہ عطا فرما۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ انھار الجنۃ، رقم ۲۵۸۱، ج ۴، ص ۲۵۷)

===
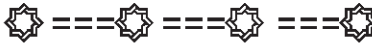
استغفار کرنے کی فضیلت

قرآن حکیم فرقان مجید میں کئی مقام پر استغفار کا بیان ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ O اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ O (پ۴، آل عمران: ۱۳۵۔۱۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اڑ نہ جائیں ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا کیا اچھا نیگ (بدلہ) ہے۔

(2) وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا O (پ۵، النساء: ۶۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔''

(3) وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِیْهِمْ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ O (پ۹، الانفال: ۳۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کا کام نہیں کہ انہیں عذاب کرے جب تک اے محبوب تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

(4) وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ (پ۱۱، ھود: ۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا (فائدہ) دے گا ایک ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضیلت والے کو اس کا فضل پہنچائے گا۔

(5) وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا وَّیَزِدْكُمْ قُوَّةً اِلٰى قُوَّتِكُمْ (پ۱۲، ھود: ۵۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے میری قوم اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ تم پر زور کا پانی بھیجے گا اور تم میں جتنی قوت ہے اس سے اور زیادہ دے گا۔''

(6) كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝ (پ۲۶،الذاریات:۱۷۔۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: وہ رات میں کم سویا کرتے اور پچھلی رات استغفار کرتے۔

(7) فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ (پ۲۹،النوح:۱۰۔۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: تومیں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے تم پر شراٹے کا مینہ (موسلا دھار بارش) بھیجے گا اور مال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغ بنادے گا اور تمہارے لئے نہریں بنائے گا۔

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

(۱۳۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ رب عزوجل فرماتا ہے، ''اے میرے بندو! میں نے ظلم کرنے کو اپنے آپ پر حرام کردیا ہے اور اسے تمہارے درمیان بھی حرام کردیا ہے لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کیا کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں نے ہدایت دی تو مجھ سے ہدایت چاہو میں تمہیں ہدایت دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جسے میں نے کھلایا تو مجھ سے کھانا طلب کرو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بے لباس ہو مگر جسے میں نے کپڑے پہنائے تو مجھ سے لباس طلب کرو میں تمہیں لباس عطا فرماؤں گا۔ اے میرے بندو! تم دن رات گناہ کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخش دیتا ہوں تو مجھ سے مغفرت طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے، ''اے میرے بندو! تم سب گناہ گار ہو مگر جسے میں نے بچایا، لہٰذا مجھ سے مغفرت کا سوال کرو، میں تمہاری مغفرت فرمادوں گا اور تم میں سے جس نے یقین کرلیا کہ میں بخش دینے پر قادر ہوں پھر مجھ سے میری قدرت کے وسیلہ سے استغفار کیا تو میں اس کی مغفرت فرمادوں گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد باب ذکر التوبۃ، رقم ۴۲۵۷، ج۴، ص۴۹۵)

(۱۳۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''بندہ جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگادیا جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کرے اور اس گناہ سے باز آجائے اور استغفار کرے تو اس کا دل چمکادیا جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرے تو اس سیاہی میں اضافہ کردیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر غلاف آجاتا ہے یہ وہی زنگ

ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں یوں ذکر فرمایا ہے

کَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ O (پ۳۰، المطففین:۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ (ویل للمطففین) رقم ۳۳۴۵، ج ۵، ص ۲۲۰)

(۱۳۹۲) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا: ''بیشک تانبے کی طرح دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے اور اس کی جلاء (یعنی صفائی) استغفار کرنا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب التوبہ، باب ماجاء فی الاستغفار، رقم ۱۷۵۷۵، ج ۱۰، ص ۳۴۶)

(۱۳۹۳) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''اے ابن آدم! جب تُو مجھے پکارتا ہے اور مجھ سے امید رکھتا ہے تو میں تیرے گناہوں کی بخشش فرما دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابن آدم! اگر تیرے گناہ آسمان کے بادلوں کے برابر بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں تیری خطائیں بخش دوں گا۔ اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس گناہوں سے زمین بھر کر بھی لے آئے پھر مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں تیرے زمین بھر گناہوں کو بھی بخش دوں گا۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل التوبہ والاستغفار، رقم ۳۵۵۱، ج ۵، ص ۳۱۸)

(۱۳۹۴) ...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ جب ابلیس نے کہا کہ ''اے اللہ عزوجل! مجھے تیری عزت کی قسم! میں تیرے بندوں کو اس وقت تک بہکاتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسم میں رہیں گی۔'' تو اللہ عزوجل نے فرمایا، ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! جب تک وہ مجھ سے بخشش مانگتے رہیں گے میں ان کی مغفرت کرتا رہوں گا۔''

(مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۲۳۷، ج ۴، ص ۵۸)

(۱۳۹۵) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''مجھے اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اگر تم گناہ کرنا چھوڑ دو تو اللہ عزوجل تمہیں لے جائے گا اور ایسی قوم کو لائے گا جو گناہ کرے گی اور اللہ عزوجل سے

مغفرت چاہے گی اور اللہ عزوجل ان کی مغفرت فرما دے ۔ (مسلم، کتاب التوبہ، باب سقوط الذنوب بالاستغفار، رقم ۴۹ ۲۷، ص ۱۴۷۰)

(۱۳۹۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے استغفار کو اپنے اوپر لازم کرلیا اللہ عزوجل اس کی ہر پریشانی دور فرمائے گا اور ہر تنگی سے اسے راحت عطا فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائیگا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا۔'' (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فی الاستغفار، رقم ۳۸۱۹، ج ۴، ص ۲۵۷)

(۱۳۹۷)...... حضرتِ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اس کا نامہ اعمال اسے خوش کرے تو اسے چاہیے کہ اس میں استغفار کا اضافہ کرے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب، التوبۃ، باب الاکثار من الاستغفار، رقم ۱۷۵۷۹، ج ۱۰، ص ۳۴۷)

(۱۳۹۸)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن بُسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''خوشخبری ہے اس کے لئے جو اپنے نامہ اعمال میں استغفار کو کثرت سے پائے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاستغفار، رقم ۳۸۱۸، ج ۴، ص ۲۵۷)

(۱۳۹۹)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں وہ شخص ہوں کہ جب نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے حدیث سنتا ہوں تو اللہ عزوجل مجھے اس سے جتنا چاہے نفع دے دیتا ہے اور جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کوئی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مجھے کوئی حدیث سناتے ہیں تو میں ان سے حلف لے لیتا ہوں اور جب وہ حلف اٹھالیتے ہیں تو میں ان کی تصدیق کرتا ہوں اور مجھے حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث سنائی اور انہوں نے سچ فرمایا کہ میں نے مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو بندہ گناہ کر بیٹھے پھر احسن طریقے سے وضو کرے پھر کھڑے ہوکر دو رکعتیں ادا کرے پھر اللہ عزوجل سے استغفار کرے تو اسکی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَۃً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَہُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِہِمْ ۪ (پ۴، آل عمران: ۱۳۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں۔

(ترمذی، کتاب الصلوۃ، ماجاء فی الصلوۃ عند التوبہ، رقم ۴۰۶، ج ۱، ص ۴۱۴ بتغیر)

(۱۴۰۰)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ایک شخص

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ''ہائے میرے گناہ! ہائے میرے گناہ!'' اس نے یہ بات دو یا تین مرتبہ کہی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ ''یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ یعنی اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور میں اپنے عمل کے مقابلے میں تیری رحمت کی زیادہ امید رکھتا ہوں۔'' اس نے یہ کلمات دہرا دیئے پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا ''دوبارہ یہ کلمات کہو۔'' تو اس نے یہ کلمات دوبارہ دہرا دیئے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا ''دہراؤ۔'' اس نے پھر دہرا دیئے تو آپ نے فرمایا ''کھڑے ہو جاؤ! بے شک اللہ عزوجل نے تمہاری مغفرت فرمادی ہے۔'' (المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب دعاء مغفرۃ الذنوب الکثیرۃ، رقم ۲۰۳۸، ج۲، ص۲۳۸)

(۱۴۰۱)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک سفر کے موقع پر ارشاد فرمایا، ''استغفار کرو۔'' تو ہم استغفار کرنے لگے'' پھر فرمایا، ''اسے ستّر مرتبہ پورا کرو۔'' جب ہم نے یہ تعداد پوری کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جو آدمی یا عورت اللہ عزوجل سے ایک دن میں ستر مرتبہ استغفار کرتا ہے اللہ عزوجل اس کے سات سو گناہ معاف فرما دیتا ہے اور بیشک جو بندہ دن یا رات میں سات سو سے زیادہ گناہ کرے وہ بڑا بدنصیب ہے۔'' (بیہقی شعب الایمان، باب فی محبۃ اللہ، فصل فی ادامۃ ذکر اللہ عزوجل، رقم ۶۵۲، جلد۱، ص۴۴۲)

(۱۴۰۲)...... حضرتِ سیدنا بلال بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرے دادا رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ میں نے سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے یہ کہا اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰـہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ'' ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے نگہبان ہے اور میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔'' اُسکی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے بھاگا ہو۔''

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، رقم ۳۵۸۸، ج۵، ص۳۳۶)

===

دُرُودِ پاک کے فضائل

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ؕ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝ (پ۲۲،الاحزاب:۵۶)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

(۱۴۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔'' (مسلم، باب، کتاب الصلاۃ، الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۴۰۸، ص ۲۱۶)

(۱۴۰۴)...... حضرت سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ایک مرتبہ باہر تشریف لائے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہولیا۔ آپ ایک باغ میں داخل ہوئے اور سجدہ میں تشریف لے گئے۔ آپ نے سجدہ کو اتنا طویل کر دیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہیں اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارکہ قبض نہ فرمالی ہو۔ چنانچہ میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو کر آپ کو بغور دیکھنے لگا۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سرِ اقدس اٹھایا تو فرمایا،''اے عبدالرحمٰن! کیا ہوا؟''میں نے جواباً اپنا خدشہ آپ پر ظاہر کر دیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا،''جبرئیل امین نے مجھ سے کہا،''کیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو یہ بات خوش نہیں کرتی کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جو تم پر درود پاک پڑھے گا میں اس پر رحمت نازل فرماؤں گا اور جو تم پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل فرماؤں گا۔'' (مسند احمد، حدیث عبدالرحمٰن بن عوف، رقم ۱۶۶۲، ج ۱، ص ۴۰۶)

ایک روایت میں ہے کہ ہم میں سے چار یا پانچ صحابہ کرام رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت کرنے کے لئے دن رات موجود رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ اپنے گھر سے نکل چکے تھے۔ میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ آپ کھجور کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور وہاں نماز ادا فرمائی۔ آپ نے سجدے کو اتنا طویل کر دیا کہ میں سمجھا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح مبارک کو قبض کر لیا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک سجدے سے اٹھایا تو مجھے پکار کر فرمایا،''کیا ہوا؟''میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ میں سمجھا شاید اللہ تعالیٰ نے

اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روح قبض کر لی ہے اور اب میں آئندہ انہیں کبھی نہ دیکھ سکوں گا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ کر رہا تھا کہ اس نے میری امت کے معاملہ میں عذر قبول فرما لیا، جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اسے دس نیکیاں عطا فرمائے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔''

(مسند ابی یعلی مسند عبدالرحمٰن بن عوف، رقم ۸۵۵، ج ۱، ص ۳۵۳)

(۱۴۰۵)...... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیہ، رقم ۹۰۱، ج ۲، ص ۱۳۰ بتغیر)

(۱۴۰۶)...... حضرت سیدنا ابو بُردہ بن نِیار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''میری امت سے جس نے صدقِ دل سے ایک مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ عزوجل اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۵۱۳، ج ۲۲، ص ۱۹۶)

(۱۴۰۷)...... حضرت سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ صبح کے وقت سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے چہرے پر خوشی کے آثار نمایاں تھے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ بہت خوش نظر آرہے ہیں؟'' فرمایا، ''میرے پاس میرے رب عزوجل کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھ سے عرض کیا کہ آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا اور اس پر اتنی ہی رحمت بھیجے گا۔'' (مسند احمد، حدیث ابی طلحۃ، رقم ۱۶۳۵۲، ج ۵، ص ۵۰۹)

ایک روایت میں ہے کہ میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ کے چہرے کے نقوش خوشی سے چمک رہے تھے۔ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج میں آپ کو جتنا خوش دیکھ رہا ہوں اتنا کبھی نہیں دیکھا۔'' فرمایا، ''میں کیوں خوش نہ ہوں کہ جبرائیل امین علیہ السلام کچھ دیر پہلے ہی میرے پاس سے گئے ہیں، انہوں نے مجھ سے کہا کہ ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا جو امتی آپ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ عزوجل اس کے لیے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹائے گا اور اس کے دس درجات بلند فرمائے گا۔'' اور فرشتہ بھی وہی کہتا ہے جو وہ شخص آپ کیلئے کہتا ہے۔ میں نے

استفسار کیا کہ ''اے جبرائیل ! وہ کیسا فرشتہ ہے؟'' تو انہوں نے جواب دیا ''جب آپ کی پیدائش ہوئی حتی کہ آپ مبعوث ہوئے تب سے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جب آپ کا امتی آپ پر درود بھیجتا ہے تو وہ کہتا ہے ''صلی اللہ علیک وسلم یعنی آپ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو۔''

(۱۴۰۸)...... حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور ایک فرشتہ اس درود کو مجھ تک پہنچانے پر مقرر رہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۶۱۱، ص ۱۳۴، ج ۸)

(۱۴۰۹)...... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مجھ پر درود پڑھتا ہے اسکا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور میں اسکے لئے استغفار کرتا ہوں اسکے علاوہ اسکے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔'' (طبرانی فی الاوسط، رقم ۱۶۴۲، ج ۱، ص ۴۴۶)

(۱۴۱۰)...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ عزوجل میری روح کو لوٹا دیتا ہے تا کہ میں اس کے سلام کا جواب دوں۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، رقم ۲۰۴۱، ج ۲، ص ۳۱۵)

(۱۴۱۱)...... حضرت سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''تم جہاں بھی رہو مجھ پر درود پاک پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود مجھ تک پہنچ جاتا ہے۔''

(طبرانی کبیر، رقم ۲۷۲۹، ص ۸۲، ج ۳)

(۱۴۱۲)...... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے گھوم پھر کر میری امت کے سلام مجھ تک پہنچاتے ہیں۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیہ، رقم ۹۱۰، ج ۲، ص ۱۳۴)

(۱۴۱۳)...... حضرت سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا ''بے شک اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، قیامت تک جو کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اس کے باپ کا نام پیش کرتا ہے کہتا ہے کہ ''فلاں بن فلاں نے آپ پر درودِ پاک پڑھا ہے۔'' (مسند البزار، رقم ۱۴۲۵، ج ۴، ص ۲۵۵)

(۱۴۱۴)...... حضرت سیدنا اَوس بن اَوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ

الغُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تمہارے ایام میں سب سے افضل دن جمعہ ہے اس دن حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا اور اسی دن قیامت قائم ہوگی اور اسی دن صور پھونکا جائے گا، لہذا اس دن میں مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا درود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے وصال کے بعد درود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟'' ارشاد فرمایا کہ ''اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایا ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب فضل یوم الجمعۃ، رقم ۱۰۴۷، ج۱، ص ۳۹۱)

(۱۴۱۵)...... حضرت سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ یہ یوم مشہود ہے، اس میں ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور تم میں سے جو بھی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اسکے فارغ ہونے سے پہلے اس کا درود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''اور آپ کے وصال کے بعد؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاتہ ودفنہ، رقم ۱۶۳۷، ج۲، ص ۲۹۱)

(۱۴۱۶)...... حضرت سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جمعہ کے دن مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ میری امت کا درود ہر جمعہ کے دن مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، (قیامت کے دن) لوگوں میں سے میرے زیادہ قریب وہی شخص ہوگا جس نے (دنیا میں) مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔''

(السنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب الجمعۃ، باب مایومر بہ فی لیلۃ الجمعۃ، رقم ۵۹۹۵، ج۳، ص ۳۵۴)

(۱۴۱۷)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اور اسکے فرشتے اس پر ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث عبداللہ بن عمر بن العاص، رقم ۶۷۶۶، ج۲، ص ۶۱۴)

(۱۴۱۸)...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر دس مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس پر سو مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور جہنم کی آگ سے

آزاد ہے اور قیامت کے دن اسے شہداء کے ساتھ جگہ عطا فرمائے گا۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۷۲۳۵، ج۵،ص۲۵۲)

(۱۴۱۹)...... حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بندہ جب تک مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے، ملائکہ اس پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، حدیث عامر بن ربیعہ، رقم ۱۵۶۸۰، ج۵،ص۳۲۴)

(۱۴۲۰)...... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر کثرت سے درود پڑھا ہوگا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیہ، رقم ۹۰۸، ج۲،ص۱۳۳)

(۱۴۲۱)...... حضرت سیدنا حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی دعا کا تہائی حصہ آپ پر درود پاک کے لئے خاص کردوں؟'' ارشاد فرمایا، ''ہاں! اگر تم چاہو۔'' اس نے عرض کیا ''اور اگر دو تہائی حصہ درود پاک کے لئے وقف کردوں؟'' فرمایا ''ہاں۔'' پھر اس نے عرض کیا، ''اور اگر پورا وقت آپ پر درود پاک ہی پڑھتا رہوں؟'' تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''پھر تو اللہ عزوجل تیری دینی اور دنیوی ہر پریشانی میں تجھے کفایت کرے گا۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۳۵۷۴، ج۴،ص۳۵)

(۱۴۲۲)...... حضرت سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رات کا چوتھائی حصہ گزر جاتا تو نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم قیام کرتے اور پھر فرماتے ''اے لوگو! اللہ عزوجل کا ذکر کرو، اللہ عزوجل کا ذکر کرو، پہلے صور پھونکے جانے کا وقت قریب آگیا، اس کے بعد دوسرا صور پھونکا جائے گا، موت اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ آنے والی ہے، عنقریب موت آجائے گی۔''

تو حضرتِ سیدنا ابی بن کَعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں درود کی کثرت کرتا ہوں، میں آپ پر درود پڑھنے کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟'' فرمایا، ''جتنا چاہو کرلو۔'' میں نے عرض کیا، ''چوتھائی؟'' فرمایا، ''جتنا چاہو کرلو لیکن اگر زیادہ درود پاک پڑھو گے تو بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''نصف؟'' فرمایا، ''جتنا چاہو پڑھو مگر زیادہ پڑھو گے تو بہتر ہے۔'' عرض کیا، ''میں سارا وقت آپ پر درود پاک پڑھتا رہوں گا۔'' فرمایا، ''پھر تو یہ عمل تمہاری پریشانیوں کو کفایت کرے گا اور تمہاری مغفرت کا سبب بن جائے گا۔'' (المستدرک، کتاب التفسیر، باب اکثروا علی الصلوۃ فی یوم الجمعۃ، رقم ۳۶۳۱، ج۳،ص۱۹۸)

(۱۴۲۳)...... حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو اُسے چاہیے کہ اپنی

دعا میں یہ کلمات کہہ لیا کرے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ترجمہ: اے اللہ! اپنے بندے اور رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما مومنین ومومنات اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر رحمت نازل فرما۔'' کیونکہ یہ زکوٰۃ ہے اور مومن کبھی خیر (بھلائی) سے شکم سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ جنت اس کا ٹھکانہ ہوتی ہے۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب الرقائق، باب الأدعیہ، رقم ۹۰۰، ج ۲، ص ۱۳۰)

(۱۴۲۴)...... حضرت سیدنا رُوَیفع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے یہ کہا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما اور انہیں قیامت کے دن اپنے قرب والا مقام عطا فرما۔'' تو اس پر میری شفاعت واجب ہوگئی۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۴۴۸۰، ج ۵، ص ۲۵)

(۱۴۲۵)...... حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے یہ پڑھا ''جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَاهُوَ اَهْلُهٗ (ترجمہ: اللہ عزوجل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری طرف سے ایسی جزاء عطا فرمائے جس کے وہ اہل ہیں)۔'' اس نے ستر کاتب فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مصروف کر دیا۔''
(الطبرانی اوسط، رقم ۲۳۵، ج ۱، ص ۸۲)

(۱۴۲۶)...... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جب آپس میں محبت کرنے والے دو دوست ملاقات کرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان دونوں کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔'' (مسند ابو یعلی، رقم ۲۹۵۱، ج ۳، ص ۹۵)

(۱۴۲۷)...... حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''بیشک دعا زمین وآسمان کے درمیان رک جاتی ہے اور جب تک تم اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ پڑھ لو اس میں سے کوئی چیز بلند نہیں ہوتی۔''
(جامع الترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلاۃ، رقم ۴۸۶، ج ۲۸)

(۱۴۲۸)...... حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''ہر دعا روک دی جاتی ہے جب تک اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم پر درود نہ پڑھ لیا جائے۔'' (طبرانی اوسط، رقم ۷۲۱، ج ۱، ص ۲۱۱)
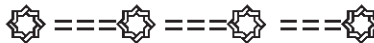
حسنِ اخلاق کا ثواب

صلہ رحمی کا ثواب

اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا،

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَاۤ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا ۝ وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا ۝ رَبُّکُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِیْ نُفُوْسِکُمْ ؕ اِنْ تَکُوْنُوْا صٰلِحِیْنَ فَاِنَّہٗ کَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا ۝

(پ۱۵،بنی اسرائیل:۲۳،۲۴،۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا اور ان کے لئے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے اور عرض کر کہ اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے چھٹپن (بچپن) میں پالا تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے اگر تم لائق ہوئے تو بے شک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے۔''

سورۂ لقمان میں ہے،

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ ۚ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ وَّفِصٰلُہٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْکَ ؕ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ۝ وَاِنْ جَاھَدٰکَ عَلٰۤی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِہٖ عِلْمٌ ۙ فَلَا تُطِعْھُمَا وَصَاحِبْھُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا ۫ وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝

(پ۲۱،لقمان:۱۴،۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائے ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا پھر میری ہی طرف تمہیں پھر آنا ہے تو میں بتادوں گا جو تم کرتے تھے۔''

جبکہ سورۂ احقاف میں ہے،

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا ؕ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ؕ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْۤ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ؕ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْۤ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ۝ (پ۲۶، الاحقاف: ۱۵، ۱۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس مہینہ میں ہے یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا عرض کی اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (نیکی) رکھ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں یہ ہیں وہ جن کی نیکیاں ہم قبول فرمائیں گے اور ان کی تقصیروں سے درگزر فرمائیں گے جنت والوں میں سچا وعدہ جو انہیں دیا جاتا تھا۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۴۲۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم سے سوال کیا کہ ''اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟'' فرمایا، ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' میں نے عرض کیا'' پھر کون سا؟ فرمایا،'' والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔''

(صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب وسمّی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، رقم ۷۵۳۴، ج۴، ص۵۸۹)

(۱۴۳۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''تین شخص کسی راستے سے گزر رہے تھے اچانک بارش شروع ہوگئی۔ انہوں نے پہاڑ کی ایک غار میں پناہ لی اچانک غار کے دہانے پر ایک چٹان آ گری اور وہ لوگ غار میں قید ہوکر رہ گئے۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ اپنے وہ نیک اعمال یاد کرو جنہیں تم نے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے کیا تھا

اور انکے وسیلے سے دعا کرو شاید اللہ عزوجل اس چٹان کو ہٹا دے۔تو ان میں سے ایک نے کہا، ''اے اللہ عزوجل! میرے والدین بوڑھے تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے۔میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔جب گھر واپس آتا تو دودھ دوہ کر اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلایا کرتا تھا۔ایک مرتبہ میں چارے کی تلاش میں نکلا تو واپسی پر مجھے رات ہوگئی جب میں گھر آیا تو اپنے والدین کو سوتے ہوئے پایا۔میں نے اپنے معمول کے مطابق دودھ دوہا اور اسے لے کر اپنے والدین کے سرہانے کھڑا ہوگیا۔میں نے ان کو جگانا مناسب نہ سمجھا اور نہ ہی یہ مناسب سمجھا کہ میں اپنے والدین سے پہلے اپنے بچوں کو دودھ پلاؤں حالانکہ میرے بچے میرے قدموں میں رو رہے تھے۔میرا اپنے والدین کے ساتھ یہ معاملہ طلوع فجر تک رہا۔اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا، پس تو ہمارے لئے اس چٹان کو ہٹا دے تاکہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں تو اللہ عزوجل نے چٹان کو اس قدر ہٹا دیا جس سے وہ آسمان کو دیکھ سکتے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الرقائق، باب قصۃ اصحاب الغار، رقم ۲۷۴۳، ص ۱۴۶۵)

(۱۴۳۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے خاتم المرسلین، رحمۃ للعٰلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر جہاد کی اجازت طلب کی۔ ''تو آپ نے فرمایا، ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جی ہاں۔'' فرمایا، ''انہیں میں اپنا جہاد کرو (یعنی ان کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے)۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب بر الوالدین، رقم ۲۵۴۹، ص ۱۳۷۹)

(۱۴۳۲)...... حضرتِ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل یمن میں سے ایک شخص تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی طرف ہجرت کر کے حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا، ''کیا یمن میں تمہارا کوئی رشتہ دار ہے؟'' اس نے عرض کیا، ''میرے والدین ہیں۔'' فرمایا، ''کیا انہوں نے تمہیں اجازت دی ہے؟'' عرض کیا، ''نہیں۔'' فرمایا، ''ان کی طرف لوٹ جاؤ اور ان سے اجازت طلب کرو، اگر وہ اجازت دیں تو جہاد کرو ورنہ ان کی خدمت میں مشغول ہو جاؤ۔''

(سنن ابی داوٗد، کتاب الجہاد، باب الرجل یغزو وابواہ کارھان، رقم ۲۵۳۰، ج ۳، ص ۲۵)

(۱۴۳۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ ''میں ہجرت اور جہاد پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کرنا چاہتا ہوں اور اللہ عزوجل سے اجر کا طلب گار ہوں۔'' فرمایا، ''کیا تیرے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟'' عرض کیا، ''ہاں! بلکہ دونوں زندہ ہیں۔'' فرمایا، ''تو کیا تم اللہ عزوجل سے ثواب کے طلب گار ہو؟'' عرض کیا ''جی ہاں۔'' فرمایا، ''اپنے والدین کی طرف لوٹ جاؤ اور اچھے طریقے سے ان کی خدمت کرو (یہی تمہارا جہاد ہے)۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب بر الوالدین، رقم ۲۵۴۹، ص ۱۳۸۰)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر ہجرت کی بیعت کرنے کے لئے اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''انکی طرف لوٹ جاؤ اور انہیں اسی طرح ہنساؤ جس طرح انہیں رُلایا ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الجھاد، باب فی الرجل یغزو وابواہ کارھان، رقم ۲۵۲۸، ج ۳، ص ۲۴)

(۱۴۳۴)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت حاضر ہوکر عرض کیا، ''میں جہاد کا شوق رکھتا ہوں مگر اس کی طاقت نہیں رکھتا۔'' فرمایا، ''تمہارے والدین میں سے کوئی زندہ ہے؟'' عرض کیا، ''جی ہاں! میری ماں ہے۔'' فرمایا، ''تو اسکی خدمت میں اللہ عزوجل کی اطاعت کرو جب تم ایسا کرلو گے تو تم حاجی، معتمر (عمرہ کرنے والے) اور مجاہد کا مرتبہ پالو گے۔''

(المعجم الاوسط، رقم ۲۹۱۵، ج ۲، ص ۱۷۱)

(۱۴۳۵)...... حضرتِ سیدنا معاویہ بن جاھمہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیدنا جاھمہ رضی اللہ عنہ نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم میرا جہاد کرنے کا ارادہ ہوا تو میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مشورہ کرنے کیلئے چلا آیا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا تیری ماں ہے؟'' عرض کیا، ''ہاں۔'' فرمایا، ''تو اسکی خدمت کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ جنت اسکے قدم کے پاس ہے۔''

(سنن النسائی، کتاب الجھاد، باب فضل من یجاھد فی سبیل اللہ، ج ۶، ص ۱۱)

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیدنا جاھمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے جہاد کے بارے میں مشورہ کرنے کے لئے حاضر ہوا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟'' میں نے عرض کیا، ''ہاں۔'' فرمایا، ''انکی خدمت خود پر لازم کرلو کیونکہ جنت ان کے قدموں کے نیچے ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلاۃ، باب برالوالدین، رقم ۱۲، ج ۳، ص ۲۱۷)

(۱۴۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم والدین کا اپنی اولاد پر کیا حق ہے؟'' فرمایا، ''وہ ہی تیری جنت اور تیری دوزخ ہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب برالوالدین، رقم ۳۶۶۲، ج ۴، ص ۱۸۶)

(۱۴۳۷)...... حضرتِ سیدنا طلحہ بن معاویہ سلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔'' فرمایا، ''کیا تیری ماں زندہ ہے؟'' میں نے

عرض کیا، ''جی ہاں۔'' فرمایا ''اسکے قدموں سے لگے رہو جنت وہیں ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۸۱۶۲، ج۸، ص۳۱۱)

(۱۴۳۸)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میری ایک بیوی ہے اور میری ماں مجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا حکم دیتی ہے۔'' تو انہوں نے فرمایا: ''میں نے مدنی آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''والدین جنت کا درمیانی دروازہ ہیں چاہو تو اسے ضائع کردو اور چاہو تو اسکی حفاظت کرو۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضا الوالدین، رقم ۱۹۰۶، ج۳، ص۳۵۹)

ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ ''میرے والد مجھ سے اصرار کرتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے میری شادی کرادی اور اب وہ مجھ سے اپنی بیوی کو چھوڑنے کا کہتے ہیں۔'' تو حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نہ تو تجھے والدین کی نافرمانی کا کہوں گا اور نہ ہی اپنی بیوی کو طلاق دینے کا مشورہ دوں گا بلکہ اگر تو چاہے تو میں تجھے ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو میں نے حضور صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنی کہ ''والد جنت کے دروازوں میں بیچ والا دروازہ ہے چاہو تو اس دروازے کی حفاظت کرو یا اسے چھوڑ دو۔'' راوی کہتے ہیں کہ پھر اس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان کتاب البر والاحسان، باب حق الوالدین، رقم ۴۲۶، ج۱، ص۳۲۶)

(۱۴۳۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''والد کی رضا میں اللہ عزوجل کی رضا ہے اور اللہ عزوجل کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔'' ایک اور روایت کے الفاظ یوں ہیں کہ ''اللہ عزوجل کی رضا والدین کی رضا میں ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء من الفضل فی رضاء الوالدین، رقم ۱۹۰۷، ج۳، ص۳۶۰)

(۱۴۴۰)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ''بیشک انسان گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کردیا جاتا ہے اور تقدیر کو دعا ہی ٹال سکتی ہے اور عمر میں اضافہ اچھے برتاؤ سے ہوتا ہے۔'' (ابن ماجہ، باب العقوبات، رقم ۴۰۲۲، ج۴، ص۳۶۹)

(۱۴۴۱)...... حضرتِ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا ''دعا ہی تقدیر کو ٹال سکتی ہے اور نیک سلوک ہی عمر میں اضافہ کرتا ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب القدر، باب ماجاء لایرد القدر الا الدعاء، رقم ۲۱۴۶، ج۴، ص۵۵)

(۱۴۴۲)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ،

باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جسے یہ پسند ہو کہ اسکی عمر اور رزق میں اضافہ کردیا جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرے۔''

(الترغیب، والترھیب، کتاب البر والصلاۃ، باب برالوالدین، رقم ۱۶، ج ۳، ص ۲۱۷)

(۱۴۴۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اپنے والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے اسکے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ عزوجل اسکی عمر میں اضافہ کردیتا ہے۔'' (المستدرک، کتاب البر والصلۃ، باب من بروالدیہ زاد اللہ فی عمرہ، رقم ۷۳۳۹، ج ۵، ص ۲۱۳)

(۱۴۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''لوگوں کی عورتوں کو پاک دامن رہنے دو تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کریں گے اور جس کے پاس اس کا بھائی معذرت کرنے کے لئے آیا تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو معاف کردے خواہ وہ جھوٹا ہو یا سچا جو ایسا نہیں کرے گا حوضِ کوثر پر نہ آسکے گا۔''

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، باب بروا آباءکم تبرکم ابناءکم، رقم ۷۳۴۰، ج ۵، ص ۲۱۳)

(۱۴۴۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اسکی ناک خاک آلود ہو پھر اس کی ناک مٹی میں مل جائے۔'' عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کس کی؟'' فرمایا، ''جو اپنے والدین یا ان میں کسی ایک کو بڑھاپے میں پائے اور (ان کی خدمت کرکے) جنت میں داخل نہ ہوسکے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب رغم من ادرک ابویہ، رقم ۲۵۵۱، ص ۱۳۸۱)

(۱۴۴۶)...... حضرتِ سیدنا مالک بن عمرو قشیری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے سنا، ''جو کسی مسلمان غلام کو آزاد کرے تو اس کا یہ عمل اسکے لئے جہنم سے فدیہ ہوجائے گا اور جو اپنے والدین میں سے کسی ایک کو پائے پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہو تو اللہ عزوجل اسے اپنی رحمت سے دور فرمائے۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۱۹۰۵۲، ج ۷، ص ۲۸)

☆===☆===☆===☆

قطع رحمی کے باوجود صلہ رحمی کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّھُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۝ وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْہِ رَبِّھِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً وَّ یَدْرَءُ وْنَ بِالْحَسَنَۃِ السَّیِّئَۃَ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عُقْبَی الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَھَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِھِمْ وَاَزْوَاجِھِمْ وَذُرِّیّٰتِھِمْ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْھِمْ مِّنْ کُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝ (پ۱۳، الرعد:۲۱۔۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں اور وہ جنہوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہیں کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔

اور فرماتا ہے،

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْہَ اللّٰہِ ز وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پ۲۱، الروم :۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: تو رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور انہی کا کام بنا۔

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

(۱۴۴۷) ...... حضرتِ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے سفر کے دوران نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت کے قریب اور جہنم سے دور کردے۔'' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے توقف فرمایا اور پھر اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا'' یہ ہدایت پا گیا'' اس نے عرض کیا،'' حضور! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی کیا ارشاد فرمایا؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا جملہ دہرا دیا پھر ارشاد فرمایا،'' اللہ عزوجل کی عبادت کرو اور

کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کیا کرو۔'' پھر فرمایا، ''اونٹنی کو راستہ دو۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان الذی یدخل بہ الجنۃ، رقم ۱۳، ص ۲۶)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اور رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرو۔'' جب وہ لوٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''میں نے اسے جس چیز کا حکم دیا ہے اگر یہ اس پر عمل کرے تو جنت میں داخل ہوگا۔''

(۱۴۴۸)...... خَثْعَم قبیلہ کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب ربُ العلمین، جناب صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے جھرمٹ میں رونق افروز تھے۔ میں نے عرض کیا، ''کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ شخص ہیں جو اپنے آپ کو اللہ عزوجل کا رسول کہتے ہیں؟'' فرمایا، ''ہاں۔'' میں نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل پر ایمان لانا۔'' میں نے عرض کیا، ''پھر کون سا؟'' فرمایا، ''صلہ رحمی کرنا۔''

میں نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے ناپسندیدہ عمل کون سا ہے؟'' فرمایا، ''کسی کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرانا۔'' میں نے عرض کیا، ''پھر کونسا؟'' فرمایا، ''رشتہ داروں سے قطع تعلق کرنا میں نے عرض کیا پھر کون سا؟'' فرمایا، ''برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا۔''

(۱۴۴۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربُ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، کہ ''جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے اور جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑے رکھے اور جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الحث علی اکرام الجار، رقم ۴۷، ص ۴۳)

(۱۴۵۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، کہ ''جو اپنے رزق میں کشادگی اور عمر میں اضافہ پسند کرتا ہے اسے چاہیے کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے تعلق جوڑے رکھے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ، رقم ۲۵۵۷، ص ۱۳۸۴)

(۱۴۵۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تورات میں ہے کہ ''جو اپنی عمر میں اضافہ اور رزق میں کشادگی چاہتا ہے وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کیا کرے۔''

(المستدرک علی الصحیحین، کتاب البر والصلۃ، ارحموا اھل الارض یرحمکم اھل السماء، رقم ۷۳۶۱، ج ۵، ص ۲۲۲)

(۱۴۵۲)...... حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جو اپنی عمر میں اضافہ اور رزق میں کشادگی اور بری موت سے تحفظ چاہتا ہے وہ اللہ عزوجل سے ڈرے اور صلہ رحمی کرے۔'' (مسند احمد، مسند علی بن ابی طالب، رقم ۱۲۱۲، ج ۱، ص ۳۰۲)

(۱۴۵۳)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''بیشک اللہ عزوجل صدقہ اور صلہ رحمی کے سبب عمر میں اضافہ کرتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے اور مکروہ وناپسندیدہ چیزوں سے بچاتا ہے۔'' (مسند ابی یعلی، رقم ۴۰۹۰، ج ۳، ص ۳۹۸)

(۱۴۵۴)...... ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''جسے نرمی عطا کی گئی اسے دنیا وآخرت کی اچھائیوں میں سے حصہ دیا گیا اور رشتہ داروں سے تعلق جوڑنا، پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور حسنِ اخلاق گھروں کو آباد رکھتے اور عمر میں اضافہ کرتے ہیں۔''

(مسند احمد، رقم ۲۵۳۱۴، ج ۹، ص ۵۰۴)

(۱۴۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ''بیشک اللہ عزوجل ایک قوم کی وجہ سے دنیا کو آباد رکھتا ہے اور انکی وجہ سے مال میں اضافہ کرتا ہے اور جب سے انہیں پیدا فرمایا ہے ان کی طرف ناپسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟'' فرمایا، ''انکے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلق جوڑنے کی وجہ سے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۵۵۶، ج ۱۲، ص ۶۷)

(۱۴۵۶)......حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبیٔ پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ''رشتہ داری عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی کہتی ہے کہ جو میرے ساتھ تعلق جوڑے گا اللہ عزوجل اسکے ساتھ تعلق جوڑے گا اور جو میرے ساتھ تعلق توڑے گا اللہ تعالیٰ اسکے ساتھ تعلق توڑے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم، رقم ۲۵۵۵، ص ۱۳۸۳)

(۱۴۵۷)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''میں ہی رحمٰن ہوں میں نے رشتہ داری کو پیدا کیا اور اسے اپنے نام کا ایک حصہ عطا فرمادیا لہذا جو اسکے ساتھ تعلق جوڑے گا میں اسکے ساتھ تعلق جوڑوں گا اور جو اس کے ساتھ تعلق توڑے گا میں اس کے ساتھ تعلق توڑوں گا۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی صلۃ الرحم، رقم ۱۶۹۴، ج ۲، ص ۱۸۵)

(۱۴۵۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''بیشک رشتہ داری رحمٰن عزوجل کی طرف سے ایک خمدار ٹہنی ہے، وہ عرض کرتی ہے،''یارب عزوجل! مجھے کاٹ دیا گیا، یارب! میرے ساتھ برا سلوک کیا گیا، یارب! عزوجل مجھ پر ظلم کیا گیا، یارب! یارب!'' تو اللہ عزوجل جواب میں ارشاد فرماتا ہے،''کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں تیرے ساتھ تعلق جوڑنے والے سے اپنا تعلق جوڑ لیتا ہوں اور تیرے ساتھ تعلق توڑنے والے سے اپنا تعلق توڑ لیتا ہوں۔'' (مسند احمد، مسند ابی ھریرہ، رقم ۸۹۸۵، ج ۳، ص ۳۲۹)

(۱۴۵۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ''جب اللہ عزوجل نے مخلوق کو پیدا کیا تو رشتہ داری کھڑی ہو کر عرض کرنے لگی،''یہ قطع رحمی سے تیری پناہ چاہنے والے کا مقام ہے؟'' فرمایا،''ہاں! کیا تو اس بات سے راضی نہیں کہ میں تیرے ساتھ تعلق جوڑنے والے سے تعلق جوڑوں اور تجھ سے تعلق توڑنے والوں سے اپنا تعلق توڑوں؟'' اس نے عرض کیا،''کیوں نہیں۔'' اللہ تعالیٰ نے فرمایا،'' پھر تیرے لئے ایسا ہی ہے۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا،''اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ۝ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰۤى اَبْصَارَهُمْ۝

(پ۲۶، محمد: ۲۲، ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کیا تمہارے یہ لچھن (انداز) نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو یہ ہیں وہ لوگ جن پر اللہ نے لعنت کی اور انہیں حق سے بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں پھوڑ دیں۔

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم...الخ، رقم ۲۵۵۴، ص ۱۳۸۳)

(۱۴۶۰)...... حضرتِ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک رشتہ داری چرخ کی سلاخ کی طرح ہے اور عرش کو پکڑے فصیح زبان میں کہتی ہے،''اے اللہ! جو میرے ساتھ تعلق جوڑے، تو اس کے ساتھ تعلق جوڑ اور جو مجھ سے تعلق توڑے، تو اس کے ساتھ تعلق توڑ لے۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ''میں رحمٰن و رحیم ہوں اور میں نے اپنے نام سے رحم (یعنی رشتہ داری) کو بنایا ہے لہذا جو اسکے ساتھ تعلق جوڑتا ہے میں اس کے ساتھ تعلق جوڑ لیتا ہوں اور جو اس کے ساتھ تعلق توڑتا ہے میں اس سے تعلق توڑ لیتا ہوں۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلہ۔ الخ، باب الترغیب فی صلۃ الرحم، رقم ۲۰، ج ۳، ص ۲۳۰ بتغیر)

(۱۴۶۱)...... حضرتِ سیدنا سَعِید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''بے شک سود سے بڑا گناہ مسلمان کی ناحق بے عزتی کرنا ہے اور بیشک یہ رشتہ داری رحمٰن عزوجل کی طرف سے ایک پیچیدہ ٹہنی ہے لہذا جو اس سے تعلق توڑے گا اللہ عزوجل اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند سعید بن زید، رقم ۱۶۵۱، ج ۱، ص ۴۰۲)

(۱۴۶۲)...... حضرتِ سیدتنا ام کلثوم بنت عُقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بے شک افضل ترین صدقہ وہ ہے جو دشمنی چھپانے والے رشتہ دار پر کیا جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کینہ پرور رشتہ دار کو صدقہ دینے میں صدقہ بھی ہے اور قطع رحمی کرنے والے سے صلہ رحمی بھی۔'' (المستدرک، کتاب الزکاۃ، باب افضل الصدقۃ...الخ رقم ۱۵۱۵، ج ۲، ص ۲۷)

(۱۴۶۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''جس میں تین خصلتیں ہوں گی، اللہ عزوجل اس کا حساب آسانی سے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ! ہمارے ماں اور باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان! وہ خصلتیں کونسی ہیں؟'' فرمایا، ''جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو، جب تم یہ اعمال بجا لاؤ گے تو اللہ عزوجل تمہیں جنت میں داخل فرما دے گا۔''

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب ثلاث من کن فیہ الخ، رقم ۳۹۶۸، ج ۳، ص ۳۶۲)

(۱۴۶۴)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں دنیا و آخرت کے سب سے بہترین اخلاق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تم سے تعلق توڑے تم اس سے تعلق جوڑو اور جو تمہیں محروم کرے اس کو عطا کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔'' (المعجم الاوسط للطبرانی، رقم ۵۵۶۷، ج ۴، ص ۵۵۶۷)

(۱۴۶۵)...... حضرتِ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی، ''یا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم! مجھے سب سے افضل عمل کے بارے میں بتائیے۔'' حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لولاک سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''اے عُقْبَہ! جو تجھ سے تعلق توڑے تُو اس کے ساتھ تعلق جوڑ اور جو تجھے محروم کرے اسے عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے اسے معاف کردے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی صلۃ الرحم...الخ، رقم ۲۷، ج ۳، ص ۲۳۲)

(۱۴۶۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلّم کی بارگاہ میں عرض کی

''میرے کچھ رشتہ دار ہیں جن سے میں تعلق جوڑتا ہوں حالانکہ وہ مجھ سے تعلق توڑتے ہیں اور میں انکے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہوں حالانکہ وہ میرے ساتھ برا سلوک کرتے ہیں اور میں ان سے نرمی کرتا ہوں حالانکہ وہ مجھ سے جہالت کا برتاؤ کرتے ہیں۔'' فرمایا،''اگر تم ایسا ہی کرتے ہو جیسا تم نے بتایا ہے تو گویا تم انہیں گرم راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا کرتے رہو گے اللہ عزوجل کی طرف سے ان کے مقابلہ میں ایک فرشتہ تمہاری مدد کرتا رہے گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب صلۃ الرحم.....الخ، رقم ۲۵۵۸، ص۱۳۸۴)

(۱۴۶۷) ...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم ایک جگہ جمع تھے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا''اے گروہِ مسلمین! اللہ عزوجل سے ڈرو اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ تعلق جوڑو کیونکہ کوئی ثواب صلہ رحمی سے زیادہ تیز نہیں اور بغاوت سے بچتے رہو کیونکہ کوئی عقوبت بغاوت سے تیز نہیں اور والدین کی نافرمانی سے بچتے رہو کیونکہ جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے مگر اللہ عزوجل کی قسم! والدین کا نافرمان اور قطع رحمی کرنے والا اور غرور کی وجہ سے اپنا تہبند لٹکانے والا اسے نہیں پا سکے گا، کیونکہ کبریائی اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۵۶۶۴، ج۴، ص۱۸۷)

۞ ===۞ ===۞ ===۞

شوھر اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا ثواب

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ٘ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝ (پ۲۱، الروم:۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: تو رشتہ دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو یہ بہتر ہے ان کے لئے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور انہی کا کام بنا۔

اور فرماتا ہے:

وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓىٕكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِیّٖنَۚ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِۙ وَالسَّآىٕلِیْنَ وَفِی الرِّقَابِۚ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَۚ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْاۚ وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِیْنَ الْبَاْسِؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْاؕ وَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۝ (پ۲، البقرۃ:۱۷۷)

ترجمہ کنزالایمان: ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور راہ گیر اور سائلوں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور اپنا قول پورا کرنے والے جب عہد کریں اور صبر والے مصیبت اور سختی میں اور جہاد کے وقت، یہی ہیں جنہوں نے اپنی بات سچی کی اور یہی پرہیز گار ہیں۔

سورۂ بقرہ میں ہے،

قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰى وَالْمَسٰكِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ۝ (پ۲، البقرۃ:۲۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لئے ہے اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۱۴۶۸)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرتِ سیدتنا زینب ثقفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''اے عورتو! صدقہ کیا کرو اگرچہ اپنے زیورات ہی سے کرو۔'' تو میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس گئی اور ان سے کہا،''آپ ایک تنگدست شخص ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے، جایئے اور آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے پوچھئے کہ اگر میں آپ پر صدقہ کروں تو کیا میری طرف سے صدقہ ادا ہوجائے گا ورنہ میں اسے آپ کے علاوہ کسی اور پر صدقہ کردوں۔'' تو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا،''تم خود ہی چلی جاؤ۔'' لہٰذا میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے لئے روانہ ہوئی تو میں نے دیکھا کہ انصار کی ایک عورت بھی یہی سوال کرنے کے لئے درِدولت پر حاضر ہے۔

ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے مرعوب رہتیں تھیں چنانچہ جب حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف آئے تو ہم نے ان سے کہا، ''رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں جا کر عرض کرو کہ دو عورتیں دروازے پر یہ سوال کرنے کے لئے کھڑی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہر اور اپنے زیرِ کفالت یتیموں پر صدقہ کریں تو کیا انکی طرف سے صدقہ ادا ہوجائے گا؟ اور اے بلال! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں۔''

تو حضرتِ سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ سوال کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے دریافت فرمایا،''وہ عورتیں کون ہیں؟'' حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا،''انصار کی ایک عورت اور زینب ہے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا،''کونسی زینب؟'' عرض کیا،''عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا،''ان دونوں کے لئے دُگنا اجر ہے، ایک رشتہ داری کا اور دوسرا صدقہ کا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ...الخ، رقم ۱۰۰۰، ص ۵۰۱)

(۱۴۶۹)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''رشتہ دار پر کئے جانیوالے صدقہ کا ثواب دوگنا کردیا جاتا ہے۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۷۸۳۴، ج ۸، ص ۲۰۶)

(۱۴۷۰)...... حضرتِ سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے

تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''مسکین پر صدقہ کرنا ایک صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دو صدقے ہیں، صدقہ اور صلہ رحمی۔'' (ابن خزیمہ، کتاب الزکاۃ، باب استحباب ابتاء الم،،،الخ، رقم ۲۳۸۵، ج ۴، ص ۷۷)

(۱۴۷۱)...... حضرتِ سیدتنا ام کلثوم بنت عُقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بے شک افضل ترین صدقہ وہ ہے جو دشمنی چھپانے والے رشتہ دار پر کیا جائے۔''

(صحیح ابن خزیمہ، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ علی ذی الرحم الکاشح، رقم ۲۳۸۶، ج ۴، ص ۷۸)

(۱۴۷۲)...... حضرتِ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سوال کیا کہ ''سب سے افضل صدقہ کون سا ہے؟ فرمایا، ''جو کینہ پرور رشتہ دار پر کیا جائے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند حکیم بن حزام، رقم ۱۵۳۲۰، ج ۵، ص ۲۲۸)

☆===☆===☆===☆

اھل خانہ پر خرچ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَھُوَ یُخْلِفُهٗ ج وَھُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ۝ (پ۲۲، سبا:۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا۔

اور فرماتا ہے،

لِیُنْفِقْ ذُوْسَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ط وَمَنْ قُدِرَ عَلَیْهِ رِزْقُهٗ فَلْیُنْفِقْ مِمَّآ اٰتٰهُ اللّٰهُ ط لَایُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّامَآ اٰتٰھَا ط سَیَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا۝ (پ۲۸، الطلاق:۷)

ترجمہ کنزالایمان: مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرما دے گا۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۴۷۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جب کوئی شخص ثواب کی نیت سے اپنے اہل خانہ پر خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لئے صدقہ ہوتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، رقم ۱۰۰۲، ص ۵۰۲)

(۱۴۷۴)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو پاکدامنی چاہتے ہوئے اپنے آپ پر کچھ خرچ کرے تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے اور جو اپنی بیوی، بچوں اور گھر والوں پر خرچ کرے تو یہ بھی صدقہ ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فی الرجل، رقم ۴۶۶۶، ج ۳، ص ۳۰۲)

(۱۴۷۵)...... حضرتِ سیدنا مِقْدَام بن مَعْدِی کَرِبَ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج ومَلال، صاحب ِجُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جو کچھ تو خود کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو اپنے خادم کو کھلائے وہ بھی تیرے لئے صدقہ ہے۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۱۹۱، ج ۶، ص ۹۴)

(۱۴۷۶)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ہر نیکی صدقہ ہے اور بندہ جو کچھ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے وہ صدقہ شمار ہوتا ہے اور جو کچھ بندہ اپنی عزت بچانے کے لئے خرچ کرتا ہے وہ اس کے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے اور جو کچھ بندہ خرچ کرتا ہے اس کا بدلہ اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے اور اللہ تعالیٰ ضامن ہے مگر جو وہ عمارت بنانے یا معصیت میں خرچ کرے۔'' (المستدرک، کتاب البیوع، باب کل معروف صدقۃ، رقم ۲۳۵۸، ج۲، ص۳۵۸)

ایک روایت میں ہے کہ ''بندہ جو کچھ اپنے آپ پر اور اپنے بچوں، اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں پر خرچ کرتا ہے وہ اسکے لئے صدقہ شمار ہوتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فی نفقۃ الرجل...الخ، رقم ۴۶۶۲، ج۳، ص۳۰۱)

حضرتِ سیدنا عبدالحمید یعنی ابن الحسن ھلالی علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ میں نے ابن منکدر رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ اس بات کا کہ ''جو کچھ بندہ اپنی عزت بچانے کے لئے خرچ کرتا ہے'' کیا مطلب ہے؟'' فرمایا اس سے مراد وہ مال ہے جو ایک متقی شخص اپنی عزت بچانے کے لئے کسی شاعر یا چرب زبان شخص کو دیتا ہے۔''

(۱۴۷۷)...... حضرتِ سیدنا کَعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے قریب سے گزرا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کے پھرتیلے بدن کی مضبوطی اور چستی کو دیکھا تو عرض کیا، ''یارسول اللہ! کاش! اس کا یہ حال اللہ عزوجل کی راہ میں ہوتا۔'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''اگر یہ شخص اپنے چھوٹے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنی پاکدامنی کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو بھی یہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ دکھاوے اور تفاخر کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقۃ علی الزوجۃ، رقم ۱۰، ج۳، ص۴۲)

(۱۴۷۸)...... حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ان سے فرمایا، ''تو جو کچھ بھی اللہ عزوجل کی رضا چاہتے ہوئے خرچ کرے گا تجھے اس کا ثواب دیا جائے گا یہاں تک کہ جو کچھ اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے گا اس کا بھی ثواب دیا جائے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب قول المریض...الخ، رقم ۵۶۶۸، ج۴، ص۱۲)

(۱۴۷۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ

شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''وہ دینار جوتو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرے اور وہ دینار جوتو کسی غلام کو آزاد کرنے میں خرچ کرے اور وہ دینار جوتو کسی مسکین پر صدقہ کرنے میں خرچ کرے اور وہ دینار جوتو اپنے گھر والوں پرخرچ کرے ان میں سب سے زیادہ اجر والا دینار وہ ہے جوتو اپنے گھر والوں پرخرچ کرتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال، رقم ۹۹۵، ص ۴۹۹)

(۱۴۸۰)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''سب سے افضل دینار جسے بندہ خرچ کرتا ہے وہ دینار ہے جسے وہ اپنے گھر والوں پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے وہ اللہ کی راہ میں اپنے جانور پر خرچ کرتا ہے اور وہ دینار ہے جسے اللہ کی راہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کرتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال، رقم ۹۹۴، ص ۴۹۹)

(۱۴۸۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بندے کے میزان میں سب سے پہلے اس کے اپنے گھر والوں پرخرچ کئے گئے مال کو رکھا جائے گا۔''

(المعجم الاوسط، رقم ۶۱۳۵، ج ۴، ص ۳۲۹)

(۱۴۸۲)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن اُمَیَّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا عثمان بن عفان یا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک اونی چادر کوخریدنے کے لئے بھاؤ طے کررہے تھے کہ میرا وہاں سے گزر ہوا اور میں نے وہ چادر خرید کر اپنی بیوی سُخَیلہ بنت عُبَیدَہ رضی اللہ عنہا کو اوڑھادی۔ جب حضرتِ سیدنا عثمان یا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما کا وہاں سے گزر ہوا تو انہوں نے پوچھا کہ ''تم نے جو چادر خریدی تھی اس کا کیا ہوا؟'' میں نے کہا، ''اسے میں نے سخیلہ بنت عبیدہ رضی اللہ عنہا پر صدقہ کردیا ہے۔'' تو انہوں نے پوچھا، ''جو کچھ تم اپنے گھر والوں پرخرچ کرتے ہو کیا وہ صدقہ ہے؟'' میں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔'' جب میری یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ذکر کی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا، ''عمرو نے سچ کہا ہے تم جو کچھ اپنے گھر والوں پرخرچ کرتے ہو وہ ان پر صدقہ ہی ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، الترغیب فی النفقۃ ...... الخ، رقم ۱۵، ج ۳، ص ۴۳)

(۱۴۸۳)...... حضرتِ سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا، ''جب کوئی شخص اپنی بیوی کو پانی پلاتا ہے تو اسے اس کا اجر دیا جاتا ہے۔'' راوی کہتے ہیں کہ ''پھر میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور میں نے اسے پانی پلایا اور جو کچھ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے سنا تھا اسے سنایا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب فی نفقۃ الرجل ...... الخ رقم ۴۶۵۹، ج ۳، ص ۳۰۰)

=== === === ===

دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہونے کی صورت میں صبر کرتے ہوئے ان کی پرورش کرنے کا ثواب

(۱۴۸۴)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ''میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بچیوں کو اٹھائے ہوئے آئی تو میں نے انہیں تین کھجوریں دیں۔ اس عورت نے ایک ایک کھجور اپنی بچیوں کو دے دی اور ایک خود کھانے کا ارادہ کرتے ہوئے اپنے منہ کی طرف لے گئی۔ جب اس کی بچیاں کھجوریں کھا چکیں تو اس عورت نے اپنی کھجور بھی دو حصوں میں تقسیم کر کے اپنی بچیوں کو دے دی۔ میں اُس کے اِس عمل سے بہت خوش ہوئی اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل نے ان دو بچیوں کی وجہ سے اس عورت پر جنت واجب کر دی یا (یہ فرمایا) ان دو بچیوں کی وجہ سے اس عورت کو جہنم سے آزاد کر دیا۔''

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، رقم ۲۶۳۰ ص ۱۴۱۵)

(۱۴۸۵)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت اپنی دو بچیوں کے ساتھ کچھ مانگنے کے لئے آئی۔ میں نے ایک کھجور کے علاوہ کچھ نہ پایا تو وہی کھجور اس عورت کو دے دی۔ اس نے وہ کھجور اپنی بچیوں میں تقسیم کر دی اور اس میں سے خود کچھ نہ کھایا اور چلی گئی۔ پھر جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم تشریف لائے تو میں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو یہ واقعہ سنایا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''جس کی بچیوں کی وجہ سے آزمائش کی گئی اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو یہ اس کے لئے جہنم سے پردہ ہو جائیں گی۔''

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ، باب فضل الاحسان الی البنات، رقم ۲۶۲۹ ص ۱۴۱۴)

(۱۴۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس مسلمان کی دو بیٹیاں ہوں اور وہ جب تک اس کے پاس رہیں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرتا رہے تو یہ بیٹیاں اسے جنت میں داخل کروا دیں گی۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب برالوالد...الخ، رقم ۳۶۷۰، ج ۴، ص ۱۸۹)

(۱۴۸۷)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ''جس نے دو بچیوں کے بالغ ہونے تک ان کی پرورش کی تو میں اور وہ شخص قیامت کے دن اس طرح آئیں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنی دونوں انگلیاں ملا کر دکھائیں۔ (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ...الخ باب فضل الاحسان...الخ، رقم ۲۶۳۱ ص ۱۴۱۵)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے دو بچیوں کی پرورش کی میں اور وہ جنت میں اس طرح داخل ہوں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔ (جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ، رقم ۱۹۲۱، ج ۳، ص ۳۶۷)

اور ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے دو یا تین بچیوں کی شادی ہوجانے یا مرجانے تک ان کی پرورش کی تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح داخل ہوں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت اور بیچ والی انگلی ملا کر اشارہ کیا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الترغیب فی النفقۃ، رقم ۲۴، ج ۳، ص ۴۵)

(۱۴۸۸)...... حضرتِ سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس مسلمان کی تین بیٹیاں ہوں پھر وہ ان کی شادی ہوجانے یا مرجانے تک ان پر خرچ کرتا رہے تو وہ اس کے لئے جہنم سے پردہ ہوجائیں گی۔'' ایک عورت نے عرض کیا، ''اور جس کی دو بیٹیاں ہوں؟'' فرمایا ''اور جس کی دو بیٹیاں ہوں (اسکے لئے بھی یہی فضیلت ہے)۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۰۲، ج ۱۸، ص ۵۶)

(۱۴۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں پھر وہ انکی اچھی طرح پرورش کرے اور ان کے معاملے میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہے تو اس کیلئے جنت ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ علی البنات، رقم ۱۹۲۳، ج ۳، ص ۳۶۷)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ، رقم ۱۹۲۳، ج ۳، ص ۳۶۷)

ایک روایت میں ہے کہ ''پھر وہ ان کی اچھی تربیت کرے اور ان کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے تو اس کے لئے جنت ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی النفقۃ... الخ، رقم ۱۹۱۹، ج ۳، ص ۳۶۶)

(۱۴۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے کسی یتیم کی پرورش کی خواہ وہ یتیم اس کا رشتہ دار ہو یا نہ ہو تو میں اور وہ شخص جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے اپنی تین بیٹیوں کی پرورش میں کوشش کی وہ جنت میں ہوگا اور اس کے لئے اللہ

عزوجل کی راہ میں دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام کرنے والے مجاہد کا سا اجر ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب منہ: فی الاولاد...الخ، رقم ۱۳۴۹۳، ج ۸، ص ۲۸۸)

(۱۴۹۱)...... ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خاتم المرسلین، رحمۃ للعٰلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العٰلمین، جناب صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے اپنی دو بیٹیوں یا دو بہنوں یا دو رشتہ دار بچیوں پر ان دونوں کے اللہ کے فضل سے غنی ہونے تک صبر کرتے ہوئے خرچ کیا تو وہ اس کیلئے آگ سے پردہ ہو جائیں گی۔'' (مسند امام احمد بن حنبل، حدیث ام سلمۃ، رقم ۲۶۵۷۸، ج ۱۰، ص ۱۷۹)

(۱۴۹۲)...... حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدار رسالت، شہنشاہ نبوت، مخزن جود و سخاوت، پیکر عظمت و شرافت، محبوب رب العزت، محسن انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان پر رحم کرے اور ان کی کفالت کرے تو اس پر جنت واجب ہو جاتی ہے۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اور اگر دو بیٹیاں ہوں؟'' فرمایا، ''اور اگر دو بیٹیاں ہوں تب بھی۔'' راوی کہتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا خیال ہے کہ ''اگر ایک بچی کے بارے میں پوچھا جاتا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ضرور انکی تائید فرماتے۔'' ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، ''اور انکی شادی کرائے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب منہ: فی الاولاد....الخ، ۱۳۴۹۱، ج ۸، ص ۲۸۷)

(۱۴۹۳)...... حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس کی ایک بچی ہو اور وہ اسے زندہ دفن نہ کرے اور نہ ہی اسے حقیر جانے، اور نہ اپنے بیٹے کو اس پر ترجیح دے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔''

(سنن ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتیما، رقم ۵۱۴۶، ج ۴، ص ۴۳۵)

(۱۴۹۴)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس کی تین بیٹیاں ہوں اور انکی پرورش کی وجہ سے پہنچنے والی سختی، تنگ دستی اور خوشحالی پر صبر کرے اللہ عزوجل اسے ان بچیوں پر شفقت کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! اور جس کی دو بیٹیاں ہوں؟'' فرمایا، ''اور جس کی دو بیٹیاں ہوں اسے بھی۔'' ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اور جس کی ایک بیٹی ہو؟'' فرمایا، ''اور جس کی ایک بیٹی ہو اسے بھی۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، رقم ۸۴۳۳، ج ۳، ص ۲۳۴)

مسکین اور محتاج کی پرورش کے لئے کوشش کرنے کا ثواب

(۱۴۹۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''محتاج اور مسکین کی پرورش کے لئے کوشش کرنے والا اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔'' حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا، ''وہ رات کے قیام میں سستی نہ کرنے اور دن میں روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الاحسان الی الارملۃ ...الخ رقم ۲۹۸۲، ص۱۵۹۲)

ایک روایت میں ہے کہ ''مسکین کی پرورش کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور رات میں قیام کرنے اور دن میں روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الحث علی المکاسب، رقم ۲۱۴۰، ج۳، ص۷)

(۱۴۹۶)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے کسی یتیم یا محتاج کی کفالت کی اللہ عزوجل اسے اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب تجہیز المیت ...الخ رقم ۴۰۶۶، ج۳، ص۱۱۴)

===◈===◈===◈===◈

یتیم کی کفالت اور اس پر خرچ کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

وَلٰـكِـنَّ الْـبِـرَّ مَـنْ اٰمَـنَ بِـاللّٰـهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِـرِ وَالْـمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْـمَالَ عَـلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ (پ۲، البقرۃ: ۱۷۷)

ترجمہ کنزالایمان: ہاں اصل نیکی یہ کہ ایمان لائے اللہ اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں (کو)۔

سورۂ بقرہ میں ہے،

يَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلْ مَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْـرٍ فَلِلْـوَالِـدَيْـنِ وَالْاَقْـرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْـمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ط وَمَاتَفْعَلُوْامِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ o (پ۲، البقرۃ: ۲۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ اسے جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے،

وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًاوَّاَسِيْرًا o اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَانُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَاشُكُوْرًا o

(پ۲۹، الدھر: ۸۔۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو ان سے کہتے ہیں ہم تمہیں خاص اللہ کے لئے کھانا دیتے ہیں تم سے کوئی بدلہ یا شکر گزاری نہیں مانگتے۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۴۹۷) ...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔''

پھر اپنی شہادت اور بیچ والی انگلی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان دونوں کو کھول دیا۔ (صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم ۶۰۰۵، ج۴، ص۱۰۲)

(۱۴۹۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اپنے یا کسی اور کے یتیم بچے کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر امام مالک رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کی اور بیچ والی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

(صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الاحسان الی الارملۃ...الخ، رقم ۲۹۸۳، ص۱۵۹۲)

وضاحت:

اپنے یتیم سے مراد یتیم رشتہ دار ہے جیسے کوئی ماں اپنے یتیم بیٹے یا دادا، دادی اپنے یتیم پوتے، پوتی کی کفالت کرے جبکہ کسی اور کے یتیم بچے سے مراد کسی اجنبی یتیم کی پرورش کرنا ہے جسکے ساتھ کوئی رشتہ داری نہ ہوان دونوں ہی کی پرورش پر اجرِ عظیم حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

(۱۴۹۹)...... حضرتِ سیدنا زُرارہ بن ابواَوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی قوم کے ایک شخص مالک یا ابن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے دو مسلمانوں کے سامنے کسی یتیم کے کھانے اور پینے کی ذمہ داری لی یہاں تک کہ اسے بے پرواہ کر دیا تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے اور جس نے اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا اور جو مسلمان کسی مسلمان جان (یعنی غلام) کو آزاد کرے وہ اس کے لئے جہنم سے نجات کا سبب بن جائے گی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الایتام والارامل والمساکین، رقم ۱۳۵۱۶، ج۸، ص۲۹۵)

(۱۵۰۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے دو مسلمانوں کے درمیان کسی یتیم کے کھانے اور پینے کی ذمہ داری لی تو اللہ عزوجل اسے ضرور جنت میں داخل فرمائے گا جبکہ وہ کوئی ناقابلِ معافی گناہ نہ کرے۔'' (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء رحمۃ الیتیم وکفالتہ، رقم ۱۹۲۴، ج۳، ص۳۶۸)

(۱۵۰۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے تین یتیموں کی پرورش کی، اسے رات کو قیام، دن میں روزہ اور صبح وشام راہِ خدا عزوجل میں اپنی تلوار چلانے والے کا ثواب دیا جائے گا اور میں اور وہ جنت میں اس طرح بھائی بھائی ہوں گے جس طرح یہ دونوں ہیں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے اپنی شہادت اور بیچ والی انگلی ملادی۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، رقم ۳۶۸۰، ج۴، ص۱۹۴)

(۱۵۰۲)...... حضرتِ سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میں اور زرد رخساروں والی عورت قیامت میں اس طرح ہونگے۔''

پھر راوی نے بیچ کی اور شہادت والی انگلیوں کی طرف اشارہ کیا۔'' زرد رخساروں والی عورت سے مراد حسن و جمال اور منصب والی بیوہ عورت ہے جب اپنے یتیم بچوں کی کفالت کے لئے اپنے آپ کو ان سے جدا ہونے یا مرنے تک وقف کر دے اور دوسری شادی نہ کرے۔'' (ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی فضل من عال یتیما، رقم ۵۱۴۹، ج ۴، ص ۴۳۵)

(۱۵۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا مگر ایک عورت کو خود سے سبقت لے جاتے دیکھوں گا تو اس سے پوچھوں گا کہ'' تجھے کیا ہوا؟ اور تو کون ہے؟'' تو وہ کہے گی کہ'' میں وہ عورت ہوں جس نے خود کو اپنے یتیم بچوں کی پرورش کے لئے وقف کر دیا تھا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی کفالۃ الیتیم...الخ رقم ۱۲، ج ۳، ص ۲۳۶)

(۱۵۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جب کسی قوم کے دسترخوان پر کوئی یتیم بیٹھتا ہے تو شیطان ان کے دسترخوان کے قریب نہیں آتا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الایتام والارامل، رقم ۱۳۵۱۲، ج ۸، ص ۲۹۴)

(۱۵۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے جہاں یتیم کی عزت کی جاتی ہو۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۳۴۳۴، ج ۱۲، ص ۲۹۶)

(۱۵۰۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' مسلمانوں کے گھروں میں سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جاتا ہو اور مسلمانوں کے گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جہاں یتیم کے ساتھ برا سلوک کیا جاتا ہو۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب حق الیتیم، رقم ۳۶۷۹، ج ۴، ص ۱۹۳)

===۞===۞===۞===

یتیم کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرنے کا ثواب

(۱۵۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اللہ عزوجل کی رضا کے لئے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرے گا تو جس جس بال پر سے اس کا ہاتھ گزرے گا اس کے عوض ہاتھ پھیرنے والے کے لئے نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اپنے زیرِ کفالت یتیم (لڑکے یا لڑکی) کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا میں اور وہ جنت میں اس طرح ہوں گے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی شہادت اور بیچ والی انگلیوں کو جدا کر دیا۔ (مسند احمد، حدیث ابی امامہ الباہلی، رقم ۲۲۲۱۵، ج ۸، ص ۲۷۲)

(۱۵۰۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو ارشاد فرمایا کہ ''یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا کرو اور مسکین کو کھانا کھلایا کرو۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ...الخ باب ماجاء فی الایتام، رقم ۱۳۵۰۸، ج ۸، ص ۲۹۳)

(۱۵۰۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں اپنے دل کی سختی کی شکایت کی تو ارشاد فرمایا کہ ''کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری حاجتیں پوری ہوں؟ تو یتیم پر رحم کیا کر اور اسکے سر پر ہاتھ پھیرا کر اور اپنے کھانے میں سے اس کو کھلایا کر ایسا کرنے سے تیرا دل نرم ہوگا اور حاجتیں پوری ہوں گی۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الایتام والارامل والمساکین، رقم ۱۳۵۰۹، ج ۸، ص ۲۹۳)

(۱۵۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے کہ جس نے یتیم پر رحم کیا اور اسکے ساتھ نرمی سے گفتگو کی اور اس کی یتیمی اور کمزوری پر رحم کھایا اور اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے مال سے اپنے پڑوسی پر فخر نہ کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عذاب نہ دے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب الصدقۃ علی الاقارب صدقۃ المراۃ علی زوجھا، رقم ۴۶۵۲، ج ۳، ص ۲۹۷)
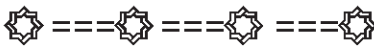
اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرنے کا ثواب

(۱۵۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا، جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھا کہ ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' اس نے کہا، ''اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ملنے جارہا ہوں۔'' اس فرشتے نے پوچھا، ''کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اتارنے جارہا ہے؟'' تو اس نے کہا، ''نہیں! بلکہ میں اللہ عزوجل کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔'' فرشتے نے کہا، ''مجھے اللہ عزوجل نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے بتادوں کہ اللہ عزوجل بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تو اس کے لئے دوسروں سے محبت کرتا ہے۔''

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی فضل الحب فی اللہ، رقم ۲۵۶۷، ص ۱۳۸۸)

(۱۵۱۲)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب کوئی اپنے کسی بھائی سے اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے کہ خوش ہوجاؤ کہ جنت بھی تجھ سے خوش ہے اور اللہ عزوجل اپنے عرش کے ملائکہ سے فرماتا ہے کہ ''میرا بندہ میرے لئے لوگوں سے ملتا ہے، اس کی میزبانی کرنا میرے ذمہ ہے۔'' پھر اللہ عزوجل اسکے لئے جنت کے علاوہ کسی ثواب پر راضی نہیں ہوتا۔

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب الزیارۃ، رقم ۱۳۵۹۱، ج ۸، ص ۳۱۷)

(۱۵۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ عزوجل کے لئے اپنے کسی اسلامی بھائی سے ملنے جاتا ہے تو ایک منادی اسے مخاطب کرکے کہتا ہے کہ ''خوش ہوجا کیونکہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان، رقم ۲۰۱۵، ج ۳، ص ۴۰۶)

(۱۵۱۴)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون جنت میں جائے گا؟'' ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! ضرور بتائیے۔'' فرمایا کہ ''نبی جنت میں جائے گا، صدیق جنت میں جائے گا اور وہ شخص بھی جنت میں جائے گا جو محض اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی سے ملنے شہر کے مضافات میں جائے۔''

(المعجم الاوسط، رقم ۱۷۴۳، ج ۱، ص ۴۷۲)

(۱۵۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ادریس خولانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں دمشق کی جامع مسجد میں داخل ہوا تو میں نے

چمکدار دانتوں والے ایک نوجوان کو دیکھا، اس کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ جب ان میں کسی بات پر اختلاف ہو جاتا تو وہ اس کی طرف رجوع کرتے اور اس کے قول کو فیصل مانتے تو میں نے ان کے بارے میں کسی سے پوچھا تو مجھے بتایا گیا کہ ''یہ حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔'' اگلے دن میں صبح سویرے مسجد میں پہنچا تو میں نے انہیں پہلے سے نماز پڑھتے ہوئے پایا پھر میں نے ان کی نماز مکمل ہونے کا انتظار کیا پھر ان کے سامنے سے انکی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں سلام کیا پھر عرض کیا، ''خدا کی قسم! میں اللہ عزوجل کیلئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' انہوں نے مجھ سے پوچھا ''کیا اللہ عزوجل کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''جی ہاں! اللہ عزوجل کے لئے۔'' انہوں نے پھر پوچھا ''کیا اللہ عزوجل کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا، ''جی ہاں! اللہ کے لئے۔'' تو انہوں نے میری چادر کا کنارہ کھینچ کر مجھے اپنے ساتھ چمٹا لیا اور فرمایا کہ ''خوشخبری سن لو کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میرے لئے آپس میں محبت کرنے والے اور میرے لئے اکٹھے ہو کر بیٹھنے والے اور میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والے اور میرے لئے خرچ کرنے والے میری محبت کے حق دار ہو گئے۔'' (موطا امام مالک ، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، رقم ۱۸۲۸، ج ۲ ص ۴۳۹)

(۱۵۱۶) ...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''میرے لئے محبت کرنے والے اور میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والے اور میرے لئے سفر کرنے والے اور میرے لئے خرچ کرنے والے میری محبت کے حق دار ہو گئے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الحب فی اللہ، رقم ۱۵، ج ۴ ص ۱۱)

(۱۵۱۷) ...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا آپ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف میرے لئے آپس میں محبت کرنے والے میری محبت کے حق دار ہو گئے اور میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والے اور میرے لئے خرچ کرنے والے میری محبت کے حق دار ہو گئے اور میرے لئے صدقہ کرنے والے میری محبت کے حق دار ہو گئے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الحب...الخ، رقم ۱۶، ج ۴ ص ۱۱)

(۱۵۱۸) ...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک جنت میں بالاخانے ہیں جن کے باہر سے اندر کا حصہ نظر آتا ہے اور اندر سے باہر کا منظر نظر آتا ہے اللہ عزوجل نے انہیں اپنے لئے محبت کرنے والوں اور اپنے لئے

ایک دوسرے سے ملنے والوں اور اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کیلئے تیار کیا ہے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۲۹۰۳، ج۲،ص ۱۶۶)

(۱۵۱۹)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک جنت میں یاقوت کے کچھ ستون ہیں جن پر زبرجد کے کمرے ہیں انکے کھلے دروازے دمدار ستارے کی طرح چمکدار ہیں۔'' ہم نے عرض کیا،''یارسول اللہ! ان کمروں میں کون رہے گا؟'' فرمایا کہ''اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنے والے، اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کرنے والے اور اللہ عزوجل کے لئے ملاقات کرنے والے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الحب فی اللہ...الخ، رقم ۲۴، ج۴،ص ۱۳)

(۱۵۲۰)...... حضرتِ سیدنا زِرّ بن حُبَیش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیدنا صفوان بن عَسَّال مرادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے پوچھا،''کیا تم ملاقات کے لئے آئے ہو؟'' ہم نے عرض کیا،''ہاں۔'' انہوں نے فرمایا کہ سرکار مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم فرماتے ہیں کہ''جو شخص اپنے مؤمن بھائی سے ملتا ہے وہ واپس لوٹنے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جو اپنے مؤمن بھائی کی عیادت کرتا ہے واپس لوٹنے تک رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۷۳۸۹، ج۸،ص ۶۷)

(۱۵۲۱)...... حضرتِ سیدنا ابورَزِین عُقَیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ''اے ابورزین! مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملتا ہے اور پھر جب وہ اسے رخصت کرتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور عرض کرتے ہیں،''یا اللہ عزوجل! جیسے اس نے تیرے لئے ملاقات کی تو بھی اسے اپنا قرب عطا فرما۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب الزکاۃ واکرام الزائرین، رقم ۱۳۵۹۲، ج۸،ص ۳۱۷)

حضرتِ سیدنا عون رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دوست جب ان کے پاس ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا،''کیا میرے پاس بیٹھو گے؟ انہوں نے عرض کیا،''ضرور ہم آپ کی محفل ہرگز نہیں چھوڑیں گے۔'' تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ''کیا تم آپس میں ایک دوسرے کی ملاقات کے لئے جاتے ہو؟'' انہوں نے عرض کیا،''ہاں اے ابوعبدالرحمٰن! جب ہم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی کو مفقود پاتا ہے تو کوفہ کے کونے کونے تک اسے تلاش کرتا ہے۔'' آپ نے فرمایا کہ جب تک تم ایسا کرتے ہو خیر کے کام میں ہوتے ہو۔

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی زیارۃ الاخوان، رقم ۸، ج۳،ص ۲۴۸)

اپنے مسلمان بھائیوں کی حاجتیں پوری کرنے کا ثواب

(۱۵۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو کسی مسلمان کی ایک دنیوی پریشانی دور کرے گا اللہ عزوجل قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو تنگدست کے لئے آسانی مہیا کرے گا اللہ عزوجل دنیا وآخرت میں اسکے لئے آسانیاں پیدا فرمائے گا اور جو دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل دنیا وآخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور بندہ جب تک اپنے (مسلمان) بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے اللہ عزوجل بھی اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔'' (جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الستر علی المسلم، رقم ۱۹۳۷، ج۳، ص۳۷۳)

(۱۵۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اسے قید کرتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے اللہ عزوجل اس کی حاجت پوری فرماتا ہے اور جو کسی مسلمان کی ایک پریشانی دور کرے گا اللہ عزوجل قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الظلم، رقم ۲۵۸۰، ص ۱۳۹۴)

(۱۵۲۴)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلے اس کا یہ عمل اس کے لیے دس سال اعتکاف کرنے سے بہتر ہے اور جو شخص اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دن اعتکاف کرے اللہ عزوجل اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں حائل فرما دیتا ہے اور ان میں سے دو خندقوں کا درمیانی فاصلہ مشرق ومغرب کے فاصلے سے زیادہ ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لئے چلے تو یہ عمل میری اس مسجد (یعنی مسجدِ نبوی شریف علی صاحبہا الصلوۃ والسلام) میں دو مہینے اعتکاف کرنے سے افضل ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین...الخ رقم ۸، ج۳، ص۲۶۳)

(۱۵۲۵)...... حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بندہ جب تک اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں رہتا ہے اللہ عزوجل اسکی حاجت پوری فرماتا رہتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۲۳، ج۸، ص۳۵۳)

(۱۵۲۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک اللہ عزوجل نے کچھ قوموں کو بعض نعمتیں عطا کی ہیں جنہیں وہ اس وقت تک ان کے پاس رکھتا ہے جب تک

وہ مسلمانوں کی حاجت روائی کرتے رہتے ہیں اور جب وہ انہیں مسلمانوں پر خرچ نہیں کرتے تو اللہ عزوجل وہ نعمتیں دوسروں کی طرف منتقل فرما دیتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۳، ج ۸، ص ۳۵۱)

(۱۵۲۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک اللہ عزوجل کی کچھ ایسی قومیں ہیں جنہیں اس نے بندوں کے فائدے کے لئے بعض نعمتوں کے ساتھ مختص فرما دیا ہے وہ انہیں اس حال پر اس وقت تک برقرار رکھتا ہے جب تک وہ ان نعمتوں کو لوگوں پر خرچ کرتے رہتے ہیں پھر جب وہ ان نعمتوں کو لوگوں سے روک لیتے ہیں تو اللہ عزوجل وہ نعمتیں ان سے موقوف فرما کر دوسروں کو دے دیتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۴، ج ۸، ص ۳۵۱)

(۱۵۲۸)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے چند لوگ ایسے ہیں جنہیں اس نے لوگوں کی حاجت روائی کے لئے پیدا کیا ہے لوگ اپنی حاجتوں میں ان کی طرف فریاد کرتے ہیں، بیشک وہی لوگ عذاب سے امن والے ہیں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۰، ج ۸، ص ۳۵۰)

(۱۵۲۹)...... حضرت ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اپنے بھائی کی حاجت پوری ہونے تک حاجت روائی کرتا رہے اللہ عزوجل پچھتر ہزار (75000) ملائکہ کے ذریعے اس پر سایہ فرماتا ہے وہ اسکے لئے استغفار اور دعا کرتے ہیں، اگر صبح کو حاجت روائی کی تو شام تک اور اگر شام کو حاجت روائی کی تو صبح تک اور وہ جو بھی قدم اٹھاتا ہے اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ معاف فرماتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، رقم ۹، ج ۳، ص ۲۶۳)

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے کسی بندے کی ضرورت میں اس کی مدد کی اللہ عزوجل اسے اس دن ایسی جگہ پر ثابت قدمی عطا فرمائے گا جس دن قدم پھسلیں گے۔''
(الترغیب والترہیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، رقم ۱۰، ج ۳، ص ۲۶۳)

(۱۵۳۰)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن لوگوں کو صفوں میں کھڑا کیا جائے گا۔ پھر جب اہلِ جنت وہاں سے گزریں گے تو ان میں سے ایک شخص ایک جہنمی کے پاس سے گزرے گا تو وہ جہنمی

کہے گا، ''اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تو نے مجھ سے پانی مانگا تھا اور میں نے تجھے ایک گھونٹ پانی پلایا تھا؟'' پھر وہ اس شخص کے لئے شفاعت کرے گا۔ پھر اس شخص کا گزر دوسرے جہنمی کے قریب سے ہوگا تو وہ اس سے کہے گا، ''کیا تجھے وہ دن یاد نہیں کہ جب میں نے تجھے وضو کے لئے پانی دیا تھا؟'' تو وہ اس کے لئے بھی شفاعت کرے گا۔ پھر اس کا گزر تیسرے شخص کے قریب سے ہوگا تو وہ اس سے کہے گا، ''اے فلاں! کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جب تو نے مجھے فلاں کی حاجت روائی کے لئے بھیجا تھا تو میں تیری وجہ سے چلا گیا تھا۔'' تو وہ اسکی بھی شفاعت کرے گا۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل صدقۃ الماء، رقم ۳۶۸۵، ج ۴، ص ۱۹۶)

(۱۵۳۱)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جو اپنے کسی اسلامی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلتا ہے اللہ عزوجل اس کے اپنی جگہ واپس آنے تک اس کے ہر قدم پر اس کے لئے ستر نیکیاں لکھتا ہے اور اس کے ستر گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔ پھر اگر اس کے ہاتھوں وہ حاجت پوری ہوگئی تو وہ اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا اور اگر اس دوران اس کا انتقال ہو گیا تو وہ بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین...الخ، رقم ۱۳، ج ۳، ص ۲۶۴)

(۱۵۳۲)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی جائز فریاد بادشاہ تک پہنچانے کے لئے یا کسی تنگدست کو مہلت دلانے کے لئے جاتا ہے اللہ عزوجل اس دن پل صراط کو عبور کرنے میں اس کی مدد فرمائے گا جب لوگوں کے قدم پھسل رہے ہونگے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین...الخ، رقم ۱۶، ج ۳، ص ۲۶۵)

(۱۵۳۳)...... حضرتِ سیدنا ابوموسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' ہر مسلمان پر ایک صدقہ ہے۔'' عرض کیا گیا، ''اگر وہ اس کی طاقت نہ رکھے تو؟'' فرمایا، ''وہ اپنے ہاتھ سے کمائے، خود کو نفع پہنچائے اور دوسروں پر صدقہ بھی کرے۔'' عرض کیا گیا، ''اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے؟'' فرمایا، ''کسی مظلوم حاجت مند کی مدد کرے۔'' عرض کیا گیا، ''اگر وہ اس کی بھی استطاعت نہ رکھے؟'' فرمایا ''تو وہ نیکی یا بھلائی کا حکم دے۔'' عرض کیا گیا، ''اگر ایسا نہ کر سکے تو؟'' فرمایا، ''برائی سے بچتا رہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب بیان ان اسم الصدقۃ...، الخ، رقم ۱۰۰۸، ص ۵۰۴)

===☆===☆===☆===

مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنے کا ثواب

(۱۵۳۴)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اپنے مسلمان بھائی سے اس کی پسندیدہ حالت میں ملے اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے خوش کر دے گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین ..الخ، رقم ۱۷، ج ۳، ص ۲۶۵)

(۱۵۳۵)...... حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرنا سب سے افضل عمل ہے خواہ تو اس کی ستر پوشی کرنے کے لئے کپڑے پہنائے یا اس کی بھوک دور کرنے کیلئے اسے شکم سیر کر دے یا اس کی کوئی حاجت پوری کر دے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین ..الخ، رقم ۱۹، ج ۳، ص ۲۶۵)

(۱۵۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کے دل میں خوشی داخل کرنا ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۱۰۷۹، ج ۱۱، ص ۵۹)

(۱۵۳۷)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے اپنے مسلمان بھائی کی جائز فریاد سلطان تک پہنچائی یا اس کے دل میں خوشی داخل کی اللہ عزوجل اسے جنت میں بلند مقام عطا فرمائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۱، ج ۸، ص ۳۵۰)

(۱۵۳۸)...... حضرتِ سیدنا حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تمہارا اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی داخل کرنا مغفرت کو واجب کرنے والے اعمال میں سے ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب فضل قضاء الحوائج، رقم ۱۳۷۱۹، ج ۸، ص ۳۵۲)

(۱۵۳۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ''یارسول اللہ! لوگوں میں اللہ عزوجل کا پسندیدہ شخص کون ہے؟'' فرمایا، ''اللہ عزوجل کو وہ شخص زیادہ پسند ہے جو لوگوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہو اور اللہ عزوجل کا سب سے پسندیدہ عمل وہ سُرور یعنی خوشی ہے جو تو کسی مسلمان کے دل میں داخل کرے خواہ تُو اس کی پریشانی دور کرے یا اس کا قرض ادا کرے یا اس کی بھوک مٹائے اور اپنے کسی بھائی کی حاجت روائی کے لئے چلنا مجھے اپنی اس مسجد میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے زیادہ پسند ہے اور جس نے اپنا

غصہ پی لیا حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے پر قدرت رکھتا تھا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری ہونے تک اس کے ساتھ رہے اللہ عزوجل اس دن اسے ثابت قدمی عطا فرمائے گا جس دن قدم پھسلتے ہوں گے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، رقم ۲۲، ج ۳، ص ۲۶۵)

(**۱۵۴۰**)...... ام المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے مسلمانوں کے کسی گھر میں خوشی داخل کی اللہ عزوجل اس کے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہ ہوگا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، وغیرھا، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین...الخ، رقم ۲۱، ج ۳، ص ۲۶۵)

(**۱۵۴۱**)...... حضرتِ سیدنا جعفر بن محمد اپنے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو شخص کسی مؤمن کے دل میں خوشی داخل کرتا ہے اللہ عزوجل اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو اللہ عزوجل کی عبادت اور توحید میں مصروف رہتا ہے۔ جب وہ بندہ اپنی قبر میں چلا جاتا ہے تو وہ فرشتہ اس کے پاس آ کر پوچھتا ہے، ''کیا تو مجھے نہیں پہچانتا؟'' وہ کہتا ہے کہ ''تو کون ہے؟'' تو وہ فرشتہ کہتا ہے کہ ''میں وہ خوشی ہوں جسے تو نے فلاں کے دل میں داخل کیا تھا آج میں تیری وحشت میں تجھے اُنس پہنچاؤں گا اور سوالات کے جوابات میں ثابت قدم رکھوں گا اور تجھے روزِ قیامت کے مناظر دکھاؤں گا اور تیرے لئے تیرے رب عزوجل کی بارگاہ میں سفارش کروں گا اور تجھے جنت میں تیرا ٹھکانا دکھاؤں گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی قضاء حوائج المسلمین، رقم ۲۳، ج ۳، ص ۲۶۶)

✡ === ✡ === ✡ === ✡

مریض کی عِیادت کا ثواب

(۱۵۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا ''اے ابنِ آدم! میں بیمار ہوا تو تُو نے میری عیادت کیوں نہ کی؟'' بندہ عرض کرے گا، ''اے اللہ عزوجل! میں تیری عیادت کیسے کرتا تُو تو ربُّ العالمین ہے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ''کیا تُو نہ جانتا تھا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہے پھر بھی تُو نے اس کی عیادت نہیں کی، کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ اگر تو اس کی عیادت کرنے کیلئے اس کے پاس جاتا تو مجھے اس کے پاس پاتا۔'' پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ''اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تو تُو نے مجھے کھانا کیوں نہ کھلایا؟'' بندہ عرض کرے گا، ''اے رب عزوجل! میں تجھے کھانا کیسے کھلاتا تُو تو ربُّ العالمین ہے؟'' اللہ عزوجل فرمائے گا، ''میرے فلاں بندے نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو تُو نے اسے کھانا کیوں نہیں کھلایا؟ کیا تُو نہ جانتا تھا کہ اگر تُو اسے کھانا کھلاتا تو اس کا ثواب میرے پاس ضرور پالیتا؟'' پھر اللہ عزوجل فرمائے گا، ''اے ابنِ آدم! میں نے تجھ سے پانی مانگا تو تُو نے مجھے پانی کیوں نہ دیا؟'' بندہ عرض کرے گا، ''یارب عزوجل! میں تجھے پانی کیسے پلاتا تُو تو رَبُّ العالمین ہے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تو تُو نے اسے پانی نہ پلایا، کیا تُو نہ جانتا تھا کہ اگر تُو اس کو پانی پلادیتا تو اس کا ثواب میرے پاس پاتا۔''

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المریض، رقم ۲۵۶۹، ص ۱۳۸۹)

(۱۵۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو ایک منادی آسمان سے ندا کرتا ہے، ''خوش ہوجا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنالیا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی ثواب من عاد مریضا، رقم ۱۴۴۳، ج ۲، ص ۱۹۲)

ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کرنے یا اس سے ملنے کے لئے نکلتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''خوش ہوجا کہ تیرا یہ چلنا مبارک ہے اور تو نے جنت میں اپنے لئے ایک ٹھکانا بنالیا ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی، رقم ۸، ج ۴، ص ۱۶۴)

(۱۵۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''آج تم میں سے کس نے روزہ رکھا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ

تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے۔'' پھر فرمایا کہ ''تم میں سے آج مسکین کو کس نے کھانا کھلایا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے۔'' پھر فرمایا کہ ''تم میں سے آج مریض کی عیادت کس نے کی؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں نے۔'' پھر فرمایا کہ ''آج تم میں سے جنازے کے ساتھ کون گیا؟'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''میں۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''جس شخص میں یہ چار خصلتیں جمع ہو جائیں وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب فی عیادۃ المرضی..الخ، رقم ۷، ج ۴، ص ۱۶۳)

(۱۵۴۵)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''پانچ عمل ایسے ہیں کہ جو کوئی ان میں سے ایک پر بھی عمل کرے گا وہ اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہوگا۔(۱) جس نے مریض کی عیادت کی..یا..(۲) جنازے کے ساتھ چلا ..یا..(۳) غازی بن کر نکلا..یا..(۴) حاکم اسلام کے پاس اس لئے آیا کہ اس کی عزت وتوقیر کرے..یا..(۵) اپنے گھر میں اس لئے بیٹھا رہا تاکہ لوگ اس کے شر سے محفوظ رہیں اور وہ لوگوں کے شر سے محفوظ رہے۔''

(مسند امام احمد، حدیث معاذ بن جبل، رقم ۲۲۱۵۴، ج ۸، ص ۲۵۵)

(۱۵۴۶)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''پانچ اعمال ایسے ہیں جو انہیں ایک دن میں کرے گا اللہ عزوجل اسے جنتیوں میں لکھے گا:(۱) مریض کی عیادت کرنا،(۲) جنازے میں حاضر ہونا،(۳) روزہ رکھنا،(۴) نماز جمعہ کے لئے جانا اور (۵) غلام آزاد کرنا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب صلاۃ الجمعۃ، رقم ۲۷۶۰، ج ۴، ص ۱۹۱)

(۱۵۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مریضوں کی عیادت کیا کرو اور جنازوں میں شرکت کیا کرو یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتے رہیں گے۔'' (مسند امام احمد، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۱۸۰، ج ۴، ص ۴۷)

(۱۵۴۸)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عمرو اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اپنے کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے جاتا ہے اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعہ سایہ فرماتا ہے، وہ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں اور وہ فارغ ہونے تک رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے اور جب وہ اس کام سے فارغ ہو جاتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرے کا ثواب لکھتا ہے اور جس نے مریض کی عیادت کی اللہ عزوجل اس پر پچھتر ہزار ملائکہ کے ذریعے سایہ فرمائے گا اور گھر

واپس آنے تک اسکے ہر قدم اٹھانے پر اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کے ہر قدم رکھنے پر اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا، جب وہ مریض کے ساتھ بیٹھے گا تو رحمت اسے ڈھانپ لے گی اور اپنے گھر واپس آنے تک رحمت اسے ڈھانپے رکھے گی۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی، رقم ۱۳، ج۴، ص۱۶۵)

(۱۵۴۹)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو شخص کسی مریض کی عیادت کرتا ہے وہ دریائے رحمت میں غوطے لگاتا ہے۔ جب وہ مریض کے پاس بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! یہ تو اس تندرست کے لئے ہے جو مریض کی عیادت کرتا ہے، اس مریض کے لئے کیا ہے؟'' فرمایا، ''اس کے گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جب بندہ تین دن بیمار ہوتا ہے تو گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب عیادۃ المریض، رقم ۳۷۶۴، ج۳، ص۲۰)

(۱۵۵۰)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے مریض کی عیادت کی، جب تک وہ بیٹھ نہ جائے دریائے رحمت میں غوطے لگاتا رہتا ہے اور جب وہ بیٹھ جاتا ہے تو رحمت میں ڈوب جاتا ہے۔'' (مسند امام احمد، مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۱۴۲۶۴، ج۵، ص۳۰)

(۱۵۵۱)...... حضرتِ سیدنا کَعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے مریض کی عیادت کی وہ دریائے رحمت میں داخل ہوگیا، جب وہ اس مریض کے پاس بیٹھ جاتا ہے تو دریائے رحمت میں نہانے لگتا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''جب وہ اس کے پاس سے اُٹھتا ہے تو جہاں سے وہ عیادت کے لئے چلا تھا وہاں پہنچنے تک دریائے رحمت میں غوطہ زن رہتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی...الخ، رقم ۱۶، ج۴، ص۱۶۶)

(۱۵۵۲)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے اچھے طریقے سے وضو کیا اور ثواب کی امید پر اپنے کسی مسلمان بھائی کی عیادت کی اسے جہنم سے ستر سال کے فاصلے تک دور کر دیا جائیگا۔'' (سنن ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب فی فضل العیادۃ...الخ، رقم ۳۰۹۷، ج۳، ص۲۴۸)

(۱۵۵۳)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک جب مسلمان اپنے

مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ لوٹنے تک جنت کے خُرفے میں رہتا ہے۔'' عرض کیا گیا'' یارسول اللہ! جنت کا خرفہ کیا ہے؟'' فرمایا'' جنت کا ایک پھل۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی، رقم ۹، ج ۴، ص ۱۶۴)

(۱۵۵٤) ...... حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو وہ مریض کے پاس بیٹھنے تک جنت کے باغ میں چہل قدمی کرتا ہے جب وہ بیٹھتا ہے تو رحمت اسے ڈھانپ لیتی ہے۔ جب کوئی شام کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے تو اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے بھی نکلتے ہیں جو صبح تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور جو صبح کے وقت کسی مریض کی عیادت کرتا ہے اس کے ساتھ ستر ہزار فرشتے نکلتے ہیں جو شام تک اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔''

جبکہ ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان صبح کو کسی مسلمان کی عیادت کو نکلتا ہے شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور جو شام کو مریض کی عیادت کرنے نکلتا ہے صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ لگا دیا جاتا ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی...الخ، رقم ۱۱، ج ۴، ص ۱۶۴)

مریض کے لئے دعا کرنے کا ثواب

(۱۵۵۵) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی موت کا وقت قریب نہ آیا ہو اور سات مرتبہ یہ الفاظ کہے تو اللہ عزوجل اسے اس مرض سے شفاء عطا فرمائے گا **اَسْئَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ** ترجمہ: میں عظمت والے، عرش عظیم کے مالک اللہ عزوجل سے تیرے لئے شفاء کا سوال کرتا ہوں۔''

(سنن ابوداود، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمریض عند العیادۃ، رقم ۳۱۰۶، ج ۳، ص ۲۵۱)

۞===۞===۞===۞

مریض کا عیادت کرنے والوں کے لئے دعا کرنے کا ثواب

(۱۵۵۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مریض جب تک تندرست نہ ہو جائے اس کی کوئی دعا رد نہیں ہوتی۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی عیادۃ المرضی ...الخ، رقم ۱۹، ج ۴، ص ۱۶۶)

(۱۵۵۷)...... حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب تم کسی مریض کے پاس آؤ تو اس سے اپنے لئے دعا کی درخواست کرو کیونکہ اس کی دعا فرشتوں کی دعا کی طرح ہوتی ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض، رقم ۱۴۴۱، ج ۲، ص ۱۹۱)

(۱۵۵۸)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مریضوں کی عیادت کیا کرو اور انہیں اپنے لئے دعا کرنے کا کہا کرو کیونکہ مریض کی دعا مقبول اور اس کے گناہ معاف ہیں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب دعاء المریض، رقم ۳۷۵۹، ج ۳، ص ۱۸)

۞ ===۞ ===۞ ===۞

زھد اور ادب کا ثواب

حسنِ اخلاق کا ثواب اور اس کی فضیلت

اللہ عزوجل اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی مدح بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے:

وَ اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۝ (پ۲۹، القلم:۴) ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک تمہاری خُو بو (خلق) بڑی شان کی ہے

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۱۵۵۹)...... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نہ تو فحش گو تھے اور نہ ہی بدکلامی کرنے والے تھے اور فرمایا کرتے تھے، ''تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔'' (بخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم، رقم ۳۵۵۹، ج۲، ص۴۸۹)

(۱۵۶۰)...... حضرت سیدنا نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے گناہ اور نیکی کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''حسن اخلاق نیکی ہے اور جو تیرے دل میں کھٹکے اور جس بات پر لوگوں کا مطلع ہونا تجھے ناپسند ہو وہ گناہ ہے۔''

(مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب تفسیر البر، رقم ۲۵۵۳، ص۱۳۸۲)

(۱۵۶۱)...... ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کامل ترین مؤمن وہ ہے جس کے اخلاق سب سے بہتر ہوں اور جو اپنے گھر والوں پر سب سے زیادہ نرمی کرنے والا ہو۔'' (ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان، رقم ۲۶۲۱، ج۴، ص۲۷۸)

(۱۵۶۲)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے بہترین شخص کون ہے؟'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ''کیوں نہیں یارسول اللہ!'' فرمایا، ''تم میں سے عمر رسیدہ اور زیادہ حسن اخلاق والا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب حسن الخلق، رقم ۴۸۴، ج۱، ص۳۵۲)

(۱۵۶۳)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''مومنوں میں کامل ترین شخص وہ ہے جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل خانہ کے معاملہ میں بہتر ہو۔'' (جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان وزیادتہ ونقصانہ، رقم ۲۶۲۱، ج۴، ص۲۷۸)

(۱۵۶۴)...... حضرت سیدنا اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ

عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں ایسی توجہ کے ساتھ بیٹھے ہوتے تھے کہ گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جب لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو ہم میں سے کوئی ہرگز کلام نہ کرتا۔ ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بندہ کون ہے؟'' فرمایا، ''جو ان میں سے بہترین اخلاق والا ہو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی الخلق الحسن، رقم ۲۵، ج ۳، ص ۲۷۴)

ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! انسان کو عطا کی گئی سب سے بہترین چیز کون سی ہے؟'' فرمایا، ''حسن اخلاق۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البر والصلۃ، باب الترغیب فی الخلق الحسن، رقم ۲۶، ج ۳، ص ۲۷۴)

(۱۵۶۵) ...... حضرتِ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ ایک ایسی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں حضرتِ سیدنا سمرہ اور حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی شریک تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''بیشک بداخلاقی اور بدکلامی اسلام میں سے نہیں اور بیشک لوگوں میں اسلام کے اعتبار سے سب سے اچھا وہ ہے جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۲۰۸۴۷، ج ۷، ص ۴۱۰)

(۱۵۶۶) ...... حضرتِ سیدنا عمیر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی نماز افضل ہے؟'' فرمایا، ''جس میں طویل قیام کیا جائے۔'' اس نے پوچھا، ''کونسا صدقہ افضل ہے؟'' فرمایا، ''وہ جو کوئی تنگدست اپنی طاقت کے مطابق کرے۔'' پھر اس نے عرض کیا، ''کامل مؤمن کون ہے؟'' فرمایا، ''جو بہترین اخلاق والا ہو۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۱۰۳، ج ۱۷، ص ۴۸)

(۱۵۶۷) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مومن کی فیاضی اس کا دین ہے اور اس کی مروت اس کی عقل ہے اور اس کی شرافت اس کا اخلاق ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان باب حسن الخلق، رقم ۴۸۳، ج ۱، ص ۳۵۱)

(۱۵۶۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اے ابوذر! تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقل نہیں اور گناہ سے باز رہنے سے بڑھ کر کوئی تقوی نہیں اور حسن اخلاق سے بڑھ کر کوئی شرافت نہیں۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الخلق الحسن، رقم ۱۲، ج ۳، ص ۲۷۲)

(۱۵۶۹)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' قیامت کے دن تم میں سے میرے سب سے زیادہ قریب اور زیادہ محبوب وہ شخص ہوگا جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔'' (جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، بباب ماجاء فی معالی الاخلاق، رقم ۲۰۲۵، ج ۳، ص ۴۰۹)

(۱۵۷۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کوفرماتے ہوئے سنا'' کیا میں تمہیں خبر نہ دوں کہ قیامت کے دن تم میں سے میرا محبوب ترین اور سب سے زیادہ قریب کون شخص ہوگا؟'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ سوال تین یا دو مرتبہ دہرایا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،'' یارسول اللہ! ضرور خبر دیجئے۔'' فرمایا کہ'' تم میں جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں گے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۶۷۴۷، ج ۲، ص ۶۱۰)

(۱۵۷۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ثَعْلَبَہ خُشَنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' بیشک تم میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں بہترین اخلاق والا ہوگا اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو تم میں بدترین اخلاق والا ہوگا۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، رقم ۱۷۷۴۷، ج ۶، ص ۲۲۰)

(۱۵۷۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' میرے نزدیک تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے، نرم دل، لوگوں سے محبت کرنے والے ہیں اور جن سے لوگ محبت کرتے ہونگے اور تم میں میرے سب سے زیادہ ناپسندیدہ لوگ وہ چغل خور ہیں جو دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالیں اور پاکدامن لوگوں میں عیب ڈھونڈیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم ۱۲۶۶۸، ج ۸، ص ۴۸)

(۱۵۷۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کرنے والے عمل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ'' اللہ عزوجل سے ڈرنا اور حسنِ اخلاق۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سے کثرت سے جہنم میں داخل کرنے والی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ'' منہ اور شرمگاہ۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب حسن الخلق، رقم ۴۷۶، ج ۱، ص ۳۴۹)

(۱۵۷۴)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ

بحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی ملاقات حضرتِ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ ''اے ابوذر! کیا میں تمہیں دو ایسی خصلتوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو بظاہر تو ہلکی ہیں مگر میزان پر بہت بھاری ہیں؟'' انہوں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! ضرور بتائیے۔'' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''حسنِ اخلاق اور خاموشی اختیار کرلو، اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان دونوں جیسا کوئی عمل نہیں کیا۔''

(مسند ابی یعلی الموصلی، سند انس بن مالک، رقم ۳۲۸۵، ج ۳، ص ۱۷۴)

حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کے الفاظ کچھ یوں ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''اے ابودَرْدَاء! کیا میں تجھے دو ایسے عمل نہ بتاؤں جن کی مشقت تو خفیف ہے مگر ان کا اجر عظیم ہے، اللہ عزوجل کے ساتھ ان جیسے کسی عمل کے ساتھ ملاقات نہیں کی گئی، وہ دو عمل طویل خاموشی اور حسنِ اخلاق ہیں۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الخلق الحسن، رقم ۲۳، ج ۳، ص ۱۷۴)

(۱۵۷۵) ...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن مؤمن کے میزان میں حسنِ اخلاق سے زیادہ وزنی کوئی شے نہیں ہوگی۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی حسن، رقم ۲۰۰۹، ج ۳، ص ۴۰۴)

(۱۵۷۶) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''یہ اخلاق اللہ کا عطیہ ہیں اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے اچھے اخلاق عطا فرماتا ہے اور جس کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے برے اخلاق دے دیتا ہے۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ مسعود، رقم ۸۶۲۱، ج ۶، ص ۲۳۴)

(۱۵۷۷) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اچھے اخلاق گناہ کو اس طرح پگھلا دیتے ہیں جس طرح پانی برف کو پگھلا دیتا ہے اور برے اخلاق عمل کو ایسے خراب کرتے ہیں جیسے سرکہ شہد کو خراب کر دیتا ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۰۷۷۷، ج ۱۰، ص ۳۱۹)

(۱۵۷۸) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدتنا ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! کسی عورت نے دو شادیاں کیں پھر اس کا انتقال ہوگیا اور وہ اور اس کے دونوں شوہر جنت میں داخل ہوگئے تو وہ کس کی بیوی بنے گی، پہلے کی یا دوسرے کی؟'' آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''وہ ان دونوں میں سے اپنے ساتھ دنیا میں حسن اخلاق کے ساتھ پیش آنے والے کو اختیار کرے گی۔'' پھر فرمایا ''اے ام حبیبہ! اچھے اخلاق والا دنیا وآخرت کی بھلائی پانے میں کامیاب ہوگیا۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۴۱۱، ج ۲۳، ص ۲۲۲)

(۱۵۷۹)...... حضرتِ سیدنا ابواُمَامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المُرسَلین، رَحمۃ للعٰلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اس کیلئے جنت کے کنارے ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور جھوٹ ترک کرنے والے کو جنت کے وسط میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اگرچہ وہ مزاح کے طور پر جھوٹ بولتا ہو اور اچھے اخلاق والے کو جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، رقم ۴۸۰۰، ج۴،ص۳۳۲)

(۱۵۸۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ اے میرے خلیل علیہ السلام! لوگوں سے حسنِ اخلاق سے پیش آؤ خواہ (سامنے والا) کافر ہی کیوں نہ ہو تو ابرار کے ٹھکانے میں داخل ہو جاؤ گے اور بے شک میں اچھے اخلاق والے کے بارے میں کہہ چکا ہوں کہ اسے اپنے عرش کے نیچے سائے میں جگہ دوں گا اور اسے اپنی جنت کے شربت سے سیراب کروں گا اور اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرماؤں گا۔''

(المعجم الاوسط، من اسمہ محمد، رقم ۶۵۰۶، ج۵،ص۳۷)

(۱۵۸۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک اللہ عزوجل بندے کے اچھے اخلاق کے سبب اسے روزہ دار اور نمازی کے درجے پر پہنچا دیتا ہے۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ علی، رقم ۳۹۸۰، ج۳،ص۹۴)

(۱۵۸۲)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک بندہ اپنے اچھے اخلاق کے سبب آخرت کے عظیم درجوں اور بلند منزلوں تک پہنچ جاتا ہے حالانکہ وہ عبادت میں کمزور ہوتا ہے اور بندہ اپنے برے اخلاق کے سبب جہنم کے سب سے نچلے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۷۵۴، ج۱،ص۲۶۰)

(۱۵۸۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''بے شک سیدھا سادہ مسلمان اپنے اچھے اخلاق اور نفیس طبیعت کے سبب روزہ داروں اور اللہ عزوجل کی آیات پڑھتے ہوئے قیام کرنے والوں کا درجہ پا لیتا ہے۔''

(المسند للامام احمد حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو، رقم ۶۶۵۹، ج۲،ص ۵۹۱)

(**۱۵۸٤**)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک مؤمن اپنے اچھے اخلاق کے سبب روزے دار اور رات بھر عبادت کرنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔'' (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، رقم ۴۷۹۸، ج۴، ص۳۳۲)

(**۱۵۸۵**)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک آدمی اپنے اچھے اخلاق کے سبب رات کو عبادت کرنے والے اور سخت گرمی میں روزہ رکھنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۷۷۰۹، ج۸، ص۱۶۹)

=== === ===

حیاء کا ثواب

(۱۵۸۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ایمان کے تہتر سے زائد یا ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں، ان میں سے سب سے افضل لَآاِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ کہنا اور سب سے کم تر درجہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان وافضلھا، رقم ۳۵، ص ۳۹)

(۱۵۸۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَو لاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں (لے جانے والا) ہے فحش گوئی بداخلاقی کی ایک شاخ ہے اور بداخلاقی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الحیاء، رقم ۲۰۱۶، ج ۳، ص ۴۰۶)

(۱۵۸۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حیا اور ایمان دونوں ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں جب ان میں سے ایک اٹھ جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھ جاتا ہے۔''

(المستدرک، کتاب الایمان، باب اذازنی العبد خرج منہ الایمان، رقم ۶۶، ج ۱، ص ۱۷۶)

(۱۵۸۹)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے حیائی جس چیز میں ہو اسے عیب دار کر دیتی ہے اور حیا جس چیز میں ہو اسے زینت بخشتی ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد باب الحیاء، رقم ۴۱۸۵، ج ۴، ص ۴۶۱)

(۱۵۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حیاء اور کم گوئی ایمان کی دو شاخیں ہیں اور بے حیائی اور فضول گوئی نفاق کا حصہ ہیں۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، رقم ۲۰۳۴، ج ۳، ص ۴۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حیاء اور کم گوئی ایمان میں سے ہیں اور یہ دونوں خصلتیں جنت کے قریب اور جہنم سے دور کرنے والی ہیں جبکہ فحش گوئی اور بدکلامی شیطان کی طرف سے ہیں اور جنت سے دور اور جہنم کے قریب کر دیتی ہیں۔''

(۱۵۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک ہر دین کا ایک خُلق ہوتا ہے اور اسلام کا خُلق حیاء ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، رقم ۴۱۸۲، ج ۴، ص ۴۶۰)

سچ کا ثواب

قرآن پاک میں کئی مقامات پر سچ بولنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے،

(1) هٰذَا یَوْمُ یَنْفَعُ الصّٰدِقِیْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ۝ (پ۷، المائدہ:۱۱۹)

ترجمہ کنزالایمان: یہ ہے وہ دن جس میں سچوں کوان کا سچ کام آئے گا ان کے لیے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی یہ ہے بڑی کامیابی۔

(2) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ۝ (پ۱۱، التوبہ:۱۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو۔

(3) مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا۝ (پ۲۱، الاحزاب:۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: مسلمانوں میں کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے سچا کردیا جو عہد اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی راہ دیکھ رہا ہے اور وہ ذرا نہ بدلے۔

(4) لِیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ (پ۲۱، الاحزاب:۲۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے۔

(5) وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا۝ (پ۲۲،الاحزاب:۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

(6) وَالَّذِیْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ۝ لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِیْنَ۝ لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا وَیَجْزِیَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝ (پ۲۴،الزمر:۳۳،۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے انکی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں اپنے رب کے پاس نیکوں کا یہی صلہ ہے تاکہ اللہ ان سے اتار دے برے سے برا کام جو انہوں نے کیا اور انہیں ان کے ثواب کا صلہ دے اچھے سے اچھے کام پر جو وہ کرتے تھے۔''

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۵۹۲)...... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے جانے والے ہیں۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الکذب، رقم ۵۷۰۴، ج۷، ص۴۹۴)

(۱۵۹۳)...... حضرتِ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور یہ دونوں جہنم میں لے

جانے والے ہیں۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۸۹۴، ج۱۹، ص۳۸۱)

(۱۵۹۴)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''بیشک سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے اور بیشک بندہ سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک صدیق یعنی بہت سچ بولنے والا ہوجاتا ہے جبکہ جھوٹ گناہ کی طرف لے جاتا ہے اور گناہ جہنم کی طرف لے جاتا ہے اور بے شک بندہ جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل کے نزدیک کذاب یعنی بہت بڑا جھوٹا ہوجاتا ہے۔'' (بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالیٰ، رقم ۶۰۹۴، ج۴، ص۱۲۵)

(۱۵۹۵)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جنتی عمل کون سا ہے؟'' آپ نے ارشادفرمایا کہ''سچ بولنا، بندہ جب سچ بولتا ہے تو نیکی کرتا ہے اور جب نیکی کرتا ہے محفوظ ہوجاتا ہے اور جب محفوظ ہوجاتا ہے تو جنت میں داخل ہوجاتا ہے'' پھراس شخص نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جہنم میں لے جانے والاعمل کونسا ہے؟'' فرمایا کہ''جھوٹ بولنا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو گناہ کرتا ہے اور جب گناہ کرتا ہے تو ناشکری کرتا ہے اور جب ناشکری کرتا ہے تو جہنم میں داخل ہوجاتا ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ ابن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۵۲، ج۲، ص۵۸۹)

(۱۵۹۶)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب بولو تو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، (۳) جب امانت لو تو اسے ادا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھا کرو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ والاحسان..الخ، باب الصدق الخ، رقم ۲۷۱، ج۱، ص۲۴۵)

(۱۵۹۷)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''تم میری چھ باتیں قبول کرلو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب تم میں سے کوئی گفتگو کرے تو جھوٹ نہ بولے، (۲) جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے، (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کرے، (۴) اپنی نگاہوں کو نیچے رکھو، (۵) اپنے ہاتھوں کو روکو اور (۶) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔'' (مسند ابی یعلی الموصلی، مسند انس بن مالک، رقم ۴۲۴۱، ج۳، ص۴۴۳)

(۱۵۹۸)...... حضرتِ سیدنا ابوقراد سُلَمِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے وضو کے لئے پانی منگوایا۔ پھر اس میں اپنا ہاتھ ڈالا اور وضو فرمایا۔ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غُسالہ مبارکہ کی جستجو کی اور اسے تھوڑا تھوڑا پی لیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہیں اس کام پر کس چیز نے آمادہ کیا؟'' ہم نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت نے۔'' فرمایا، ''اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بھی تم سے محبت کریں تو جب امانتیں تمہارے سپرد کی جائیں تو انہیں ادا کر دیا کرو اور جب تم بولنے لگو تو سچ بولا کرو اور اپنے پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کیا کرو۔'' (مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوۃ باب منہ فی الخصائص، رقم ۱۴۰۱۶، ج ۸، ص ۴۸۴)

(۱۵۹۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''چار خصلتیں ایسی ہیں جو اگر تم میں ہوں تو تمہیں دنیا کی کسی محرومی کا احساس نہیں ہوگا (۱) امانت کی حفاظت کرنا (۲) سچ بولنا (۳) حسن اخلاق (۴) حلال کمائی کھانا۔''

حسن اخلاق کے بیان میں حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حدیث گزر چکی ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو حق پر ہوتے ہوئے جھگڑا ختم کرے میں اس کیلئے جنت کے کنارے پر ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں، جھوٹ ترک کرنے والے اگرچہ وہ مزاح کے طور پر جھوٹ بولتا ہو جنت کے وسط میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں اور اچھے اخلاق والے کو جنت کے اعلیٰ درجے میں ایک گھر کی ضمانت دیتا ہوں۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۶۴، ج ۲، ص ۵۹۱)

(۱۶۰۰)...... حضرتِ سیدنا منصور بن معتمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سچ بولا کرو اگرچہ تمہیں اس میں ہلاکت نظر آئے کیونکہ اسی میں نجات ہے۔''

(مکارم الاخلاق، باب فی الصدق...الخ، ص ۱۱۱)

===

اپنے مسلمان بھائیوں کیلئے عاجزی کرنے والے کا ثواب

اس بارے میں قرآنی آیات:

(1) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗۤۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ (پ۶، المائدہ:۵۴)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔

(2) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پ۲۶، الفتح:۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔''

(3) تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَ لَا فَسَادًاؕ وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ۝ (پ۲۰، القصص:۸۳)

ترجمہ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔''

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۶۰۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عزوجل عفو و درگزر کی وجہ سے بندے کی عزت میں اضافہ فرمادیتا ہے اور جو اللہ عزوجل کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والادب، باب استحباب العفو...الخ، رقم ۲۵۸۸ ص ۱۳۹۷)

(۱۶۰۲)...... حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اللہ عزوجل فرماتا ہے ''جو میرے لئے اتنی سی عاجزی اختیار کرتا ہے،'' (پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی ہتھیلی کا رخ زمین کی طرف کر دیا اور کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) ''میں اسے اتنی بلندی عطا فرماتا ہوں۔'' یہ کہنے کے بعد حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ہتھیلی کو آسمان کی طرف بلند کر دیا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب، رقم ۳۰۹، ج۱، ص۱۰۱)

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''اے لوگو! عاجزی اختیار کرو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو اللہ عزوجل کے لئے عاجزی اختیار کرے گا اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرمائے گا۔'' تو وہ (یعنی عاجزی کرنے والا) خود کو چھوٹا محسوس کرتا ہے جبکہ لوگوں کی نظروں میں عزت دار ہوجاتا ہے اور جو تکبر کرے گا اللہ عزوجل اسے ہلاک کردے گا اور فرمائے گا کہ دور ہوجا تو وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہوجائے گا حالانکہ وہ خود کو بڑا محسوس کرتا تھا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب فی التواضع، رقم ۱۳۰۶۷، ج ۸، ص ۱۵۶)

(۱۶۰۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''ہر آدمی کے سر میں ایک لگام ہوتی ہے جو کہ ایک فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے جب وہ آدمی عاجزی کرتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ اس شخص کی لگام کو بلند کردو اور جب وہ تکبر کرتا ہے تو فرشتے کو حکم ہوتا ہے کہ اس شخص کی لگام کو نیچے کردو۔''

(المعجم الکبیر، کتاب الادب، رقم ۱۲۹۳۹، ج ۱۲، ص ۱۶۹)

(۱۶۰۴)...... حضرت ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جو اللہ عزوجل کے لئے ایک درجہ عاجزی کرتا ہے اللہ اسے ایک درجہ بلندی عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اعلیٰ علیین (یعنی سب سے اعلیٰ درجہ) میں کردیتا ہے اور جو اللہ عزوجل کے مقابلہ میں تکبر کرتا ہے اللہ عزوجل اس کا ایک درجہ کم کردیتا ہے یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین (یعنی سب سے نچلے درجہ) میں کردیتا ہے اور تم میں کوئی کسی ایسی خشک غار میں بھی چھپ کر عمل کرے جس میں نہ تو کوئی دروازہ ہو نہ ہی کوئی کھڑکی تو جو اس نے لوگوں سے چھپایا وہ ظاہر ہو کر رہے گا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب التواضع والکبر والعجب، رقم ۵۶۴۹، ج ۷، ص ۴۷۵)

(۱۶۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جو اپنے مسلمان بھائی کے سامنے عاجزی اختیار کرے گا اللہ عزوجل اسے بلندی عطا فرمائے گا اور جو اس کے سامنے اپنی بڑائی کا اظہار کرے گا اللہ عزوجل اسے رسوا کردے گا۔''

(المعجم الاوسط، باب الف، رقم ۱۱۷۷، ج ۵، ص ۳۹۰)

(۱۶۰۶)...... حضرتِ سیدنا رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والاتبار، ہم بےکسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ

شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے کمزور نہ ہونے کے باوجود عاجزی کی اور سوال کئے بغیر خود کو کم تر جانا اور وہ حلال مال جسے اس نے کسی گناہ کے بغیر جمع کیا تھا اللہ عزوجل کی راہ میں خرچ کیا اور کمزوروں اور مسکینوں پر رحم کیا اور اہل فقہ وحکمت کے ساتھ میل جول رکھا۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس کی کمائی حلال ہے اور جس کا باطن اچھا اور ظاہر پاکیزہ ہے اور جس نے اپنے شر کو لوگوں سے ہٹا دیا۔ خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنا فاضل مال اللہ عزوجل کی راہ میں خیرات کر دیا اور فضول کلام ترک کر دیا۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۴۶۱۶، ج ۵، ص ۷۱)

☆===☆===☆===☆
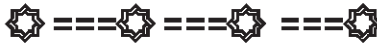
حلم اختیار کرنے اور غصہ پینے کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ قرآنیہ:

(1) وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۪ۚ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۴، آل عمران: ۱۳۴، ۱۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ کے اور اپنے کئے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔

(2) اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمْ مَّغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَجَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝ (پ۴، آل عمران: ۱۳۶)

ترجمہ کنزالایمان: ایسوں کو بدلہ ان کے رب کی بخشش اور جنتیں ہیں جنکے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں اور کامیوں (نیک لوگوں) کا کیا اچھا نیگ (انعام) ہے۔

(3) وَالَّذِيْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً وَّيَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ ۝ جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يَدْخُلُوْنَ عَلَيْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ ۝ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ ۝ (پ۱۳، الرعد: ۲۲ تا ۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جنھوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہی کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بی بیوں اور اولاد میں اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔‘‘

(4) وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَاغَضِبُوْاھُمْ یَغْفِرُوْنَ0 (پ۲۵، الشوریٰ:۳۷)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ جو بڑے بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آئے معاف کر دیتے ہیں۔

(5) وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ0 (پ۲۸، التغابن:۱۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر معاف کرو اور درگزر کرو اور بخش دو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(6) اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ فَاِذَاالَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ0 وَمَایُلَقّٰھَآ اِلَّاالَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَایُلَقّٰھَآ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ0 (پ۲۴حم سجدہ:۳۴،۳۵)

ترجمہ کنز الایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال جبھی وہ کہ تجھ میں اور اس میں دشمنی تھی ایسا ہو جائے گا جیسا کہ گہرا دوست اور یہ دولت نہیں ملتی مگر صابروں کو اور اسے نہیں پاتا مگر بڑے نصیب والا۔''

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۱۶۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا منذر بن عائذ اَشَجّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ''تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں کو اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے، حلم اور وقار۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب الامر بالایمان باللہ تعالیٰ ورسولہ وشرائع الدین الخ، رقم ۱۷، ص۲۹)

(۱۶۰۸)...... حضرتِ سیدنا علی بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک بندہ حلم (یعنی بُردباری) کے ذریعے دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کا درجہ پالیتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الرفق والاناۃ والحلم، رقم ۱۹، ج۳، ص۲۸۱)

(۱۶۰۹)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے سبب اللہ عزوجل درجات کو بلند فرماتا ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! ضرور فرمائیے۔'' فرمایا کہ ''جو تمہارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے اسکے ساتھ بردباری سے پیش آؤ اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو اور جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم سے قطع تعلقی کرے اسکے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب مکارم الاخلاق...الخ، رقم ۱۲۶۹۴، ج۸، ص۳۴۵)

(۱۶۱۰)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' ہر کمزور، نرم دل اور اچھے اخلاق والے شخص پر جہنم کی آگ حرام ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۴۵، رقم ۲۴۹۶، ج ۴، ص ۲۲۰)

(۱۶۱۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سوال کیا کہ'' کونسا عمل مجھے اللہ عزوجل کے غضب سے بچا سکتا ہے؟'' فرمایا'' غصہ نہ کیا کرو۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو، رقم ۶۶۴۶، ج ۲، ص ۵۸۷)

(۱۶۱۲)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے عرض کیا،'' مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔'' تو آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' غصہ مت کیا کرو تمہیں جنت حاصل ہو جائے گی۔''　(المعجم الاوسط، باب الف، رقم ۲۳۵۳، ج ۲، ص ۲۰)

(۱۶۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' بہادر وہ نہیں جو لوگوں پر غالب آجائے بلکہ بہادر تو وہ ہے جو غصہ کے وقت خود پر قابو پالے۔''

ایک روایت میں ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' کامل بہادر وہ ہے، کامل بہادر وہ ہے جو غضبناک ہو اور اس کا چہرہ غصہ کی شدت سے سرخ ہو جائے اور اس کی کھال کانپنے لگے پھر وہ اپنے غصہ پر قابو پالے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الادب، باب الحذر من الغضب، رقم ۶۱۱۴، ج ۴، ص ۱۳۰)

(۱۶۱۴)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جو اپنے غصہ کو پی لے اللہ عزوجل اس سے اپنا عذاب دور کر دے گا اور جو اپنی زبان کی حفاظت کرے اللہ عزوجل اسکے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب فیمن یملک نفسہ عند الغضب، رقم ۱۲۹۸۳، ج ۸، ص ۱۳۲)

(۱۶۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی اللہ عزوجل اسے اپنی پناہ میں لے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ دے گا اور اسے اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمائے گا، وہ شخص جسے عطا کیا جائے تو شکر ادا کرے اور جب کسی چیز پر قادر ہو تو معاف کردے، جب غضب ناک ہو تو نرمی کرے۔''　(المستدرک، کتاب العلم، ثلاثۃ من کن فیہ...الخ، رقم ۴۴۴، ج ۱، ص ۳۳۲)

(۱۶۱۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ''اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ'' (ترجمہ کنزالایمان: اے سننے والے برائی کو بھلائی سے ٹال) (حم سجدہ پ۲۴ آیت ۳۴) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''اس سے مراد غصے کے وقت صبر کرنا اور برائی کے وقت معاف کردینا ہے، جب لوگ ایسا کریں گے تو اللہ عزوجل دشمنوں سے ان کی حفاظت فرمائے گا اور ان کے سامنے دشمنوں کو جھکا دے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب حم السجدہ، ج ۳، ص ۳۱۸)

(۱۶۱۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بندے کا رضائے الٰہی عزوجل کے لئے اپنے غصہ کو پی لینا اللہ عزوجل کے نزدیک کسی بھی شے کے پینے سے افضل ہے۔'' (ابن ماجہ، کتاب الزھد باب الحلم، رقم ۴۱۸۹، ج ۴، ص ۴۶۳)

(۱۶۱۸)...... حضرتِ سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود غصہ پی لے اللہ عزوجل اسے لوگوں کے سامنے بلائے گا تا کہ اس کو اختیار دے کہ جنت کی حوروں میں سے جسے چاہے پسند کرلے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحلم، رقم ۴۱۸۶، ج ۴، ص ۴۶۲ بتغیر قلیل)

===

ظالم اور جفا کار کو معاف کردینے کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ قرآنیہ:

(1) وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ؕ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ؕ (پ۶، المائدہ: ۴۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور زخموں میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کرا دے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا۔

(2) وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَۚ (پ۴، آل عمران: ۱۳۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور غصہ پینے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے اور نیک لوگ اللہ کے محبوب ہیں۔

(3) فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ (پ۱۴، الحجر: ۸۵)

ترجمہ کنز الایمان: تو تم اچھی طرح درگزر کرو۔

(4) وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ (پ۱۴، النحل: ۱۲۶)

ترجمہ کنز الایمان: اور اگر تم سزا دو تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی تھی اور اگر تم صبر کرو تو بے شک صبر والوں کو صبر سب سے اچھا۔

(5) وَلْیَعْفُوْا وَلْیَصْفَحُوْا ؕ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ۱۸، النور: ۲۲)

ترجمہ کنز الایمان: اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

(6) وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَةٍ سَیِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ (پ۲۵، الشوریٰ: ۴۰)

ترجمہ کنز الایمان: اور برائی کا بدلہ اسی کی برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر اللہ پر ہے۔

(7) وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (۲۵، الشوریٰ: ۴۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں۔''

اس بارے میں احادیثِ کریمہ:

(۱۶۱۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''صدقہ مال میں کچھ کمی نہیں کرتا اور اللہ عزوجل بندے کے عفو ودرگزر سے کام لینے کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرماتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلہ، باب استحباب العفو والتواضع، رقم ۲۵۸۸، ص ۱۳۹۷)

(۱۶۲۰)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے تین باتیں ایسی ہیں جن پر میں قسم اٹھا سکتا ہوں: (۱) صدقہ سے مال میں کچھ کمی نہیں ہوتی لہٰذا صدقہ دیا کرو، (۲) جو بندہ ظالم کو معاف کر دیتا ہے اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا، (۳) جو بندہ اپنے لئے سوال کا دروازہ کھولے گا اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبدالرحمٰن بن عوف الزھری، رقم ۱۶۷۴، ج۱، ص۴۱۰)

(۱۶۲۱)...... حضرتِ سیدنا کَبْشَہ اَنماری رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''میں تین باتوں میں قسم اٹھا سکتا ہوں اور تمہیں ایک کام کی بات بتاتا ہوں اسے یاد کر لو، (۱) صدقہ بندے کے مال میں کمی نہیں کرتا (۲) جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ عزوجل اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا، (۳) جو بندہ سوال کا دروازہ کھولے گا اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا اربعۃ نفر، رقم ۲۳۳۲، ج۴، ص۱۴۵)

(۱۶۲۲)...... حضرتِ سیدنا سَخْبَرَہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو بندہ عطا پر شکر کرے، آزمائش پر صبر کرے، ظلم کر بیٹھے تو استغفار کرے اور اگر اس پر ظلم کیا جائے تو معاف کر دے۔'' یہ فرما کر آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم نے خاموشی اختیار فرمائی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے لئے کیا ہے؟'' فرمایا کہ ''ایسے لوگ ہی امن اور ہدایت والے ہیں۔''

(المعجم الکبیر مسند سخبرۃ الازدی، رقم ۶۶۱۳، ج۷، ص۱۳۸)

(۱۶۲۳)...... حضرتِ سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جسے پسند ہو کہ اسکے لئے (جنت میں) محل بنایا جائے اور اسکے درجات بلند کئے جائیں تو اسے چاہیے کہ جو اس پر ظلم کرے اسے معاف کر دیا کرے، جو اسے محروم کرے اسے عطا کیا کرے اور جو اس سے قطع تعلق کرے اسکے ساتھ صلہ رحمی کرے۔'' (المستدرک، کتاب التفسیر، رقم ۳۲۱۵، ج۳، ص۱۲)

(۱۶۲۴)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں ایسے عمل کے بارے میں خبر نہ دوں جس کے سبب اللہ عزوجل درجات کو بلند فرماتا ہے؟'' پھر فرمایا، ''جو تمہارے ساتھ جہالت والا برتاؤ کرے اسکے ساتھ نرمی سے پیش آؤ، جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کر دو اور

جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تم سے قطع تعلقی کرے اسکے ساتھ صلہ رحمی کرو۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب مکارم الاخلاق...الخ، رقم ۱۳۶۹۴، ج ۸، ص ۳۴۵)

(۱۶۲۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہونگی اللہ عزوجل اس کا حساب نرمی سے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، '' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ماں باپ آپ پر قربان وہ خصلتیں کونسی ہیں؟'' فرمایا، '' جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور جو تمہارے ساتھ قطع تعلقی کرے اسکے ساتھ صلہ رحمی کرو اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو، جب تم ایسا کرلو گے تو جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

(المستدرک، کتاب التفسیر باب ثلاثٌ من کن....الخ، رقم ۳۹۶۸، ج ۳، ص ۳۶۲)

(۱۶۲۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' لوگوں پر رحم کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور لوگوں کو معاف کردیا کرو تمہاری مغفرت کردی جائے گی۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۵۵۲، ج ۲، ص ۵۶۵ بالاختصار)

(۱۶۲۷)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' جس کے بدن میں کوئی سخت زخم لگا دیا گیا اور اس نے زخمی کرنے والے کو معاف کردیا اللہ عزوجل اس کی معافی کی مثل اسے بدلہ عطا فرمائے گا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبادۃ بن صامت، رقم ۲۲۷۶۴، ج ۸، ص ۳۹۹)

(۱۶۲۸)...... حضرتِ سیدنا عدی بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں کسی کے دانت توڑ دیئے۔ جب مظلوم شخص کو دیت دی گئی تو اس نے دیت قبول کرنے سے انکار کردیا۔ تین مرتبہ کوشش کی گئی مگر اس نے قبول نہ کی اور کہا کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا'' جو اپنے خون یا کسی زخم کو صدقہ (یعنی معاف) کرے گا وہ صدقہ قیامت کے دن اسکے لئے کفارہ ہوجائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الدیات، باب ماجاء فی العفو...الخ، رقم ۱۰۸۰۰، ج ۶، ص ۴۴۷، بتصرف ما)

(۱۶۲۹)...... حضرتِ سیدنا ابو سَفَر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قریش کے ایک شخص نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا تو اس نے حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی عدالت میں اس پر دعویٰ دائر کردیا۔ اس نے حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا، '' اے امیر المومنین! اس شخص نے میرا دانت توڑ دیا ہے۔'' حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا '' میں عنقریب تمہیں

راضی کردوں گا۔'' جب دوسرے شخص نے حضرتِ سیدنا امیر معاویہ سے بحث کی تو حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''تمہارا معاملہ تمہارے اس ساتھی کے ہاتھ میں ہے۔''

اس مجلس میں حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ موجود تھے۔انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس شخص کے جسم پر کوئی زخم لگ جائے اور وہ اسے صدقہ (یعنی معاف) کردے تو اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ مٹادیتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے۔'' یہ سن کر اس انصاری نے کہا، ''کیا آپ نے واقعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے؟'' حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ہاں! میرے کانوں نے اسے سنا اور دل نے اسے یاد کرلیا۔'' تو اس انصاری نے کہا، ''میں اس شخص کو معاف کرتا ہوں۔'' تو حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تمہیں ہرگز رسوا نہ کروں گا۔ پھر آپ رضی اللہ عنہ نے اسے کچھ مال دینے کا حکم فرمایا۔ (جامع الترمذی، کتاب الدیات، باب ماجاء فی العفو، رقم ۱۳۹۸، ج ۳، ص ۹۷)

(۱۶۳۰)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب اللہ عزوجل مخلوق کو جمع فرمائے گا تو ایک منادی ندا کرے گا، ''اہلِ فضل کہاں ہیں؟'' تو کچھ لوگ کھڑے ہونگے جو تعداد میں نہایت قلیل ہونگے۔ جب یہ جلدی سے جنت کی طرف بڑھیں گے تو فرشتے ان سے ملیں گے اور کہیں گے، ''ہم دیکھ رہے ہیں کہ تم تیزی سے جنت کی طرف جارہے ہو تم کون ہو؟'' تو وہ جواب دیں گے کہ ہم اہلِ فضل ہیں۔ فرشتے کہیں گے کہ تمہارا فضل کیا ہے؟ وہ جواب دیں گے، ''جب ہم پر ظلم کیا جاتا تھا تو ہم صبر کرتے تھے اور جب ہم سے برائی کا برتاؤ کیا جاتا تھا تو اسے برداشت کرتے تھے۔'' پھر ان سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہوجاؤ اور اچھے عمل والوں کا ثواب کتنا اچھا ہے۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الرفق، رقم ۱۸، ج ۳، ص ۲۸۱)

(۱۶۳۱)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب بندوں کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا تو ایک قوم اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں رکھے آئے گی اور جنت کے دروازے پر آکر رک جائے گی۔ پوچھا جائے گا،'' یہ کون لوگ ہیں؟'' جواب ملے گا، ''یہ وہ شہداء ہیں جو زندہ تھے اور انہیں رزق دیا جاتا تھا۔'' پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ ''جس کا ثواب اللہ عزوجل کے ذمہ ءکرم پر ہے وہ کھڑا ہوجائے اور جنت میں داخل ہوجائے۔''

پھر دوبارہ یہی ندا کی جائے گی۔'' حاضرین میں سے کسی نے پوچھا'' وہ کون ہیں جن کا اجر اللہ عزوجل کے ذمہ ءکرم پر ہوگا؟'' مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''لوگوں کو معاف کرنے والے۔'' (پھر فرمایا) ''تیسری مرتبہ بھی یہی ندا دی جائے گی

کہ جس کا اجر اللہ عزوجل کے ذمہء کرم پر ہو وہ کھڑا ہو جائے اور جنت میں داخل ہو جائے پھر اتنے اتنے ہزار لوگ کھڑے ہوں گے اور جنت میں بلا حساب داخل ہو جائیں گے۔'' (المعجم الاوسط، باب الف، رقم ۱۹۹۸، ج۱، ص۵۴۲)

(۱۶۳۲) ...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچانک مسکرانے لگے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے۔ حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ کیوں مسکرائے؟'' فرمایا: ''میرے دو امتی اللہ عزوجل کے سامنے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوں گے اور ان میں سے ایک عرض کرے گا: ''یا اللہ عزوجل! میرے بھائی سے مجھ پر کیے گئے ظلم کا بدلہ لے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''تم اپنے بھائی سے کیا بدلہ لو گے؟ اس کے پاس تو کوئی نیکی نہیں بچی۔'' تو وہ عرض کرے گا کہ ''اے میرے رب! پھر میرے گناہ یہ اپنے سر لے لے۔''

(یہ فرمانے کے بعد) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمانِ کرم سے آنسو جاری ہو گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''بے شک وہ ایک عظیم دن ہوگا اور لوگ چاہیں گے کہ ان کے گناہ ان سے اٹھا لئے جائیں۔''

(پھر فرمایا) ''اللہ عزوجل مطالبہ کرنے والے سے فرمائے گا: ''اوپر دیکھو۔'' تو وہ اپنی نگاہ اٹھائے گا اور عرض کرے گا: ''یا رب عزوجل! میں سونے کے محلات دیکھ رہا ہوں جنہیں موتیوں سے مزین کیا گیا ہے، یہ کس نبی علیہ السلام کے لئے یا کس صدیق کے لئے یا کس شہید کے لئے ہیں؟'' اللہ عزوجل فرمائے گا: ''اس کے لئے جو اس کی قیمت ادا کرے گا۔'' وہ عرض کرے گا کہ ''اس کا مالک کون بن سکتا ہے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''تو اس کا مالک بن سکتا ہے۔'' وہ عرض کرے گا: ''وہ کیسے؟'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''اپنے اس بھائی کو معاف کر کے۔'' وہ عرض کرے گا: ''میں نے اسے معاف کیا۔'' اللہ عزوجل فرمائے گا: ''اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ اور جنت میں داخل ہو جا۔''

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اس لئے اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور اپنے آپس کے معاملات کو درست رکھو کیونکہ اللہ عزوجل مسلمانوں کے درمیان صلح فرمائے گا۔'' (المستدرک، کتاب الاھوال، باب اذا لم یبق من الحسنات...الخ، رقم ۸۷۵۸، ج۵، ص۷۹۵)
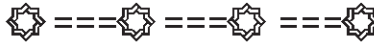
کمزور مخلوق پر شفقت ورحمت کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے،

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ (پ۲۶، الفتح:۲۹)

ترجمہ کنزالایمان: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

اور ارشاد فرماتا ہے،

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؕ (پ۳۰، البلد: ۱۷۔۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: پھر ہو اُن سے جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی وصیتیں کیں اور آپس میں مہربانی کی وصیتیں کیں یہ داہنی طرف والے ہیں۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۱۶۳۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''رحم کرنے والوں پر رحمٰن عزوجل رحم فرماتا ہے، تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔'' (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی رحمۃ المسلمین، رقم ۱۹۳۱، ج ۳، ص ۳۷۱ بالاختصار)

(۱۶۳۴)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''رحم کیا کرو تم پر رحم کیا جائے گا اور معاف کر دیا کرو تمہاری مغفرت کر دی جائے گی اور نصیحت سن کر سنی ان سنی کر دینے والے کے لئے ہلاکت ہے اور جان بوجھ کر اپنے فعل (یعنی گناہ) پر اصرار کرنے والوں کے لئے ہلاکت ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ عن عمرو بن العاص، رقم ۶۵۵۲، ج ۲، ص ۵۶۵)

(۱۶۳۵)...... حضرتِ سیدنا بُکَیر بن وَهب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو میں ہر ایک کو نہیں بتاتا، بے شک ایک مرتبہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیت اللہ کے دروازے میں کھڑے تھے جبکہ ہم اسکے اندر تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ائمہ قریش سے ہونگے بے شک میرا تم پر ایک حق ہے اور قریش کا بھی تم پر ایک ایسا ہی حق ہے، جب ان سے رحم طلب کیا جائے تو رحم

کریں اور وعدہ کریں تو اسے پورا کریں اور جب فیصلہ کریں تو انصاف کریں اور جو ایسا نہ کرے تو اس پر اللہ عزوجل، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک بن النضر، رقم ۱۲۳۰۹، ج ۴، ص ۲۵۹)

(۱۶۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''جب تک ایک دوسرے پر رحم نہ کرو گے کامل مومن نہیں ہوسکتے۔'' عرض کیا گیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے ہر ایک رحم دل ہے۔'' فرمایا: ''اپنے دوست پر رحم کرنا کافی نہیں بلکہ عام لوگوں پر بھی رحم کرو۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البر والصلۃ، باب رحمۃ الناس، رقم ۱۳۶۷۱، ج ۸، ص ۳۴۰)

(۱۶۳۷)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تین خصلتیں جس میں ہونگی اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا، (۱) کمزوروں پر رحم کرنا (۲) والدین پر شفقت کرنا (۳) حکمرانوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الرفق، رقم ۱۰، ج ۳، ص ۲۷۹)

(۱۶۳۸)...... حضرتِ سیدنا عمرو بن حُرَیْث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تو اپنے خادم کے عمل میں جتنی کمی کرے گا تیرے اعمال نامہ میں اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا۔''

(صحیح ابن حبان، کتاب العتق، باب التخفیف عن الخادم، رقم ۴۲۹۳، ج ۴، ص ۲۵۵)

(۱۶۳۹)...... حضرتِ سیدنا معاویہ بن قرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بکری کو ذبح کرتے ہوئے مجھے اس پر رحم آتا ہے۔'' آپ نے ارشاد فرمایا: ''اگر تو اس پر رحم کرے گا اللہ عزوجل تجھ پر رحم فرمائے گا۔'' (المستدرک، کتاب الاضاحی، باب افضل الضحایا...الخ، رقم ۷۶۳۶، ج ۵، ص ۳۲۷)

(۱۶۴۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ایک شخص کنویں پر گیا اور نیچے اتر کر اس میں سے پانی پیا۔ وہیں پر ایک کتا بھی پیاس کی شدت سے ہانپ رہا تھا۔ اس شخص نے اپنا ایک موزہ اتارا اور اس کے ذریعے اس کتے کو پانی پلایا، اللہ عزوجل کو اس کا یہ عمل پسند آیا اور اس نے اس آدمی کو داخلِ جنت فرمادیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ ایک کتا کنویں کے گرد گھوم رہا تھا اور قریب تھا کہ پیاس کی شدت اسے ہلاک کردیتی۔ اسی اثنا میں بنی اسرائیل کی بدکار عورتوں میں سے ایک عورت نے اسے دیکھا اور اپنا موزہ اتار کر اس سے پانی پلایا تو اسکے اس عمل کے سبب اس کی مغفرت کردی گئی۔ (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب فصل من البر والاحسان، باب ذکر رجاء دخول الجنان، رقم ۵۴۴، ج ۱، ص ۳۷۷)

ہر معاملہ میں نرمی کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے،

وَالَّذِیْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ یُسْرِفُوْا وَلَمْ یَقْتُرُوْا وَكَانَ بَیْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًا ۝ یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًا ۝ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىِٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۝ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ۝ وَالَّذِیْنَ لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝ وَالَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ یَخِرُّوْا عَلَیْهَا صُمًّا وَّعُمْیَانًا ۝ وَالَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝ اُولٰٓىِٕكَ یُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَیُلَقَّوْنَ فِیْهَا تَحِیَّةً وَّسَلٰمًا ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

(پ ۱۹، الفرقان: ۶۷ تا ۷۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف رجوع لایا جیسی چاہیے تھی اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب بیہودہ پر گزرتے ہیں اپنی عزت سنبھالے گزر جاتے ہیں اور وہ کہ جب کہ انہیں ان کے رب کی آیتیں یاد دلائی جائیں تو ان پر بہرے اندھے ہو کر نہیں گرتے اور وہ جو عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں دے ہماری بیبیوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا ان کو جنت کا سب سے اونچا بالاخانہ انعام ملے گا بدلہ ان کے صبر کا اور وہاں مجرے اور سلام کے ساتھ ان کی پیشوائی ہوگی ہمیشہ اس میں رہیں گے کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور بسنے کی جگہ۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۶۴۱)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔'' (صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، رقم ۲۵۹۲، ص ۱۳۹۸)

(۱۶۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں سے اپنے حصے سے محروم رہا۔''

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب فی الرفق، رقم ۲۰۲۰، ج ۳، ص ۴۰۷)

(۱۶۴۳)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' اللہ عزوجل مہربان ہے اور ہر کام میں نرمی کو پسند کرتا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ'' اللہ عزوجل مہربان ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ انعامات عطا فرماتا ہے جو سختی پر عطا نہیں فرماتا اور نہ ہی کسی اور چیز پر عطا فرماتا ہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب استتابۃ المرتدین..الخ، باب اذا عرض الذمی...الخ، ج ۴، ص ۳۷۹)

(۱۶۴۴)...... حضرتِ سیدنا جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' اللہ عزوجل نرمی پر وہ انعام عطا فرماتا ہے جو جہالت وحماقت پر عطا نہیں فرماتا ہے اور جب اللہ عزوجل کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے نرمی عطا فرماتا ہے اور جو گھر نرمی سے محروم رہا وہ محروم ہی ہے۔'' (المعجم الکبیر، مسند جریر بن عبداللہ، رقم ۲۲۷۴، ج ۲، ص ۳۰۶)

(۱۶۴۵)...... امّ المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ'' اے عائشہ! نرمی اختیار کرو جب اللہ عزوجل کسی خاندان سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو انہیں نرمی عطا فرما دیتا ہے (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، رقم ۲۴۴۴۸، ج ۹، ص ۳۴۵ بتغیر قلیل)

(۱۶۴۶)...... حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر نہ دوں جو جہنم پر حرام ہے، (یا یہ فرمایا کہ) جس پر جہنم حرام ہے؟ جہنم ہر نرم خو نرم دل اور اچھی خو والے شخص پر حرام ہے۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم باب ۴۵، رقم ۲۴۹۶، ج ۴، ص ۲۲۰)

اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرنے کا ثواب

(۱۶۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو بندہ دنیا میں کسی بندے کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس بندے کی پردہ پوشی کرے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم الغیبۃ، رقم ۲۵۹۰، ص ۱۳۹۷)

(۱۶۴۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو بندہ کسی مسلمان کی دنیوی پریشانی دُور کرے گا اللہ عزوجل قیامت کی پریشانیوں میں سے اس کی ایک پریشانی دور فرمائے گا، اور جو دنیا میں کسی مسلمان کے لئے آسانی پیدا کرے گا اللہ عزوجل اسکے لئے دنیا اور آخرت میں آسانی پیدا فرمائے گا، جو کسی بندے کی دنیا میں پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالٰی دنیا وآخرت میں اس کے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے گا، اور جو کسی بندے کی مدد کرتا ہے اللہ عزوجل اُس بندے کی مدد فرماتا ہے۔''
(صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعا، فصل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، رقم ۲۶۹۹، ص ۱۴۴۷ بالاختصار)

(۱۶۴۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی کسی حاجت میں اس سے اپنا پیچھا چھڑاتا ہے، جو اپنے بھائی کی حاجت روائی میں ہوتا ہے اللہ عزوجل اس کی حاجت پوری فرماتا ہے، جو کسی مسلمان کی کوئی پریشانی دور کرتا ہے اللہ عزوجل اس کی قیامت کی پریشانی دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' (سنن ابی داؤد (عن سالم عن ابیہ رضی اللہ عنہما)، کتاب الادب باب المواخاۃ، رقم ۴۸۹۳، ج۴، ص ۳۵۷)

(۱۶۵۰)...... حضرتِ سیدنا مکحول رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرتِ سیدنا مَسلمہ بن مُخلَّد رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے تو ان کے دربان کے ساتھ اِن کی تکرار ہوگئی۔ حضرت مسلمہ بن مخلد رضی اللہ عنہ نے انکی آواز سن لی اور انہیں اندر بلوالیا۔ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''میں تمہاری ملاقات کے لئے نہیں آیا بلکہ ضرورت کے تحت آیا ہوں کیا تمہیں وہ دن یاد ہے جس دن رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا تھا کہ جو اپنے بھائی کے کسی عیب پر مطلع ہوکر اسکی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔'' سیدنا مسلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''مجھے یاد ہے۔'' تو حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''میں اسی لئے آیا تھا۔'' (المعجم الکبیر، مسند محمد بن سیرین، رقم ۹۶۲، ج ۱۷، ص ۳۴۹، بتغیر)

(۱۶۵۱)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عزوجل اسے اس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' (المعجم الکبیر مسند عُقبہ بن عامر، رقم ۷۹۵، ج ۱۷، ص ۲۸۸)

(۱۶۵۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا اللہ عزوجل اس کا راز ظاہر کردے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رُسوا ہو جائے گا۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المومن، رقم ۲۵۴۶، ج ۳، ص ۲۱۹)

(۱۶۵۳)...... حضرتِ سیدنا دُخَین ابوالھیثم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ''میرے کچھ پڑوسی شراب پیتے ہیں لہذا! میں سپاہیوں کو بلانے جارہا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ کرلے جائیں۔'' تو انہوں نے فرمایا ''ایسا نہ کرو بلکہ انہیں نصیحت کرو اور اللہ عزوجل کے عذاب سے ڈراؤ۔'' میں نے جواب دیا، ''میں انہیں شراب پینے سے منع کر چکا ہوں مگر وہ باز نہیں آتے، اسی لئے اب میں سپاہیوں کو بلانے جارہا ہوں تاکہ وہ انہیں پکڑ کرلے جائیں۔'' تو حضرتِ سیدنا عُقبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایسا نہ کرو میں نے رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جس نے کسی کی پردہ پوشی کی گویا اس نے زندہ دفن کی گئی بچی کو زندہ کر دیا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والصلۃ، باب الجار، رقم ۵۱۸، ج ۱، ص ۳۶۷)

(۱۶۵۴)...... حضرتِ سیدنا رَجاء بن حیات رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے سیدنا مَسلَمہ بن مُخَلَّد رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ ''میں مصر میں تھا کہ میرا دربان میرے پاس آیا اور کہنے لگا ''دروازے پر ایک اعرابی اندر داخل ہونے کی اجازت مانگ رہا ہے۔'' میں نے آنے والے سے پوچھا، ''تم کون ہو؟'' اس اعرابی نے جواب دیا کہ ''میں جابر بن عبداللہ ہوں۔'' تو میں نے انہیں غور سے دیکھا پھر کہا، ''میں آپ کے لئے نیچے آؤں یا آپ میرے پاس اوپر آئیں گے؟''

انہوں نے کہا کہ ''نہ آپ نیچے اتریں نہ ہی میں اوپر آؤں گا بلکہ میں تو مومن کی پردہ پوشی کے بارے میں ایک حدیث سننے کیلئے آیا ہوں، مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے روایت کرتے ہیں؟'' تو میں نے جواب دیا ''ہاں! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مومن کی پردہ پوشی کی گویا کہ اس نے زندہ درگور کی گئی بچی کو زندہ کر دیا۔'' تو سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا اونٹ واپس جانے کے لئے موڑ دیا۔ (المعجم الاوسط، رقم ۸۱۳۳، ج ۶، ص ۹۷)

لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ کریمہ:

(1) لَا خَیْرَ فِیْ كَثِیْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا۝ (پ۵،النساء:۱۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔''

(2) فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۝ (پ۹،الانفال:۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ سے ڈرو اور اپنے آپس میں میل (صلح صفائی) رکھو اور اللہ اور رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

(3) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝ (پ۲۶،الحجرات:۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرواور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۱۶۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ سے افضل عمل نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے فرمایا کہ'' وہ عمل آپس میں روٹھنے والوں میں صلح کرادینا ہے کیونکہ روٹھنے والوں میں ہونے والا فساد خیر کو کاٹ دیتا ہے۔'' (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی اصلاح ذات البین، رقم ۴۹۱۹، ج ۴، ص ۳۶۵)

(۱۶۵۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرا دینا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۶، ج ۳، ص ۳۲۱)

(۱۶۵۷)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ

الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''لوگوں کے ہر جوڑ پر ہر اس دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے ایک صدقہ ہے، دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے، کسی شخص کی مدد کے لئے اسے اپنی سواری پر سوار کرنا یا اس کا سامان اپنی سواری پر لادنا صدقہ ہے، اچھی بات کہنا صدقہ ہے، نماز کے لئے ہر قدم چلنے پر صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کر دینا صدقہ ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الجھاد، باب من اخذ بالرکاب ونحوہ، رقم ۲۹۸۹، ج ۲، ص ۳۰۶ بتغیر قلیل)

(۱۶۵۸) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مُخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں ایک تجارت کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' انہوں نے عرض کیا، ''ضرور بتایئے۔'' ارشاد فرمایا، ''جب لوگ جھگڑا کریں تو ان کے درمیان صلح کروا دیا کرو، جب وہ ایک دوسرے سے دوری اختیار کریں تو انہیں قریب کر دیا کرو۔''

ایک روایت میں ہے حضرتِ سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں ایسے صدقہ کے بارے میں نہ بتاؤں جسے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے ہیں، جب لوگ ایک دوسرے سے ناراض ہو کر روٹھ جائیں تو ان میں صلح کرا دیا کرو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۷، ۸، ۹، ج ۳، ص ۳۲۱)

(۱۶۵۹) ...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا اللہ عزوجل اس کا معاملہ درست فرما دے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۹، ج ۳، ص ۳۲۱)

کسی کو مسلمان کی غیبت یا بے عزتی سے روکنے کا ثواب

(۱۶۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اپنے بھائی کی عزت بچائے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اسکے چہرے کو جہنم سے دور کردے گا۔''

ایک راویت میں ہے کہ ''جس نے اپنے بھائی کی عزت بچائی اللہ عزوجل قیامت کے دن اس سے اپنا عذاب دور فرمادے گا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ٥ (پ۲۱، الروم: ۴۷) ترجمہ کنزالایمان: اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب من الغیبۃ ...الخ، رقم ۳۷، ج ۳، ص ۳۳۴)

(۱۶۶۱)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو دنیا میں اپنے بھائی کی عزت بچائے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن ایک فرشتہ بھیجے گا جو اسے جہنم سے بچائے گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب من الغیبۃ، رقم ۳۹، ج ۳، ص ۳۳۴)

(۱۶۶۲)...... حضرتِ سیدنا سہل بن معاذ بن اَنس اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے کسی مؤمن کو منافق سے بچایا اللہ عزوجل ایک فرشتہ بھیجے گا جو قیامت کے دن اسکے گوشت کو جہنم سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو رسوا کرنے کے لئے کوئی بات کہی اللہ عزوجل اسے جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہے کی سزا بھگت لے۔'' (ابوداؤد، کتاب الأدب، باب من ردعن مسلم، رقم ۴۸۸۳، ج ۴، ص ۳۵۵)

(۱۶۶۳)...... حضرتِ سیدتنا اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت بچائی اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد فرمادے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند اسماء بنت یزید، رقم ۲۷۶۸۰، ج ۱۰، ص ۴۴۵ بتغیر قلیل)

(۱۶۶۴)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس کے سامنے اس کے بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد کرسکتا ہو پھر اگر وہ اس کی مدد کرے تو اللہ عزوجل دنیا اور آخرت میں اس کی مدد فرمائے گا اور اگر اس نے اس کی مدد نہ کی تو اسے دنیا وآخرت میں اس کا گناہ ملے گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب من الغیبۃ ...الخ، رقم ۴۰، ج ۳، ص ۳۳۴)

(۱۶۶۵)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ اور حضرتِ سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد نہ کرے جہاں اس کی عزت پامال کی جارہی ہو اور اسے گالیاں دی جارہی ہوں تو اللہ عزوجل اسے ایسی جگہ رسوا کرے گا جہاں وہ اپنی مدد کا طلب گار ہوگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اسے گالیاں دی جارہی ہوں اور اس کی عزت پامال کی جارہی ہو تو اللہ عزوجل اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں وہ اپنی مدد کا طلب گار ہوگا۔''

(ابوداؤد، کتاب الأدب، باب من ردعن مسلم غیبۃ، رقم ۴۸۸۴، ج ۴، ص ۳۵۵)

۞===۞===۞===۞

اللہ تعالیٰ کیلئے محبت کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ ۝ یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَلَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَكَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ۝ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تُحْبَرُوْنَ ۝ یُطَافُ عَلَیْهِمْ بِصِحَافٍ مِّنْ ذَهَبٍ وَّاَكْوَابٍ ۚ وَفِیْهَا مَا تَشْتَهِیْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ ۚ وَاَنْتُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِیْۤ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ لَكُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ كَثِیْرَةٌ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝

(پ۲۵، الزخرف: ۶۷ تا ۷۳)

ترجمہ کنز الایمان: گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار، ان سے فرمایا جائے گا اے میرے بندو آج نہ تم پر خوف نہ تم کو غم ہو وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور مسلمان تھے۔ داخل ہو جنت میں تم اور تمہاری بیبیاں اور تمہاری خاطریں ہوتیں ان پر دورہ ہوگا سونے کے پیالوں اور جاموں کا اور اس میں جو جی چاہے اور جس سے آنکھ کو لذت پہنچے اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے اور یہ ہے وہ جنت جس کے تم وارث کئے گئے اپنے اعمال سے، تمہارے لئے اس میں بہت میوے ہیں کہ ان میں سے کھاؤ۔

اس بارے میں احادیثِ کریمہ:

(۱۶۶۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو کسی قوم سے محبت کرے مگر ان کے ساتھ مل نہ سکے؟'' فرمایا، ''آدمی جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔''

(صحیح بخاری، کتاب الأدب علامة حب اللہ،،،، الخ، رقم ۶۱۶۹، ج ۴، ص ۱۴۷)

(۱۶۶۷) ...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے مگر ان جیسے اعمال نہیں کرسکتا؟'' فرمایا ''اے ابوذر! تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے تمہیں محبت ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''میں اللہ

عزوجل اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔'' ارشاد فرمایا'' اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو اسکے ساتھ ہی رہو گے۔''

(ابوداؤد، کتاب الأدب، باب احیاء الرجل الرجل بمحبتہ ایاہ، رقم ۵۱۲۶، ج ۴، ص ۴۲۹)

(۱۶۶۸)...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا،'' قیامت کب آئے گی؟'' فرمایا'' تو نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟'' اس نے عرض کیا،'' کچھ نہیں مگر میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے محبت کرتا ہوں۔'' فرمایا'' تم اسی کے ساتھ ہو گے جس سے محبت کرتے ہو۔''

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی شے سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے اس قول سے ہوئی کہ تم جس سے محبت کرتے ہو اسی کے ساتھ ہو گے۔

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم اور حضرتِ سیدنا صدیق وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ محبت کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ ان سے محبت کرنے کی وجہ سے انہی کے ساتھ ہوں گا۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمر بن خطاب، رقم ۳۶۸۸، ج ۲، ص ۵۲۷)

ایک روایت میں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو ایک بات پر جتنا خوش ہوتے دیکھا اتنا کسی اور بات پر خوش ہوتے نہیں دیکھا۔ وہ اس طرح کہ ایک شخص نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم! ایک شخص کسی سے اسکے کسی نیک عمل کی وجہ سے محبت کرتا ہے مگر اس کی مثل عمل نہیں کرتا؟'' تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ'' آدمی جس سے محبت کرے گا اسی کے ساتھ ہوگا۔'' (الترغیب الترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب الحب فی اللہ، رقم ۳۴، ج ۴، ص ۱۵)

(۱۶۶۹)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' تین باتوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں کہ جس کا اسلام میں ایک حصہ بھی ہوگا اللہ عزوجل اسے اس شخص کی طرح نہ کرے گا جس کا اسلام میں کچھ حصہ نہیں اور اسلام کے حصے تین ہیں (۱) نماز، (۲) روزہ، (۳) زکوٰۃ اور اللہ عزوجل جس بندے کی ذمہ داری دنیا میں لے لیتا ہے قیامت کے دن اسے محروم نہ کرے گا اور جو شخص کسی قوم سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اسے انہی میں شامل کر دے گا۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند عائشہ رضی اللہ عنہا، رقم ۲۵۱۷۵، ج ۹، ص ۴۷۸ بالاختصار)

(۱۶۷۰)...... حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جو اللہ

عزوجل کے لئے کسی سے محبت کرے اور اسے بتادے کہ میں تجھ سے اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا ہوں تو وہ دونوں جنت میں داخل ہونگے پھر اگر محبت کرنے والا بلند مرتبہ میں ہوگا تو جس سے وہ اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتا تھا اسے اس کے ساتھ ملا دیا جائے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ، رقم ۱۸۰۱۵، ج ۱۰، ص ۴۹۶)

(۱۶۷۱)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے اللہ عزوجل کے لئے محبت کی اور اللہ عزوجل کے لئے بغض رکھا اور اللہ عزوجل کے لئے کسی کو کچھ عطا کیا اور اللہ عزوجل کے لئے روک لیا تو اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔''

(ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب الدلیل علی زیادۃ الایمان، رقم ۴۶۸۱، ج ۴، ص ۲۹۰)

(۱۶۷۲)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ ''سب سے افضل ایمان کونسا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''تم اللہ عزوجل کے لئے کسی سے محبت کرو اور اللہ عزوجل کے لئے کسی سے بغض رکھو اور اپنی زبان کو ذکر اللہ میں مصروف رکھو۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسکے علاوہ کون سا؟'' فرمایا کہ ''تم لوگوں کیلئے وہی پسند کرو جسے اپنے لئے پسند کرتے ہو اور جسے اپنے لئے ناپسند کرتے ہو اسے لوگوں کیلئے ناپسند کرو۔''

(مسند احمد، حدیث معاذ بن جبل، رقم ۲۲۱۹۱، ج ۸، ص ۲۶۶)

(۱۶۷۳)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اسلام کا کون سا عمل افضل ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''نماز۔'' آپ نے ارشاد فرمایا، ''یہ ایک نیکی ضرور ہے مگر یہ وہ نہیں (جو میں تم سے پوچھ رہا ہوں)۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''رمضان کے روزے رکھنا۔'' فرمایا کہ ''یہ اچھا عمل ہے مگر یہ وہ نہیں۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا، ''جہاد۔'' فرمایا، ''یہ بھی اچھا عمل ہے مگر یہ وہ نہیں۔'' پھر ارشاد فرمایا کہ ''ایمان کا سب سے مضبوط عمل یہ ہے کہ تم اللہ عزوجل کے لئے محبت کرو اور اللہ عزوجل کے لئے بغض رکھو۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند براء بن عازب، رقم ۱۸۵۴۹، ج ۶، ص ۴۱۰ بتغیر قلیل)

(۱۶۷۴)......حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تین علامتیں جس میں پائی جائیں وہ ان کے ذریعے ایمان کی مٹھاس پالے گا، (۱) جس کے نزدیک اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم سب سے زیادہ محبوب ہوں، (۲) جو صرف اللہ عزوجل کے لئے کسی بندے سے محبت کرے اور (۳) جو کفر میں لوٹنا اسی طرح ناپسند کرے جیسے جہنم میں داخل کئے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔''

(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف ...الخ، رقم ۴۳، ص۴۲)

ایک روایت میں ہے کہ ''تین خصلتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت اور ذائقہ چکھ لے گا، (۱) جو ساری کائنات سے زیادہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے، (۲) تمہارا اللہ عزوجل کے لئے کسی سے محبت کرنا اور (۳) اللہ عزوجل کے لئے ہی کسی سے بُغض رکھنا۔'' (سنن النسائی، کتاب الایمان، باب طعم الایمان، ج۸، ص۹۴)

(۱۶۷۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ وہ ایمان کی حلاوت پالے اسے چاہیے کہ کسی شخص سے صرف اللہ عزوجل کیلئے محبت کرے۔'' (مستدرک، کتاب الایمان، رقم ۳، ج۱، ص۱۴۸)

(۱۶۷۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک آدمی کا کسی سے صرف اللہ عزوجل کے لئے محبت کرنا ایمان میں سے ہے اور یہ محبت صرف اللہ عزوجل کے لئے ہو اس کے عطا کردہ مال کی وجہ سے نہ ہو اور یہی ایمان ہے۔''

(المعجم الکبیر مسند عبداللہ ابن مسعود، رقم ۸۸۶۰، ج۹، ص۱۷۳)

(۱۶۷۷)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب دو شخص آپس میں اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتے ہیں تو ان میں سے جس کی محبت زیادہ ہوتی ہے وہ اللہ عزوجل کا زیادہ محبوب ہوتا ہے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۲۸۹۹، ج۲، ص۱۶۵)

(۱۶۷۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سات افراد کو اللہ عزوجل اس دن عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اسکے سایہ کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہوگا۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو آدمیوں کا بھی ذکر فرمایا جو اللہ عزوجل کے لئے محبت کرتے ہوں، اسی کی محبت پر اکٹھے ہوتے ہوں اور اسی پر جدا ہوتے ہوں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل اخفاء الصدقۃ، رقم ۱۰۳۱، ص۵۱۴ بالاختصار)

(۱۶۷۹)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا، ''میرے جلال کے لئے آپس میں محبت کرنے والے کہاں ہیں؟ آج جبکہ میرے عرش کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ دوں گا۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل احب فی اللہ، رقم ۲۵۶۶، ص۱۳۸۸)

(۱۶۸۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ

الْغُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ایک شخص کسی شہر میں اپنے کسی بھائی سے ملنے گیا تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ اس کے راستے میں بھیجا۔ جب وہ فرشتہ اس کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھا ''کہاں کا ارادہ ہے؟'' اس شخص نے جواب دیا ''اس شہر میں میرا ایک بھائی رہتا ہے اس سے ملنے جارہا ہوں۔'' اس فرشتے نے پوچھا ''کیا اس کا تجھ پر کوئی احسان ہے جسے اتارنے جارہا ہے؟'' تو اس شخص نے کہا ''نہیں بلکہ میں اللہ عزوجل کے لئے اس سے محبت کرتا ہوں۔'' فرشتے نے کہا ''مجھے اللہ عزوجل نے تیرے پاس بھیجا ہے تاکہ تجھے بتادوں کہ اللہ عزوجل بھی تجھ سے اسی طرح محبت فرماتا ہے جس طرح تُو اس کیلئے دوسروں سے محبت کرتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الحبّ فی اللہ، رقم ۲۵۶۷، ص ۱۳۸۸)

(۱۶۸۱) ...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سنا آپ اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''میرے لئے محبت کرنے والے میری محبت کے حق دار ہوگئے اور میرے لئے آپس میں تعلق رکھنے والے میری محبت کے حق دار ہوگئے اور میرے لئے ایک دوسرے سے ملنے والے میری محبت کے حق دار ہوگئے اور میری راہ میں کثرت سے خرچ کرنے والے میری محبت کے حق دار ہوگئے۔'' (مسند احمد بن حنبل، حدیث معاذ بن جبل، رقم ۲۲۰۶۳، ج ۸، ص ۲۳۲)

(۱۶۸۲) ...... حضرتِ سیدنا شُرَحْبِیْل بن سَمْط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا عمرو بن عَبَسہ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا ''کیا آپ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی ایسی حدیث سنائیں گے جس میں بھول یا خطا نہ ہو، نہ ہو؟'' آپ نے فرمایا ''ہاں! میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''بے شک ان لوگوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ان کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی جو میری وجہ سے ایک دوسرے سے ملتے ہیں اور ان کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی جو لوگ میری وجہ سے آپس میں گفتگو کرتے ہیں اور ان کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی جو لوگ میری وجہ سے ایک دوسرے سے تعلق رکھتے ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب المتحابین فی اللہ عزوجل، رقم ۱۸۱۳، ج ۱۰، ص ۴۸۹)

(۱۶۸۳) ...... حضرتِ سیدنا ابومسلم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ''خدا عزوجل کی قسم! میں کسی دنیوی غرض یا تعلق کے بغیر آپ سے محبت کرتا ہوں۔'' آپ نے پوچھا ''پھر کس وجہ سے محبت کرتے ہو؟'' میں نے عرض کیا ''اللہ عزوجل کے لئے۔'' تو آپ رضی اللہ عنہ نے میری نشست گاہ کی چوکی کو اپنی طرف کھینچا اور فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو خوش ہوجاؤ کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ عزوجل کی رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے اس دن عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اور انبیاء و شہداء ان

کے مرتبے پر رشک کریں گے۔''

سیدنا ابو مسلم رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ میری ملاقات حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ بات بیان کی تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:''میرے لیے آپس میں محبت کرنے والوں پر میری محبت ثابت ہوگئی اور میرے لئے ایک دوسرے کی خیر چاہنے والوں کے لیے میری محبت ثابت ہوگئی اور میرے لئے دل کھول کر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت ثابت ہوگئی، یہ لوگ نور کے منبروں پر ہونگے انبیاء، شہداء اور صدیقین ان کے مرتبے پر رشک کریں گے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الصحبۃ والمجالس، رقم ۵۷۶، ج۱، ص۳۹۲)

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت کرنے والوں کے لیے نور کے منبر ہوں گے اور انبیاء اور شہداء ان کے مرتبے پر رشک کریں گے۔'' (جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب فی الحب فی اللہ، رقم ۲۳۹۷، ج۴، ص۱۷۴)

(۱۶۸۴) ...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''اللہ عزوجل کے کچھ بندے ایسے ہیں (جو محض اس کی رضا کے لئے آپس میں محبت رکھتے ہیں) قیامت کے دن اللہ عزوجل انہیں نور کے منبروں پر بٹھائے گا اور نور ان کے چہروں کو ڈھانپ لے گا یہاں تک کہ مخلوق حساب سے فارغ ہوجائے۔'' (المعجم الکبیر، مسند ابو اُمامہ، رقم ۷۵۲۷، ج۸، ص۱۱۲)

(۱۶۸۵) ...... حضرتِ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''اللہ عزوجل قیامت کے دن کچھ قوموں کو اٹھائے گا جن کے چہرے منور ہونگے، وہ نور کے منبروں پر ہونگے، لوگ ان پر رشک کریں گے اور وہ نہ تو انبیاء ہونگے اور نہ ہی شہداء۔'' تو ایک اعرابی نے گھٹنوں کے بل کھڑے ہوکر عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان کے اوصاف بیان فرمادیجئے تاکہ ہم انہیں پہچان سکیں۔'' تو ارشاد فرمایا کہ''وہ اللہ عزوجل کے لئے آپس میں محبت کرنے والے ہوں گے جو مختلف قبیلوں اور شہروں سے تعلق رکھتے ہوں گے، اللہ عزوجل کے ذکر کے لئے جمع ہوں گے اور اس کا ذکر کریں گے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ماجاء فی مجالس الذکر، رقم ۱۶۷۷۰، ج۱۰، ص۷۷)

(۱۶۸۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ''بے شک جنت میں یاقوت کے ستون ہیں جن پر زبرجد کے کمرے ہیں، ان کے کھلے دروازے چمک دار ستارے کی طرح چمکتے ہیں۔'' ہم نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان میں کون رہے

گا؟'' ارشاد فرمایا،''اللہ عزوجل کے لئے آپس میں محبت کرنے والے، اللہ عزوجل کے لئے خرچ کرنے والے اور اللہ عزوجل کے لیے ایک دوسرے سے ملاقات کرنے والے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الحب فی اللہ....الخ، رقم ۲۴، ج ۴، ص ۱۳)

(۱۶۸۷)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''بے شک جنت میں کچھ ایسے کمرے ہیں جن میں آر پار نظر آتا ہے، اللہ عزوجل نے انہیں ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو اللہ عزوجل کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور اس کی رضا کے لئے خرچ کرتے ہیں۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۲۹۰۳، ج ۲، ص ۱۶۶)

(۱۶۸۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''بے شک قیامت کے دن عرش کی داہنی جانب کچھ لوگ اللہ عزوجل کے قرب میں ہونگے اور عرشِ الٰہی عزوجل کی دونوں طرفیں داہنی ہی ہیں، وہ نور کے منبروں پر ہونگے ان کے چہرے نورانی ہونگے، وہ نہ تو انبیاء ہونگے، نہ شہداء اور نہ ہی صدیقین ہوں گے۔'' عرض کیا گیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہوں گے؟'' فرمایا کہ''اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الحب فی اللہ، رقم ۱۷، ج ۴، ص ۱۱)

(۱۶۸۹)...... حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''بیشک اللہ عزوجل کے بندوں میں سے کچھ بندے ایسے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ ہی شہداء اور انبیاء اور شہداء قیامت کے دن ان کی اللہ عزوجل سے قربت پر رشک کریں گے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،''یارسول اللہ! ہمیں ان کے بارے میں بتایئے کہ وہ کون ہیں؟'' فرمایا کہ''وہ لوگ جو کسی قسم کی رشتہ داری اور مالی لین دین کے بغیر محض اللہ عزوجل کے لئے آپس میں محبت کرتے ہیں، اللہ عزوجل کی قسم! ان کے چہرے پُرنور ہوں گے اور وہ نور کے منبروں پر ہوں گے اور اس وقت یہ لوگ خوفزدہ نہ ہوں گے جب لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے اور یہ غم سے محفوظ ہوں گے جب لوگ غمزدہ ہوں گے۔''

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (پ۱۱، یونس: ۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: سن لو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الحب فی اللہ....الخ، رقم ۲۲، ج ۴، ص ۱۳)

(۱۶۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں

کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا، ''اے لوگو! سن لو، سمجھ لو اور جان لو کہ بیشک اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ ہی شہداء، اور انبیاء وشہداء ان کے مرتبے اور قُربِ الٰہی کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے۔'' پیچھے بیٹھے ہوئے ایک اعرابی صحابی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جو بندے نہ تو انبیاء ہیں نہ ہی شہداء، اور انبیاء وشہداء ان کے مرتبے اور قُربِ الٰہی کی وجہ سے ان پر رشک کریں گے، ہمیں ان کے اوصاف بتایئے۔''

تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کے چہرہ اقدس پر اعرابی کے سوال کی وجہ سے خوشی کے آثار نمودار ہوئے پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا کہ'' وہ مختلف قبائل سے تعلق رکھنے والے لوگ ہوں گے جو کسی قسم کی رشتہ داری کے بغیر محض اللہ عزوجل کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھیں گے اور ایک دوسرے سے مصافحہ کریں گے، اللہ عزوجل ان کے لئے قیامت کے دن نور کے منبر بچھائے گا جن پر وہ بیٹھیں گے، اللہ عزوجل ان کے چہروں اور کپڑوں کو نور کر دے گا، قیامت کے دن جب لوگ گھبراہٹ میں مبتلا ہوں گے وہ نہ گھبرائیں گے، یہی اللہ عزوجل کے وہ اولیاء ہیں جنہیں نہ تو کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی کچھ غم۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الحب فی اللہ الخ، رقم ۲۳، ج ۴، ص ۱۳)

(۱۶۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا،'' بیشک اللہ عزوجل کے کچھ بندے ہیں جو نہ تو انبیاء ہیں نہ ہی شہداء، اور انبیاء وشہداء ان پر رشک کریں گے۔'' عرض کیا گیا،'' ہمیں ان کے اوصاف بتایئے شاید ہم ان سے محبت کرنے لگیں۔'' فرمایا کہ وہ قوم جو رشتہ داری اور مالی لین دین کے بغیر صرف اللہ عزوجل کے لئے آپس میں محبت کرے، وہ نور کے منبروں پر ہوں گے، ان کے چہرے پُرنور ہوں گے، جب لوگ خوفزدہ ہوں گے وہ بے خوف ہوں گے، جب لوگ غمزدہ ہوں گے وہ غم سے امن میں ہوں گے۔''

پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ (پ۱۱، یونس:۶۲)

ترجمہ کنزالایمان: سن لو بیشک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الصحبۃ والمجالس، رقم ۵۷۲، ج ۱، ص ۳۹۰)

مؤمنین کو سلام کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے،

وَاِذَاحُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ۝ (پ۵، النساء:۸۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔

سلام کے بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۶۹۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تم جنت میں ہرگز داخل نہیں ہوسکتے جب تک ایمان نہ لے آؤ اور تم (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتے جب تک آپس میں محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو؟'' پھر ارشاد فرمایا، ''آپس میں سلام کو عام کرو۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ان افشاء السلام سبب لحصولھا، رقم ۵۴، ص ۴۷)

(۱۶۹۳)...... حضرتِ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تم میں پچھلی امتوں کی بیماریاں بُغض اور حسد پھیل جائیں گی، بُغض تو کاٹنے والا اُسترہ ہے جو بالوں کو نہیں بلکہ دین کو کاٹ دیتا ہے، اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب تک تم ایمان نہ لے آؤ جنت میں داخل نہیں ہوسکتے اور جب تک آپس میں محبت نہ کرو (کامل) مؤمن نہیں ہوسکتے کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو محبت پیدا کرے؟'' (پھر فرمایا) ''آپس میں سلام کو عام کرو۔'' (مسند احمد، مسند الزبیر بن العوام، رقم ۱۴۳۰، ج ۱، ص ۳۵۲)

(۱۶۹۴)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سلام کو عام کرو سلامتی پالوگے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام...الخ، رقم ۴۹۱، ج ۱، ص ۳۵۷)

(۱۶۹۵)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''رحمٰن عزوجل کی عبادت کرو اور سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، رقم ۴۸۹، ج ۱، ص ۳۵۶)

(۱۶۹۶)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتم المرسلین، رحمۃٌ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے لوگو! سلام کو عام کرو اور کھانا کھلاؤ اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز پڑھو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی افشاء السلام، رقم ۶، ج ۳، ص ۲۸۵)

(۱۶۹۷)...... حضرتِ سیدنا ابوشُریح رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم! مجھے ایسی چیز کے بارے میں خبر دیجئے جو میرے لئے جنت واجب کردے۔'' تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اچھی گفتگو کرنا، سلام کو عام کرنا اور کھانا کھلانا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی افشاء السلام، رقم ۸، ج ۳، ص ۲۸۵)

(۱۶۹۸)...... حضرتِ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب ارشاد فرمایا۔ پھر وہ شخص بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''دس نیکیاں ہیں۔'' پھر ایک دوسرا شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔'' آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے اسے بھی سلام کا جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا تو نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''بیس نیکیاں ہیں۔'' پھر ایک اور شخص نے حاضر ہو کر عرض کیا: ''اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ۔'' پھر وہ بیٹھ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: ''تیس نیکیاں ہیں۔''

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب کیف السلام، رقم ۵۱۹۵، ج ۴، ص ۴۴۹)

(۱۶۹۹)...... حضرتِ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہتا ہے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتا ہے اس کے لئے بیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ کہتا ہے اس کے لئے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔'' (المعجم الکبیر، مسند سہل بن حنیف، رقم ۵۵۶۳، ج ۶، ص ۷۶)

(۱۷۰۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر

صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک جگہ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص وہاں سے گزرا تو اس نے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے فرمایا، ''دس نیکیاں۔'' پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ۔ فرمایا، ''بیس نیکیاں۔'' پھر ایک اور شخص گزرا تو اس نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔ فرمایا، ''تیس نیکیاں۔'' پھر ایک شخص مجلس سے اٹھا اور سلام کیے بغیر چلا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ تمہارا یہ رفیق کتنی جلدی بھول گیا، جب تم میں سے کوئی شخص کسی مجلس میں آئے تو سلام کرے پھر اگر بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور اگر مجلس سے اٹھے تو سلام کرے کیونکہ پہلے سلام کرنا آخر میں سلام کرنے سے زیادہ افضل نہیں۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، رقم ۴۹۳، ج۱، ص ۳۵۷)

۞ ===۞ ===۞ ===۞
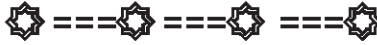
سلام میں پہل کرنے کا ثواب

(۱۷۰۱)...... حضرتِ سیدنا ابواُمَامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم ،نُورِ مُجَسَّم ،رسول اکرم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''بے شک لوگوں میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔''

(ابوداوٗد، کتاب الادب، باب فی فضل من بداء بالسلام، رقم ۵۱۹۷، ج۴،ص۴۴۹)

ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب دوشخص ملاقات کریں تو پہلے کون سلام کرے؟''

فرمایا،''جو ان میں سے اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہو۔'' (جامع الترمذی، باب ماجاء فی فضل الذی یبداء بالسلام، رقم ۲۷۰۳، ج۴، ص۳۱۹)

(۱۷۰۲)...... حضرتِ سیدنا معاویہ بن قُرَّہ فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے میرے بیٹے! جب تم کسی ایسی مجلس میں ہو جسے تم اچھا سمجھتے ہو پھر کسی حاجت کی بناء پر جلدی اٹھو تو السلام علیکم کہا کرو، اس طرح تم بھی اس بھلائی میں شریک ہو جاؤ گے جو اہلِ مجلس کو نصیب ہوگی۔''

پچھلے صفحات میں یہ روایت گزر چکی ہے کہ''جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں حاضر ہو تو اسے چاہیئے کہ سلام کرے پھر اگر وہ اس مجلس میں بیٹھنا چاہے تو بیٹھ جائے اور اگر جانا چاہے تو سلام کر کے جائے کیونکہ پہلے سلام کرنا آخر میں سلام کرنے سے زیادہ افضل نہیں۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب افشاء السلام، رقم ۴۹۳، ج۱، ص۳۵۷)

۞===۞===۞===۞
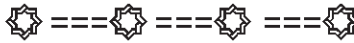
گھر میں داخل ہوکر سلام کرنے کا ثواب

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے،

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ (پ۱۸، النور:۶۱)

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب کسی گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۷۰۳) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہوا کرو تو اپنے گھر والوں کو سلام کیا کرو تاکہ تم پر اور تمہارے گھر والوں پر برکت نازل ہو۔'' (ترمذی، کتاب الاستئذان، باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیتہ، رقم ۲۷۰۷، ج۴، ص۳۲۰)

(۱۷۰۴) ...... حضرتِ سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تین شخص ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے، پہلا وہ شخص جو اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے وہ مرنے تک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے یا اجر و ثواب کے ساتھ واپس لوٹائے، دوسرا وہ شخص جو مسجد کی طرف جائے وہ مرنے تک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل فرمائے یا اجر و ثواب کے ساتھ واپس لوٹائے، اور تیسرا وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کرتے ہوئے داخل ہو وہ اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''تین اشخاص ایسے ہیں جن میں سے ہر ایک اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے اگر زندہ رہیں تو انہیں رزق دیا جائے اور ان کی کفایت کی جائے اور اگر مر جائیں تو جنت میں داخل ہوں، ایک وہ شخص جو اپنے گھر میں سلام کر کے داخل ہو وہ اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے......الخ۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء، باب فیما یقول اذا خرج...الخ، رقم ۹، ج۲، ص۳۰۶)

(۱۷۰۵) ...... حضرتِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جو اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کھانا کھاتے وقت، لیٹتے وقت اور رات گزارتے وقت شیطان اس کے قریب نہ آئے تو اسے چاہیے کہ جب گھر میں داخل ہو تو سلام کرلیا کرے اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ لیا کرے۔'' (المعجم الکبیر، مسند سلمان فارسی، رقم ۶۱۰۲، ج۶، ص۲۴۰ بتغیر قلیل)

۞ ===۞ ===۞ ===۞

مصافحہ کا ثواب

(۱۷۰۶) ...... حضرتِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جب کوئی مسلمان اپنے بھائی سے ملاقات کرتے ہوئے اس کا ہاتھ پکڑتا ہے تو اسکے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے تیز آندھی میں خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں اوران دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے اگرچہ ان کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔''
(المعجم الکبیر، مسند سلمان فارسی، رقم ۶۱۵۰، ج۶، ص۲۵۶)

(۱۷۰۷) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شرفِ ملاقات بخشا تو جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے مصافحہ فرمانا چاہا تو حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھک گئے اور عرض کیا کہ''میں جُنُبی ہوں (یعنی مجھ پر غسل فرض ہے)۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،''مسلمان جب اپنے بھائی سے مصافحہ کرتا ہے تو اسکے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الأدب، باب المصافحۃ والسلام، رقم ۱۲۷۶۸، ج۸، ص۷۶)

(۱۷۰۸) ...... حضرتِ سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے ان کی مغفرت کردی جاتی ہے۔'' (ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحۃ، رقم ۵۲۱۲، ج۴، ص۴۵۳)

ایک روایت میں ہے کہ سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،''جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں، اللہ عزوجل کی حمد کرتے ہیں اوراس سے استغفار کرتے ہیں تو ان دونوں کی مغفرت کردی جاتی ہے۔''
(ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی المصافحۃ، رقم ۵۲۱۱، ج۴، ص۴۵۲)

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا نُفَیع اَعمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا بَراء بن عازِب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ سے مصافحہ فرمایا اور مسکرانے لگے پھر پوچھا''کیا تم جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟'' میں نے عرض کیا''نہیں۔'' تو فرمانے لگے کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے مجھے شرفِ ملاقات بخشا تو میرے ساتھ ایسے ہی کیا پھر مجھ سے پوچھا''جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟'' تو میں نے عرض کیا''نہیں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ''جب دو مسلمان ملاقات کرتے وقت مصافحہ کرتے ہیں اور دونوں ایک دوسرے کے سامنے اللہ عزوجل کے لئے مسکراتے

ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت کر دی جاتی ہے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۷۶۳۰، ج۵، ص ۳۶۶)

(۱۷۰۹)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہیں پھران میں سے ایک اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑتا ہے (یعنی مصافحہ کرتا ہے) تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ انکی دعا قبول فرمائے اور انکے ہاتھوں کے جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت فرمادے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۴۵۴، ج۴، ص ۲۸۶)

(۱۷۱۰)...... حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جب دو مسلمان مرد ملاقات کرتے ہیں اوران میں سے ایک اپنے رفیق کو سلام کرتا ہے تو ان میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک زیادہ محبوب وہ ہوتا ہے جو اپنے رفیق سے زیادہ گرم جوشی سے ملاقات کرتا ہے۔ پھر جب وہ مصافحہ کرتے ہیں تو ان پر سو رحمتیں نازل ہوتی ہیں ان میں سے نوے رحمتیں سلام میں پہل کرنے والے کے لئے اور دس مصافحہ میں پہل کرنے والے کے لئے ہیں۔'' (مسند البزاز، رقم ۳۰۸، ج۱، ص ۴۳۷)

(۱۷۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جب دو مسلمان ملاقات کرتے ہوئے مصافحہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے خیریت دریافت کرتے ہیں تو اللہ عزوجل ان کے درمیان سو رحمتیں نازل فرماتا ہے جن میں سے ننانوے رحمتیں زیادہ پرتپاک طریقے سے ملنے والے اور اچھے طریقے سے اپنے بھائی سے خیریت دریافت کرنے والے کے لئے ہوتی ہیں۔''

(المعجم الاوسط، باب الف، رقم ۷۶۷۲، ج۵، ص ۳۸۰)

(۱۷۱۲)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' ہاتھ پکڑنا (یعنی مصافحہ کرنا) سلام کی تکمیل ہے۔''

(ترمذی، کتاب الاستئذان والادب، باب ماجاء فی المصافحۃ، رقم ۲۷۳۹، ج۴، ص ۳۳۴)

(۱۷۱۳)...... حضرتِ سیدنا عطاء خراسانی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' مصافحہ کیا کرو کینہ دور ہوگا اور تحفہ دیا کرو محبت بڑھے گی اور بُغض دور ہوگا۔''

(موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، باب ماجاء فی المھاجرۃ، رقم ۱۷۳۱، ج۲، ص ۴۰۷)
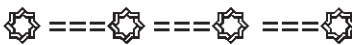
خندہ پیشانی سے ملاقات کرنے کا ثواب

(۱۷۱٤)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ "ہر نیکی صدقہ ہے اور تمہارا کسی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی نیکی ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی ہے۔" (مسند احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبد اللہ، رقم ۱٤۷۱۵، ج ۵، ص ۱۱۱)

(۱۷۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ "کسی نیک کام کو ہرگز حقیر نہ جانو اگرچہ وہ تمہارا اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا ہی کیوں نہ ہو۔" (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فی استحباب طلاقۃ الوجہ عند اللقاء، رقم ۲۶۲۶، ص ۱٤۱۳)

(۱۷۱۶)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "تمہارا اپنے بھائی کے لئے مسکرانا صدقہ ہے اور تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا گمراہی کی سرزمین پر کسی شخص کو ہدایت دینا صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے پتھر، کانٹے اور ہڈیاں ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈالنا صدقہ ہے۔" ایک روایت میں یہ اضافہ ہے، "اور تمہارا اندھے کو راستہ بتانا صدقہ ہے۔" (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب صنائع المعروف، رقم ۱۹۶۳، ج ۳، ص ۳۸٤)

(۱۷۱۷)...... حضرتِ سیدنا ابوجُرَی هُجَیْمِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایک دیہاتی قوم ہیں لہذا ہمیں ایسا عمل سکھائیے جس کے ذریعے اللہ عزوجل ہمیں نفع بخشے۔" ارشاد فرمایا، "کسی نیکی کو ہرگز حقیر نہ سمجھو اگرچہ وہ تمہارا اپنے بھائی کے برتن میں اپنے ڈول سے پانی ڈالنا یا اپنے بھائی سے گفتگو کرتے ہوئے مسکرانا ہی کیوں نہ ہو اور تہبند لٹکانے سے بچتے رہو کیونکہ یہ تکبر کی علامت ہے اور اللہ عزوجل اسے پسند نہیں فرماتا اور اگر کوئی شخص تمہیں تمہارے کسی عیب کا طعنہ دے تو تم اسے اسکے عیب کا طعنہ ہرگز نہ دو کیونکہ تمہیں اس کا ثواب ملے گا اور طعنہ دینے والے پر وبال ہوگا۔" (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، رقم ۵۲۳، ج ۱، ص ۳۷۰)

ایک روایت میں ہے کہ رحمت عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ کسی نیک کام کو حقیر جانتے ہوئے ہرگز نہ چھوڑو، چاہے وہ تمہارا کسی کو رسی کا ٹکڑا تحفے میں دینا ہو اور چاہے وہ تمہارا اپنے ڈول سے پانی پینے والے کے برتن میں پانی ڈالنا ہو اور چاہے وہ تمہارا اپنے بھائی سے گرم جوشی سے ملاقات کرنا ہو اور چاہے وہ تمہارا جانوروں کو مانوس کرنا ہو اور چاہے وہ تمہارا کسی کو جوتے کا تسمہ تحفے میں

دیناہو۔'' (السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب الزینۃ، باب الحلی، رقم ۹۶۹۴، ج۵، ص۴۸۶)

(۱۷۱۸)......حضرتِ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' تمہارا لوگوں کو گرم جوشی سے سلام کرنا بھی صدقہ ہے۔'' (جامع العلوم والحکم، ج۱، ص۲۴۵)

=== === ===

اچھی گفتگو کرنے کا ثواب

(۱۷۱۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''جنت میں ایک کمرہ ہے جس کا بیرونی حصّہ اندر سے اور اندرونی حصّہ باہر سے دکھائی دیتا ہے۔''سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کس کے لئے ہے؟''ارشادفرمایا،''اسکے لئے جو اچھی گفتگو کرے اور کھانا کھلائے اور جب لوگ سو جائیں تو وہ نماز پڑھتے ہوئے رات گزارے۔'' (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۶۲۶، ج۲، ص۵۸۳)

(۱۷۲۰)...... حضرتِ سیدنا مقدام بن شریح رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے کرنے سے میرے لئے جنت واجب ہوجائے۔''ارشادفرمایا،''کھانا کھلانا، سلام کو عام کرنا اور اچھا کلام کرنا جنت کو واجب کرنے والے اعمال ہیں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاطعمۃ، باب اطعام الطعام، رقم ۷۸۷۲، ج۵، ص۹)

(۱۷۲۱)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ ربُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔''ارشادفرمایا،''کھانا کھلایا کرو، سلام کو عام کرو اور اچھا کلام کیا کرو اور رات کو جب لوگ سوجائیں تو نماز پڑھا کرو سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الاطعمۃ، باب اطعام الطعام، رقم ۷۸۶۷، ج۵، ص۸)

(۱۷۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الادب، باب طیب الکلام، ج۴، ص۱۰۶)

(۱۷۲۳)...... حضرتِ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا''عنقریب تم میں سے ہر ایک سے اس کا رب عزوجل اس طرح کلام کرے گا کہ بندے اور رب کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا۔ جب وہ بندہ اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو اسے وہی نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا تھا، بائیں طرف دیکھے گا تو جو اس نے آگے بھیجا تھا وہی نظر آئے گا، اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے اپنے چہرے کے نزدیک آگ نظر آئے گی لہذا آگ سے بچنے کی کوشش کرو اگرچہ ایک کھجور صدقہ کرنے سے ہو اور جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ اچھی بات کے ذریعے سے کوشش کرے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الحث علی الصدقۃ، رقم ۱۰۱۶، ص۵۰۷)

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ مبارکہ:

(1) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ 0 (پ۴، آل عمران:۱۰۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہیے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

(2) كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پ۴، آل عمران:۱۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

(3) وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ (پ۱۰، التوبۃ:۷۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں بھلائی کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور اللہ و رسول کا حکم مانیں یہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم کرے گا۔

(4) فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَاَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِيْسٍۭ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ 0 (پ۹، الاعراف:۱۶۵)

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب وہ بھلا بیٹھے جو نصیحت انہیں ہوئی تھی ہم نے بچالئے وہ جو برائی سے منع کرتے تھے اور ظالموں کو برے عذاب میں پکڑا بدلہ ان کی نافرمانی کا۔"

(5) یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (پ۲۱،القمان:۱۷)

ترجمہ کنز الایمان: اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر بے شک یہ ہمت کے کام ہیں۔

اس بارے میں احادیثِ کریمہ:

(۱۷۲۴)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''انسانی بدن کے ہر حصے پر روزانہ ایک صدقہ ہے۔'' لوگوں میں سے ایک شخص نے عرض کیا، ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں جو باتیں بتائی ہیں یہ ان میں سے سب سے زیادہ سخت ہے۔'' ارشاد فرمایا، ''تمہارا نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تمہارا نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم صدقہ ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، رقم ۶، ج ۳ ص ۳۷۷)

(۱۷۲۵)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل نے جس نبی کو بھی کسی امت میں مبعوث کیا اُن کے ساتھ انکی امت میں کچھ حواری اور صحابہ ہوتے تھے جو انکی سنت پر عمل کرتے اور انکے احکام کی پیروی کرتے تھے پھر ان کے بعد کچھ ناخلف آئے جو ایسی باتیں کہتے ہیں جن پر خود عمل نہیں کرتے اور وہ کام کرتے ہیں جن کا انہیں حکم نہیں دیا گیا، لہذا جو اِس طرح کے لوگوں سے اپنے ہاتھ سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے، جو اپنی زبان سے جہاد کرے گا وہ مومن ہے اور جو اپنے دل سے جہاد کرے وہ مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانے برابر بھی ایمان نہیں۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان کون النہی عن المنکر، رقم ۵۰ ص ۴۴)

(۱۷۲۶)...... حضرتِ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا، ''اللہ عزوجل کے احکام کی پاسداری کرنے والا اور انہیں توڑنے والا اس قوم کی مثل ہے جو ایک سفینے پر سوار ہو، ان میں سے بعض اوپر کی منزل جبکہ کچھ نچلی منزل میں ہوں۔ نچلی منزل والے جب پیاس محسوس کریں تو اوپر والوں سے کہیں کہ ہم اپنی منزل میں سوراخ کر لیتے ہیں تمہیں اس سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی تو اگر اوپر والے انہیں ایسا کرنے دیں تو سب کے سب ہلاک ہو جائیں اور اگر ان کے ہاتھوں کو روک دیں تو سب محفوظ رہتے ہیں۔''

(صحیح البخاری، کتاب الشرکۃ، باب ھل یقرع فی القسمۃ، رقم ۲۴۹۳، ج ۲ ص ۱۴۳)

(۱۷۲۷)...... حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر،

سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' تم پر ایسے امرا کو مسلط کیا جائے گا جن میں تم کچھ اچھائیاں اور کچھ برائیاں دیکھو گے،تو جو برائی کو ناپسند کرے گا وہ بَری ہے اور جو برائی کا انکار کرے گا وہ محفوظ ہے مگر جو راضی ہوا اور پیروی کی۔''

(صحیح مسلم،کتاب الامارۃ،باب وجوب الانکار علی الامراء،رقم ۱۸۵۴،ص ۱۰۳۱)

(۱۷۲۸)......حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک،صاحبِ لولاک،سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' تم میں سے کوئی جب کسی برائی کو دیکھے تو اسے چاہیے کہ برائی کو اپنے ہاتھ سے بدل دے اور جو اپنے ہاتھ سے بدلنے کی استطاعت نہ رکھے اسے چاہیے کہ اپنی زبان سے بدل دے اور جو اپنی زبان سے بدلنے کی بھی استطاعت نہ رکھے اسے چاہیے کہ اپنے دل میں بُرا جانے اور یہ کمزور ترین ایمان کی علامت ہے۔''

(سنن نسائی،کتاب الایمان،باب تفاضل اھل الایمان،ج ۸،ص ۱۱۱ بتغیر قلیل)

(۱۷۲۹)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سیِّدُ المبلغین،رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال دار لوگ اجر لے گئے حالانکہ وہ بھی ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''کیا اللہ عزوجل نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جو تم صدقہ کرسکو؟ بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف (یعنی نیکی کی دعوت دینا) صدقہ ہے اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر (یعنی برائی سے منع کرنا) صدقہ ہے۔'' (صحیح مسلم،کتاب الزکاۃ،باب بیان اسم الصدقۃ،رقم ۱۰۰۶،ص ۵۰۳)

(۱۷۳۰)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' آدمی کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے تو جس نے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہا اور مسلمانوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹادی اور نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا اور یہ کام تین سو ساٹھ مرتبہ کئے تو وہ اس دن اس حال میں رات گزارے گا کہ اس نے اپنے آپ کو جہنم سے بچالیا ہوگا۔''

(صحیح مسلم،کتاب الزکاۃ،رقم ۱۰۰۷،ص ۵۰۳)

(۱۷۳۱)......حضرتِ سیدنا ابوکثیر سُحَیْمِی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ مجھے ایسا عمل بتایئے کہ جب بندہ اسے کرے تو جنت میں داخل ہوجائے۔'' انہوں نے فرمایا،''جب میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں یہی سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ'' وہ بندہ اللہ عزوجل اور آخرت پر ایمان لے آئے۔'' میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کے ساتھ کوئی عمل بھی ارشاد فرمایئے۔''فرمایا،'' اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ نہ کچھ صدقہ کرے۔''

میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ فقیر ہو اور صدقہ کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا کرے؟'' فرمایا، ''وہ نیکی کا حکم دے اور بُری بات سے منع کرے۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ بولنے میں اٹکتا ہو، نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے کی استطاعت نہ ہو تو؟'' فرمایا کہ ''جاہل کو علم سکھائے۔'' میں نے عرض کیا، ''اگر وہ خود جاہل ہو تو؟'' فرمایا، ''مظلوم کی مدد کرے۔'' میں نے عرض کیا، ''اگر وہ کمزور ہو اور مظلوم کی مدد کرنے پر قادر نہ ہو تو؟'' فرمایا کہ ''تم اپنے دوست میں جو بھلائی چاہتے ہو وہ یہ ہے کہ وہ لوگوں کو ایذاء دینا چھوڑ دے۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر وہ یہ عمل کرے گا تو جنت میں داخل ہوجائے گا؟'' فرمایا کہ ''جو مسلمان ان اعمال میں سے کوئی ایک عمل بھی کرے گا میں خود اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے جنت میں داخل کروں گا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الحدود، باب الترغیب فی الامر بالمعروف...الخ، رقم ۲۰، ج ۳، ص ۱۶۲)

(۱۷۳۲) ...... حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''دلوں پر کنکریوں کی طرح رفتہ رفتہ فتنے پیش ہوں گے جو دل انہیں قبول کرے گا اس پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جائے گا اور جو ان سے انکار کرے گا اس پر ایک سفید نکتہ لگا دیا جائے گا یہاں تک کہ ان میں سے ایک دل سفید چٹان کی طرح سفید ہوجائے گا پھر جب تک زمین وآسمان قائم ہیں اسے کوئی فتنہ نقصان نہ دے سکے گا اور دوسرے دل اوندھے پڑے ہوئے کوزے کی طرح گدلے پن کی طرف مائل ہو کر سیاہ ہوجائیں گے پھر وہ نیکی کو نیکی اور برائی کو برائی نہ سمجھیں گے مگر اسے جسے ان کا نفس اچھا یا برا سمجھے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب استحقاق الوالی...الخ، رقم ۱۴۴، ص ۸۷)

(۱۷۳۳) ...... حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اسلام کے آٹھ حصے ہیں (۱) اسلام ایک حصہ ہے (۲) نماز ایک حصہ ہے (۳) زکوٰۃ ایک حصہ ہے (۴) بیت اللہ کا حج ایک حصہ ہے [(۵) رمضان کے روزے رکھنا ایک حصہ ہے] (۶) نیکی کا حکم دینا ایک حصہ ہے (۷) برائی سے منع کرنا ایک حصہ ہے (۸) اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا ایک حصہ ہے اور جس کے لئے ان میں سے کوئی حصہ نہ ہو وہ بڑا ہی محروم ہے۔'' (مسند البزار، رقم ۲۹۲۷، ج ۷، ص ۳۳۰)
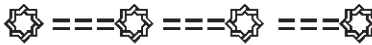
ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنے کا ثواب

(۱۷۳۴) ...... حضرتِ سیدنا طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم اپنا مبارک قدم گھوڑے کی رکاب میں رکھ چکے تو ایک شخص نے سوال کیا، ''کون سا جہاد افضل ہے؟'' فرمایا، ''ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا۔''

(سنن النسائی، کتاب البیعۃ، فضل من تکلم بالحق...الخ، ج۷، ص۱۶۱)

(۱۷۳۵) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے جمرہ اولیٰ کے قریب نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا جہاد افضل ہے؟'' سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ ثانیہ کی رمی فرمائی تو پھر اس شخص نے یہی سوال کیا۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پھر خاموش رہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمرۂ عُقبہ کی رمی فرمائی تو گھوڑے کے رکاب میں پاؤں رکھ کر فرمایا، ''سوال کرنے والا کہاں ہے؟'' اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حاضر ہوں۔'' فرمایا، ''وہ حق بات جو ظالم بادشاہ کے سامنے کہی جائے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب امر بالمعروف ونھی عن المنکر رقم ۴۰۱۲، ج۴، ص۳۶۳)

(۱۷۳۶) ...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''سب سے افضل جہاد ظالم بادشاہ یا ظالم امیر کے سامنے حق بات کہنا ہے۔'' (ابوداؤد، کتاب الملاحم، باب الامر والنھی، رقم ۴۳۴۴، ج۴، ص۱۶۶)

(۱۷۳۷) ...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''سید الشہداء (یعنی شہیدوں کے سردار) حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور دوسرا وہ شخص ہے جس نے ظالم بادشاہ کو نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا تو بادشاہ نے اسے قتل کروادیا۔''

(مستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب من قام الی امام جائر...الخ، رقم ۴۹۳۶، ج۴، ص۱۹۹)

===☆===☆===☆===

مصیبت پر صبر کرنے کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ کریمہ:

(1) وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ O (پ۲،البقرۃ:۱۵۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور خوشخبری سنا ان صبر والوں کو۔

(2) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ O (پ۴،آل عمران:۲۰۰)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ کامیاب ہو۔

(3) وَالَّذِیْنَ صَبَرُوا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّیَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّیِّئَةَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ O جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓىٕكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ O سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ O (پ۱۳،الرعد:۲۲،۲۳،۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جنھوں نے صبر کیا اپنے رب کی رضا چاہنے کو اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے سے ہماری راہ میں چھپے اور ظاہر کچھ خرچ کیا اور برائی کے بدلے بھلائی کر کے ٹالتے ہیں انہی کے لئے پچھلے گھر کا نفع ہے بسنے کے باغ جن میں وہ داخل ہوں گے اور جو لائق ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں اور فرشتے ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔''

(4) وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَ O الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَالصّٰبِرِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ (پ۱۷،الحج:۳۴،۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور اے محبوب خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے ان کے دل ڈرنے لگتے ہیں اور جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے۔''

(5) وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ۙ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا ۰ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

(6) وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ۰ الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰی رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۰ (پ۲۱، العنکبوت: ۵۸، ۵۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے کیا ہی اچھا اجر کام والوں کا وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔''

(7) اِنَّمَا یُوَفَّی الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۰ (پ۲۳، الزمر: ۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

(8) اُولٰٓئِكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَیْنِ بِمَا صَبَرُوْا (پ۲۰، القصص: ۵۴)

ترجمہ کنزالایمان: ان کو ان کا اجر دوبالا دیا جائے گا بدلہ ان کے صبر کا۔''

(9) وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ۰ (پ۲۵، الشوریٰ: ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک جس نے صبر کیا اور بخش دیا تو یہ ضرور ہمت کے کام ہیں۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۷۳۸)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو صبر کرنا چاہے گا اللہ عزوجل اسے صبر کی توفیق عطا فرما دے گا اور صبر سے بہتر اور وسعت والی عطا

کسی پر نہیں کی گئی۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل التعفف والصبر، رقم ۱۰۵۳، ص ۵۲۴)

(۱۷۳۹)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' اللہ عزوجل نے کسی بندے کو صبر سے بہتر اور وسعت والی کوئی بھلائی عطا نہیں فرمائی۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۲، ج ۴، ص ۱۳۹)

(۱۷۴۰)...... حضرتِ سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' صفائی نصف ایمان ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا میزان کو بھر دیتا ہے اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ زمین وآسمان کے درمیان ہر چیز کو بھر دیتے ہیں اور نماز نور ہے، صدقہ دلیل (یعنی راہنما) ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف حجت (یعنی دلیل) ہے، ہر شخص دن کی ابتدا میں اپنے نفس کو بیچنے والا ہوتا ہے اب یا تو اسے آزاد کرتا ہے یا ہلاک۔'' (صحیح مسلم، کتاب الطہارۃ، باب فضل الوضوء، رقم ۲۲۳، ص ۱۴۰)

(۱۷۴۱)...... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۵، ج ۴، ص ۱۴۰)

(۱۷۴۲)...... حضرتِ سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے کیونکہ اسکے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب المومن امرہ کلہ خیر، رقم ۲۹۹۹، ص ۱۵۹۸)

(۱۷۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' مومن کی مثال اس کھیتی کی طرح ہے جسے ہوائیں ہلاتی رہتی ہیں اور مومن آفات میں مبتلا رہتا ہے اور منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو کٹنے تک بالکل نہیں ہلتا۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابو ہریرہ، رقم ۷۸۱۹، ج ۳، ص ۱۲۷)

(۱۷۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' اللہ عزوجل نے حضرت عیسٰی علیہ السلام سے فرمایا،'' اے عیسٰی! میں تیرے بعد ایک اُمت کو بھیجنے والا ہوں۔ اگر انہیں پسندیدہ چیز حاصل ہوگی تو شکر کریں گے اور اگر کوئی ناگوار چیز پہنچے گی تو ثواب کی امید رکھیں گے اور صبر کریں گے حالانکہ نہ تو انکے پاس علم ہوگا نہ ہی حلم۔'' انہوں نے عرض کیا،'' یارب عزوجل ایسا کیسے ہوسکتا ہے جبکہ انکے پاس

نہ تو علم ہوگا نہ ہی حلم؟'' فرمایا کہ ''میں انہیں اپنے علم اور حلم سے حصہ عطا فرماؤں گا۔''

(المستدرک، کتاب الجنائز، باب المریض یکتب لہ من الخیر ما کان یعمل، رقم ۱۳۲۹، ج۱، ص ۶۷۰)

(۱۷۴۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے مصیبت میں مبتلا فرما دیتا ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب ماجاء کفارۃ المرض، رقم ۵۶۴۵، ج۴، ص۴)

(۱۷۴۶)...... حضرتِ سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے زیادہ مصیبتیں کن لوگوں پر آئیں؟'' فرمایا، ''انبیاء پر پھر ان کے بعد جو لوگ بہتر ہیں پھر انکے بعد جو بہتر ہیں، بندے کو اپنی دینداری کے اعتبار سے مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اگر وہ دین میں سخت ہوتا ہے تو اس کی آزمائش بھی سخت ہوتی ہے اور اگر وہ اپنے دین میں کمزور ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی دینداری کے مطابق اسے آزماتا ہے۔ بندہ مصیبت میں مبتلا ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس دنیا ہی میں اسکے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۲۳، ج۴، ص۳۶۹)

ایک روایت میں ہے کہ سرورِ کونین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے سوال کیا گیا کہ ''کون لوگ سخت آزمائش میں مبتلا کئے جاتے ہیں؟'' فرمایا کہ ''انبیاء پھر جو اِن کے بعد بہتر ہوں پھر جو ان کے بعد اچھے ہوں۔ لوگوں کو اپنے دین کے مطابق آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ جس کا دین سخت ہوتا ہے اس کی آزمائش سخت ہوتی ہے اور جس کا دین کمزور ہوتا ہے اس کی آزمائش بھی کمزور اور ہلکی ہوتی ہے اور بے شک بندے پر آزمائش آتی رہتی ہے یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان ہی اسکی زندگی میں اسکی بخشش کر دی جاتی ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۱۵، ج۴، ص۱۴۱)

(۱۷۴۷)...... حضرت سیدنا ابو سَعِید خُدْرِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو بخار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکتیں لوٹ رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایک کمبل تھا۔ میں نے کمبل پر ہاتھ رکھ کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا بخار کتنا تیز ہے؟'' فرمایا کہ ''ہم ایسے ہی ہیں، ہماری آزمائش سخت ہوتی ہے اور ہمیں دگنا اجر دیا جاتا ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے زیادہ سخت آزمائشیں کن لوگوں پر ہوتی ہیں؟'' فرمایا کہ ''انبیاء کرام علیہم السلام پر۔'' میں نے عرض کیا، ''پھر کن لوگوں پر؟'' فرمایا کہ ''علماء پر۔'' میں نے عرض کیا، ''پھر کن پر؟'' فرمایا کہ ''صالحین پر، ان میں سے کسی کو جُوں کے ذریعے آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس نیک بندے کو قتل کر دیتی ہے اور کسی کو فقر و تنگدستی کے ذریعے

آزمایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ پہننے کے لئے عبا یعنی چغے کے علاوہ کوئی لباس نہیں پاتا اور ان میں سے بعض لوگ آزمائش پر اس قدر خوش ہوتے ہیں جتنا تم عطا پر بھی نہیں ہوتے۔'' (المستدرک، کتاب الایمان، رقم ۱۲۶، ج ۱، ص ۲۰۳)

(۱۷۴۸)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حلال کو حرام ٹھہرالینا اور مال کو ضائع کر دینا دنیا سے بے رغبتی نہیں بلکہ دنیا سے بے رغبتی تو یہ ہے کہ تمہیں اپنے پاس موجود مال سے زیادہ اللہ عزوجل کے خزانوں پر بھروسہ ہو اور جب تمہیں مصیبت میں مبتلا کیا جائے تو تم اس کے ثواب کی وجہ سے اس مصیبت کے باقی رہنے میں رغبت کرو۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الزھادۃ، الخ، رقم ۲۳۴۷، ج ۴، ص ۱۵۲)

(۱۷۴۹)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب اللہ عزوجل کسی بندے سے محبت فرماتا ہے یا اسے اپنا دوست بنانے کا ارادہ فرماتا ہے تو اس پر آزمائشوں کی بارش فرما دیتا ہے پھر جب وہ بندہ اپنے رب کو پکارتا ہے ''اے میرے رب عزوجل!'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میرے بندے تو جو کچھ مجھ سے مانگے گا میں تجھے عطا فرماؤں گا یا تو جلد ہی تجھے دے دوں گا یا اسے تیری آخرت کیلئے ذخیرہ کر دوں گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۱۹، ج ۴، ص ۱۴۲)

(۱۷۵۰)...... حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جب اللہ عزوجل کسی بندے کو مصیبت میں مبتلاء فرماتا ہے، اگر وہ بندہ کسی ناپسندیدہ راستے میں ہو تو اللہ عزوجل اس مصیبت کو اس کیلئے کفارہ یا طہارت کر دیتا ہے جب تک وہ اپنی اس مصیبت کو غیر اللہ کی طرف سے نہ سمجھے یا جب تک وہ غیر اللہ کو (معبود سمجھ کر) مصیبت دور کرنے کے لئے نہ پکارے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۱۳، ج ۴، ص ۱۴۱)

(۱۷۵۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب دیا جائے گا تو دنیا میں عافیت کے ساتھ رہنے والے تمنا کریں گے کہ ''کاش! ان کے جسموں کو قینچیوں سے کاٹ دیا جاتا۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب (۵۹)، رقم ۲۴۱۰، ج ۴، ص ۱۸۰)

(۱۷۵۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''قیامت کے دن شہید کو لا کر حساب کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا پھر صدقہ

کرنے والوں کولایا جائے گا اور حساب کے لئے روک دیا جائے گا پھر مصیبت زدہ لوگوں کو لایا جائے گا اور ان کے لئے نہ تو میزان نصب کیا جائے گا اور نہ ہی ان کا اعمال نامہ کھولا جائے گا۔ پھر ان پر اجر نچھاور کیا جائے گا تو موقف میں موجود دنیا میں عافیت کے ساتھ رہنے والے لوگ اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے اس ثواب کو دیکھ کر تمنا کریں گے کہ'' کاش! دنیا میں انکے جسم قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۸۲۹، ج ۱۲، ص ۱۴۱)

(۱۷۵۳)...... حضرت سیدنا محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' جب اللہ عزوجل کسی سے محبت فرماتا ہے تو اسے آزمائش میں مبتلا فرماتا ہے لہذا جو صبر کرے اسکے لئے صبر ہے اور جو چیخے چلاّئے (یعنی بے صبری کرے) اسکے لئے چیخنا ہی ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند محمود بن لبید، رقم ۲۳۶۹۵، ج ۹، ص ۱۶۰)

(۱۷۵٤)...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا'' بے شک زیادہ اجر سخت آزمائش پر ہی ہے اور اللہ عزوجل جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کر دیتا ہے تو جو اس کی قضا پر راضی ہو اس کے لئے رضا ہے اور جو ناراض ہو اس کے لئے ناراضی ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، رقم ۴۰۳۱، ج ۴، ص ۳۷۴)

(۱۷۵۵)...... حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا بھی چبھے تو اس کی وجہ سے یا تو اللہ عزوجل اس کا کوئی ایسا گناہ مٹا دیتا ہے جس کا مٹانا اسی مصیبت پر موقوف تھا یا اسے کوئی بزرگی عطا فرماتا ہے کہ بندہ اس مصیبت کے علاوہ کسی اور ذریعے سے اس تک نہ پہنچ پاتا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۲۴، ج ۴، ص ۱۴۳)

(۱۷۵٦)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' بیشک کسی بندہ کے لئے اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی مرتبہ ہوتا ہے پھر اگر وہ کسی عمل کے ذریعے اس تک نہیں پہنچ پاتا تو اللہ عزوجل اسے آزمائشوں میں مبتلا کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس بندے کو اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر ... الخ، رقم ۲۸۹۷، ج ۴، ص ۲۴۸)

(۱۷۵۷)...... حضرت سیدنا محمد بن خالد رضی اللہ عنہ اپنے دادا رضی اللہ عنہ سے، جو کہ صحابیٔ رسول (رضی اللہ عنہ) ہیں، روایت کرتے ہیں کہ'' جب بندے کے لئے اللہ عزوجل کے پاس کوئی مرتبہ مقدر ہو اور وہ بندہ کسی عمل کے ذریعے اس تک نہ پہنچ پائے تو اللہ عزوجل اسے جسمانی یا مالی یا اولاد کی پریشانی میں مبتلاء فرما دیتا ہے پھر اسے اس پر صبر کی توفیق عطا فرماتا ہے اور اسے اس مرتبہ تک

پہنچا دیتا ہے جو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے لئے مقدر ہوتا ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ....الخ، رقم ۲۵، ج ۴، ص ۱۴۳)

(۱۷۵۸)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ ''مومن اور مومنہ کو اپنی جان، اولاد اور مال کے ذریعے آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے ذمے کوئی گناہ نہ ہوگا

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء، رقم ۲۴۰۷، ج ۴، ص ۱۷۹)

(۱۷۵۹)...... حضرتِ سیدنا عطاء بن ابو رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا کہ'' کیا میں تمہیں اہلِ جنت میں سے کوئی عورت نہ دکھاؤں؟'' میں نے عرض کیا، ''ضرور دکھایئے۔'' فرمایا''یہ حبشی عورت، جب یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی تو اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے مرگی کا مرض ہے جس کی وجہ سے میرا ستر یعنی پردہ کھل جاتا ہے لہذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ عزوجل سے میرے لئے دعا کیجئے۔''

رسول اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''اگر تم چاہو تو صبر کرو اور تمہارے لئے جنت ہے اور اگر چاہو تو میں اللہ عزوجل سے تمہارے لئے دعا کروں کہ وہ تجھے عافیت عطا فرما دے۔'' تو اس نے عرض کیا، ''میں صبر کروں گی۔'' پھر عرض کیا کہ ''میرا پردہ کھل جاتا ہے، اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میرا پردہ نہ کھلا کرے۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی۔''

(صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب فضل من یصرع من الریح، رقم ۵۶۵۲، ج ۴، ص ۶)

(۱۷۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی۔ وہ جنون کے مرض میں مبتلا تھی۔ اس نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل سے میرے لئے دعا کیجئے۔'' ارشاد فرمایا، ''اگر تم چاہو تو میں اللہ عزوجل سے تمہارے لئے دعا کروں کہ وہ تمہیں شفا دے اور اگر تم چاہو تو صبر کرو تو تم پر کوئی حساب نہ ہوگا۔'' اس نے عرض کیا، ''بلکہ میں صبر کروں گی تاکہ مجھ سے حساب نہ لیا جائے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر وثواب الامراض الخ، رقم ۲۸۹۸، ج ۴، ص ۲۴۸)

(۱۷۶۱)...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اسے ہلایا یہاں تک کہ اس کے اتنے پتے گر گئے جتنے اللہ عزوجل نے چاہے۔ پھر فرمایا، ''مصیبتیں اور تکلیفیں میرے اس درخت کے پتوں کو گرانے سے بھی تیزی سے آدمی کے گناہوں

کو گرا دیتی ہیں۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۳۷، ج۴، ص۱۴۵)

(۱۷۶۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مصیبت اپنے صاحب کا چہرہ اس دن چمکائے گی جس دن چہرے سیاہ ہوں گے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۴۶۲۲، ج۳، ص۲۹۰)

(۱۷۶۳)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل تم میں سے کسی کو مصیبت میں مبتلاء کرکے آزماتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے سونے کو آگ کے ذریعے آزماتا ہے تو جو اس آزمائش میں خالص سونے کی طرح نکلتا ہے یہ وہ شخص ہے جسے اللہ عزوجل نے شبہات سے محفوظ رکھا، اور جو اس آزمائش میں کم تر سونے کی مثل نکلتا ہے تو یہ وہ شخص ہے جو شبہ میں جا پڑتا ہے اور جو اس آزمائش میں سیاہ سونے کی مثل نکلتا ہے یہ وہی ہے جو آزمائش میں مبتلاء کیا گیا۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۷۶۹۸، ج۸، ص۱۶۶)

(۱۷۶۴)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ''میرے بندے کی طرف جاؤ اور اس پر خوب مصیبتیں نازل کرو۔'' تو وہ بندہ (اس مصیبت میں بھی) اللہ عزوجل کی حمد کرتا ہے۔ جب وہ فرشتے واپس لوٹتے ہیں اور عرض کرتے ہیں، ''اے ہمارے رب عزوجل! ہم نے تیرے حکم کے مطابق اس پر مصیبتیں ڈھا دیں۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''دوبارہ جاؤ کیونکہ میں اس کی آواز سننا پسند کرتا ہوں۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۷۶۹۷، ج۸، ص۱۶۶)

(۱۷۶۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فیمن صبر...الخ، رقم ۱۷۸۷۲، ج۱۰، ص۴۵۰)

ایک روایت میں ہے کہ ''مسلمان کو تھکاوٹ، مرض، رنج اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عزوجل اسے اسکے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''جس مسلمان کو کوئی بیماری، تھکاوٹ یا غم پہنچتا ہے وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔''
(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۲۹، ج۴، ص۱۴۴)

(۱۷۶۶)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں، ''مسلمان کو جو مصیبت پہنچتی ہے حتی کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی وجہ سے اس

کے گناہ مٹا دیتا ہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب کفارۃ المرض، رقم ۵۶۴۰، ج ۴، ص ۳)

ایک روایت میں ہے ''جس مومن کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا کوئی بڑی پریشانی لاحق ہوتی ہے اللہ عزوجل اس کی وجہ سے اس کے گناہوں میں کمی فرما دیتا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المؤمن...الخ، رقم ۲۵۷۲، ص ۱۳۹۱)

دوسری روایت میں ہے کہ ''اس کا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۳۴، ج ۴، ص ۱۴۵)

اور ایک روایت میں ہے کہ ''قریش کے کچھ نوجوان ہنستے ہوئے اُمّ المؤمنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس وقت منیٰ میں تشریف فرما تھیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پوچھا کہ ''تم کیوں ہنس رہے ہو؟'' عرض کیا، ''فلاں شخص خیمے کی رسی میں اٹک کر گر گیا اور اس کی گردن ٹوٹتے ٹوٹتے رہ گئی اور آنکھ ضائع ہوتے ہوتے بچی۔'' آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ''مت ہنسو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس مسلمان کو کوئی کانٹا چبھتا ہے یا کوئی بڑی مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ عزوجل اس کے لئے ایک درجہ لکھتا ہے اور اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب المرضی، باب کفارۃ المرض، رقم ۵۶۴۰، ج ۴، ص ۳)

(۱۷۶۷) ...... حضرتِ سیدنا ابو معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''مومن کے جسم میں جو تکلیف دینے والی چیز پہنچتی ہے اللہ عزوجل اس کے سبب اس بندے کے گناہ مٹا دیتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر...الخ، رقم ۳۱، ج ۴، ص ۱۴۴)

(۱۷۶۸) ...... حضرتِ سیدنا ابو بُردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس موجود تھا۔ ایک طبیب آپ رضی اللہ عنہ کی پیٹھ کے ایک پھوڑے کا علاج کر رہا تھا جس کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو تکلیف ہو رہی تھی۔ میں نے کہا، ''اگر ہمارے کسی جوان کو ایسا پھوڑا نکلتا تو ہم اسے اس کے لئے کافی سمجھتے۔'' تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''مجھے اس تکلیف کے نہ پہنچنے پر کوئی خوشی نہ ہوتی کیونکہ میں نے رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم کو فرماتے سنا ہے کہ ''مسلمان کو اپنے جسم میں جو تکلیف پہنچتی ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر...الخ، رقم ۳۱، ج ۴، ص ۱۴۴)

(۱۷۶۹) ...... حضرتِ سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''مسلمان کو تھکاوٹ، مرض، رنج اور غم میں سے جو مصیبت پہنچتی ہے یہاں تک کہ کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی وجہ سے اسکے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۳۹، ج ۴، ص ۱۴۵)

(۱۷۷۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مومن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(المستدرک، کتاب الجنائز، باب لایزال البلاء، رقم ۱۳۲۲، ج۱، ص ۶۶۷)

(۱۷۷۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی ''مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَبِهٖ ترجمہ کنز الایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔'' (پ۵، النساء:۱۲۳) تو مسلمان غم زدہ ہو گئے۔ اس پر رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اپنے اعمال میں میانہ روی اختیار کرو کیونکہ مسلمان کو جو بھی پہنچتا ہے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مصیبت جو اسے پہنچتی ہے یا وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے وہ بھی اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔''

(صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ، باب ثواب مومن فیما یصبہ من مرض....الخ، رقم ۲۵۷۴، ص ۱۳۹۲)

بیماری کا ثواب

(۱۷۷۲) ...... حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جب مومن بیمار ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اسے گناہوں سے ایسا پاک کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو صاف کر دیتی ہے۔''

(الترغیب الترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۴۲، ج ۴، ص ۱۴۶)

(۱۷۷۳) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا کہ ''کیا تم پسند کرتے ہو کہ بیمار نہ پڑو؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل کی قسم! ہم عافیت کو ضرور پسند کرتے ہیں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''تمہارے لئے اس میں کیا بھلائی ہے کہ اللہ عزوجل تمہیں یاد نہ کرے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۴۵، ج ۴، ص ۱۴۶)

(۱۷۷٤) ...... حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب مومن کی نس چڑھ جاتی ہے تو اللہ عزوجل اس کا ایک گناہ مٹا دیتا ہے، اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۲۴۶۰، ج ۲، ص ۴۸)

(۱۷۷۵) ...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو جو عمل وہ تندرستی اور اقامت کی حالت میں کرتا ہے وہ عمل بھی اس کے لئے لکھا جاتا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الجھاد، باب یکتب للمسافر مثل ما کان، رقم ۲۹۹۶، ج ۲، ص ۳۰۸)

(۱۷۷٦) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ کسی مرض میں مبتلاء ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اُس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ''یہ جو برائی کرے اسے نہ لکھو اور جو نیکی کرے اس کے عوض دس نیکیاں لکھو اور اِسکے اُس نیک عمل کو بھی لکھو جو یہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا اگرچہ بیماری کے دوران وہ اس عمل کو نہ کر سکے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الجنائز، باب مایجری علی المریض، رقم ۳۸۱۳، ج ۳، ص ۳۳)

(۱۷۷۷) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم ،نُورِ مجسم، رسول اکرم ،شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ جب کسی کو کوئی جسمانی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ عزوجل اس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیتا ہے کہ ''جب تک میرا یہ بندہ اس تکلیف میں ہے اس کے لئے ہر دن اور رات میں وہ عمل بھی لکھو جو یہ تندرستی میں کیا کرتا تھا ۔''

(الترغیب والترھیب ، کتاب الجنائز ، باب فی الصبر ....الخ ، رقم ۴۸ ، ج ۴ ،ص ۱۴۷)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب بندہ کوئی عبادت کرتا ہو پھر بیمار ہوجائے تو اس کے مؤکل فرشتے سے کہا جاتا ہے کہ جو عمل یہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا اس کے لئے وہی لکھو یہاں تک کہ میں اسے صحت بخشوں یا اپنے پاس بلالوں ۔'' (الترغیب والترھیب ، کتاب الجنائز ، باب الترغیب فی الصبر ....الخ رقم ۴۹ ، ج ۴ ،ص ۱۴۷)

(۱۷۷۸) ...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ جب اللہ عزوجل کسی مسلمان کو جسمانی تکلیف میں مبتلاء کرتا ہے تو فرشتے سے فرماتا ہے، ''جو نیک عمل یہ تندرستی کی حالت میں کیا کرتا تھا اس کے لئے وہی لکھو۔'' پھر اگر اللہ عزوجل اسے شفاعطا فرماتا ہے تو اسے دھو کر پاک فرمادیتا ہے اور اگر اس کی روح قبض فرمالیتا ہے تو اس کی مغفرت فرما کر اس پر رحمتیں نچھاور فرماتا ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل ، مسند انس بن مالک بن النضر ، رقم ۱۲۵۰۵ ، ج ۴ ،ص ۲۹۷)

(۱۷۷۹) ...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''مومن پر تعجب ہے کہ وہ بیماری سے ڈرتا ہے، اگر وہ جان لیتا کہ بیماری میں اُس کے لئے کیا ہے؟ تو ساری زندگی بیمار رہنا پسند کرتا۔'' پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور مسکرانے لگے۔عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر تبسم کیوں فرمایا؟'' ارشاد فرمایا،''میں دو فرشتوں پر حیران ہوں کہ وہ دونوں ایک بندے کو ایک مسجد میں تلاش کر رہے تھے جس میں وہ نماز پڑھا کرتا تھا، جب انہوں نے اسے نہ پایا تو لوٹ گئے اور عرض کیا،''یارب عزوجل! ہم تیرے فلاں بندے کے دن اور رات میں کئے ہوئے اعمال لکھتے تھے پھر ہم نے دیکھا کہ تو نے اُسے آزمائش میں مبتلاء فرمادیا۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میرا بندہ دن اور رات میں جو عمل کیا کرتا تھا اس کے لئے وہ عمل لکھو اور اسکے اجر میں کمی نہ کرو، جب تک وہ میری طرف سے آزمائش میں ہے اس کا ثواب میرے ذمہ کرم پر ہے اور جو اعمال وہ کیا کرتا تھا اس کے لئے ان کا بھی ثواب ہے۔'' (المعجم الاوسط ، رقم ۲۳۱۷ ، ج ۲ ،ص ۱۱)

(۱۷۸۰) ...... حضرتِ سیدنا ابو اَشْعَث صَنْعَانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ،''میں ایک مرتبہ صبح سویرے جامع مسجد دمشق کی طرف گیا تو میری ملاقات حضرتِ سیدنا شدّاد بن اَوس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی، حضرت صُنَابحی رضی اللہ عنہ بھی انکے ساتھ تھے۔

میں نے پوچھا کہ ''آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا،''ہم اپنے ایک بیمار بھائی کی عیادت کرنے جارہے ہیں۔'' میں بھی ان دونوں کے ساتھ چل دیا۔ جب ہم اس شخص کے پاس پہنچے تو ان دونوں نے اس سے پوچھا کہ ''دن کیسا گزرا؟'' اس نے جواب دیا کہ ''نعمت میں گزرا۔'' تو حضرتِ سیدنا شداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''تجھے گناہوں کے کفارے اور گناہوں کے مٹ جانے کی خوشخبری ہو کہ میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،''جب میں اپنے بندوں میں سے کسی مومن بندے کو مصیبت میں مبتلاء کروں اور وہ اس مصیبت پر میرا شکر ادا کرے تو (اے فرشتو) اس کیلئے وہی اجر لکھا کرو جو تم اس کی تندرستی کی حالت میں لکھا کرتے تھے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۵۳، ج۴، ص ۱۴۸)

(**۱۷۸۱**)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک شخص نے یہ آیت کریمہ پڑھی:

مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ (پ۵، النساء:۱۲۳) ترجمہ کنز الایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔

اور کہا کہ ''اگر ہمیں ہر ہر عمل کا بدلہ ملے گا پھر تو ہم ہلاک ہوجائیں گے۔'' جب یہ بات اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم تک پہنچی تو فرمایا کہ ''ہاں! دنیا ہی میں اس کا بدلہ تکلیف وہ جسمانی بیماری کے ذریعہ سے دیا جائے گا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی الصبر ...الخ، رقم ۲۹۱۲، ج۴، ص ۲۵۴)

(**۱۷۸۲**)...... حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا،''یارسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم! اس آیت کریمہ کے بعد ہم کسی اجر کی امید رکھیں؟ جبکہ ہمیں اپنے ہر عمل کا بدلہ دیا جائے گا۔

لَیْسَ بِاَمَانِیِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِیِّ اَهْلِ الْكِتٰبِؕ مَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا یُّجْزَ بِهٖ (پ۵، النساء:۱۲۳) ترجمہ کنز الایمان: کام نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔''

تو رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اے ابوبکر! اللہ عزوجل تمہاری مغفرت فرمائے، کیا تم بیمار نہیں ہوتے؟ کیا تم تنگدستی میں مبتلاء نہیں ہوتے؟'' میں نے عرض کیا،''کیوں نہیں؟'' فرمایا کہ ''یہی وہ جزاء ہے جو تمہیں دی جاتی ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۶۰، ج۴، ص ۱۴۹)

(**۱۷۸۳**)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے،''جب میں اپنے کسی مومن بندے کو بیماری میں مبتلاء کروں اور وہ اپنی عیادت کے لئے آنے والوں سے میری شکایت نہ کرے تو میں اسے آزمائش سے چھٹکارا دے دیتا ہوں، اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دیتا ہوں، اس کے خون کو بہتر خون سے بدل دیتا

ہوں پھر وہ نئے سرے سے عمل شروع کرتا ہے۔'' (مستدرک، کتاب الجنائز، باب المریض یکتب لہ من الخیر، رقم ۱۳۳۰، ج ۱، ص ۶۷۰)

(۱۷۸۴)...... حضرتِ سیدنا عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کی طرف دو فرشتے بھیجتا ہے اور ان سے فرماتا ہے، ''دیکھو یہ اپنی عیادت کرنے والوں سے کیا کہتا ہے؟'' پھر اگر وہ مریض اپنی عیادت کے لئے آنے والوں کی موجودگی میں اللہ عزوجل کی حمد وثنا بیان کرے تو وہ فرشتے اس کی یہ بات اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عرض کر دیتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل زیادہ جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ''میرے بندے کا مجھ پر حق ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں اور اگر اسے شفا دوں تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت سے بدل دوں اور اس کے گناہ مٹا دوں۔''

(موطا امام مالک، کتاب العین، باب فی اجر المریض، رقم ۱۷۹۸، ج ۲، ص ۴۳۰-۴۲۹)

(۱۷۸۵)...... حضرتِ سیدنا عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوب رب العلمین، جنابِ صادق وامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''بیشک مومن جب کسی بیماری میں مبتلاء ہو پھر اللہ عزوجل اسے اس مرض سے شفا دے دے تو یہ بیماری اس کے پچھلے گناہوں کا کفارہ اور مستقبل میں اس کے لئے نصیحت ہو جاتی ہے اور منافق جب بیمار ہو پھر اسے عافیت ملے تو وہ اس اونٹ کی طرح ہوتا ہے جسے اس کے مالک نے باندھ کر کھول دیا ہو کہ وہ نہیں جانتا کہ اسے کیوں باندھا گیا اور کیوں چھوڑا گیا۔'' مجمع (اہل مجلس) میں سے ایک شخص نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بیماریاں کیا ہوتی ہیں؟ خدا کی قسم! میں تو کبھی بیمار نہیں ہوا۔'' ارشاد فرمایا کہ ''ہم سے دور ہو جا، تو ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے طریقے پر نہیں۔'' (ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب الامراض المکفرۃ للذنوب، رقم ۳۰۸۹، ج ۳، ص ۲۴۵)

(۱۷۸۶)...... حضرتِ سیدنا اَسَد بن کُرز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، محبوبِ ربُّ العزت، محسنِ انسانیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''مریض کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۵۶، ج ۴، ص ۱۴۸)

(۱۷۸۷)...... حضرتِ سیدتنا اُمّ علاء رضی اللہ عنہا جو کہ حضرتِ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر وبَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بیعت کرنے والی عورتوں میں سے ہیں، فرماتی ہیں کہ ''جب میں بیمار ہوئی تو مکی مدنی سلطان، رحمتِ عالمیان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میری عیادت فرمائی اور مجھ سے فرمایا کہ'' اے ام علاء! خوشخبری سن لے کہ مسلمان کی بیماری اُس سے گناہوں کو اِس طرح دور کر دیتی ہے جیسے آگ لوہے اور چاندی کے میل کو دور کر دیتی ہے۔''

(ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب عیادۃ النساء، رقم ۳۰۹۲، ج ۳، ص ۲۴۶)

(۱۷۸۸)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب کوئی مومن مرد یا مومن عورت ،مسلمان مرد یا مسلمان عورت بیمار ہوتی ہے تو اللہ عزوجل اس مرض کی وجہ سے اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۱۴۷۳۱، ج ۵، ص ۱۱۴)

ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ عزوجل اس مرض کی وجہ سے اس کے گناہ اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح درخت سے پتے گرتے ہیں۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۵۵، ج ۴، ص ۱۴۸)

(۱۷۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''جب کوئی مسلمان کسی بیماری یا مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے گناہ اس طرح مٹاتا ہے جس طرح درخت اپنے پتے گرا دیتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المومن...الخ، رقم ۲۵۷۱، ص ۱۳۹۰)

(۱۷۹۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''مومن کی بیماری اس کے گناہوں کا کفارہ ہے۔''

(مستدرک، کتاب الجنائز، باب لایزال البلاء...الخ، رقم ۱۳۲۲، ج ۱، ص ۶۶۷)

(۱۷۹۱)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''بیشک اللہ عزوجل اپنے بندے کو بیماری میں مبتلاء فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا ہر گناہ مٹا دیتا ہے۔'' (مستدرک، کتاب الجنائز، باب لایزال البلاء...الخ، رقم ۱۳۲۶، ج ۱، ص ۶۶۹)

(۱۷۹۲)...... حضرت سیدنا یحیٰی بن سَعِید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زمانہ میں ایک شخص کا انتقال ہوا تو کسی نے کہا، ''یہ کتنا خوش نصیب ہے کہ بیماری میں مبتلاء ہوئے بغیر ہی مر گیا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''تجھ پر افسوس ہے! کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اگر اللہ عزوجل اسے کسی بیماری میں مبتلاء فرماتا تو اس کے گناہ مٹا دیتا۔'' (موطاء امام مالک، کتاب العین، باب فی اجر المرض، رقم ۱۸۰۱، ج ۲، ص ۴۳۰)

(۱۷۹۳)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمَامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو بندہ کسی مرض میں مبتلاء ہوگا اللہ عزوجل اسے گناہوں سے پاکیزہ اٹھاتا ہے۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۷۴۸۵، ج ۸، ص ۹۷)

(۱۷۹۴)...... حضرتِ سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انصار میں سے ایک شخص کی عیادت فرمائی تو اس کی مزاج پرسی کرنے لگے تو اس نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے سات راتوں سے آنکھ نہیں جھپکی اور نہ ہی کوئی مجھ سے ملنے کے لئے آیا ہے۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے میرے بھائی! صبر کرو، اے میرے بھائی صبر کرو، تم اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاؤ گے جیسے ان میں داخل ہوتے وقت تھے۔'' پھر ارشاد فرمایا کہ ''بیماری کی ساعتیں گناہوں کی ساعتوں کو لے جاتی ہیں۔''

(شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر مافی الاوجاع...الخ، رقم ۹۹۲۵، ج۷، ص۱۸۱)
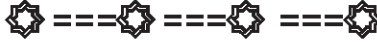
بخار کا ثواب

یوں تو پچھلے باب کی تمام احادیث میں بخار کا ثواب بھی شامل ہے مگر درج ذیل احادیث میں خاص طور پر بخار کا ذکر کر کے اس کا ثواب بیان کیا گیا ہے لہذا! ان احادیث کو الگ بیان کیا گیا ہے۔

(۱۷۹۵) ...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم اُمِّ سائب کے پاس تشریف لائے تو ان سے پوچھا، ''تمہیں کیا ہوا؟ کیوں کانپ رہی ہو؟'' انہوں نے عرض کیا، ''مجھے بخار ہے، اللہ عزوجل اس میں برکت نہ دے۔'' تو ارشاد فرمایا کہ ''بخار کو برا نہ کہو کیونکہ یہ آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المومن، رقم ۲۵۷۵ ص ۱۳۹۲)

(۱۷۹۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چُھوا تو عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کو تو بہت تیز بخار ہے؟'' فرمایا، ''ہاں! مجھے تمہارے دو مردوں کے برابر بخار ہوتا ہے۔'' میں نے عرض کیا، ''کیا یہ اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دُگنا ثواب ہوتا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''ہاں!'' پھر فرمایا، ''جس مسلمان کو کوئی جسمانی بیماری یا کوئی اور مصیبت پہنچتی ہے اللہ عزوجل اس کے گناہ اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب المومن...الخ، رقم ۲۵۷۱ ص ۱۳۹۰)

(۱۷۹۷) ...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بخار نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت چاہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''کون ہے؟'' اس نے عرض کیا، ''میں بخار ہوں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اہل قباء کی طرف جانے کا حکم دیا۔ اللہ جانتا ہے کہ ان میں سے کتنے لوگ بخار میں مبتلاء ہوئے۔ پھر جب ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر بخار کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تمہیں کیا چاہیے؟ اگر تم چاہو تو میں اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کروں کہ وہ تم سے بخار کو دور فرما دے اور اگر چاہو تو یہ تمہارے لئے پاکیزگی کا ذریعہ بن جائے۔'' ان لوگوں نے عرض کیا ''کیا یہ ایسا کر سکتا ہے؟'' فرمایا، ''ہاں!'' انہوں نے عرض کیا، ''پھر اسے رہنے دیجئے۔''

ایک روایت میں ہے کہ جب ان لوگوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے بخار کا شکوہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا کہ ''اگر تم چاہو تو میں تمہارے لئے اللہ عزوجل سے دعا کروں کہ وہ اسے تم سے دور فرمادے، اور اگر تم چاہو تو اسے رہنے دو یہ تمہارے بقیہ گناہ جھاڑ دے گا؟'' انہوں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! پھر اسے رہنے دیں۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۸۱، ج ۴، ص ۱۵۳)

(۱۷۹۸)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بندۂ مومن کو جب لُو لگتی ہے یا بخار ہوتا ہے تو اس کی مثال اس لوہے کی طرح ہوتی ہے جسے آگ میں ڈالا گیا تو آگ نے اس کا زنگ دور کردیا اور اچھائی باقی رکھی۔'' (المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابہ، ذکر مناقب عبدالرحمٰن، رقم ۵۸۸۰، ج ۴، ص ۵۳۶)

(۱۷۹۹)...... حضرتِ سیدتنا فاطمہ خُزاعیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے انصار کی ایک عورت کی عیادت فرمائی اور اس سے پوچھا کہ ''کیسا محسوس کررہی ہو؟'' تو اس نے عرض کیا، ''بہتر! مگر اس بخار نے مجھے تھکا دیا ہے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''صبر کرو کیونکہ بخار آدمی کے گناہوں کو اس طرح دور کردیتا ہے جس طرح بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کردیتی ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب لجنائز، باب الترغیب فی الصبر، رقم ۷۷، ج ۴، ص ۱۵۲)

(۱۸۰۰)...... حضرتِ سیدتنا اُمیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان آیات کے بارے میں پوچھا:

وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (پ ۳، البقرۃ ۲۸۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخشے گا اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور......

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ۙ (پ ۵، النساء: ۱۲۳)

ترجمہ کنزالایمان: جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا۔

تو ام المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ''جب سے میں نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم سے یہ سوال کیا ہے مجھ سے کسی نے اس کے بارے میں نہیں پوچھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ ''اے عائشہ! یہ

اللہ عزوجل کا بندے سے مُبَایَعَہ (یعنی معاہدہ) ہے اسے جو بخار ہو، مصیبت پہنچے یا کانٹا چبھے یہاں تک کہ وہ جو پونجی اپنی پوٹلی میں رکھے اور اسے نہ پائے تو اس کے لئے بے چین ہو جائے پھر اسے اپنے پہلو میں پالے، یہاں تک کہ مومن اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے سرخ سونا بھٹی سے نکلتا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترھیب فی الصبر، رقم ۶۱، ج ۴، ص ۱۴۹)

(۱۸۰۱)...... حضرتِ سیدنا ابی بن کَعْب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بخار کا ثواب کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''جب تک بخار میں مبتلا شخص کے قدم میں درد رہتا ہے اور اس کی رگ پھڑکتی رہتی ہے اسے اسکے عوض نیکیاں ملتی رہتی ہیں۔'' تو حضرتِ سیدنا ابی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دعا کی، ''اے اللہ عزوجل! میں تجھ سے ایسے بخار کا سوال کرتا ہوں جو مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے، تیرے گھر اور تیرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد شریف کی طرف جانے سے نہ روکے۔'' اس کے بعد حضرتِ سیدنا ابی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روزانہ شام کے وقت بخار ہو جایا کرتا تھا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ رقم ۸۲، ج ۴، ص ۱۵۳)

(۱۸۰۲)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مسلمان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جن بیماریوں میں مبتلاء ہوتے ہیں ہمارے لئے ان میں کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا، ''یہ گناہوں کے کفارے ہیں۔'' حضرتِ سیدنا ابی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگرچہ بیماری کم ہی ہو؟'' فرمایا، ''اگرچہ کانٹا چبھے یا کوئی اور تکلیف پہنچے۔'' تو حضرتِ سیدنا ابی بن کَعْب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے لئے دعا کی کہ مرتے دم تک بخار ان سے جدا نہ ہو اور یہ بخار انہیں حج، عمرہ، اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد اور فرض نماز باجماعت ادا کرنے سے نہ روکے۔ پھر ان کے وصال تک جو بھی انہیں چھوتا بخار کی تپش محسوس کرتا۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابوسَعِید الخُدری، رقم ۱۱۱۸۳، ج ۴، ص ۴۸)

(۱۸۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب کوئی بندہ یا بندی مسلسل بخار یا سر درد میں مبتلاء ہو اور اس پر احد پہاڑ کی مثل گناہ ہوں تو جب وہ بیماری اس سے جدا ہوتی ہے تو ان کے سر پر رائی کے دانے برابر بھی گناہ نہیں ہوتے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۶۷، ج ۴، ص ۱۵۱)

(۱۸۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو مسلمان بخار اور درد سر میں مبتلا ہوا اور اس کے سر پر احد پہاڑ سے زیادہ گناہ ہوں جب یہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کے سر پر رائی کے

دانہ برابر گناہ نہیں ہوتے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابوذر داء، رقم ۲۱۷۹۵، ج۸، ص۱۷۲)

(۱۸۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''جو ایک رات بخار میں مبتلاء ہوا اور اس پر صبر کرے اور اللہ عزوجل سے راضی رہے تو اپنے گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس دن تھا جب اس کی ماں نے اسے جنا تھا۔''

(شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، فصل فی ذکر...الخ، رقم ۹۸۶۸، ج۷، ص۱۶۷)

(۱۸۰۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بخار جہنم کے جوش سے ہے اور یہ مومن کا جہنم سے حصہ ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۸۳، ص ج۴، ص۱۵۴)

(۱۸۰۷)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بخار ہر مومن کا جہنم سے حصہ ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۸۵، ص ج۴، ص۱۵۴)

(۱۸۰۸)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''بخار جہنم کی بھٹی ہے لہذا اس میں سے جتنی مقدار مومن کو پہنچی وہ اس کا جہنم سے حصہ ہوتا ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابو اُمامہ، رقم ۲۲۲۲۷، ج۸، ص۲۷۵)

(۱۸۰۹)...... حضرتِ سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان ایک رات کے بخار کو پچھلے گناہوں کا کفارہ سمجھتے تھے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۸۷، ج۴، ص۱۵۳)

حضرتِ سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل ایک رات کے بخار کے سبب مومن کے پچھلے تمام گناہ مٹا دیتا ہے۔'' (ایضاً)

===

سردرد کا ثواب

(۱۸۱۰) ...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''مومن کا درد ِسر اور وہ کانٹا جو اسے چبھتا ہے یا اسے جو چیز تکلیف دیتی ہے اس کے عوض اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کا درجہ بلند فرمائے گا اور اسکے گناہ مٹادے گا۔''

(شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، رقم ۹۸۷۵، ج ۷، ص ۱۶۸)

(۱۸۱۱) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو اللہ عزوجل کی راہ میں سردرد میں مبتلاء ہو پھر اس پر صبر کرے تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔''

(مسند البزار، رقم ۲۴۴۷، ج ۶، ص ۴۱۳)

(۱۸۱۲) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحب ِجُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا ''جب کوئی مرد یا عورت بخار یا سردرد میں مبتلاء ہو اور اس پر اُحد پہاڑ کی مثل گناہ ہوں تو جب وہ بیماری اسے چھوڑتی ہے تو اس کے سر پر رائی کے دانے کے برابر گناہ نہیں ہوتے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۶۷، ج ۴، ص ۱۵۱)

گزشتہ صفحات میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کی یہ روایت گزر چکی کہ ''جو مسلمان بخار اور دردِسر میں مبتلا ہوا اور اس کے سر پر احد سے زیادہ گناہ ہوں جب وہ اسے چھوڑتے ہیں تو اس کے سر پر رائی کے دانہ کے برابر بھی گناہ نہیں ہوتے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی الدرداء، رقم ۲۱۷۹۵، ج ۸، ص ۱۷۲)

☆===☆===☆===☆

نا بینا کا ثواب

(۱۸۱۳) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے خاتم المُرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیعُ المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ جب میں اپنے بندے کو آنکھوں کے معاملے میں آزماؤں پھر وہ صبر کرے تو میں اس کی آنکھوں کے عوض اسے جنت عطا فرماؤں گا۔'' (صحیح البخاری، کتاب المرضی، باب فضل من ذھب بصرہ، رقم ۵۶۵۳، ج۴، ص۶)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''جب میں اپنے بندے کی آنکھیں دنیا میں لے لوں تو جنت کے علاوہ کوئی چیز اس کا بدلہ نہ ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۸۶، ص ج ۴، ص ۱۵۴)

ایک روایت میں ہے کہ ''میں جس کی آنکھیں لے لوں پھر وہ اس پر صبر کرے اور اجر کی امید رکھے تو میں اسکے لئے جنت کے علاوہ کسی ثواب پر راضی نہ ہوں گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۸۷، ص ج ۴، ص ۱۵۴)

(۱۸۱۴) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب اللہ عزوجل کسی بندے کی آنکھیں لے لیتا ہے اور وہ بندہ اس پر صبر کرے اور اجر کی امید رکھے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر ...الخ، رقم ۲۹۲۱، ج ۴، ص ۲۵۷)

(۱۸۱۵) ...... حضرت سیدنا عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''اگر میں اپنے کسی بندے سے اس کی آنکھیں لے لوں حالانکہ وہ آنکھیں اسے محبوب ہیں تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہ ہوں گا جبکہ وہ آنکھوں کے چلے جانے پر بھی میرا شکر ادا کرے۔''

(الاحسان بترتیبِ صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر، رقم ۲۹۲۰، ج ۴، ص ۲۵۶)

(۱۸۱۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''جب میں اپنے کسی بندے کی دونوں آنکھیں لے لوں اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر کی امید رکھے تو میں اس کے لئے جنت سے کم کسی ثواب پر راضی نہیں ہوں گا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر، رقم ۲۹۱۹، ج ۴، ص ۲۵۶)

(۱۸۱۷)...... حضرت سیدتنا عائشہ بنت قُدامہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ بندے کی آنکھیں لے لے اور پھر اسے جہنم میں داخل فرمائے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند عائشہ بنت قدامۃ، رقم ۲۷۱۳۱، ج۱۰، ص۳۰۱)

(۱۸۱۸)...... حضرتِ سیدنا بُرَیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بندے کے لئے شرک سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اور اس کے بعد سب سے بڑی مصیبت آنکھوں کا چلا جانا ہے اور جس کی آنکھیں چلی گئیں اور اس نے اس پر صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب الترغیب فی الصبر ...الخ، رقم ۹۳ص ج۴، ص۱۵۵)

ایک روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بندہ اپنے دین کے چلے جانے کے بعد آنکھوں کی بینائی جاتے رہنے سے بڑھ کر کسی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوا اور جس کی آزمائش بینائی سے محرومی کے ذریعے ہوا اور وہ اللہ عزوجل سے ملنے تک اس پر صبر کرے تو اللہ عزوجل سے ملتے وقت اس پر کوئی حساب نہ ہوگا۔''
(الترغیب والترھیب، کتاب الجنائز، باب فی الصبر، رقم ۹۲، ج۴، ص۱۵۵)

(۱۸۱۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ''اللہ عزوجل جس کی بینائی لے لے اور وہ اس پر صبر کرے اور اجر کی امید رکھے تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے کہ اس بندے کی آنکھوں کو جہنم نہ دکھائے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۶۱۵۶، ج۴، ص۳۳۴)

(۱۸۲۰)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''اے جبریل! میں جس بندے کی آنکھیں لے لوں تو اس کا ثواب میرا دیدار اور میرے گھر (یعنی جنت) میں رہنا ہے۔''

حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے روتے ہوئے اور بینائی چلے جانے کی تمنا کرتے ہوئے دیکھا۔''
(المعجم الاوسط، رقم ۸۸۵۵، ج۶، ص۳۰۴)

راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانے کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ مقدسہ:

(1) وَمَا یَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ یُّكْفَرُوْهُ ؕ (پ۴، آل عمران: ۱۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو بھلائی کریں ان کا حق نہ مارا جائے گا۔

(2) وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَیْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَیْرًا وَّاَعْظَمَ اَجْرًا (پ۲۹، المزمل: ۲۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے لئے جو بھلائی آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے۔

(3) فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ۝ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ۝ (پ۳۰، الزلزال: ۷،۸)

ترجمہ کنزالایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔''

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۸۲۱)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''آدمی کو تین سو ساٹھ جوڑوں پر پیدا کیا گیا ہے لہٰذا جس نے تین سو ساٹھ مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہا اور مسلمانوں کے راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹا دی اور نیکی کا حکم دیا اور برائی سے منع کیا وہ اس دن اس حال میں شام کرے گا کہ جہنم سے آزاد ہوگا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الزکاۃ، باب اسم الصدقۃ یقع علی الخ، رقم ۱۰۰۷، ص ۵۰۳)

(۱۸۲۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''آدمی کے ہر جوڑ پر روزانہ ایک صدقہ ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے، کسی کو سواری پر سوار ہونے میں مدد دینا صدقہ ہے، اس کا سامان سواری پر رکھنا صدقہ ہے، اچھی بات کہنا صدقہ ہے، نماز کیلئے چلنے میں ہر قدم پر صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔''

(مسلم، کتاب زکوۃ، بیان ان اسم صدقۃ یقع علی کل نوع من المعروف، رقم ۱۰۰۹، ص ۵۰۴)

(۱۸۲۳)...... حضرتِ سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''انسان کے تین سو ساٹھ جوڑ ہیں اور اس پر ہر ہر جوڑ کا صدقہ دینا لازم ہے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی استطاعت کون رکھ سکتا ہے؟'' فرمایا کہ ''مسجد میں

پڑے ہوئے تھوک کو دفن کر دینا اور وہ چیز جسے تم راستے سے ہٹا دو صدقہ ہے اگر تم اس کی بھی استطاعت نہ رکھو تو چاشت کی دو رکعتیں ادا کرلیا کرو وہ تمہاری طرف سے کفایت کریں گی۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند بریدہ اسلمی، رقم ۲۳۰۹۹، ج۹، ص۳۰)

(۱۸۲۴)......حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''ایمان کی ساٹھ یا ستر سے زائد شاخیں ہیں ان میں سب سے بلند شاخ لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا ہے اور سب سے نچلی شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا ہے۔ (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان، رقم ۳۵، ص۳۹)

(۱۸۲۵)......حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''مجھ پر میری امت کے اچھے بُرے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا بھی پایا اور برے اعمال میں مسجد میں پڑے ہوئے تھوک کو بھی پایا جسے دفن نہ کیا گیا۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن البصاق فی المسجد، رقم ۵۵۳، ص۲۷۹)

(۱۸۲۶)......حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''انسان کے ہر جوڑ پر روزانہ ایک صدقہ ہے۔'' ایک شخص نے عرض کیا، ''آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں جو کچھ بیان فرمایا ہے یہ ان میں سے سب سے سخت بات ہے۔'' ارشاد فرمایا کہ ''تیرا نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا صدقہ ہے اور تیرا کمزور کو اپنی سواری پر بٹھالینا صدقہ ہے اور تیرا راستے سے گندگی ہٹا دینا صدقہ ہے اور تیرے لئے نماز کے لئے چلنے میں ہر قدم پر صدقہ ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، رقم ۶، ج۳، ص۳۷۷)

(۱۸۲۷)...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے مسلمانوں کے راستے سے ایذا پہنچانے والی چیز ہٹا دی اسکے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور جس کے لئے اللہ عزوجل کے پاس ایک نیکی لکھی جائے تو اللہ عزوجل اس نیکی کے سبب اسے جنت میں داخل فرما دے گا۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۳۲، ج۱، ص۱۹)

(۱۸۲۸)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہر اس دن میں جس پر سورج طلوع ہوتا ہے آدمی پر ایک صدقہ ہے۔'' عرض کیا گیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس مال کہاں ہے کہ ہم صدقہ کریں؟'' ارشاد فرمایا، ''بھلائی کے دروازے بہت زیادہ ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآاِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا، نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا، راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، بہرے سے بلند آواز کے ساتھ گفتگو کرنا، اندھے کو راستہ بتانا اور حاجت مند کی مدد کرنا، یہ سب کچھ تمہاری طرف سے اپنی جان پر صدقہ ہیں۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب زکوۃ، باب ما یکون لہ حکم الصدقۃ، رقم ۳۳۶۸، ج۵، ص۱۶۰)

ایک روایت میں ہے کہ ''تمہارا اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے اور تمہارا راستے سے پتھر، کانٹا یا ہڈی ہٹا دینا صدقہ ہے۔ اور گمراہی کی سرزمین پر کسی کو ہدایت دینا تمہارے لئے صدقہ ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی صنائع المعروف، رقم ۱۹۶۳، ج ۳، ص ۳۸۴)

(۱۸۲۹) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ایک شخص کسی راستے سے گزر رہا تھا، اس نے اس راستے پر ایک کانٹے دار شاخ کو پایا تو اسے راستے سے ہٹا دیا، اللہ عزوجل کو اس شخص کا یہ عمل پسند آیا اور اس بندے کی مغفرت فرمادی۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''ایک شخص راستے کے بیچ میں پڑی ہوئی درخت کی شاخ کے قریب سے گزرا تو اس نے کہا، ''خدا کی قسم! میں مسلمانوں کے راستے سے اسے ضرور ہٹادوں گا تاکہ وہ انہیں تکلیف نہ پہنچائے۔'' تو اسے جنت میں داخل کردیا گیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''میں نے ایک شخص کو جنت میں ایک درخت میں تصرف کرتے ہوئے دیکھا جسے اس نے راستے کے بیچ سے اس لئے کاٹ دیا تھا کہ وہ مسلمانوں کو ایذا دے رہا تھا۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل ازالۃ ...الخ، رقم ۱۹۱۴، ص ۱۴۱۰)

ایک روایت میں ہے کہ ''ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا راستے سے کانٹے دار شاخ کو ہٹادیا یا وہ کسی درخت کی شاخ تھی تو اس نے اسے کاٹ دیا یا پھر وہ راستے میں پڑی ہوئی تھی اور اس نے اسے راستے سے ہٹادیا تو اللہ عزوجل کو اس کا یہ عمل پسند آیا اور اس کی مغفرت فرمادی۔'' (ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی اماطۃ الاذی عن الطریق، رقم ۵۲۴۵، ج ۴، ص ۴۶۲)

(۱۸۳۰) ...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ راستے میں پڑا ہوا ایک درخت لوگوں کو تکلیف دیتا تھا۔ ایک شخص نے اسے لوگوں کے راستے سے ہٹادیا تو رحمتِ عالمیان صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میں نے اسے جنت میں اس درخت کے سائے میں لیٹے ہوئے دیکھا ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند انس بن مالک، رقم ۱۲۵۷۲، ج ۴، ص ۳۰۹)

=== === ===

سانپ اور چھپکلی کو قتل کرنے کا ثواب

(۱۸۳۱)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''جس نے سانپ کو قتل کیا اس کے لئے سات نیکیاں ہیں اور جس نے چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے ایک نیکی ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابن مسعود، رقم ۳۹۸۴، ج ۲، ص ۱۰۰)

(۱۸۳۲)...... حضرتِ سیدنا اَبُو اَحْوَص جُشَمِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ ارشاد فرمارہے تھے کہ دیوار پر ایک سانپ نظر آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا خطبہ چھوڑ کر اسے اپنی کمان مار کر قتل کر دیا، پھر فرمایا کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے ایک سانپ مارا گویا اُس نے ایک ایسے مشرک کو قتل کیا جس کو مارنا حلال تھا۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابن مسعود، رقم ۳۷۴۶، ج ۲، ص ۴۸)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے سانپ یا بچھو کو قتل کیا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب العبد والذبائح، باب قتل الحیات والحشرات، رقم ۶۱۱۷، ج ۴، ص ۴۸)

(۱۸۳۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''جس نے پہلی ضرب سے چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے اسے دو ضربوں میں مارا اس کے لئے پہلے والے سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں اور جس نے تین ضربوں میں مارا اس کے لئے اس سے کم اتنی اتنی نیکیاں ہیں۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے پہلی ضرب میں چھپکلی کو قتل کیا اس کے لئے سو نیکیاں ہیں اور دوسری ضرب میں مارنے والے کے لئے اس سے کم اور تیسری ضرب میں مارنے والے کے لئے اس سے کم نیکیاں ہیں۔''

(صحیح مسلم، کتاب السلام، باب استحباب قتل الوزغ، رقم ۲۲۴۰، ص ۱۲۳۰)

✡===✡===✡ ===✡

کسبِ حلال کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لَیۡسَ عَلَیۡکُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّکُمۡ

(پ۲،البقرۃ:۱۹۸)

ترجمہ کنزالایمان: تم پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے رب کا فضل تلاش کرو۔

اورفرماتا ہے:

فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانۡتَشِرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَ ابۡتَغُوۡا مِنۡ فَضۡلِ اللّٰہِ وَ اذۡکُرُوا اللّٰہَ کَثِیۡرًا لَّعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ○ (پ۲۸،الجمعۃ:۱۰)

ترجمہ کنزالایمان: پھر جب نماز ہوچکے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

(۱۸۳۴) ...... حضرتِ سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''کسی نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کبھی کوئی کھانا نہیں کھایا اور بے شک اللہ عزوجل کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔''

(صحیح البخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، رقم ۲۰۷۲، ج۲،ص۱۱)

ایک روایت میں ہے کہ ''بندے نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے پاکیزہ کبھی کوئی کمائی نہیں کھائی اور آدمی اپنی جان، گھر والوں، بچوں اوراپنے خادم پر جوکچھ خرچ کرتا ہے وہ صدقہ ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الحث علی، رقم ۲۱۳۸، ج۳،ص۶)

(۱۸۳۵) ...... حضرتِ سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا، ''کون سی کمائی پاکیزہ ہے؟'' فرمایا کہ ''بندے کے اپنے ہاتھ کی کمائی اور ہر حلال کمائی۔''

(مستدرک، کتاب البیوع، باب لیس منا من غشنا، رقم ۲۲۰۳، ج۲،ص۳۰۱)

(۱۸۳۶) ...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں سوال کیا گیا کہ ''کون سی کمائی افضل ہے؟'' فرمایا کہ ''بندے کے اپنے ہاتھ کی کمائی اور ہر حلال کمائی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب ای کسب اطیب، رقم ۶۲۱۲، ج۴،ص۱۰۲)

(۱۸۳۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''بے شک اللہ عزوجل پیشہ ور مومن کو پسند فرماتا ہے۔''

(المعجم الاوسط، باب میم، رقم ۸۹۳۴، ج۶، ص ۳۲۷)

(۱۸۳۸)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ''جو اپنے ہاتھ کے کام سے تھک کر شام کرتا ہے وہ مغفرت یافتہ ہو کر شام کرتا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب نوم الصباح، رقم ۶۲۳۸، ج۴، ص ۱۰۸)

(۱۸۳۹)...... حضرتِ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے قریب سے گزرا تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کو دیکھ کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کاش اس کا یہ حال اللہ عزوجل کی راہ میں ہوتا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر یہ شخص اپنے بچوں کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ شخص اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی تلاش میں نکلا ہے تو یہ اللہ عزوجل کی راہ میں ہے اور اگر یہ دکھاوے اور بڑائی کے اظہار کے لئے نکلا ہے تو یہ شیطان کی راہ میں ہے۔''

(المعجم الکبیر، رقم ۲۸۲، ج۱۹، ص ۱۲۹)

(۱۸۴۰)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''جس نے حلال مال کمایا پھر اسے خود کھایا یا اس کمائی سے لباس پہنا اور اللہ عزوجل کی دیگر مخلوق کو کھلایا اور پہنایا تو اس کا یہ عمل اس کی زکوٰۃ ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرضاع، باب النفقۃ، رقم ۴۲۲۲، ج۶، ص ۲۱۸)

(۱۸۴۱)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے حلال مال کمایا اور سنت کے مطابق عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی امت میں آج کل ایسے لوگ تو بہت زیادہ ہیں۔'' فرمایا کہ ''میرے بعد کے زمانوں میں بھی ہوں گے۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب (۱۲۵) رقم ۲۵۲۸، ج۴، ص ۲۳۳)

(۱۸۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے یہ آیت کریمہ پڑھی گئی:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا

(پ۲، البقرۃ: ۱۶۸)

ترجمہ کنزالایمان: اے لوگو! کھاؤ جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے۔

تو حضرتِ سیدنا سعد بن ابو وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے مستجاب الدعوات بنادے۔'' تو نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اے سعد! اپنی غذا کو پاکیزہ کرلو مستجاب الدعوات ہوجاؤ گے، اس ذات پاک کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے بیشک بندہ جب حرام کا ایک لقمہ اپنے پیٹ میں ڈالتا ہے تو چالیس دن تک اس کا کوئی عمل قبول نہیں کیا جاتا اور جس کا گوشت حرام سے پلا بڑھا ہو جہنم کی آگ اس کی زیادہ حقدار ہے۔'' (المعجم الاوسط، باب میم، رقم ۶۴۹۵، ج ۵، ص ۳۴)

(**۱۸۴۳**)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''دنیا میٹھی اور سرسبز ہے، جس نے اس میں سے حلال طریقہ سے کمایا اور اسے کارِ ثواب میں خرچ کرے اللہ عزوجل اسے ثواب عطا فرمائے گا اور اپنی جنت میں داخل فرمائے گا اور جس نے اس میں حرام طریقہ سے کمایا اور اسے ناحق خرچ کیا اللہ عزوجل اس کے لئے ذلت وحقارت کے گھر کو حلال کردے گا اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں خیانت کرنے والے بہت سے لوگوں کے لئے قیامت کے دن جہنم ہوگی۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِيْرًا

(پ۱۵، بنی اسرائیل: ۹۷)

ترجمہ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اسے اور بھڑکا دیں گے۔

(شعب الایمان، باب فی قبض الید عن الاموال المحرمۃ رقم ۵۵۱۷، ج ۴، ص ۳۹۶)

٭ === ٭ === ٭ === ٭

سچے اور امانت دار تاجر کا ثواب

(۱۸۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتم المُرسلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' سچا اور امانت دار تاجر انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔'' (ترمذی، کتاب البیوع، باب ماجاء فی التجار، رقم ۱۲۱۳، ج ۳، ص ۵)

(۱۸۴۵)...... حضرتِ سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' خرید وفروخت کرنے والے جب تک سودا مکمل نہ کرلیں انہیں اختیار حاصل ہے اگر وہ سودا کرتے ہوئے سچ بولیں اور سچ بیان کریں تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو شاید وہ کچھ نفع کما ہی لیں مگر اپنے سودے کی برکت ختم کر بیٹھیں گے کیونکہ جھوٹی قسم سودا تو بکوا دیتی ہے مگر برکت ختم کر دیتی ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب ترغیب التجار فی الصرف، رقم ۴، ج ۲، ص ۳۶۶)

(۱۸۴۶)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' بیشک سب سے پاکیزہ کمائی ان تاجروں کی ہے جو بات کریں تو جھوٹ نہ بولیں اور جب ان کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں تو اس کی خلاف ورزی نہ کریں اور جب کوئی چیز خریدیں تو اس میں عیب نہ نکالیں اور جب کچھ بیچیں تو اس کی بے جا تعریف نہ کریں اور جب ان پر کسی کا کچھ آتا ہو تو اس کی ادائیگی میں سستی نہ کریں اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو اس کی وصولی کے لئے سختی نہ کریں۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب التجار فی الصدق، رقم ۳، ج ۲، ص ۳۶۶)

=== === ===

خرید وفروخت ' قرض کی ادائیگی اور وصولی میں نرمی کا ثواب

(۱۸۴۷)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل خرید وفروخت اور قرض کا مطالبہ کرنے میں نرمی کرنے والے شخص پر رحم فرمائے۔'' (صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب السھولۃ..الخ، رقم ۲۰۷۶، ج۲، ص۱۲)

ایک روایت میں ہے کہ'' اللہ عزوجل نے تم سے پچھلی امت کے ایک شخص کی اس وجہ سے مغفرت فرمادی کہ وہ خرید وفروخت اور قرض کے مطالبے میں نرمی کیا کرتا تھا۔'' (سنن الترمذی، کتاب البیوع، باب ۶۷ رقم ۱۳۲۴، ج۳، ص۵۹)

(۱۸۴۸)...... امیر المومنین حضرتِ سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' اللہ عزوجل نے خرید وفروخت، قرض ادا کرنے اور قرض کا مطالبہ کرنے میں نرمی کرنے والے ایک شخص کو جنت میں داخل فرمادیا۔''

(نسائی، کتاب البیوع، باب حسن المعاملۃ والرفق، ج۷، ص۳۱۹)

(۱۸۴۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ایک شخص قرض کی وصولی اور ادائیگی میں نرمی کرنے کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگیا۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابن عمرو، رقم ۶۹۸۱، ج۲، ص۶۶۲)

(۱۸۵۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا'' بیشک اللہ عزوجل خرید وفروخت اور قرض کی ادائیگی میں نرمی کرنے کو پسند فرماتا ہے۔'' (ترمذی، کتاب البیوع، رقم ۱۳۲۳، ج۳، ص۵۸)

(۱۸۵۱)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' مومنین میں سب سے افضل وہ شخص ہے جو خرید وفروخت اور قرض کی وصولی یا ادائیگی میں نرمی اختیار کرے۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۷۵۴۴، ج۵، ص۳۴۳)

(۱۸۵۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ'' جو شخص نرم دل، نرم خو اور آسانی پیدا کرنے والا ہوگا اللہ عزوجل اسے جہنم پر حرام فرمادے گا۔'' ایک روایت میں ہے کہ'' ہر نرم دل، نرم خو اور آسانی پیدا کرنے والے پر جہنم حرام ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب فی السماحۃ فی البیع والشراء، رقم ۲، ج۲، ص۳۵۴)

(۱۸۵۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ کون جہنم پر حرام ہے اور جہنم کس پر حرام ہے؟ وہ نرم دل، نرم خو آسانی پیدا کرنے والا شخص ہے۔'' (جامع الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۹۶، ج۴، ص۲۲۰)

ایک روایت میں ہے کہ ''بے شک جہنم ہر نرم دل، نرم خو اور آسانی پیدا کرنے والے شخص پر حرام ہے۔''

(الاحسان بترتیبِ صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الرحمۃ، رقم ۴۶۹، ج۱، ص۳۴۶)

(۱۸۵۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا ''ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور اپنے غلام سے کہا کرتا تھا کہ ''جب تم کسی تنگدست کے پاس جاؤ تو اس سے نرمی کیا کرو شاید اللہ عزوجل ہم پر نرمی فرمائے۔'' جب وہ (مرنے کے بعد) اللہ عزوجل کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو اللہ عزوجل نے اسے بخش دیا۔''

(صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، رقم ۱۵۶۲، ص۸۴۵)

(۱۸۵۵)...... حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''(بروزِ قیامت) اللہ عزوجل کے بندوں میں سے ایک ایسے بندے کو پیش کیا جائے گا جسے اس نے دنیا میں مال عطا فرمایا تھا تو اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا تو نے دنیا میں کیا کیا؟''

پھر راوی نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

وَلَا یَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِیْثًا۠ (پ۵، النسآء: ۴۲) ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی بات اللہ سے نہ چھپا سکیں گے۔

تو وہ شخص عرض کرے گا کہ ''یارب عزوجل! تو نے مجھے مال عطا فرمایا تو میں لوگوں کے ساتھ خرید و فروخت کیا کرتا تھا اور خوشحال پر نرمی کرتا اور تنگدست کو مہلت دیا کرتا تھا۔'' اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''میں تجھ سے زیادہ اس کا حقدار ہوں۔'' پھر اپنے فرشتوں سے فرمائے گا کہ ''میرے بندے کو چھوڑ دو۔''

حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر اور ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک سے اسی طرح سنا ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب فضل انظار المعسر، رقم ۱۵۶۰، ص۸۴۴)

☆===☆===☆===☆

ندامت کے ساتھ بیع کا اِقالہ کرنے کا ثواب

(۱۸۵٦) ...... حضرتِ سیدنا ابوشریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے اپنے بھائی کے ساتھ اِقالہ کیا (یعنی اس نے جو چیز خریدی تھی واپس کرنے پر اس سے لے لی) تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پریشانی دور فرمائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب البیوع، کتاب فیمن اقال اخاہ بیعا، رقم ٦۵۳۸، ج ۴، ص ۱۹۹)

(۱۸۵۷) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے کسی مسلمان کی پریشانی کو دور کیا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پریشانی دور کرے گا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البیوع، باب الاقالۃ، رقم ۵۰۰۸، ج ۷، ص ۲۴۳)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے کسی مسلمان کو بیچی ہوئی چیز اس کے واپس کرنے پر واپس لے لی اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پریشانی کو اٹھا دے گا۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب التجارات، باب الاقالۃ، رقم ۲۱۹۹، ج ۳، ص ۳۷)

اللہ عزوجل اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرنے والے غلام کا ثواب

(۱۸۵۸)...... حضرتِ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافِعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' تین شخص ایسے ہیں جن کے لئے دُگنا اجر ہے۔ پہلا: اہل کتاب میں سے وہ شخص جو اپنے نبی اور (حضرت) محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم دونوں پر ایمان لایا، دوسرا: وہ غلام جس نے اللہ عزوجل اور اپنے آقا کے حقوق ادا کئے اور تیسرا: وہ شخص جس کی ایک کنیز تھی اس نے اسے اچھی تربیت دی اور اچھی تعلیم دی پھر اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کر لیا تو اس کے لئے دو اجر ہیں۔''

(بخاری، کتاب العلم، باب تعلیم الرجل امتہ واھلہ، رقم ۹۷، ج۱، ص۵۲)

(۱۸۵۹)...... حضرتِ سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' وہ غلام جو اپنے رب عزوجل کی عبادت اچھی طرح سے کرے اور اپنے آقا کے حقوق ادا کرے اور اس کی خیر خواہی چاہتے ہوئے اس کی اطاعت کرے اس کے لئے دو اجر ہیں۔'' (بخاری، کتاب العتق، باب کراھۃ التطاول علی الرقیق، رقم ۲۵۵۱، ج۲، ص۱۵۹)

(۱۸۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' اصلاح کرنے والے غلام کے لئے دو اجر ہیں۔''

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ'' اس ذات پاک کی قسم جس کے دستِ قدرت میں ابوہریرہ کی جان ہے! اگر اللہ عزوجل کی راہ میں جہاد کرنا، حج کرنا اور اپنی والدہ کی خدمت کرنا رُکاوٹ نہ ہوتا تو میں غلامی کی حالت میں مرنا پسند کرتا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ثواب العبد...الخ، رقم ۱۶۶۵، ص۹۰۷)

(۱۸۶۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' غلام جب اپنے آقا کی خیر خواہی کرے اور اللہ عزوجل کی اچھی طرح عبادت کرے تو

اسکے لئے دُگنا اجر ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب ثواب العبد...الخ، رقم ۱۶۶۴، ص ۹۰۷)

(۱۸۶۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والاتبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''مجھ پر سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے تین شخص پیش کئے گئے وہ یہ لوگ ہیں (۱) شہید (۲) پاکدامن شخص اور (۳) وہ غلام جو اللہ عزوجل کی اچھی طرح عبادت کرے اور اپنے آقا کے ساتھ خیر خواہی کرے۔'' (ترمذی، کتاب فضائل الجھاد، باب ماجاء فی ثواب الشہید، رقم ۱۶۴۷، ص ۲۴۰)

(۱۸۶۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''جنت کی طرف سب پر سبقت لے جانے والا وہ غلام ہوگا جو اللہ عزوجل اور اپنے آقا کی اطاعت کرتا ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب المملوک فی اداء حق اللہ تعالیٰ، رقم ۱۰، ج ۳، ص ۱۷)

(۱۸٦٤)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''وہ غلام جو اللہ عزوجل کی اطاعت کرے اور اپنے آقا کی اطاعت کرے اللہ عزوجل اسے اس کے آقا سے ستر سال پہلے جنت میں داخل فرمائے گا۔'' تو اس کا آقا عرض کرے گا کہ 'یارب عزوجل! یہ تو دنیا میں میرا غلام تھا۔' تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''میں نے اِسے اسکے عمل کی جزا دی ہے اور تجھے تیرے عمل کی۔'' (المعجم الکبیر، رقم ۱۲۸۰۴، ج ۱۲، ص ۱۳۶)

(۱۸٦٥)...... حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''بخیل، دغاباز اور براحکمران جنت میں داخل نہ ہونگے اور سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹانے والے وہ غلام ہوں گے جو اللہ عزوجل اور اپنے آقاؤں کے معاملے کو خوش اسلوبی سے نبھایا کرتے تھے۔''
(مجمع الزوائد، کتاب اھل الجنۃ، باب فی اوائل من...الخ، رقم ۱۸۷۱۵، ج ۱۰، ص ۷۵۹)

(۱۸٦٦)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا، ''تین شخص قیامت کے دن مشک کے ٹیلوں پر ہوں گے، پہلا: وہ غلام جو اللہ عزوجل اور اپنے آقا کا حق ادا کرے، دوسرا: وہ شخص جو کسی قوم کی امامت کرائے اور اس کی قوم بھی اس سے راضی ہو اور تیسرا: وہ شخص جو روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازوں کے لئے اذان دے۔''

(جامع الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب فضل المملوک، رقم ۱۹۹۳، ج ۳، ص ۳۹۷)

ایک روایت میں ہے کہ ''تین افراد کو بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت) پریشان نہ کرے گی اور نہ ہی ان سے حساب لیا جائے گا اور وہ مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک مشک کے ٹیلوں پر رہوں گے۔ پہلا: وہ شخص جس نے اللہ عزوجل کی رضا کے لئے قرآن پڑھا اور اس کے ذریعے سے کسی قوم کی امامت کرائی اور وہ قوم بھی اس سے راضی ہوئی، دوسرا: اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اذان دینے والا اور تیسرا: وہ غلام جس نے اپنے رب عزوجل اور اپنے آقاؤں کے معاملے کو خوش اسلوبی سے نبھایا۔''

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ ''وہ غلام جسے دنیا کی غلامی اپنے رب عزوجل کی اطاعت سے نہ روکے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب البیوع، باب ترغیب المملوک فی اداء حق اللہ، رقم ۹، ج ۳، ص ۱۷)

غلام مسلمان مرد یا عورت کو آزاد کرنے کا ثواب

(۱۸۶۷)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے ایک غلام آزاد کیا اللہ عزوجل اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرما دے گا۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابوموسیٰ اشعری، رقم ۱۹۶۴۲، ج ۷، ص ۱۴۹)

(۱۸۶۸)...... حضرتِ سیدنا مالک بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں نے سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس نے مسلمان ماں باپ کے کسی یتیم بچے کو اپنے کھانے اور پینے میں شکم سیر ہونے تک شریک کیا اس کیلئے جنت ضرور واجب ہوگئی اور جس نے مسلمان مرد کو آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جائیگا اور اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔ (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ابی اروی، رقم ۱۹۰۴۷، ج ۷، ص ۱۷)

(۱۸۶۹)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو مسلمان مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے گا تو وہ اس کی جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جائے گا اور اس کی ہر ہڈی کے عوض اس کی ایک ہڈی کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی تو وہ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جائے گی اور اس کی ہر ہڈی کے بدلے اس کی ایک ہڈی کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا اور جس مسلمان مرد نے دو مسلمان عورتوں کو آزاد کیا تو وہ دونوں اس کی جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جائیں گی اور ان دونوں کی ایک ایک ہڈی کے عوض اس کی ایک ایک ہڈی کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب البیوع، باب الترغیب فی العتق، رقم ۷، ج ۳، ص ۲۰)

(۱۸۷۰)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس مسلمان مرد نے کسی مسلمان مرد کو آزاد کیا وہ اس کی جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جائے گا اور اُس کے ہر عضو کے بدلے اِس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا اور جس مسلمان مرد نے دو عورتوں کو آزاد کیا وہ دونوں جہنم سے اس کی آزادی کا ذریعہ بن جائیں گی اور اُن کے ہر عضو کے بدلے اِس کا ہر عضو جہنم سے آزاد ہو جائے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''جس مسلمان عورت نے ایک مسلمان عورت کو آزاد کیا تو وہ اس کے لئے جہنم سے آزادی کا ذریعہ بن جائے گی اور اُس کے ہر عضو کے عوض اِس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد کر دیا جائے گا۔''

(ترمذی، کتاب النذور والایمان، باب فی فضل من اعتق، رقم ۱۵۵۲، ج ۳، ص ۱۹۲)

(۱۸۷۱)...... حضرتِ سیدنا ابن نُجَیح سُلَمِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے ساتھ طائف کا محاصرہ کئے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ''جو مسلمان کسی مسلمان کو آزاد کرے گا اللہ اس کی ہر ہڈی کے لئے آزاد کی گئی ہڈیوں میں سے ایک کو نجات کا ذریعہ بنادے گا اور جو مسلمان عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے گی اللہ عزوجل اس کی ہر ہڈی کے لئے اس کی آزاد کردہ ہڈیوں میں سے ایک ہڈی کو نجات کا ذریعہ بنادے گا۔''

(ابوداؤد، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، رقم ۳۹۶۵، ج ۴، ص ۴۱)

(۱۸۷۲)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔'' ارشاد فرمایا کہ''تم نے نہایت کم الفاظ میں بہت بڑا سوال کیا ہے۔ غلام آزاد کرو اور جان کو چھڑاؤ۔'' اس نے عرض کیا''کیا یہ دونوں ایک ہی چیز نہیں؟'' فرمایا،''نہیں! بلکہ غلام آزاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم تنہا کوئی غلام آزاد کرو اور جان چھڑاؤ کا مطلب یہ ہے کہ کسی کے غلام کو آزاد کرانے میں تم مالی مدد کرو۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب البیوع، باب فی العتق، رقم ۹، ج ۳، ص ۲۱)

(۱۸۷۳)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا''جس نے ایک دن میں پانچ عمل کئے اللہ عزوجل اسے جنتیوں میں لکھے گا، (۱) جس نے کسی مریض کی عیادت کی، (۲) کسی جنازہ میں شرکت کی، (۳) دن میں روزہ رکھا، (۴) جمعہ کی طرف چلا اور (۵) ایک غلام آزاد کیا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الصلوٰۃ، باب صلاۃ الجمعۃ، رقم ۲۷۶۰، ج ۴، ۱۹۱)

(۱۸۷۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جس نے کسی مسلمان مرد کو آزاد کیا تو اللہ عزوجل اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس آزاد کرنے والے کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرمادے گا۔'' حضرتِ سیدنا سَعِید بن مُرجَانہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو یہ حدیث مبارک سنائی تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام کو (جسے حضرتِ سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما دس ہزار درھم یا ایک ہزار دینار میں خریدنا چاہتے تھے) آزاد کردیا۔'' (صحیح البخاری، کتاب العتق، باب فی العتق وفضلہ، رقم ۲۵۱۷، ج ۲، ص ۱۵۰)

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا اللہ عزوجل اس غلام کے ہر عضو کے بدلے آزاد کرنے والے کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرمادے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے عوض اِس کی

شرمگاہ کو آزاد فرمادے گا۔'' (صحیح مسلم، کتاب العتق، باب فضل عتق، رقم ۱۵۰۹، ص۸۱۲)

(۱۸۷۵)...... حضرتِ سیدنا عُقْبَہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے کسی مسلمان غلام کو آزاد کیا تو یہ غلام جہنم سے اس کی آزادی کا ذریعہ ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند عُقْبَہ بن عامر، رقم ۱۷۳۶۱، ج۶، ص۱۳۱)

(۱۸۷۶)...... حضرتِ سیدنا وَاثِلَہ بن اَسْقَع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر تھا۔ بنی سلیم کے ایک گروہ نے آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ ''ہمارے ایک رفیق نے اپنے اوپر جہنم واجب کر لی ہے۔'' ارشاد فرمایا کہ ''اس کی طرف سے ایک غلام آزاد کردو، اللہ عزوجل اس غلام کے ہر عضو کے بدلے اس کے ایک عضو کو جہنم سے آزاد فرمادے گا۔''

(ابوداؤد، کتاب العتق، باب ثواب العتق، رقم ۳۹۶۴، ج۴، ص۴ بتغیر قلیل)

اللّٰہ عزوجل کے خوف سے اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ کریمہ:

(1) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيْمًا۝ (پ۵، النساء:۳۱)

ترجمہ کنزالایمان: اگر بچتے رہو کبیرہ گناہوں سے جن کی تمہیں ممانعت ہے تو تمہارے اور گناہ ہم بخش دیں گے اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے۔"

(2) وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (پ۱۸، المومنون:۵تا۱۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی رعایت کرتے ہیں اور وہ جو اپنی نمازوں کی نگہبانی کرتے ہیں یہی لوگ وارث ہیں کہ فردوس کی میراث پائیں گے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

(3) قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (پ۱۸، النور:۳۰،۳۱)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔

(4) وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا۝ (پ۲۲، الاحزاب:۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

(5) وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰىO فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰىO

(پ۳۰،النازعات:۴۰،۴۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا تو بے شک جنت ہی ٹھکانا ہے۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۱۸۷۷)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''جو مجھے اپنی دو داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

(بخاری، کتاب الرقائق، باب حفظ اللسان، رقم ۶۴۷۴، ج۴، ص۲۴۰)

(۱۸۷۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''اللہ عزوجل جسے دو داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کے شر سے بچالے وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب حفظ اللسان، رقم ۲۴۱۷، ج۴، ص۱۸۴)

(۱۸۷۹)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے اپنی دو داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرم گاہ) کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (المعجم الکبیر مسند عن ابی رافع، رقم ۹۱۹، ج۱، ص۳۱۱)

(۱۸۸۰)...... حضرتِ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دے دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں، (۱) جب بات کرو تو سچ بولو، (۲) جب وعدہ کرو تو اسے پورا کرو، (۳) جب امانتیں تمہارے سپرد کی جائیں تو انہیں ادا کر دیا کرو، (۴) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، (۵) اپنی نگاہیں نیچی رکھو اور (۶) اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو۔'' (مستدرک، کتاب الحدود، باب ست یدخل بھا الرجل الجنۃ، رقم ۸۱۳۰، ج۵، ص۵۱۳)

(۱۸۸۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''عورت جب پانچوں نمازیں ادا کرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرۃ الزوجین، رقم ۴۱۵۱، ج۶، ص۱۸۴)

(۱۸۸۲)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر،

سلطانِ بحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا مت کرو، جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی اس کے لئے جنت ہے۔''

ایک روایت میں ہے کہ اے قریش کے جوانو! زنا مت کرنا کیونکہ جس کی جوانی بے داغ ہوگی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الحدود، باب من الزنا، رقم ۴۰، ج ۳، ص ۱۹۴)

(۱۸۸۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُو دونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' سات اشخاص ایسے ہیں کہ جس دن عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ عزوجل انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا اور پھر ان سات افراد کا ذکر فرمایا اور ان میں اس شخص کا بھی ذکر کیا جسے صاحب حیثیت خوبصورت عورت گناہ کے لئے بلائے تو وہ کہے کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں۔''

(بخاری، کتاب الزکوۃ، باب الصدقۃ بالیمین، رقم ۱۴۲۳، ج ۱، ص ۴۸۰)

(۱۸۸۴)...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' تم سے پچھلی امتوں میں سے تین آدمیوں نے سفر کے دوران رات کے وقت ایک غار میں پناہ لی۔ جب وہ اس میں داخل ہوئے تو پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس غار کا منہ بند ہوگیا۔ وہ آپس میں ایک دوسرے سے کہنے لگے: ''تمہیں اس مصیبت سے صرف یہی چیز نجات دلا سکتی ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ عزوجل سے دعا مانگو''

تو ان میں سے ایک نے عرض کیا'' اے اللہ عزوجل! میری ایک چچازاد بہن تھی جو مجھے سب سے زیادہ پسند تھی۔ میں نے اس کے ساتھ برا کام کرنا چاہا تو وہ مجھ سے بچ گئی۔ پھر ایک سال قحط پڑا اور وہ مجبور ہو کر میرے پاس آئی تو میں نے اسے ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ میرے ساتھ تنہائی میں ملاقات کرے وہ اس بات پر راضی ہوگئی اور خود کو میرے حوالے کر دیا۔ جب میں اس سے برا فعل کرنے لگا تو وہ بولی کہ'' اللہ عزوجل سے ڈرو اور حرام کام میں مت پڑو۔'' تو میں اس سے بدکاری کرنے سے باز رہا اور اس سے اعراض کیا حالانکہ وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب تھی، میں نے جو دینار اسے دیئے تھے اس کے پاس ہی رہنے دیئے۔'' اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا تیری رضا کے لئے کیا تھا لہذا ہم سے یہ پریشانی دور فرما دے جس میں ہم مبتلا ہیں تو وہ چٹان ہٹ گئی۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الحدود، باب من الزنا سیما بحلیلۃ الجار، رقم ۳۹، ج ۳، ص ۱۹۳)

(۱۸۸۵)...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو ایک بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا، اگر میں نے یہ

بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن اقدس سے ایک مرتبہ یا دومرتبہ (پھر سات مرتبہ تک گن کر فرمایا کہ) سات مرتبہ نہ سنی ہوتی تو میں ہرگز تمہیں نہ سناتا مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اس سے بھی زائد مرتبہ سنی ہے۔(پھر فرمایا) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ،

''بنی اسرائیل میں کِفل نامی ایک شخص گناہ کرنے سے نہ چُوکتا تھا۔ایک مرتبہ اس کے پاس ایک مجبور عورت آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرنے پر راضی ہوجائے۔ جب وہ اس عورت پر حاوی ہونے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونا شروع کر دیا۔اس نے پوچھا،''کیوں رورہی ہو؟''عورت نے جواب دیا کہ''میں نے یہ کام پہلے کبھی نہیں کیا' آج ایک ضرورت نے مجھے اس کام پر مجبور کر دیا ہے۔''اس نے پوچھا''کیا تم اللہ عزوجل کے خوف سے کانپ رہی ہو؟ میں تم سے زیادہ ڈرنے کا حقدار ہوں جاؤ!میں نے جو کچھ تمہیں دیا ہے وہ تمہارا ہے خدا کی قسم! آج کے بعد میں اللہ عزوجل کی کبھی نافرمانی نہ کروں گا۔''پھر اسی رات اس رئیس کا انتقال ہوگیا۔صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ''اِنَّ اللّٰہَ قَدْ غَفَرَ لِلْکِفْلِ یعنی اللہ عزوجل نے کفل کی مغفرت فرمادی۔''تو لوگوں کو اس بات پر بہت تعجب ہوا۔ (ترمذی،کتاب صفۃ القیامۃ،رقم ۲۵۰۴،ج۴،ص۲۲۳)

===
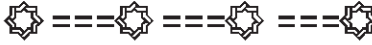
اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں سے نگاھیں بچانے کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے ،

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ (پ۱۸،النور:۳۰،۳۱)

ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مردوں کوحکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کوحکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں۔

(۱۸۸۶) ...... حضرت سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ''بدنگاہی شیطان کے تیروں میں سے زہر میں بجھا ہوا ایک تیر ہے، جو اسے (یعنی بدنگاہی کو) میرے خوف سے چھوڑ دے گا میں اسے ایسا ایمان عطا فرماؤں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔'' (المعجم الکبیر مسند عبداللہ بن مسعود، رقم ۱۰۳۶۲، ج۱۰، ص۱۷۳)

(۱۸۸۷) ...... حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''تین آدمیوں کی آنکھیں جہنم نہ دیکھیں گی۔ **ایک:** وہ آنکھ جس نے راہِ خدا عزوجل میں پہرہ دیا، **دوسری:** وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور **تیسری:** وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں کی طرف اٹھنے سے رک جائے۔'' (المعجم الکبیر مسند بھز بن حکیم، رقم ۱۰۰۳، ج۱۹، ص۴۱۶)

(۱۸۸۸) ...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''قیامت کے دن (ان تین آنکھوں کے) علاوہ ہر آنکھ روئے گی، **ایک:** وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزیں دیکھنے سے رک گئی، **دوسری:** وہ آنکھ جس نے راہِ خدا عزوجل میں پہرہ دیا اور **تیسری:** وہ آنکھ جس سے اللہ عزوجل کے خوف سے مکھی کے پَر کے برابر آنسو نکلا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجہاد، باب فی الحراسۃ فی سبیل اللہ، رقم ۱۲، ج۲، ص۱۶۰)

(۱۸۸۹) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا،''جس مسلمان کی نظر کسی عورت کے حسن پر جا پڑے اور وہ اپنی نگاہ جھکا لے تو اللہ عزوجل اس کے دل میں عبادت کی لذت عطا فرمائے گا۔'' (مسند احمد بن حنبل مسند ابوامامۃ، رقم ۲۲۳۴۱، ج۸، ص۲۹۹)

=== ۞ === ۞ === ۞ ===

رضائے الٰہی عزوجل کے لئے نکاح کرانے کا ثواب

(۱۸۹۰)...... ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِقلب وسینہ،صاحبِ معطر پسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''جس نے اللہ عزوجل کی رضا کیلئے کسی کا نکاح کرایا اللہ عزوجل اسے کرامت کا تاج پہنائے گا۔''

(۱۸۹۱)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر،تمام نبیوں کے سَرْوَر،دوجہاں کے تاجْوَر،سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''جو عورت پانچوں نمازیں پڑھے اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے گی۔''

(الترغیب والترھیب،کتاب النکاح،باب فی الوفاء بحق زوجتہ والمراۃ،رقم ۱۳،ج۳،ص۳۳)

(۱۸۹۲)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضورِ پاک،صاحبِ لَولاک،سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا،''عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے،رمضان کے روزے رکھے،اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو اس سے کہا جائے گا کہ جنت کے جس دروازے سے چاہو جنت میں داخل ہوجاؤ۔''

(مسند احمد بن حنبل،مسند عبدالرحمٰن بن عوف،رقم ۱۶۶۱،ج۱،ص۴۰۶)

(۱۸۹۳)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں سوال کیا کہ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عورت پر سب سے زیادہ کس کا حق ہے؟''فرمایا کہ''اس کے شوہر کا۔''میں نے عرض کیا،''تو پھر مرد پر سب سے زیادہ حق کس کا ہے؟''فرمایا کہ''اس کی ماں کا۔''

(مستدرک،کتاب البر والصلۃ،باب برّ اُمّک......الخ،رقم ۷۳۲۶،ج۵،ص۲۰۸)

(۱۸۹۴)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب،دانائے غُیوب،مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تم میں سے کون سے مرد جنت میں ہوں گے؟''ہم نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور ارشاد فرمایئے۔''فرمایا کہ''ہر نبی جنت میں ہوگا،ہر صدیق جنت میں ہوگا،جو شخص صرف اللہ عزوجل کی رضا کے لئے اپنے کسی بھائی سے ملنے شہر کے مضافات میں جائے وہ جنت میں ہوگا۔''پھر فرمایا،''اور کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ تمہاری عورتوں میں سے کون سی عورتیں جنت میں ہوں گی؟''ہم نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ضرور

ارشاد فرمائیے۔'' فرمایا کہ ''ہر محبت کرنے والی اور زیادہ بچے جننے والی عورت کہ جب اسے غصہ دلایا جائے یا اس کا شوہر اس سے ناراض ہو تو وہ کہے کہ میرا یہ ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے جب تک تو راضی نہ ہوگا میں سوؤں گی نہیں۔''

(المعجم الکبیر، باب الف، رقم ۱۷۴۳، ج۱، ص۲۷۴)

(۱۸۹۵)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صحابیہ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پاس عورتوں کی طرف سے نمائندہ بن کر حاضر ہوئی ہوں۔ ان میں سے ہر عورت خواہ وہ میرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے کو جانتی ہو یا نہ جانتی ہو مگر وہ اسے پسند ضرور کرتی ہوگی۔ اللہ عزوجل مرد و عورت دونوں کا رب اور خدا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مرد و عورت دونوں کی طرف اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے اگر وہ اس میں زخمی ہوتے ہیں تو غنیمت پاتے ہیں اور اگر شہید ہو جائیں تو اپنے رب عزوجل کے پاس زندہ ہوتے ہیں اور انہیں رزق دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایسا عمل ارشاد فرمائیے جو ان کے اس عمل کے مساوی ہو۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ عمل عورت کا اپنے شوہر کی اطاعت کرنا اور اس کے حقوق کو پہچاننا ہے اور تم میں سے بہت کم عورتیں ہیں جو ایسا کرتی ہیں۔''

ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں عورتوں کی طرف سے نمائندہ بن کر حاضر ہوئی ہوں، اللہ عزوجل نے مردوں پر جہاد فرض فرمایا ہے اگر یہ زخمی ہوں تو اجر پائیں اور اگر شہید ہو جائیں تو اپنے رب عزوجل کے پاس زندہ رہیں اور رزق دیئے جائیں اور ہم عورتیں ان کے گھر کی دیکھ بھال کرتی ہیں لہذا ہمارے لئے اس میں کیا اجر ہے؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جس عورت سے بھی ملو تو اسے بتا دو کہ شوہر کی فرمانبرداری کرنا اور اس کے حق کو پہچاننا جہاد کے برابر ہے اور تم میں سے بہت کم عورتیں ایسا کرتی ہیں۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب النکاح، باب الزوج فی الوفاء بحق زوجتہ، رقم ۱۷، ج۳، ص۳۴)

(۱۸۹۶)...... حضرت حُصَیْن بن مِحْصَن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری پھوپھی شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''کیا تم شادی شدہ ہو؟'' انھوں نے عرض کیا، ''جی ہاں!'' آپ نے دریافت فرمایا، ''تمہارا اپنے شوہر کے ساتھ رویہ کیسا ہے؟'' عرض کیا کہ ''میں اس کے حقوق پورے کرنے میں کوئی کمی نہیں کرتی مگر جس سے میں عاجز

آ جاؤں ۔'' ارشاد فرمایا، ''تم اس سے جیسا بھی رویہ اختیار کرو وہی تمہاری جنت اور تمہاری جہنم ہے ۔''

(مسند احمد بن حنبل ، مسند حصین بن محصن ، رقم ۱۹۰۲۵ ، ج ۷ ، ص ۳۱ بتغیر ما)

(۱۸۹۷) ...... حضرتِ سیدتنا ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں خاتم المرسلین ، رحمۃ للعلمین ، شفیع المذنبین ، انیس الغریبین ، سراج السالکین ، محبوبِ ربُّ العلمین ، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس عورت کے مرتے وقت اس کا شوہر اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی ۔''

(ترمذی ، کتاب الرضاع ، باب فی حق الزوج ، رقم ۱۱۶۴ ، ج ۲ ، ص ۳۸۶)

اچھی نیت سے ہمبستری کرنے کا ثواب

(۱۸۹۸) ......حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کچھ لوگوں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مال دار لوگ اجر لے گئے حالانکہ وہ ہماری طرح نمازیں پڑھتے ہیں اور ہماری طرح روزے رکھتے ہیں اور اپنے زائد مال سے صدقہ کرتے ہیں۔'' ارشاد فرمایا، ''کیا اللہ عزوجل نے تمہارے لئے کوئی ایسی چیز نہیں بنائی جسے تم صدقہ کرسکو؟'' بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر تحمید صدقہ ہے اور اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف صدقہ ہے اور نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَرِ صدقہ ہے اور تمہارے لئے تمہاری شرمگاہوں میں صدقہ ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اُس کے لئے اِس میں ثواب ہے؟'' ارشاد فرمایا کہ'' تمہارا اس بارے میں کیا خیال ہے کہ اگر وہ اپنی شہوت کو حرام ذریعے سے پورا کرے تو کیا اسے گناہ ہوگا؟ اسی طرح اگر وہ اپنی شہوت حلال ذریعے سے پوری کرے تو اُس کے لئے اِس میں ثواب ہے۔''

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب ان اسم الصدقۃ یقع، رقم۱۰۰۶، ص۵۰۳)

۞ ===۞ ===۞ ===۞

اسلام میں بڑھاپا پانے والے کاثواب

(۱۸۹۹) ...... امیرالمؤمنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''جس کے بال راہِ خدا عزوجل میں سفید ہوگئے اس کے بالوں کی سفیدی قیامت کے دن اس کے لئے نور ہوگی۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الجنائز، فصل فی اعمار ھذہ الامۃ، رقم ۲۹۷۳، ج۴، ص۱۷۸، رواہ عن ابی نجیح السلمی)

(۱۹۰۰) ...... حضرتِ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''جس کے بال اسلام میں سفید ہوئے تو وہ بال قیامت کے دن اس کیلئے نور ہوں گے۔'' (نسائی، کتاب الجھاد، باب ثواب من رمی بسھم، ج۶، ص۲۷، رواہ عن کعب بن مرہ)

(۱۹۰۱) ...... حضرتِ سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا''سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ جس کے بال اسلام کی حالت میں سفید ہوئے قیامت کے دن اس کے بالوں کی سفیدی اس کے لئے نور ہوگی۔''

ایک روایت میں ہے کہ''جس کے بال اسلام کی حالت میں سفید ہوئے اس کے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی اور اس کا ایک گناہ مٹا دیا جائے گا۔''

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے سفید بالوں کو اکھاڑنے سے منع کیا اور فرمایا کہ یہ مسلمان کا نور ہیں۔'' (ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی النھی عن نتف الشیب، رقم ۲۸۳۰، ج۴، ص۳۷۵)

(۱۹۰۲) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''سفید بالوں کو نہ اکھاڑو کیونکہ یہ قیامت کے دن نور ہوں گے۔ جس کا ایک بال سفید ہوا اللہ عزوجل اس کے لئے ایک نیکی لکھے گا اور اس کا ایک گناہ معاف فرمائے گا اور اس کا ایک درجہ بلند فرمائے گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب اللباس والزینۃ، باب فی ابقاء الشیب، رقم ۱، ج۳، ص۸۶)

===　===　===

اچھی بات کے علاوہ خاموش رہنے کا ثواب

(۱۹۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔'' (بخاری، کتاب الرقائق، باب حفظ اللسان، رقم ۶۴۷۵، ج ۴، ص ۲۴۰)

(۱۹۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل مسلمان کون ہے؟'' فرمایا، ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

(بخاری، کتاب الایمان، باب ای الاسلام افضل، رقم ۱۱، ج ۱، ص ۱۶ بتغیر قلیل)

(۱۹۰۵)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیِّدُ الْمبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟'' فرمایا، ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ! پھر کون سا؟'' فرمایا، ''تمہاری زبان سے مسلمانوں کا محفوظ رہنا۔'' (المعجم الکبیر، مسند ابن مسعود، رقم ۹۸۰۲، ج ۱۰، ص ۱۹)

(۱۹۰۶)...... حضرتِ سیدنا حارث بن ھشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی عمل بتائیے جسے میں اپنے آپ پر لازم کرلوں۔'' تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ''اس پر قابو پالو۔'' (المعجم الکبیر، مسند حارث بن ھشام، رقم ۳۳۴۹، ج ۳، ص ۲۶۰)

(۱۹۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔'' فرمایا، ''میں تمہیں اللہ عزوجل سے ڈرتے رہنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ یہ تمہارے ہر کام کے لئے زینت ہے۔''

میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مزید کچھ ارشاد فرمائیے۔'' فرمایا، ''تلاوت قرآن اور ذکر اللہ عزوجل کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ آسمانوں میں تمہارے چرچے کا سبب اور زمین میں تمہارے لئے نور ہوگا۔''

میں نے عرض کیا، ''مزید کچھ ارشاد فرمائیے۔'' فرمایا، ''زیادہ تر خاموش رہا کرو کیونکہ یہ شیطان کو دور کرنے والا اور دینی معاملات میں تمہارا مددگار ثابت ہوگا۔''

میں نے عرض کیا، ''حضور! مزید کچھ ارشاد فرمائیے۔'' فرمایا، ''زیادہ ہنسنے سے بچتے رہو کیونکہ ہنسی دل کو مردہ کرتی اور چہرے کے نور کو ختم کردیتی ہے۔''

میں نے عرض کیا، ''حضور! مزید کچھ نصیحت فرمائیے۔'' فرمایا، ''حق بات کہو اگرچہ کڑوی لگے۔ اور اللہ عزوجل کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈرو۔''

میں نے عرض کیا، ''مزید کچھ نصیحت فرمائیے۔'' فرمایا، ''اپنے عیبوں کو پیشِ نظر رکھو تاکہ لوگوں کے عیوب نہ اچھال سکو۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الصمت الاعن خیر، رقم ۲۷، ج ۳، ص ۳۴۰)

(۱۹۰۸) ...... حضرتِ سیدنا ابوسَعید خُدرِی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔'' فرمایا، ''اللہ عزوجل کے خوف کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ ہر بھلائی کو شامل ہے اور راہِ خدا عزوجل میں جہاد کو خود پر لازم کرلو کیونکہ یہی مسلمانوں کی رہبانیت (یعنی ترکِ دنیا) ہے اور اللہ عزوجل کے ذکر اور اس کی کتاب کی تلاوت کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ تمہارے لئے زمین پر نور اور آسمانوں میں تمہارے چرچے کا ذریعہ ہے اور اپنی زبان کو اچھی بات کہنے کے علاوہ روکے رکھو اس کے ذریعے تم شیطان پر غالب آجاؤ گے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصمت وحفظ اللسان، رقم ۱۸۱۷۱، ج ۱۰، ص ۵۴۲)

(۱۹۰۹) ...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو شرفِ ملاقات بخشا تو ارشاد فرمایا، ''اے ابوذر! کیا میں تجھے دو خصلتوں کے بارے میں نہ بتاؤں جو کہ ظاہر میں ہلکی اور میزان میں دوسروں سے زیادہ بھاری ہیں؟'' عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتائیے۔'' ارشاد فرمایا کہ ''حسنِ اخلاق اور طویل خاموشی کو اپنے اوپر لازم کرلو، اس ذات پاک کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے مخلوق نے ان دونوں کی مثل کوئی عمل نہیں کیا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فی الصمت وحفظ اللسان، رقم ۱۸۱۲۵، ج ۱۰، ص ۵۴۰)

(۱۹۱۰) ...... حضرتِ سیدنا ابودَرْدَاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا، ''اے ابودَرْدَاء! کیا میں تجھے ایسے دو کاموں کے بارے میں نہ بتاؤں جن کی پابندی آسان اور اجر عظیم ہے اور تم ان کی مثل کسی اور عمل کے ساتھ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں حاضر نہیں ہوسکتے؟ وہ دو کام طویل خاموشی اور حسنِ اخلاق ہیں۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الخلق الحسن، رقم ۲۳، ج ۳، ص ۲۷۴)

(۱۹۱۱) ...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک اعرابی نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں

کے تاجوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسا عمل سکھایئے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔''ارشاد فرمایا،''تم نے نہایت کم الفاظ میں بہت بڑا سوال کرلیا، تن تنہا غلام آزاد کرو یا کسی کی مدد سے غلام آزاد کرواور اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور پیاسے کو پانی پلاؤ اور نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو پھر اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب ، باب فی الصمت الاعن خیر، رقم ۴، ج ۳، ص ۳۳۶)

(۱۹۱۲)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا،''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟'' فرمایا کہ''اپنی زبان اپنے قابو میں رکھو اور تم کو تمہارا گھر کافی ہو اور اپنے گناہ پر رولیا کرو۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، رقم ۲۴۱۴، ج ۴، ص ۱۸۲)

(۱۹۱۳)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ''خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنی زبان پر قابو پالیا اور تم کو تمہارا گھر کافی ہو اور اپنے گناہ پر رویا۔'' (المعجم الکبیر، باب من اسمہ ابراھیم رقم ۲۳۴۰، ج ۲، ص ۱۷)

(۱۹۱۴)...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ''اللہ عزوجل نے جسے داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کے شر سے بچالیا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، رقم ۲۴۱۷، ج ۴، ص ۱۸۴)

ایک روایت میں ہے کہ''جو مجھے داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی ضمانت دے میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' (بخاری، کتاب الرقائق، باب حفظ اللسان، رقم ۶۴۷۴، ج ۴، ص ۲۴۰)

(۱۹۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ''کیا میں تمہیں ایسے دو عمل نہ بتاؤں جنہیں کرنے والا جنت میں داخل ہوگا؟''ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور ارشاد فرمایئے۔''فرمایا،''بندہ اپنی داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کرے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فی الصمت وحفظ اللسان، رقم ۱۸۱۴۶، ج ۱۰، ص ۵۳۵)

(۱۹۱۶)...... حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا،''جس نے اپنی داڑھوں کے درمیان والی چیز (یعنی زبان) اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز (یعنی شرمگاہ) کی

حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔'' (المعجم الکبیر، مسند ابی رافع، رقم ۹۱۹، ج۱ص۳۱۱ تقدم ذکرہ)

(۱۹۱۷)...... حضرت ابو جُحَیْفَہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے صحابہ کرام علیہم الرضوان سے استفسار فرمایا کہ'' اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان خاموش رہے تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ'' وہ عمل زبان کی حفاظت کرنا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الصمت الاعن خیر، رقم ۱۰، ج۳ص۳۳۶)

(۱۹۱۸)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جب تک بندہ اپنی زبان کو محفوظ نہ کر لے ایمان کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتا۔''

(مجمع الزوائد کتاب الزھد، باب ماجاء فی الصمت وحفظ اللسان، رقم ۱۸۱۷۷، ج۱۰ص۵۴۳)

(۱۹۱۹)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جس نے اپنا غصہ پی لیا اللہ عزوجل اس سے اپنا عذاب دور فرمائے گا اور جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ عزوجل اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔''

ایک اور روایت میں ہے کہ'' جس نے اپنی زبان کی حفاظت کی اللہ عزوجل اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جس نے اپنا غصہ روک لیا اللہ عزوجل اس سے اپنا عذاب دور فرمائے گا اور جس نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں عذر پیش کیا اللہ عزوجل اس کا عذر قبول فرمائے گا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الصمت الاعن خیر، رقم ۱۱، ج۳ص۳۳۷)

(۱۹۲۰)...... حضرتِ سیدنا رَکْب مصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' اس کے لئے خوشخبری ہے جس نے اپنے علم پر عمل کیا اور اپنا ضرورت سے زائد مال (راہِ خدا عزوجل میں) خرچ کیا اور فضول گفتگو سے رک گیا۔'' (المعجم الکبیر، مسند رکب المصری، رقم ۴۶۱۶، ج۵ص۷۱ بالاختصار)

(۱۹۲۱)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جب تک بندے کا دل سیدھا نہ ہوجائے اس کا ایمان درست نہیں ہوسکتا اور جب تک اس کی زبان سیدھی نہ ہوجائے اس کا دل سیدھا نہیں ہوسکتا اور جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسی محفوظ نہ رہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکتا۔'' (مسند احمد بن حنبل، رقم ۱۳۰۴۷، ج۴ص۳۹۵)

(۱۹۲۲)...... معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک سفر کے موقع پر نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے

تاجور، سلطانِ بحر و بر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ تھا ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی قربت میں سیر کرتے ہوئے میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ایسے عمل کے بارے میں بتایئے جو مجھے جنت میں داخل اور جہنم سے دور کردے۔'' ارشاد فرمایا کہ ''تم نے ایک بہت بڑا سوال کیا ہے اور بیشک یہ کام اسی کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ عزوجل آسان فرمائے۔ اللہ عزوجل کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو۔'' پھر فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں خیر کے دروازوں کے بارے میں نہ بتاؤں۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' فرمایا کہ ''روزہ (جہنم سے) ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے اور آدھی رات کو آدمی کا نماز پڑھنا صالحین کی علامت ہے پھر اللہ عزوجل کے اس فرمان کی تلاوت کی،

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا ز وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ (پ۲۱، السجدہ:۱۶، ۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خوابگاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

پھر فرمایا کہ ''میں تمہیں ہر چیز کی اصل، اسکے ستون اور اسکے کوہان کی بلندی کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' فرمایا، ''ہر چیز کی اصل اسلام قبول کرنا ہے اور اس کا ستون نماز پڑھنا ہے اور اسکے کوہان کی بلندی جہاد ہے۔'' پھر فرمایا، ''کیا میں تمہیں ان سب کی بقاء کے ذرائع کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' تو اپنی زبان مبارک کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ ''اسے قابو میں کرلو۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم اپنی زبان سے جو گفتگو کرتے ہیں کیا ہم سے اس کا مؤاخذہ ہوگا؟'' فرمایا، ''تیری ماں تجھے روئے! لوگوں کو جہنم میں منہ کے بل یا ناک کے بل انکی زبان کی لغزشیں ہی گھسیٹیں گی۔''

(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی حرمۃ الصلوۃ، رقم ۲۶۲۵، ج۴، ص۲۸۰)

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں سوال کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا فرض نماز کی ادائیگی کے بعد (نفل) نماز پڑھنا سب سے افضل عمل ہے؟'' فرمایا ''نہیں! مگر یہ

ایک بہت ہی اچھا عمل ہے۔'' پھر عرض کیا ''کیا رمضان کے روزوں کے بعد نفلی روزے رکھنا سب سے افضل عمل ہے؟'' فرمایا ''نہیں! مگر یہ ایک بہت ہی اچھا عمل ہے۔'' پھر عرض کیا، ''کیا زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل صدقہ کرنا ہے؟'' فرمایا، ''نہیں! مگر یہ ایک نہایت اچھا عمل ہے۔'' پھر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر سب سے افضل عمل کونسا ہے؟'' تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زبان اقدس نکال کر اس پر اپنی مبارک انگلی رکھ دی۔ یہ دیکھ کر حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ''اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ'' پڑھا اور عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم جو گفتگو کرتے ہیں کیا وہ لکھی جاتی ہے اور کیا ہم سے اس کا مؤاخذہ ہوگا؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک کئی مرتبہ حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے پر مارا اور فرمایا کہ ''اے ابن جبل! تیری ماں تجھے روئے! لوگوں کو جہنم میں ناک کے بل انکی زبان کی لغزشیں ہی گھسیٹیں گی۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الصمت، رقم ۲۵، ج ۳، ص ۳۳۹)

(۱۹۲۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت فرمائیے۔'' فرمایا، ''اللہ عزوجل کی اس طرح عبادت کرو کہ گویا تم اسے دیکھ رہے ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو اور اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں بتاؤں جو تمہارے لئے ان سب سے زیادہ اختیار میں ہو؟ پھر اپنی زبان اقدس کی طرف اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا کہ وہ یہ ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی الصمت الاعن خیر، رقم ۳۰، ج ۳، ص ۳۴۱)

(۱۹۲۴)...... امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا، ''جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۵۰۹، ج ۴، ص ۲۲۵ رواہ عن عبداللہ بن عمرو)

(۱۹۲۵)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''جو سلامت رہنا چاہتا ہے وہ خاموشی اختیار کر لے۔'' (فیض القدیر، رقم ۸۷۴۶، ج ۶ ص ۱۹۵)

===

فسادِ زمانہ کے وقت گوشہ نشینی کا ثواب

(۱۹۲۶)...... حضرتِ سیدنا عامر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اونٹ پر سوار تھے کہ ان کا بیٹا عمران کے پاس آیا۔ جب حضرتِ سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں دیکھا تو فرمایا کہ ''میں اس سوار کے شر سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔'' پھر اپنے اونٹ سے اتر گئے تو ان کے بیٹے نے عرض کیا، ''آپ اپنے اونٹ سے اتر گئے اور لوگوں کو حکومت کے بارے میں لڑتا ہوا چھوڑ دیا؟'' تو حضرتِ سیدنا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا کہ ''خاموش رہو! میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''اللہ عزوجل پرہیزگار، قناعت پسند اور گمنام بندے کو پسند فرماتا ہے۔'' (مسلم، کتاب الزھد، رقم ۲۹۶۵، ص ۱۵۸۵)

(۱۹۲۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوئے تو حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبر انور کے پاس روتے ہوئے پایا تو پوچھا کہ ''آپ کو کس چیز نے رلایا؟'' عرض کیا، ''اس حدیث مبارک نے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ ''تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے اللہ عزوجل کے اولیاء سے دشمنی کی گویا اس نے اللہ عزوجل کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دیا اور بیشک اللہ عزوجل ان نیک، پرہیزگار اور گمنام بندوں کو پسند فرماتا ہے جو غائب ہوں تو ان کی کمی محسوس نہ کی جائے اور جب حاضر ہوں تو انہیں پہچانا نہ جائے، ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں، وہ ہر اندھیری زمین سے نکل جاتے ہیں۔''

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی لہ السلامۃ، رقم ۳۹۸۹، ج ۴، ص ۳۵۰)

(۱۹۲۸)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''عنقریب مسلمان کا سب سے بہترین مال وہ ریوڑ ہوگا جنہیں لے کر وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کے لئے چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر لے کر چلا جائے گا۔''

(بخاری، کتاب الایمان، باب من الدین الفرار من الفتن، رقم ۱۹، ج ۱، ص ۱۸)

(۱۹۲۹)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''لوگوں میں سے سب سے بہتر زندگی اس شخص کی ہے جو اس گھوڑے کی پیٹھ پر سوار ہو کر اللہ عزوجل کی راہ میں لگام تھامے اسے تیزی سے دوڑاتا ہے اور جب بھی جنگ کا نقارہ یا دشمن کی

للکار سنتا ہے تو قتل کرنے یا شہید ہوجانے کے لئے اس جگہ پہنچ جاتا ہے اور پھر اس شخص کی ہے جو دنیا سے کنارہ کش ہوکر کسی چوٹی پر اپنے ریوڑ میں زندگی بسر کرے، نماز قائم کرے، زکوۃ ادا کرے اور موت آنے تک اپنے رب عزوجل کی عبادت کرتا رہے وہ لوگوں میں سے بھلائی پر ہے۔'' (مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الجھاد، رقم ۱۸۸۹،ص ۱۰۴۸)

(۱۹۳۰)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں سب سے بہتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو راہِ خدا عزوجل میں اپنے گھوڑے کی رسی تھامے ہوئے ہو۔'' پھر فرمایا، ''کیا میں تمہیں اس سے کم درجے والے شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جو دنیا سے کٹ کر اپنے ریوڑ میں رہتے ہوئے ان مویشیوں میں اللہ عزوجل کا حق ادا کرے۔'' پھر فرمایا، ''کیا میں تمہیں سب سے بدتر شخص کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ وہ شخص ہے جس سے اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر مانگا جائے مگر وہ پھر بھی عطا نہ کرے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجھاد، باب ماجاء ای الناس خیر، رقم ۱۶۵۸، ج ۳،ص ۲۴۶)

ایک روایت میں ہے کہ ''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں نہ بتاؤں جو اس (پہلے شخص) کے ساتھ ہے؟'' ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتایئے۔'' فرمایا کہ ''یہ وہ شخص ہے جو کسی گھاٹی میں رہتے ہوتے نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور لوگوں کے شر سے بچا رہے (نسائی، کتاب الزکاۃ، باب من یسال باللہ، ج ۵،ص ۸۳)

(۱۹۳۱)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟'' فرمایا راہ خدا عزوجل میں اپنی جان اور مال کے ذریعے جہاد کرنے والا۔'' عرض کیا، ''پھر کون افضل ہے؟'' فرمایا، ''کسی گھاٹی میں گوشہ نشینی اختیار کر کے اپنے رب عزوجل کی عبادت کرنے والا۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ عزوجل سے ڈرنے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ رکھنے والا۔''

(بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب افضل الناس مومن، الخ رقم ۲۷۸۶، ج ۲،ص ۲۴۹) (کتاب الرقاق، باب العزلۃ راحۃ...الخ رقم ۶۴۹۴، ج ۴،ص ۲۴۵)

(۱۹۳۲)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''میرے نزدیک سب سے پسندیدہ شخص وہ ہے جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور نماز ادا کرے اور زکوٰۃ ادا کرے اور اپنے مال اور اپنے دین کی حفاظت کرے اور لوگوں سے کنارہ کش ہوجائے۔'' (الترغیب والترھیب، الترغیب فی العزلۃ لمن لایامن علی نفسہ عند الاختلاط، رقم ۸، ج ۳،ص ۲۹۷)

(۱۹۳۳)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ہم سے پانچ چیزوں کے بارے میں وعدہ فرمایا کہ ''جو شخص ان میں سے ایک پر بھی عمل کرے گا وہ اللہ عزوجل کے ذمہ

کرم پر ہوگا جس نے مریض کی عیادت کی یا جنازہ کے ساتھ چلا یا راہِ خدا عزوجل میں جہاد کے لئے نکلا یا حاکم اسلام کی عزت و توقیر کرنے نکلا یا گھر میں بیٹھا رہا اور لوگوں کے شر سے محفوظ رہا اور لوگ اس کے شر سے محفوظ رہے۔''

(مسند احمد بن حنبل، رقم ۲۲۱۵۴، ج ۸، ص ۲۵۵)

ایک روایت میں ہے کہ ''جو راہِ خدا عزوجل میں جہاد کرنے نکلا وہ اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اور جس نے مریض کی عیادت کی وہ اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اور جو حاکم اسلام کے پاس اس کی عزت وتوقیر کے لئے حاضر ہوا وہ اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے اور جو اپنے گھر میں بیٹھا رہا اور کسی کی غیبت نہ کی وہ اللہ عزوجل کی ضمانت میں ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، مسند معاذ بن جبل، رقم ۳۷۳، ج ۱، ص ۲۹۵)

(۱۹۳۴)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ''چھ خصلتیں ایسی ہیں کہ مسلمان ان میں سے جس پر بھی مرے گا اسے جنت میں داخل فرمانا اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہوگا۔'' پھر ان خصلتوں کا ذکر فرمایا اور ان میں اس شخص کا بھی تذکرہ فرمایا جو اپنے گھر میں بیٹھا رہا اور مسلمانوں کی غیبت نہ کی اور نہ ہی ان سے ناراض ہوا اور نہ ان سے کسی چیز کا بدلہ لیا۔ (مجمع الزوائد، کتاب الجھاد، باب فضل الجھاد، رقم ۹۴۲۹، ج ۵، ص ۵۰۵)

(۱۹۳۵)...... حضرتِ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! نجات کیا ہے؟'' فرمایا، ''اپنی زبان اپنے قابو میں رکھو اور تم کو تمہارا گھر کافی ہو اور اپنے گناہ پر رویا کرو۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب حفظ اللسان، رقم ۲۴۱۴، ج ۴، ص ۱۸۲)

طبرانی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ خوشخبری ہے اس کے لئے جس نے اپنی زبان کو قابو میں رکھا، جس کا گھر اس کے لئے کافی ہو اور اپنی خطاؤں پر رویا۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۲۳۴۰، ج ۲، ص ۱۷)

(۱۹۳۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین دار کو اپنا دین بچانے کے لئے ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ اور ایک غار سے دوسری غار کی طرف بھاگنا پڑے گا تو جب ایسا زمانہ ہوگا تو روزی اللہ عزوجل کی ناراضگی ہی سے حاصل کی جائے گی پھر جب ایسا زمانہ آجائے گا تو آدمی اپنے بیوی بچوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے بیوی بچے نہ ہوں تو وہ اپنے والدین کے ہاتھوں ہلاک ہوگا، اگر اس کے والدین نہ ہوئے تو وہ رشتہ داروں اور پڑوسیوں کے ہاتھوں ہلاک ہوگا۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے؟'' فرمایا کہ ''وہ اُسے اُس کی تنگ دستی پر عار دلائیں گے تو وہ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے والے کاموں میں مصروف کردے گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب فی العزلۃ لمن لا یامن...الخ رقم ۱۶، ج ۳، ص ۲۹۹)

(۱۹۳۷)...... حضرتِ سیدنا مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم! میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''بیشک جسے امتحان سے بچالیا گیا وہ خوش بخت ہے، بیشک جسے آزمائش سے بچالیا گیا وہ خوش بخت ہے، بلاشبہ جسے فتنوں سے بچالیا گیا وہ سعادت مند ہے اور وہ بھی خوش قسمت ہے جسے آزمائش میں مبتلاء کیا گیا تو اس نے حسرت وشوق کے ساتھ اس پر صبر کیا۔''

(ابوداوٗد، کتاب الفتن والملاحم، باب فی النھی عن السعی فی الصلاۃ، رقم ۴۲۶۳، ج۴، ص۱۳۷)

(۱۹۳۸)...... حضرتِ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو دنیا سے کٹ کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آجائے اللہ عزوجل اس کے ہر کام میں کفایت فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جس کا اسے گمان بھی نہ ہوگا اور جو (اللہ عزوجل سے) کٹ کر دنیا کی طرف آئے گا اللہ عزوجل اسے دنیا کے سپرد کردے گا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی العزلۃ، رقم ۱۸۱۸۹، ج۱۰، ص۵۴۶)

۞ === ۞ === ۞ === ۞
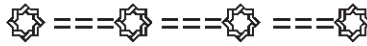
ظلم کا ساتھ نہ دینے کا ثواب

(۱۹۳۹)......حضرتِ سیدنا کَعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ہم چورانوے 94 یا پچانوے 95 کی تعداد میں عرب کے لوگ تھے جبکہ باقی عجمی لوگ تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ''سنو! کیاتم نے سنا ہے کہ میرے بعد کچھ امراء ہونگے جوان کے پاس جاکران کے جھوٹ میں ان کی تصدیق کرے اوران کے مظالم میں ان کی مدد کرے گا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض پرآسکے گااور جوان کے پاس نہ جائے اوران کے ظلم میں ان کی مدد نہ کرے اور نہ ہی ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اوروہ حوض پرمیرے پاس حاضر ہوگا۔'' (نسائی، کتاب البیعۃ، باب ذکر الوعید لمن اعان، ج ۷، ص ۱۶۰)

(۱۹۴۰)...... حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیدنا کَعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا،''اللہ عزوجل تجھے بیوقوفوں کی حکمرانی سے پناہ میں رکھے۔''انہوں عرض کیا،''بیوقوفوں کی حکمرانی کیا ہے؟''فرمایا کہ''میرے بعد کچھ حکمران ہونگے جو میری ہدایت میں سے رہنمائی حاصل نہ کریں گے تو جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ظلم پران کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور میں ان سے نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض پرآسکے گااور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہ کی اور نہ ہی ظلم پران کی مدد کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور عنقریب وہ میرے حوض پر حاضر ہوگا۔''پھر فرمایا،''اے کَعب بن عجرہ! روزے ڈھال ہیں اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹادیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھادیتا ہے اور نماز قربانی ہے یا فرمایا کہ نماز برہان ہے، دوطرح کے لوگ صبح کرتے ہیں ایک تو اپنی جان کو خرید کر آزاد کردیتا ہے اور دوسرا اپنی جان کو بیچ کر ہلاک کردیتا ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند جابر بن عبداللہ، رقم ۱۴۴۴۸، ج ۵، ص ۶۴)

ایک روایت میں ہے کہ''عنقریب کچھ حکمران ہونگے جوان کے پاس آیااوران کے ظلم میں ان کی مدد کی اوران کے جھوٹ کی تصدیق کی وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں اور نہ ہی وہ میرے حوض پرآسکے گا، اور جوان کے پاس نہیں گیااوران کے ظلم میں ان کی مدد نہیں کی اور نہ ہی ان کے جھوٹ پران کی تصدیق کی وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ عنقریب میرے حوض پرحاضر ہوگا۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان الصدق والامر بالمعروف...الخ رقم ۲۸۲، ج ۱ ص ۲۵۰)

(۱۹۴۱)...... حضرتِ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ

شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے پاس تشریف لائے جبکہ ہم عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں موجود تھے۔ پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی پھر اسے جھکالیا یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ آسمان میں کوئی واقعہ رونما ہوگیا ہے۔ پھر فرمایا کہ ''سن لو کہ میرے بعد کچھ حکمران ہونگے جو ظلم کریں گے اور جھوٹ بولیں گے تو جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کی وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میں اس سے ہوں اور جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق نہیں کی اور نہ ہی ان کے ظلم میں ان کی مدد کی تو وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں۔''

(مسند احمد بن حنبل مسند نعمان بن بشیر، رقم ۱۸۳۸۱، ج ۶، ص ۳۷۳)

(۱۹۴۲)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' کچھ حکمران ہوں گے جنہیں جہنم کے پردے یا کنارے ڈھانک لیں گے، وہ جھوٹ بولیں گے اور ظلم کریں گے تو جو اُن کے پاس آکر ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق کرے گا اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا تو وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں اور جو ان کے پاس نہیں آئے گا اور نہ ہی ان کے جھوٹ کی تصدیق کرے گا اور نہ ان کے ظلم میں ان کی مدد کرے گا تو میں اس سے ہوں اور وہ مجھ سے ہے۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابوسَعِید خُدْری، رقم ۱۱۹۲، ج ۴، ص ۵۰)

ایک روایت میں ہے کہ ''جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم میں ان کی مدد کی تو میں اس سے بری ہوں اور وہ مجھ سے بری ہے۔'' (الاحسان بترتیبِ صحیح ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب الصدق امر بالمعروف...الخ، رقم ۲۸۶، ج ۱، ص ۲۵۲)

۞===۞===۞===۞
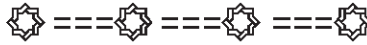
اللہ عزوجل کی بارگاہ میں توبہ کرنے کاثواب

اس بارے میں آیاتِ کریمہ:

(1) اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ۰ (پ۲،البقرۃ:۲۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ پسند رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کواور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔"

(2) اِنَّمَا التَّوْبَةُ عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓئِكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا۰ (پ۴،النساء:۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: وہ توبہ جس کا قبول کرنا اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہی کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر تھوڑی ہی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے اور اللہ علم وحکمت والا ہے۔

(3) فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ یَتُوْبُ عَلَیْهِؕ (پ۶،المائدہ:۳۹)

ترجمہ کنزالایمان: تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا۔

(4) وَالَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَاٰمَنُوْۤا٘ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۰ (پ۹،الاعراف:۱۵۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور جنہوں نے برائیاں کیں اور ان کے بعد توبہ کی اور ایمان لائے تو اس کے بعد تمہارا رب بخشنے والا مہربان ہے۔

(5) وَاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّیُؤْتِ كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗؕ (پ۱۱،الھود:۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو تمہیں بہت اچھا برتنا دے گا ایک ٹھہرائے وعدہ تک اور ہر فضلیت والے کو اس کا فضل پہنچائے گا۔

(6) وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى۰ (پ۱۶،طٰہٰ:۸۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک میں بہت بخشنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا پھر ہدایت پر رہا۔

(7) اِلَّامَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝ (پ۱۹،الفرقان:۷۰)

ترجمہ کنزالایمان: مگر جوتوبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(8) وَهُوَ الَّذِیْ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَیَعْفُوْا عَنِ السَّیِّاٰتِ وَیَعْلَمُ مَاتَفْعَلُوْنَ۝ (پ۲۵،الشوریٰ:۲۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا اور گناہوں سے درگزر فرماتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔

(9) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًاؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُۙ (پ۲۸،التحریم:۸)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو جو آگے کو نصیحت ہو جائے قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے اتار دے اور تمہیں باغوں میں لے جائے جن کے نیچے نہریں بہیں۔

(10) اِلَّامَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا یُظْلَمُوْنَ شَیْــٴًـا۝ (پ۱۶،مریم:۶۰)

ترجمہ کنزالایمان: مگر جو تائب ہوئے اور ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور انہیں کچھ نقصان نہ دیا جائے گا۔

(11) اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْاۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ۝ (پ۲۴،المؤمن:۷)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو عرش اٹھاتے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں اے رب ہمارے، تیرے رحمت وعلم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخش دے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

(12) رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ ۙ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِکَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝ (پ۲۴،المومن:۸،۹)

ترجمہ کنزالایمان: اے ہمارے رب اور انہیں بسنے کے باغوں میں داخل کر جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ، دادا اور بیبیوں اور اولاد میں بے شک تو ہی عزت وحکمت والا ہے اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۱۹۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو جس نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے پہلے توبہ کرلی اللہ عزوجل اس کی توبہ قبول فرمالے گا

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحباب الاستغفار، رقم ۲۷۰۳، ص۱۴۴۹)

(۱۹۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''اگر تم گناہ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ عزوجل تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۴۸، ج۴، ص۴۹۰ بتغیر قلیل)

(۱۹۴۵)...... حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں، سات دروازے بند ہیں اور ایک دروازہ سورج کے مغرب سے طلوع ہونے تک توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے۔'' (المعجم الکبیر مسند ابن مسعود، رقم ۱۰۴۷۹، ج۱۰، ص۲۰۶)

(۱۹۴۶)...... حضرتِ سیدنا زِر بن حُبَیْش رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا صفوان بن عسّال رضی اللہ عنہ کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کرنے کے لئے گیا (پھر ایک حدیث مبارکہ ذکر کی، اس کے بعد فرماتے ہیں)، میں نے پوچھا: ''کیا آپ نے رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے خواہشات کے بارے میں کچھ سنا ہے؟'' انہوں نے فرمایا: ''ہاں! ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک اعرابی نے باآواز بلند ندا کی: ''یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم!'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی ہی

آواز میں جواب دیا کہ ''پکڑلو۔'' تو میں نے اس شخص سے کہا، ''تجھ پر افسوس ہے اپنی آواز کو آہستہ کر، تُو اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہے اور تجھے ان کی بارگاہ میں آواز بلند کرنے سے منع کیا گیا ہے۔'' تو اس نے کہا، ''خدا کی قسم! میں اپنی آواز پست نہیں کروں گا۔'' پھر اس اعرابی نے عرض کیا، ''ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے مگر ابھی تک اس قوم سے مل نہیں سکا۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''آدمی قیامت کے دن اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ حدیث بیان کرتے رہے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی طرف کے ایک دروازے کا ذکر فرمایا، جس کی چوڑائی کی مسافت ۴۰ یا ۷۰ سال ہے۔ (اس حدیث مبارک کے ایک راوی سفیان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں وہ دروازہ ملک شام کی طرف ہے۔) اللہ عزوجل نے اسے اسی دن پیدا فرمایا تھا جس دن زمین وآسمان کو پیدا فرمایا تھا اور جب تک سورج اس دروازے سے طلوع نہ ہوجائے، یہ توبہ کے لئے کُھلا رہے گا۔''

(جامع الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ، رقم ۳۵۴۶، ج ۵، ص ۳۱۵)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بیان فرماتے رہے یہاں تک آپ نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل نے مغرب کی طرف ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی کی مسافت ۷۰ سال ہے وہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج اس کی طرف سے طلوع نہ ہوجائے اور اس کا ذکر اللہ عزوجل کے اس فرمان میں ہے،

یَوْمَ یَاْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا (پ ۸، الانعام: ۱۵۸)

ترجمہ کنزالایمان: جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا۔''

(۱۹۴۷) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جب تک بندے کی روح حلقوم (گلے) تک نہ پہنچ جائے اللہ عزوجل بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے۔''

(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، رقم ۴۲۵۳، ج ۴، ص ۴۹۲)

(۱۹۴۸) ...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تم سے پہلے ایک شخص نے ننانوے قتل کئے تھے۔ جب اس نے اہل زمین میں سب سے بڑے عالم کے بارے میں پوچھا تو اسے ایک راہب کے بارے میں بتایا گیا پھر وہ اس کے پاس آیا اور اس سے کہا کہ ''میں نے ننانوے قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟'' راہب نے جواب دیا، ''نہیں۔'' پھر اس نے اسے بھی قتل کر دیا اور سو ۱۰۰ کا عدد پورا کرلیا۔ پھر اس نے اہل زمین کے سب سے بڑے عالم کے بارے میں سوال کیا تو اسے ایک عالم کے بارے میں بتایا گیا تو

اس نے اس عالم سے کہا کہ ''میں نے سو قتل کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟'' اس نے جواب دیا، ''ہاں! اللہ عزوجل اور توبہ کے درمیان کیا چیز رکاوٹ بن سکتی ہے؟ فلاں فلاں علاقہ کی طرف جاؤ وہاں کچھ لوگ اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہیں، ان کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کی عبادت کرو اور اپنے علاقہ کی طرف واپس نہ آنا کیونکہ یہ برائی کی سرزمین ہے۔''

وہ قاتل اس علاقہ کی طرف چل دیا جب وہ آدھے راستے میں پہنچا تو اسے موت آ گئی تو رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ رحمت کے فرشتے کہنے لگے کہ ''یہ بارگاہِ الٰہی عزوجل میں توبہ کی نیت سے اس طرف آیا تھا۔'' جبکہ عذاب کے فرشتے کہنے لگے کہ ''اس نے کبھی کوئی اچھا کام نہیں کیا۔'' تو ان کے پاس ایک فرشتہ انسانی صورت میں آیا اور انہوں نے اسے ثالث مقرر کرلیا۔ اس فرشتے نے ان سے کہا کہ ''دونوں طرف کی زمینوں کو ناپ لو یہ جس زمین کے قریب ہوگا اسی کا حق دار ہے۔'' جب زمین ناپی گئی تو وہ اس زمین کے قریب تھا جس کے ارادے سے وہ اپنے شہر سے نکلا تھا لہٰذا! رحمت کے فرشتے اسے لے گئے۔''

ایک روایت میں ہے کہ ''وہ صالحین کے شہر سے ایک بالشت قریب تھا لہٰذا انہی میں سے کر دیا گیا۔''

ایک روایت میں ہے کہ اللہ عزوجل نے اس طرف کی زمین کو حکم دیا کہ ''دور ہو جا۔'' اور اس طرف کی زمین کو حکم دیا کہ ''قریب ہو جا۔'' پھر فرمایا، ''دونوں طرف کی زمین کو ناپو۔'' تو اسے اس زمین کے ایک بالشت قریب پایا گیا تو اس کی مغفرت کردی گئی۔ (مسلم، کتاب التوبۃ، باب قبول توبۃ القاتل، رقم ۲۷۶۶، ص ۱۴۷۹)

(۱۹۴۹)...... حضرتِ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''اپنی جان پر بہت ظلم کرنے والے شخص کی کسی سے ملاقات ہوئی تو اس نے اُس سے پوچھا، ''میں نے ننانوے افراد کو ظلماً قتل کیا ہے کیا میرے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟'' تو اس نے کہا کہ ''میں تجھ سے یہ کہوں کہ اللہ تعالیٰ قاتل کی توبہ قبول نہیں فرماتا تو یہ جھوٹ ہے، یہاں ایک عبادت گزار قوم ہے ان کے پاس جاؤ اور ان کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کی عبادت کرو۔'' وہ شخص ان کی طرف جاتے ہوئے راستے میں مر گیا تو اس کے بارے میں رحمت اور عذاب کے فرشتوں میں بحث ہوگئی تو اللہ عزوجل نے ایک فرشتہ بھیجا اس نے ان سے کہا کہ ''دونوں جانب کی زمین کو ناپ لو یہ جس علاقے کے قریب ہوگا انہیں سے ہوگا۔'' تو انہوں نے اسے توبہ کرنے والوں کی بستی سے انگلی کے پورے کے برابر قریب پایا تو اس کی مغفرت کردی گئی۔'' (طبرانی کبیر، مسند امیر معاویہ، رقم ۸۶۷، ج ۱۹، ص ۳۶۹)

ایک روایت میں ہے کہ دو شہر تھے ایک نیک لوگوں کا اور دوسرا ظالموں کا، ظلم والوں کے شہر سے ایک شخص صالحین کے

شہر کا ارادہ کر کے نکلا تو اللہ عزوجل نے راستے میں جہاں چاہا اسے موت دے دی تو اس کے بارے میں فرشتے اور شیطان میں جھگڑا ہو گیا شیطان کہنے لگا کہ ''خدا کی قسم! اس نے کبھی میری نافرمانی نہیں کی۔'' فرشتہ کہنے لگا کہ ''یہ توبہ کے ارادے سے نکلا تھا۔'' پھر ان دونوں کے درمیان یہ طے ہوا کہ دیکھا جائے کہ یہ کس شہر کے قریب ہے تو انہوں نے اسے صالحین کے علاقے سے ایک بالشت قریب پایا تو اس کی مغفرت کر دی گئی۔

حضرتِ سیدنا مَعْمَر علیہ الرحمۃ کہتے ہیں کہ میں نے کچھ راویوں کو یہ کہتے ہوئے بھی سنا ہے کہ ''اللہ عزوجل نے صالحین کے شہر کو اس کے قریب کر دیا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب فی التوبہ والمبادرۃ...الخ، رقم ۲۷، ج ۴، ص ۵۰)

(۱۹۵۰) ...... حضرت قاضی شُرَیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کو نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم سے روایت کرتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''اے ابن آدم! میری طرف اٹھ، میری رحمت تیری طرف چل کر آئے گی اور تُو میری طرف قدم بڑھا، میری رحمت تیری طرف دوڑتی ہوئی آئے گی۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند صحابی، رقم ۱۵۹۲۵، ج ۵، ص ۳۹۴)

(۱۹۵۱) ...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''جو اللہ عزوجل کے ایک بالشت قریب آتا ہے اللہ عزوجل کی رحمت ایک ہاتھ اس کے قریب آجاتی ہے اور جو ایک ہاتھ اللہ عزوجل کے قریب آتا ہے اللہ عزوجل کی رحمت اس کے دو ہاتھ قریب آجاتی ہے اور جو اللہ عزوجل کی طرف چل کر آتا ہے اللہ عزوجل کی رحمت اس کی طرف دوڑتی ہوئی آتی ہے، حالانکہ اللہ عزوجل سب سے بلند واعلیٰ ہے بیشک اللہ عزوجل سب سے بلند واعلیٰ ہے بیشک اللہ عزوجل سب سے بلند واعلیٰ ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب التوبۃ والمبادرۃ...الخ رقم ۳۱، ج ۴، ص ۵۲)

(۱۹۵۲) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے میں اپنے بندے کے مجھ سے کئے جانے والے گمان کے قریب ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میری رحمت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔''

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''خدا کی قسم! تم میں سے کسی شخص کو بیابان میں اپنا گمشدہ مال مل جانے پر جو خوشی ہوتی ہے اللہ عزوجل اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔''

پھر فرمایا کہ رب عزوجل فرماتا ہے، ''اور جو ایک بالشت میرے قریب ہو میری رحمت ایک ہاتھ اس کے قریب ہو جاتی ہے اور جو ایک ہاتھ میرے قریب آجائے میری رحمت اس کے دو ہاتھ قریب آجاتی ہے اور جو چل کر میری طرف آئے میری

رحمت دوڑ کر اس کی طرف آتی ہے۔'' (مسلم، کتاب التوبۃ، باب الحض علی التوبۃ، رقم ۲۶۷۵، ص ۱۴۶۷)

(۱۹۵۳)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''موت کی تمنامت کیا کرو کیونکہ اخروی زندگی کی ابتداء بہت سخت ہے اور بندے کی عمر کا طویل ہونا اور اسے اللہ عزوجل کی طرف سے توبہ کی توفیق ملنا خوش بختی ہے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند جابر، رقم ۱۴۵۷۰، ج ۵، ص ۸۷)

(۱۹۵٤)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''ہر آدمی گنہگار ہے اور ان میں سے بہتر وہ ہیں جو توبہ کر لیتے ہیں۔''
(سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبہ، رقم ۴۲۵۱، ج ۴، ص ۴۹۱)

(۱۹۵۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مومن جب ایک گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لے اور گناہ چھوڑ دے اور استغفار کرے تو وہ نکتہ مٹا دیا جاتا ہے اور اگر وہ مزید گناہ کرے تو اس سیاہی میں اضافہ کر دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کے دل پر غلاف آ جاتا ہے یہ وہی سیاہی ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اسطرح ذکر کیا ہے **کَلَّا بَلْ سکتہ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ O** ترجمہ کنزالایمان: کوئی نہیں! بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔'' (پ۳۰، المطففین: ۱۴) (مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ، رقم ۷۹۵۷، ج ۳، ص ۱۵۴)

(۱۹۵٦)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ عزوجل لکھنے والے فرشتوں کو اسکے گناہ بھلا دیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت کے دن جب وہ اللہ عزوجل سے ملے گا تو اللہ عزوجل کی طرف سے اس کے گناہ پر کوئی گواہ نہ ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب، الترغیب فی التوبۃ، رقم ۱۷، ج ۴، ص ۴۸)

(۱۹۵۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودو سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر التوبۃ، رقم ۴۲۵۰، ج ۴، ص ۴۹۱)

جبکہ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ''گناہ پر قائم رہتے ہوئے توبہ کرنے والا اپنے رب عزوجل سے مذاق کرنے والا ہے۔'' (الترغیب والترھیب، الترغیب فی التوبۃ ...الخ، رقم ۱۹، ج ۴، ص ۴۸)

(۱۹۵۸) ...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''بنی اسرائیل کا ''کِفل'' نامی شخص گناہ کرنے سے نہ چُوکتا تھا۔ ایک مرتبہ اسکے پاس ایک مجبور عورت آئی تو اس نے اسے نوے دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اسے زنا کرنے دے۔ جب وہ اس عورت پر حاوی ہونے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رونا شروع کر دیا۔ اس نے عورت سے پوچھا ''کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں تمہارے ساتھ زبردستی کر رہا ہوں؟'' تو اس عورت نے کہا ''نہیں! میں نے یہ کام کبھی نہ کیا تھا مگر آج ایک ضرورت نے مجھے یہ کام کرنے پر مجبور کر دیا۔'' اس نے کہا کہ ''تم آج وہ کام کر رہی ہو جو تم نے پہلے کبھی نہیں کیا، جاؤ، میں نے جو کچھ تمہیں دیا ہے وہ تمہارا ہے۔ خدا کی قسم! آج کے بعد میں اللہ عزوجل کی کبھی نافرمانی نہیں کروں گا۔'' پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا، صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ عزوجل نے کِفل کی مغفرت فرما دی۔'' (سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۵۰۴، ج۴، ص۲۲۳)

(۱۹۵۹) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ''بے شک اللہ عزوجل اپنے مومن بندے کی توبہ پر اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی ہلاکت خیز پتھریلی زمین پر پڑاؤ کرے۔ اسکے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر اسکے کھانے پینے کا سامان لدا ہوا ہو۔ پھر وہ زمین پر سر رکھ کر سو جائے اور جب بیدار ہو تو اس کی سواری جا چکی ہو، تو وہ اسے تلاش کرے یہاں تک کہ گرمی اور شدتِ پیاس یا جس وجہ سے اللہ عزوجل چاہے وہ پریشان ہو کر کہے کہ میں اسی جگہ لوٹ جاتا ہوں جہاں سو رہا تھا، اور پھر سو جاتا ہوں یہاں تک کہ مر جاؤں۔ پھر وہ اپنی کلائی پر سر رکھ کر مرنے کے لئے سو جائے پھر جب بیدار ہو تو اسکے پاس اس کی سواری موجود ہو اور اس پر اس کا توشہ بھی موجود ہو تو اللہ عزوجل مومن بندے کی توبہ پر اس شخص کے اپنی سواری کے لوٹنے پر خوش ہونے سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے۔'' (مسلم، کتاب التوبۃ، باب الحث علی التوبۃ، رقم ۲۷۴۴، ص۱۴۶۸ بتغیر)

۞ ===۞ ===۞ ===۞
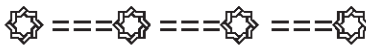
گناہ کے فوراً بعد نیکی کرنے کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے،

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (پ۱۲،ھود:۱۱۴) ترجمہ کنزالایمان: بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

(۱۹۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابو ذر اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جہاں بھی رہو اللہ عزوجل سے ڈرتے رہو اور گناہ کے بعد نیکی کرلیا کرو کہ وہ نیکی اس گناہ کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آؤ۔''

(سنن ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی معاشرۃ الناس، رقم ۱۹۹۴، ج ۳، ص ۳۹۷/۹۸)

(۱۹۶۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے سفر کا ارادہ کیا تو عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔'' ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔'' عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مزید ارشاد فرمائیے۔'' فرمایا، ''جب تم کوئی برائی کرو تو نیکی کرلیا کرو اور اپنے اخلاق کو اچھا بناؤ۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، مسند ابن عمرو، رقم ۵۲۵، ج ۱، ص ۳۷۱)

(۱۹۶۲)...... حضرتِ سیدنا ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وصیت فرمائیے۔'' فرمایا کہ ''جب تم گناہ کرو تو اس کے بعد نیکی کرلیا کرو وہ اس گناہ کو مٹا دے گی۔'' میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنا بھی نیکی ہے؟'' فرمایا کہ ''یہ سب سے افضل نیکی ہے۔''

(المسند احمد بن حنبل، مسند ابو ذر، رقم ۲۱۵۴۳، ج ۸، ص ۱۱۴-۱۱۳)

(۱۹۶۳)...... حضرتِ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا، ''بے شک گناہ کے بعد نیکی کرنے والے کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس کی تنگ زرہ نے اس کا گلا گھونٹ دیا ہو پھر وہ نیک عمل کرے تو اس زرہ کا ایک حلقہ کھل جائے پھر جب وہ دوسری نیکی کرے تو اس کا دوسرا حلقہ بھی کھل جائے یہاں تک کہ وہ زرہ زمین پر گر جائے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند عقبۃ بن عامر، رقم ۱۷۳۰۹، ج ۶، ص ۱۲۱)

فسادِ زمانہ کے وقت نیک عمل کرنے کا ثواب

(۱۹۶۴)...... حضرت سیدنا مَعْقِل بن یَسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا،''فسادِ زمانہ کے وقت عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کی طرح ہے۔''

(مسلم، کتاب الفتن، باب فضل العبادۃ فی الھرج، رقم ۲۹۴۸، ص ۱۵۷۹)

(۱۹۶۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:''جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو تھاما اس کیلئے ایک شہید کا اجر ہے۔'' (الترغیب والترھیب، رقم ۵، ج ۱، ص ۴۱)

(۱۹۶۶)...... حضرتِ سیدنا اُمَیَّہ شَعبانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا ابوثعلبہ خُشَنی رضی اللہ عنہ سے پوچھا ''اے ابوثعلبہ! آپ اس آیت کے بارے میں کیا کہتے ہیں، ''عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ج ترجمہ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو۔''

(پ ۷، المآئدۃ: ۱۰۵)

تو انہوں نے فرمایا،''خدا کی قسم! تم نے ایک باخبر شخص سے سوال کیا ہے جب میں نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،''نیکی کا حکم دو اور برائی سے منع کرو یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ لالچ کی اطاعت اور خواہشات نفسانی کی اتباع کی جارہی ہے اور دنیا کو ترجیح دی جارہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرتا ہے تو تم اپنے آپ کو دیکھو اور عوام کو چھوڑ دو پھر تمہارے بعد کچھ دن ایسے آئیں گے کہ ان میں صبر کرنے والا اپنے ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح ہوگا اور ان دنوں میں عمل کرنے والے کو اس کی مثل عمل کرنے والے پچاس لوگوں کا اجر دیا جائے گا۔'' (ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب قول تعالیٰ علیکم انفسکم، رقم ۴۰۱۴، ج ۴، ص ۳۶۵)

ایک روایت میں ہے کہ عرض کیا گیا،''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! ہم میں سے پچاس لوگوں کا اجر یا ان لوگوں میں سے پچاس لوگوں کا اجر؟'' فرمایا کہ ''تم میں سے پچاس لوگوں کا اجر۔'' (ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ المائدۃ، رقم ۳۰۶۹، ج ۵، ص ۴۱)

(۱۹۶۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا،''تم ایسے زمانے میں ہو کہ تم میں سے جس نے اس چیز کا دسواں حصہ چھوڑ دیا جس کا اسے حکم دیا گیا تو وہ ہلاک ہوجائے گا پھر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جو اس چیز میں سے دسویں حصے پر عمل کرے گا جس کا اسے حکم دیا گیا تو نجات پاجائے گا۔'' (ترمذی، کتاب الفتن، باب ۷۹، رقم ۲۲۷۴، ج ۴، ص ۱۱۸)

فقراٗ اور کمزوروں کا ثواب

(۱۹۶۸) ...... حضرتِ سیدتنا ام دَرْ دَاء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا ابودَرْ دَاء رضی اللہ عنہ سے کہا ''آپ کو کیا ہوا ہے کہ آپ فلاں فلاں کی طرح مال کی تلاش میں نہیں جاتے؟'' انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رحمت عالم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''تمہارے پیچھے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جسے زیادہ بوجھ اٹھانے والے عبور نہ کرسکیں گے۔'' لہذا میں پسند کرتا ہوں کہ اس گھاٹی کو عبور کرنے کے لئے کم بوجھ اٹھاؤں۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزکوۃ، رقم ۴۵۳۰، ج ۳، ص ۲۵۹)

ایک روایت میں ہے کہ تمہارے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے وہی نجات پاسکے گا جس کا بوجھ ہلکا ہوگا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فضل الفقراء، ج ۱۰، ص ۶۴)

(۱۹۶۹) ...... حضرت سیدنا ابواسماء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ''ربذہ'' میں تھے اور آپ کے پاس ایک حبشی عورت تھی جس پر صفائی اور جمال کے کوئی آثار نہ تھے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نہیں دیکھ رہے کہ یہ کالی عورت مجھ سے کیا کہہ رہی ہے؟ یہ کہہ رہی ہے کہ میں عراق آؤں، جب میں عراق پہنچوں گا تو وہ لوگ اپنی دنیا کے ساتھ میری طرف مائل ہوں گے حالانکہ میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ جہنم کے پل کے علاوہ ایک پھسلن والا راستہ ہے اور ہمیں اس پر سے گزرنا ہے جبکہ ہمارے توشے وزن دار ہوں گے اور ہلکے پھلکے لوگ اس راستے سے ضرور گزر جائیں گے جبکہ ہم طاقت سے زیادہ بوجھ لادے ہوئے ہوں گے۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند ابی ذر الغفاری، رقم ۲۱۴۷۳، ج ۸، ص ۹۵)

(۱۹۷۰) ...... حضرتِ سیدنا قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحب جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب اللہ عزوجل کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو دنیا کو اس سے ایسے روک لیتا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے زخم کو پانی سے بچانے کے لئے ڈھانپ لیتا ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الفقر والزھد والقناعۃ، رقم ۶۶۸، ج ۲، ص ۳۱)

(۱۹۷۱) ...... حضرتِ سیدنا ابوسلام اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اکرم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میرا حوض عدن سے عمان کی مسافت جتنا وسیع ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اسکے جام ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں، جو شخص اس میں سے ایک گھونٹ پی لے گا اس کے بعد کبھی پیاسا نہ ہوگا اور اس حوض پر سب سے پہلے آنے والے وہ مہاجرین فقراء ہوں گے جن کے سر گرد آلود اور کپڑے بوسیدہ ہوں گے جو خوبصورت اور ناز و نعم والی عورتوں سے نکاح نہیں

کرسکتے تھے اور نہ ان کے لئے دروازے کھولے جاتے ہیں۔'' حضرتِ سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، ''مگر میں نے تو خوبصورت عورتوں میں سے فاطمہ بنت عبدالملک سے نکاح کرلیا ہے اور میرے لئے دروازے کھول دیئے گئے ہیں لیکن اب میں اپنا سر نہیں دھوؤں گا جب تک پراگندہ نہ ہوجائے اور اپنے پہنے ہوئے کپڑے نہیں دھوؤں گا جب تک بوسیدہ نہ ہوجائیں۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب صفۃ اوانی الحوض، رقم ۲۴۵۲، ج ۴، ص ۲۰۱)

(۱۹۷۲)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' بیشک مہاجرین فقراء قیامت کے دن اغنیاء سے چالیس سال آگے ہوں گے۔'' (مسلم، کتاب الزھد والرقائق، رقم ۲۹۷۹، ص ۱۵۹۱)

ایک روایت میں ہے کہ'' میری امت کے فقراء اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔'' عرض کیا گیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کا حلیہ بیان فرمایئے۔'' فرمایا کہ'' ان کے کپڑے بوسیدہ اور سر پراگندہ ہوں گے اور انہیں دروازوں سے داخل ہونے کی اجازت نہیں دی جاتی اور نہ ہی وہ خوبصورت عورتوں سے نکاح کرسکتے ہیں، ان ہی کے صدقے مشرق و مغرب والوں کو رزق دیا جاتا ہے، ان پر اگر کسی کا حق ہو تو وہ پورا ادا کرتے ہیں جبکہ ان کے حقوق پورے ادا نہیں کئے جاتے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی الفقر، رقم ۱۲، ج ۴، ص ۶۳)

(۱۹۷۳)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دعا مانگی، ''اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ: اے اللہ! مجھے مسکینی کی زندگی اور مسکینی کی موت عطا فرما اور قیامت کے دن مسکینوں کے ساتھ اٹھا۔'' تو ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا، ''ایسا کیوں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟'' فرمایا، ''کیونکہ یہ لوگ اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے، اے عائشہ! مسکین کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ اگرچہ ایک کھجور ہی دے دیا کرو، اے عائشہ! مساکین سے محبت کرو اور ان کی قربت اختیار کرو تاکہ اللہ عزوجل قیامت کے دن تمہیں اپنی قربت عطا فرمائے۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، رقم ۲۳۵۹، ج ۴، ص ۱۵۷)

(۱۹۷۴)...... حضرتِ سیدنا سَعِید بن عائذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' بیشک مسلمان فقراء اس طرح دوڑتے ہوئے آئیں گے جیسے کبوتر اُڑتا ہے۔ جب ان سے کہا جائے گا کہ حساب کے لئے رک جاؤ تو وہ کہیں گے،'' خدا کی قسم! ہمیں کوئی ایسی

چیز نہیں دی گئی جس کا ہم سے حساب لیا جائے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا ''میرے بندے سچ کہتے ہیں۔'' پھر وہ دیگر لوگوں سے ستر سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۵۵۰۸، ج۶، ص۵۸)

(۱۹۷۵) ...... حضرتِ سیدنا ابوصدیق ناجی رضی اللہ عنہ بعض صحابہ کرام علیہم الرضوان سے روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''مسلمان فقراء اغنیاء سے چار سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے یہاں تک کہ مالدار مومن کہے گا '' کاش! میں دنیا میں فقیر ہوتا۔'' کسی نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں ان کے اوصاف بیان فرمایئے۔'' تو ارشاد فرمایا کہ ''یہ وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی ناپسندیدہ کام ہو تو انہیں بھیجا جائے اور جب کوئی پسندیدہ کام ہو تو دوسروں کو بھیجا جائے اور یہ وہ لوگ ہیں جو دروازے میں داخل ہونے سے روک دیئے جاتے ہیں۔'' (مسند احمد بن حنبل، مسند صحابی، رقم ۲۳۱۶۴، ج۹، ص۴۲)

(۱۹۷۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''فقراء مسلمان اغنیاء سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ پانچ سو سال کا ہوگا۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب ان فقراء المھاجرین الخ، رقم ۲۳۶۱، ج۴، ص۱۵۸)

وضاحت: حضرت سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ستر سال کا تذکرہ ہے جبکہ اس حدیث میں پانچ سو سال کا تذکرہ ہے، ان احادیث میں کوئی اختلاف نہیں لیکن ظاہر یہ ہے کہ فقر و رضا کے درجات میں فرق اور بزرگی کے مراتب میں تفاوت (فرق) کی وجہ سے ان کے جنت میں جلدی جانے کی مدّت میں تفاوت ہے۔ اور اس میں کئی وجوہ کا احتمال ہے **واللہ تعالی اعلم**.

(۱۹۷۷) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''کیا تم جانتے ہو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق میں سے سب سے پہلے جنت میں کون داخل ہوگا؟'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔'' تو آپ نے ارشاد فرمایا، ''وہ فقراء مہاجرین جن کے صدقے سرحدوں کے خطرے دور ہوتے ہیں اور ناپسندیدہ چیزوں سے حفاظت کی جاتی ہے اور جب ان میں سے کسی کا انتقال ہوتا ہے تو ان کی خواہش ان کے سینے ہی میں رہ جاتی ہے وہ اس کی تکمیل نہیں کر پاتے، پھر اللہ عزوجل اپنے فرشتوں میں سے جسے چاہتا ہے ارشاد فرماتا ہے کہ ''ان کے پاس جاؤ اور انہیں سلام کرو۔'' تو وہ فرشتے عرض کرتے ہیں، ''یارب عزوجل! ہم تیرے آسمانوں میں رہنے والے اور تیری مخلوق میں سب سے بہتر ہیں، کیا تو ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ ہم ان کے پاس جا کر انہیں سلام کریں۔'' تو اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میرے یہ بندے میری عبادت کرتے تھے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے تھے، انہی کے صدقے سرحدوں کے خطرے دور ہوتے تھے اور ناگوار چیزوں سے حفاظت کی جاتی تھی اور اگر ان میں

سے کسی کا انتقال ہوتا تو اس کی خواہش اس کے سینے میں ہی رہ جاتی تھی اور وہ اسے پورا نہ کرپاتے تھے۔'' پھر فرشتے ان کے پاس آتے ہیں اور ہر دروازے سے داخل ہوکر کہتے ہیں ''سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ ۝ ترجمہ کنزالایمان: سلامتی ہو تم پر تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا (پ۱۳، الرعد:۲۴) (الترغیب والترھیب، الترغیب فی الفقر، رقم ۹، ج ۴، ص ۶۲)

(۱۹۷۸) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب تم قیامت کے دن جمع ہو جاؤ گے تو پوچھا جائے گا کہ ''اس امت کے فقراء کہاں ہیں؟'' پھر ان فقراء سے کہا جائے گا کہ ''تم نے کیا عمل کیا؟'' وہ عرض کریں گے، ''اے ہمارے رب عزوجل! تو نے ہمیں آزمائش میں مبتلا فرمایا اور دوسروں کو مال اور حکومت کا مالک بنا دیا تو ہم نے اس پر صبر کیا۔'' اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''تم سچ کہتے ہو پھر وہ دیگر لوگوں سے پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ حساب کی سختی مالداروں اور حکمرانوں پر باقی رہ جائے گی۔''

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ ''مومنین اس دن کہاں ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا کہ ''ان کے لئے نور کی کرسیاں رکھی جائیں گی اور خیموں کے ذریعے ان پر سایہ کیا جائے گا اور وہ دن مومنین پر دن کی ایک گھڑی سے بھی چھوٹا ہوگا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب البعث، فصل فی الحشر، رقم ۳۴، ج ۴، ص ۲۱۱)

(۱۹۷۹) ...... حضرتِ سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والے اکثر لوگ مساکین تھے۔ جبکہ مالدار لوگ قید میں تھے سوائے ان جہنمیوں کے جن کو جہنم میں جانے کا حکم دے دیا گیا تھا اور میں جہنم کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں داخل ہونے والی اکثر عورتیں تھیں۔'' (بخاری، کتاب النکاح، رقم ۵۱۹۶، ج ۳، ص ۴۶۲)

(۱۹۸۰) ...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ''میں جنت میں ہوں پھر میں نے جنت کی اعلیٰ منزلوں میں فقراء مہاجرین کو پایا اور اس میں عورتیں اور اغنیاء قلیل تعداد میں بھی نہ تھے۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ اغنیاء تو دروازے پر ہیں اور ان سے حساب لیا جا رہا ہے اور ان کے گناہ زائل کئے جا رہے ہیں جبکہ عورتوں کو دو سرخ چیزوں یعنی ریشم اور سونے نے غافل کر دیا ہے۔''

(الترغیب والترھیب، رقم ۲۵، ج ۳، ص ۴۷)

(۱۹۸۱) ...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے

فرمایا کہ ''جنت مجھ پر ظاہر ہوئی تو میں نے اس میں رہنے والوں میں کثیر تعداد فقراء کی پائی اور جہنم ظاہر ہوئی تو میں نے اسکے باشندوں میں اکثر عورتیں دیکھیں۔'' (بخاری، کتاب النکاح، رقم ۵۱۹۸، ج ۳، ص ۴۶۳، رواہ عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ)

(۱۹۸۲)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، ''یارب عزوجل! تیرا مومن بندہ دنیا میں تنگدست کیوں ہوتا ہے؟'' تو موسیٰ علیہ السلام کے لئے جنت کا ایک دروازہ کھولا گیا جب انہوں نے اس کی نعمتیں ملاحظہ کرلیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''اے موسیٰ! یہ وہ نعمتیں ہیں جنہیں میں نے اپنے مومن بندے کے لئے تیار کیا ہے۔'' اس پر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: ''یارب عزوجل! تیری عزت وجلال کی قسم! اگر تیرا بندہ پیدائشی طور پر ٹنڈا اور لولا لنگڑا ہو، اور جب سے تو نے اسے پیدا کیا، اس وقت سے لے کر قیامت تک اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے جبکہ اس کا ٹھکانا یہی ہو تو گویا اس نے کبھی کوئی پریشانی نہیں دیکھی۔''

پھر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ ''تیرے کافر بندے کے لئے دنیا اتنی کشادہ کیوں ہوتی ہے؟'' تو آپ علیہ السلام پر جہنم کا ایک دروازہ کھولا گیا اور فرمایا گیا کہ ''اے موسیٰ! میں نے اس کے لئے یہ عذاب تیار کیا ہے۔'' تو موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ ''یارب عزوجل! تیری عزت وجلال کی قسم! جس دن سے تو نے اسے پیدا فرمایا ہے اگر وہ اس دن سے قیامت تک دنیا میں خوشحال رہے جبکہ اس کا ٹھکانہ یہ ہو تو گویا اس نے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔''

(مسند احمد حنبل، مسند ابی سعید الخدری، رقم ۱۱۷۶۷، ج ۴، ص ۱۶۱)

(۱۹۸۳)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن طلوعِ شمس کے وقت میں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''قیامت کے دن ایک قوم آئے گی ان کا نور سورج کے نور کی طرح ہوگا۔'' حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا وہ لوگ ہم ہی ہوں گے؟'' ارشاد فرمایا ''نہیں! یُوں تو تمہارے لئے بہت ساری بھلائیاں ہیں مگر وہ لوگ ہجرت کرنے والے فقراء ہوں گے جنہیں زمین کے مختلف حصوں سے جمع کیا جائے گا۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو، رقم ۷۰۹۳، ج ۲، ص ۶۸۸)

ایک روایت میں ہے کہ ''غریبوں کے لئے خوشخبری ہے۔'' عرض کیا گیا کہ ''غریب کون ہیں؟'' فرمایا کہ ''کثیر برے لوگوں کے درمیان قلیل نیک لوگ، ان کی بات نہ ماننے والے ان کے اطاعت گزاروں سے کہیں زیادہ ہوں۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۷۰۹۳، ۷۰۹۴، ج ۲، ص ۶۸۸)

(۱۹۸۴)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج و

مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جنت کے دروازے پر دو مومن ملاقات کریں گے جن میں سے ایک دنیا میں غنی اور دوسرا فقیر ہوگا تو فقیر کو جنت میں داخل کر دیا جائے گا اور غنی کو جب تک اللہ عزوجل روکنا چاہے روک لیا جائے گا۔ پھر جب اسے جنت میں داخل کیا جائے گا تو وہ فقیر اس سے ملاقات کرے گا اور کہے گا'' اے میرے بھائی! تجھے کس چیز نے روک لیا تھا؟ خدا کی قسم! جب تجھے روک لیا گیا تو میں تیرے بارے میں خوفزدہ ہوگیا تھا۔'' وہ کہے گا کہ ''اے میرے بھائی! تیرے بعد مجھے ذلت و رسوائی کی قید میں روک لیا گیا اور میں اس قدر پسینہ بہا کر تیرے پاس پہنچا ہوں کہ اگر وہ ایک ہزار اونٹوں کو پلا دیا جاتا تو وہ شکم سیر ہو جاتے۔'' (مسند احمد حنبل، مسند عبداللہ بن عباس، رقم ۲۷۱، ج۱، ص ۶۵۲)

(۱۹۸۵)...... حضرتِ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا کہ'' اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ترجمہ: اے اللہ! مجھے مسکینی کی زندگی اور مسکینی کی موت عطا فرما اور قیامت کے دن مجھے مسکینوں کے زمرے میں اٹھانا۔''

ایک روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اور بے شک سب بدبختوں میں سے بڑا بدبخت وہ ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔'' (المستدرک، کتاب الرقائق، باب اشقی الاشقیاء...الخ، رقم ۷۹۸۱، ج۵، ص ۴۵۹)

(۱۹۸۶)...... حضرتِ سیدنا عطاء بن ابو رَباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا'' اے لوگو! تنگدستی تمہیں حرام طریقے سے رزق کمانے پر نہ ابھارے کیونکہ میں نے تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے'' اَللّٰھُمَّ تَوَفَّنِیْ فَقِیْرًا وَّلَا تَوَفَّنِیْ غَنِیًّا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْن ترجمہ: اے اللہ! مجھے حالتِ فقر میں موت دینا اور غنی بنا کر موت نہ دینا اور مجھے مساکین کے زمرے میں اٹھانا۔''

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ'' وَلَا تَحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْاَغْنِیَاءِ فَاِنَّ اَشْقَی الْاَشْقِیَاءِ مَنِ اجْتَمَعَ عَلَیْہِ فَقْرُ الدُّنْیَا وَعَذَابُ الْاٰخِرَۃِ ترجمہ: اور مجھے مالداروں کے گروہ میں نہ اٹھا کیونکہ سب سے بڑا بدبخت تو وہ شخص ہے جس پر دنیا کا فقر اور آخرت کا عذاب جمع ہو جائے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، الترھیب فی الفقر، رقم ۲۳، ج۴، ص ۶۷)

(۱۹۸۷)...... حضرتِ سیدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس کا مال کم ہوا اور اہل و عیال زیادہ ہوئے اور نماز اچھی ہوئی اور اس

نے مسلمانوں کی غیبت نہ کی، جب وہ قیامت کے دن آئے گا تو میرے ساتھ اس طرح ہوگا جیسے یہ دو انگلیاں ہیں۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فی من قل مالہ وکثرت عیالہ، رقم ۱۷۸۶۸، ج ۱۰، ص ۴۴۹)

(۱۹۸۸)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دوعالم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ مسجد میں سب سے بلند مرتبہ شخص کو دیکھو۔'' میں نے دیکھا تو مجھے ایک شخص نظر آیا اس نے حُلّہ پہن رکھا تھا۔ میں نے عرض کیا کہ'' یہ ہے۔'' پھر فرمایا کہ ''سب سے کم مرتبہ شخص کو دیکھو میں نے دیکھا کہ ایک شخص نے بوسیدہ لباس پہن رکھا ہے تو اس کی طرف اشارہ کر کے عرض کیا کہ'' وہ ہے۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ'' قیامت کے دن اس شخص کے لئے اللہ عزوجل کے پاس زمین بھر سے زیادہ بھلائی ہوگی۔''

(مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، رقم ۲۱۴۵۳، ج ۸، ص ۹۱)

(۱۹۸۹)...... حضرتِ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے فرمایا کہ'' اے ابوذر! کیا تم مال کی کثرت ہی کو غنا سمجھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا،'' جی ہاں، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' پھر فرمایا کہ'' کیا تم قلّت مال ہی کو فقر سمجھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا، جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' ارشاد فرمایا کہ'' غنا تو دل کی غنا ہے اور فقر تو دل کا فقر ہے۔''

پھر مجھ سے قریش کے ایک شخص کے بارے میں پوچھا،'' کیا تم فلاں کو جانتے ہو؟'' میں نے عرض کیا،'' جی ہاں۔'' فرمایا،'' تم اسے کیا سمجھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا،'' جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ عطا کرتا ہے اور جب کوئی مہمان اسکے پاس آتا ہے تو اسے اپنے گھر میں بٹھاتا ہے۔'' پھر مجھ سے اہل صفہ کے ایک شخص کے بارے میں استفسار فرمایا کہ'' کیا تم اسے جانتے ہو؟'' میں نے عرض کیا،'' نہیں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم! میں اسے نہیں جانتا۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کا حلیہ اور اوصاف بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے اسے پہچان لیا تو عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے پہچان لیا ہے۔'' تو فرمایا کہ'' تم اسے کیسا سمجھتے ہو؟'' میں نے عرض کیا،'' وہ اہل صفہ میں سے ایک مسکین شخص ہے۔'' فرمایا کہ'' وہ سطح زمین پر دوسروں سے بہتر ہے۔'' میں نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جو چیز اس دوسرے کو دی گئی ہے اس میں سے بعض اسے نہیں دی گئی؟'' فرمایا کہ'' اگر اسے بھلائی عطا ہو تو وہ اس کا اہل ہے اور اگر بھلائی لے لی جائے تو نیکی عطا کر دی جاتی ہے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقر والزھد والقناعۃ، رقم ۶۸۴، ج ۲، ص ۳۷)

(۱۹۹۰)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک شخص نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ

تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کے قریب سے گزرا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک شخص سے استفسار فرمایا کہ ''اس شخص کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' اس نے کہا کہ ''یہ بہترین لوگوں میں سے ایک ہے۔خدا کی قسم! اگر یہ کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا حق دار ہے کہ اس سے نکاح کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس بات کا حق دار ہے کہ اس کی سفارش قبول کی جائے۔''

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا۔پھر ایک دوسرا شخص گزرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اس کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟'' اس نے عرض کیا''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مسلمان فقراء میں سے ایک ہے، جب کسی کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کے ساتھ نکاح نہ کیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول نہ کی جائے اور اگر گفتگو کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اگر اُس جیسے لوگوں سے زمین بھر دی جائے پھر بھی یہ ان سب سے بہتر ہے۔'' (بخاری، کتاب الرقائق، باب فضل الفقر، رقم ۶۴۴۷، ج۴،ص۲۳۳)

(۱۹۹۱)...... حضرت سیدنا محمود بن لَبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ،صاحبِ معطر پسینہ،باعثِ نُزولِ سکینہ،فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا،''آدمی دو چیزوں کو ناپسند کرتا ہے،موت کو حالانکہ موت آزمائش میں مبتلا ہونے سے بہتر ہے اور مال کی کمی کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کی کمی حساب کو کم کر دیتی ہے۔'' (مسند امام احمد بن حنبل،رقم ۲۳۶۸۶، ج۹،ص۱۵۹)

(۱۹۹۲)...... حضرتِ سیدنا ابو سَعید خُدْرِی رضی اللہ عنہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم سے روایت کرتے ہیں کہ ''جنت اور دوزخ میں مباحثہ ہوا تو جہنم نے کہا،''مجھ میں ظلم کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہیں۔'' تو جنت نے کہا،''مجھ میں کمزور مسلمان اور مساکین ہیں۔'' تو اللہ عزوجل نے ان دونوں کے درمیان یوں فیصلہ فرمایا کہ ''اے جنت! تو میری رحمت ہے تیرے ذریعے میں جس پر چاہتا ہوں رحم فرماتا ہوں اور اے جہنم! تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعے میں جس پر چاہتا ہوں عذاب کرتا ہوں اور تم دونوں کو بھرنا میرے ذمہ ہے۔'' (صحیح مسلم،کتاب الجنۃ،باب النار یدخلھا الجبارون،رقم ۲۸۴۶،ص۱۵۲۴)

(۱۹۹۳)...... حضرتِ سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا،''کیا میں تمہیں جنتیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر کمزور اور کمزور سمجھا جانے والا شخص جنتی ہے اگر وہ کسی بات پر اللہ عزوجل کی قسم اٹھالے تو اللہ عزوجل اس کی قسم ضرور پوری فرمائے گا۔'' پھر فرمایا،''کیا میں تمہیں جہنمیوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ ہر جفاکار، مال جمع کرنے والا، دوسروں کو نہ دینے والا اور تکبر کرنے والا جہنمی ہے۔''

(بخاری، کتاب التفسیر، باب عتل بعد ذالک زنیم، رقم ۴۹۱۸، ج۳،ص۳۶۳)

(۱۹۹۴)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''ہر خوش فہم، مال جمع کرنے اور دوسروں کو نہ دینے والا، اپنی بڑائی چاہنے والا جہنمی ہے اور کمزور اور مغلوب لوگ جنتی ہیں۔'' (المستدرک، کتاب التفسیر، باب کان خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القرآن، رقم ۳۸۹۷، ج۳، ص۳۴۴)

(۱۹۹۵)...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں جنت کے بادشاہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟'' میں نے عرض کیا: ''ضرور بتائیے۔'' فرمایا: ''ہر کمزور اور کمزور خیال کیا جانے والا، بوسیدہ لباس شخص جسے نظر انداز کر دیا جاتا ہے، وہ اگر اللہ عزوجل پر قسم اٹھا لے تو اللہ عزوجل اسے ضرور پوری فرمائے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب من لایؤبہ لہ، رقم ۴۱۱۵، ج۴، ص۴۲۹)

(۱۹۹۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''کچھ پراگندہ سر غبار آلود اور لوگوں کے دروازوں سے دھتکارے جانے والے لوگ ایسے ہیں کہ اگر کسی بات پر اللہ عزوجل کی قسم اٹھالیں تو وہ ان کی قسم ضرور پوری فرمائے۔'' (صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الضعفاء والخاملین، رقم ۲۶۲۲، ص۱۴۱۲)

(۱۹۹۷)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحب جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''کچھ پراگندہ سر، غبار آلود، بوسیدہ لباس اور لوگوں کے دروازوں سے دھتکارے جانے والے لوگ ایسے ہیں کہ اگر یہ کسی بات پر اللہ عزوجل کی قسم اٹھالیں تو وہ ان کی قسم ضرور پوری فرمائے۔'' (المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم ۸۶۱، ج۱، ص۲۵۰)

(۱۹۹۸)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''میری امت میں کچھ لوگ ایسے ہیں اگر تم میں سے کوئی شخص ان سے ایک دینار مانگنے جائے تو وہ نہ دے سکیں گے اور اگر ایک درہم مانگنے جائے تو بھی نہ دے سکیں گے اور ان سے ایک پیسہ مانگنے تو بھی نہ دے سکیں، اگر وہ لوگ اللہ عزوجل سے جنت کا سوال کریں تو اللہ عزوجل انہیں ضرور جنت عطا فرمائے گا وہ بوسیدہ لباس اور نظر انداز کئے جانے والے لوگ اگر کسی بات پر اللہ عزوجل کی قسم اٹھالیں تو اللہ عزوجل ان کی قسم ضرور پوری فرمائے گا۔''

(المعجم الاوسط، من اسمہ احمد، رقم ۵۴۸۷، ج۵، ص۳۴۴)

(۱۹۹۹)...... حضرتِ سیدنا زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ ''امیر المؤمنین حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی شریف میں حاضر ہوئے تو حضرتِ سیدنا معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی قبرانور کے پاس روتے ہوئے پایا تو پوچھا، ''تمہیں کس چیز نے رُلایا؟'' انہوں نے جواب دیا، ''اس حدیث مبارک نے جسے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ''تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے اور جس نے اللہ عزوجل کے اولیاء سے دشمنی کی گویا اس نے اللہ عزوجل کے ساتھ جنگ کا اعلان کر دیا اور بے شک اللہ عزوجل ان نیک پرہیزگار اور گمنام بندوں کو پسند فرماتا ہے جو غائب ہوں تو ان کی کمی محسوس نہ کی جائے اور جب حاضر ہوں تو انہیں پہچانا نہ جائے۔ ان کے دل ہدایت کے چراغ ہیں وہ ہر اندھیری زمین سے نکل جاتے ہیں۔''

(ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب من ترجی لہ السلامۃ من الفتن، رقم ۳۹۸۹، ج۴، ص۳۵۱)

(۲۰۰۰)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا کہ ''میرے نزدیک اپنے اولیاء میں قابل رشک وہ مؤمن ہے جس کا عیال کم ہو اور وہ کثرت سے نماز پڑھے اور اپنے رب عزوجل کی اچھے طریقے سے عبادت کرے، تنگدستی میں اس کی اطاعت کرے اور لوگوں سے پوشیدہ رہے، اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ نہ کیا جائے، اگر اس کا رزق ضرورت کے مطابق ہو تو اس پر صبر کرے۔'' پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے چٹکی بجاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''ایسے شخص کی موت جلدی واقع ہوجائے گی اور اس کے اموال کم ہوں گے اور اس کا ورثہ کم ہوگا۔''

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الکفاف والصبر علیہ، رقم ۲۳۵۴، ج۴، ص۱۵۵)

(۲۰۰۱)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے دنیا میں اپنی خواہشات پوری کرلیں تو آخرت میں اس بندے اور اس کی خواہشات کے درمیان رکاوٹ ڈال دی جائے گی۔ جس نے خوشحال لوگوں کی زینت کی طرف اپنی آنکھیں پھیلائیں وہ آسمانی سلطنت میں ذلیل ہوگا اور جس نے غذا کی تنگی پر اچھی طرح صبر کیا اللہ عزوجل اسے جنت میں اس کی چاہت کے مطابق مسکن عطا فرمائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب منہ، رقم ۱۷۸۲۰، ج۱۰، ص۴۳۴)

(۲۰۰۲)...... حضرتِ سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے دعا مانگی کہ ''اے اللہ عزوجل! جو تجھ پر ایمان لائے اور اس بات کی گواہی دے کہ میں تیرا

رسول ہوں تو تُو اپنی ملاقات اس کے نزدیک پسندیدہ کردے اور اپنی قضا اس پر آسان فرمادے اور اس کے لئے دنیا کم کردے اور جو تجھ پر ایمان نہ لائے اور اس بات کی گواہی نہ دے کہ میں تیرا رسول ہوں، تو تُو اپنی ملاقات اس کے نزدیک پسندیدہ نہ فرما اور اس پر اپنی قضا آسان نہ فرما اور اسکے لئے دنیا کو کثیر کردے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الایمان، باب فرض الایمان، رقم ۲۰۸، ج۱، ص ۲۱۵)

=== === ===

دنیا میں زُہد اختیار کرنے کاثواب

اس بارے میں آیاتِ مبارکہ:

(1) زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ۝ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِيْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ (پ۳، آل عمران: ۱۴۔۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: لوگوں کے لیے آراستہ کی گئی ان خواہشوں کی محبت، عورتیں اور بیٹے اور تلے اوپر سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان کئے ہوئے گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی یہ جیتی دنیا کی پونجی ہے اور اللہ ہے جس کے پاس اچھا ٹھکانا۔ تم فرماؤ کیا میں تمہیں اس سے بہتر چیز بتادوں پرہیزگاروں کے لیے ان کے رب کے پاس جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے اور ستھری بیبیاں اور اللہ کی خوشنودی اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔

(2) وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ۷، الانعام: ۳۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک پچھلا گھر بھلا انکے لیے جو ڈرتے ہیں تو کیا تمہیں سمجھ نہیں۔

(3) وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذْرُوْهُ الرِّيٰحُ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝ اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا ۝ (پ۱۵، الکھف: ۴۵، ۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے سامنے زندگانی دنیا کی کہاوت بیان کرو جیسے ایک پانی ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ گھنا ہوکر نکلا کہ سوکھی گھاس ہوگیا جسے ہوائیں اُڑائیں اور اللہ ہر چیز پر قابو والا ہے۔ مال اور بیٹے یہ جیتی دنیا کا سنگار ہے اور باقی رہنے والی اچھی باتیں ان کا ثواب تمہارے رب کے یہاں بہتر اور وہ امید میں سب سے بھلی۔

(4) وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ ؕ وَّاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۲۱،العنکبوت:۶۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور بے شک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے کیا اچھا تھا اگر جانتے۔''

(5) مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ (پ۱۴،النحل:۹۶)

ترجمہ کنزالایمان: جو تمہارے پاس ہے ہو چکے گا اور جو اللہ کے پاس ہے ہمیشہ رہنے والا۔

(6) وَمَآ اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا ۚ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝ (پ۲۰،القصص:۶۰)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے وہ دنیوی زندگی کا برتاوا اور اس کا سنگار ہے اور جو اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا تو کیا تمہیں عقل نہیں۔

(7) فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ ۙ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۚ وَلَا يُلَقّٰىهَآ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ۝ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ ۟ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۟ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ ۚ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝

ترجمہ کنزالایمان: تو اپنی قوم پر نکلا اپنی آرائش میں بولے وہ جو دنیا کی زندگی چاہتے ہیں کسی طرح ہم کو بھی ایسا ملتا جیسا قارون کو ملا بے شک اس کا بڑا نصیب ہے اور بولے وہ جنہیں علم دیا گیا خرابی ہو تمہاری اللہ کا ثواب بہتر ہے اس کے لئے جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے اور یہ انہی کو ملتا ہے جو صبر والے ہیں تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی کہ اللہ سے بچانے میں اس کی مدد کرتی اور نہ وہ بدلہ لے سکا اور کل جس نے اس کے مرتبہ کی آرزو کی تھی صبح کہنے لگے عجب بات ہے اللہ رزق وسیع کرتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے اگر اللہ ہم پر احسان نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا اے عجب کافروں کا بھلا نہیں۔

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ (پ۲۰، القصص:۸۳)

یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیز گاروں ہی کی ہے۔

(8) یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ ۝ (پ۲۲، الفاطر،۵)

ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو! بے شک اللہ کا وعدہ سچ ہے تو ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے دنیا کی زندگی، اور ہرگز تمہیں اللہ کے حکم پر فریب نہ دے وہ بڑا فریبی۔''

(9) اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ؕ کَمَثَلِ غَیْثٍ اَعْجَبَ الْکُفَّارَ نَبَاتُہٗ ثُمَّ یَھِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا ثُمَّ یَکُوْنُ حُطَامًا ؕ وَفِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَۃٌ مِّنَ اللّٰہِ وَرِضْوَانٌ ؕ وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝ سَابِقُوْٓا اِلٰی مَغْفِرَۃٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَجَنَّۃٍ عَرْضُھَا کَعَرْضِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ؕ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝ (پ۲۷، الحدید:۲۰۔۲۱)

ترجمہ کنز الایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینھ کی طرح جس کا اگایا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا ہوا) ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال بڑھ کر چلو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کی چوڑائی جیسے آسمان اور زمین کا پھیلاؤ تیار ہوئی ہے ان کے لئے جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔''

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۲۰۰۳)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی مکرّم، نُورِ مُجسّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے، جسے میں کروں تو اللہ عزوجل مجھ سے محبت کرنے لگے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کریں۔'' ارشاد فرمایا، ''دنیا سے بے رغبتی اختیار کرلو

اللہ عزوجل تم سے محبت فرمائے گا اور لوگوں کے مال سے بے نیاز ہو جاؤ لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الزھد فی الدنیا، رقم ۴۱۰۲، ج۴، ص ۴۲۳)

(۲۰۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابرھیم بن ادھم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کی وجہ سے اللہ عزوجل مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں۔'' ارشاد فرمایا کہ ''وہ عمل جس کی وجہ سے اللہ عزوجل تم سے محبت فرمائے گا دنیا سے بے رغبتی ہے اور وہ عمل جس کی وجہ سے لوگ تجھ سے محبت کرنے لگیں گے وہ یہ ہے کہ تمہارے پاس جو مال ہے اسے لوگوں کے سپرد کر دو۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی الزھد فی الدنیاء، رقم ۲، ج۴، ص ۷۵)

(۲۰۰۵)...... حضرتِ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''نیک لوگوں نے دنیا سے بے رغبتی سے بڑھ کر کسی عمل سے زینت حاصل نہیں کی۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الزھد فی الدنیا، رقم ۱۸۰۵۹، ج۱۰، ص۵۱۰)

(۲۰۰۶)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''دنیا سے بے رغبتی دل وجان کو راحت بخشتی ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الزھد فی الدنیا، رقم ۱۸۰۵۸، ج۱۰، ص۵۰۹)

(۲۰۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ''اللہ عزوجل نے تین دن میں حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے کلام فرمایا تو جب موسیٰ علیہ السلام نے آدمیوں کا کلام سنا تو اپنے رب عزوجل کا کلام سن لینے کی وجہ سے ان کے کلام کو ناپسند فرمانے لگے۔ اللہ عزوجل نے موسیٰ علیہ السلام سے جو کلام فرمایا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ ''اے موسیٰ علیہ السلام! میرے لئے عمل کرنے والوں نے دنیا سے بے رغبتی جیسا کوئی عمل نہیں کیا اور مقربین نے ان پر میری حرام کردہ اشیاء سے بچنے جیسے کسی اور عمل سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میری عبادت کرنے والوں نے میرے خوف میں رونے جیسی کوئی عبادت نہیں کی۔''

حضرتِ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، ''اے ساری کائنات کے رب! اور روز جزاء کے مالک! یا ذاالجلال

والا کرام !تونے ان کے لئے کیا تیار کیا ہے اور تو انہیں کیا بدلہ عطا فرمائے گا؟''تو اللہ عزوجل نے فرمایا،''دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے تو میں اپنی جنت کو مباح کردوں گا کہ وہ اس میں جہاں چاہیں ٹھکانا بنالیں اور میں اپنی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنے والوں کو یہ انعام دوں گا کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو میں پرہیزگاروں کے علاوہ ہر بندے سے سخت حساب لوں گا کیونکہ میں اُن سے حیا کروں گا اور انہیں عزت واکرام سے نوازوں گا پھر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل فرمادوں گا اور میرے خوف سے رونیوالے تو وہی ہیں جو رفیق اعلی میں ہوں گے اس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا۔'' (طبرانی کبیر، رقم ۱۲۶۵۰، ج۱۲،ص۹۴)

(۲۰۰۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جب تم دنیا سے بے رغبتی کرنے والے کسی شخص کو دیکھو تو اُس کی صحبت اختیار کرو کیونکہ اس کی باتوں میں حکمت پوشیدہ ہوتی ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، ماجاء فی الزھد فی الدنیا، رقم ۱۸۰۶۰، ج۱۰،ص۵۱۹، رواہ عن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ)

(۲۰۰۹)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ''اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو تمہارے لئے دنیا سے اتنا ہی کافی ہے جتنا سوار کا توشہ ہوتا ہے اور اغنیاء کی ہم نشینی سے بچتی رہو اور جب تک کپڑے کو پیوند نہ لگالو اسے بوسیدہ خیال نہ کرو۔''

(الترمذی، کتاب اللباس، باب ماجاء فی ترقیع الثواب، رقم ۱۷۸۷، ج۳،ص۳۰۲)

(۲۰۱۰)...... حضرتِ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحب ِجُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ''جو دنیا سے قطع تعلّق کر کے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آجائے گا اللہ عزوجل اس کی ہر معاملہ میں کفایت فرمائے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہوگا اور جو (اللہ عزوجل کو) چھوڑ کر دنیا کی طرف آئے گا اللہ عزوجل اس کا معاملہ دنیا کے سپرد کردے گا۔''

(مجمع الزوائد کتاب الزھد، باب ماجاء فی العزلۃ، رقم ۱۸۱۸۹، ج۱۰،ص۵۴۶)

(۲۰۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ''جس نے غم کو ایک ہی غم سمجھا اللہ عزوجل اسے اسکے دنیوی غموں میں کفایت فرمائے گا اور جس نے غموں کو متفرق کردیا تو اللہ عزوجل کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ وہ دنیا کی کس وادی میں ہلاک ہوتا ہے۔'' (شعب الایمان، کتاب الزھد، باب فی الزھد قصر الامل، رقم ۱۰۳۴۰، ج۷،ص۲۸۹)

(۲۰۱۲)......حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا،''

جس کا مقصود دنیا ہوگی اللہ عزوجل اس کے کام متفرق کردے گا اور اس کا فقر اس پر ظاہر کردے گا اور اسے دنیا سے اتنا ہی ملے گا جتنا اس کے لئے لکھا گیا ہے، اور جس کا مقصود آخرت ہوگی اللہ عزوجل اس کے کام جمع فرمادے گا اور اسکے دل کو غنا سے بھردے گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہوکر آئے گی اور جس کا مقصود دنیا ہوگی اللہ عزوجل اس کا فقر اس کے ماتھے پر لکھ دے گا اور اس کی جمعیت کو ٹکڑے ٹکڑے کردے گا، دنیا میں سے اس کے پاس وہی کچھ آئے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الھم بالدنیا، رقم ۴۱۰۵، ج ۴، ص ۴۲۴)

ایک اور روایت میں ہے کہ '' جسے آخرت کا غم ہوگا اللہ عزوجل اس کے دل کو غنا سے بھردے گا اور اسکے بکھرے ہوئے کاموں کو سمیٹ دے گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہوکر آئے گی۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۳۰، رقم ۲۴۷۳، ج ۴، ص ۲۱۱)

ایک روایت میں ہے کہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس کا مقصود آخرت ہوگی اللہ عزوجل اس کے دل کو غنا سے بھردے گا اور اسکے بکھرے ہوئے کام جمع فرمادے گا اور اسکے ماتھے سے فقر کو مٹادے گا پھر جب وہ صبح کرے گا تو غنی ہوگا اور شام کرے گا تو غنی ہوگا اور جس کا مقصود دنیا ہوگی اللہ عزوجل اسکے فقر کو اسکے سر پر لکھ دے گا پھر وہ صبح کرے گا تو فقیر ہوگا اور شام کرے گا تو فقیر ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، الترغیب فی الفراغ للعبادۃ، رقم ۶، ج ۴، ص ۵۷)

(۲۰۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب بھی سورج طلوع ہوتا ہے اس کے پہلو میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں جو زمین والوں کو مخاطب کرتے ہیں، جن وانس کے علاوہ ساری مخلوق ان کی آواز سنتی ہے، وہ کہتے ہیں'' اے لوگو! اپنے رب عزوجل کی طرف آؤ کیونکہ جو چیز کم ہو اور کفایت کرے وہ اس چیز سے بہتر ہے جو زیادہ ہو مگر غفلت میں ڈالے۔'' اور جب بھی سورج غروب ہوتا ہے اس کے دونوں پہلوؤں میں دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں وہ ندا کرتے ہیں اے اللہ عزوجل! خرچ کرنے والوں کو جلد بدلہ عطا فرما اور بخل کرنے والوں کا مال جلدی ضائع فرما۔'' (المستدرک، کتاب التفسیر، باب ماقل وکفی...الخ، رقم ۳۷۱۴، ج ۳، ص ۲۳۵)

(۲۰۱۴)...... حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ جس قدر ہوسکے دنیوی غموں سے فراغت پالو کیونکہ جسے سب سے زیادہ غم دنیا کا ہوگا اللہ عزوجل اسکے پیشے کو شہرت دے گا اور اس کا فقر اس پر ظاہر فرمادے گا اور جسے آخرت کا غم سب سے زیادہ ہوگا اللہ عزوجل اسکے کام جمع فرمادے گا اور اسکے دل کو غنا سے بھردے گا اور جو بندہ اپنے دل سے اللہ عزوجل کی طرف متوجہ ہوتا ہے

اللہ عزوجل مومنین کے دلوں کو اس کے لئے محبت اور رحمت کے جذبہ سے سرشار فرما کر اس کے پاس بھیجتا ہے اور اللہ عزوجل اسے ہر بھلائی جلد عطا فرماتا ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فیمن احب الدنیا الخ، رقم ۱۷۸۱۶، ج۱۰، ص۴۳۲)

(۲۰۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی،

مَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الۡاٰخِرَةِ نَزِدۡ لَهٗ فِىۡ حَرۡثِهٖ‌ ۚ وَمَنۡ كَانَ يُرِيۡدُ حَرۡثَ الدُّنۡيَا نُؤۡتِهٖ مِنۡهَا وَمَا لَهٗ فِى الۡاٰخِرَةِ مِنۡ نَّصِيۡبٍ (پ۲۵، الشوریٰ:۲۰)

ترجمہ کنزالایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں۔''

پھر ارشاد فرمایا کہ ''اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرا سینہ غناء سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو ختم کر دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے سینے کو مصروفیت سے بھر دوں گا اور تیرے فقر کو ختم نہیں کروں گا۔'' (المستدرک، کتاب التفسیر، باب اسباب نزول، رقم ۳۷۰۹، ج۳، ص۲۳۳)

(۲۰۱۶)...... حضرتِ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تمہارا رب عزوجل فرماتا ہے کہ ''اے ابن آدم! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرے دل کو غنا سے اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا۔ اے ابن آدم! مجھ سے دوری مت اختیار کر ورنہ میں تیرے دل کو فقر سے بھر دوں گا اور تیرے بدن کو مصروفیت سے بھر دوں گا۔'' (المستدرک، کتاب الرقائق، باب النبی اکل خشنا ولبس خشنا، رقم ۷۹۹۶، ج۵، ص۴۶۴)

(۲۰۱۷)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ جسے دنیا کی محبت کا شربت پلایا گیا وہ تین چیزوں کا مزہ ضرور چکھے گا (۱) ایسی سختی جس سے اس کی تھکن دور نہ ہوگی، (۲) ایسی حرص جس سے وہ غنی نہ ہوگا، (۳) ایسی خواہش جس کی تکمیل نہ کر سکے گا۔ کیونکہ دنیا طالبہ (طلب کرنے والی) اور مطلوبہ (جسے طلب کیا جائے) ہے لہذا جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت اسکے مرنے تک اسے تلاش کرتی رہے گی، جب وہ مرجائے گا تو وہ اسے پکڑ لے گی اور جس نے آخرت طلب کی دنیا اسے ڈھونڈتی رہے گی یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا رزق حاصل کر لے۔'' (طبرانی کبیر، عبداللہ بن مسعود، رقم ۱۰۳۲۸، ج۱۰، ص۱۶۲)

(۲۰۱۸)...... حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر،

سلطانِ بحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے میرے بارے میں کسی سے پوچھا اور جسے میری طرف دیکھنا پسند ہو تو اسے چاہیے کہ پراگندہ سر، زرد چہرے والے، آستین چڑھائے ہوئے شخص کی طرف دیکھے جو ایک اینٹ پر دوسری اینٹ اور ایک شہتیر پر دوسرا شہتیر نہیں رکھ سکتا، جس کے لئے عَلَم (یعنی جھنڈا) بلند کر دیا گیا تو آج اسکی تیاری ہے اور کل اس کا مقابلہ ہے پھر اسکا نتیجہ جنت ہے یا جہنم۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب فضل الفقراء، رقم ۱۷۸۸۳، ج۱۰، ص۴۵۵)

(۲۰۱۹) ...... حضرتِ سیدنا عمرو بن حمق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب اللہ عزوجل کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے شہد چکھاتا ہے۔'' صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا شہد کیا ہے؟'' فرمایا کہ ''اس بندے کو اپنی طرف سے نیک عمل کی توفیق عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اس کے پڑوسی اس سے راضی ہو جاتے ہیں۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب ذکر الموت وقصر الامل، رقم ۴۰، ج۴، ص۱۲۶)
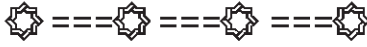
با وجودِ قدرت عاجزی کی بناء پر عمدہ لباس نہ پہننے کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ (پ۲۰، القصص: ۸۳)

ترجمہ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم ان کے لئے کرتے ہیں جو زمین میں تکبر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

(۲۰۲۰)...... حضرتِ سیدنا ابو اُمامہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے سیدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے دنیا کا تذکرہ کیا تو رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''کیا تم نہیں سنتے ؟ کیا تم نہیں سنتے ؟ کہ قدرت کے باوجود زینت ترک کرنا ایمان میں سے ہے، قدرت کے باوجود زینت ترک کردینا ایمان میں سے ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الترجل، رقم ۴۱۶۱، ج ۴، ص ۱۰۲)

(۲۰۲۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''اللہ عزوجل اس سخی کو پسند فرماتا ہے جو اس بات کی پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کون سا لباس پہن رکھا ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الملابس، فصل فی التواضع فی اللباس، رقم ۶۱۷۶، ج ۵، ص ۱۵۶)

(۲۰۲۲)...... ایک صحابی کے بیٹے اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ''جس نے قدرت کے باوجود تواضع اختیار کرتے ہوئے خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دیا اللہ عزوجل اسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔''

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب من کظم غیظا، رقم ۴۷۷۸، ج ۴، ص ۳۲۶)

(۲۰۲۳)...... حضرتِ سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''جس نے قدرت کے باوجود عاجزی کرتے ہوئے اچھا لباس پہننا چھوڑ دیا اللہ عزوجل اسے ساری مخلوق کے سامنے بلا کر اختیار دے گا کہ ایمان کا جو حُلّہ (جوڑا) پہننا چاہے پہن لے۔''

(سنن ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۳۹، رقم ۲۴۸۹، ج ۴، ص ۲۱۷)

(۲۰۲۴)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''اون کا لباس، مسلمان فقراء کی صحبت اختیار کرنا، گدھے پر سواری کرنا، بکری یا اونٹ کی ٹانگیں باندھنا تکبر سے بچاتا ہے۔''

(شعب الایمان، باب فی ملابس والاوانی، فصل فی التواضع فی اللباس، رقم ۶۱۶۱، ج ۵، ص ۱۵۳)

(۲۰۲۵) ...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بہت سے پراگندہ سر، غبار آلود بوسیدہ لباس والے جن کی طرف توجہ نہیں کی جاتی، ایسے ہیں کہ اگر اللہ عزوجل پر کسی بات کی قسم اٹھالیں تو اللہ عزوجل ان کی قسم ضرور پوری فرمائے، براء بن مالک انہی میں سے ہیں۔''

(سنن ترمذی، کتاب مناقب، باب براء بن مالک رضی اللہ عنہ، رقم ۳۸۸۰، ج۵، ص۴۵۹)
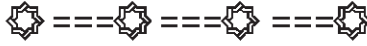
اللہ عزوجل سے اچھا گمان اور امید رکھنے کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ کریمہ:

(1) اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝ (پ۲، البقرۃ:۲۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھربار چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے وہ رحمت الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

(2) یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا٘ وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ۝ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝ (پ۲۱، السجدۃ:۱۶، ۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔''

(3) اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ۝ لِیُوَفِّیَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ (پ۲۲، الفاطر:۲۹۔۳۰)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو اللہ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور ظاہر وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز ٹوٹا (نقصان) نہیں تاکہ ان کے ثواب انہیں بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے۔

(4) اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَیَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ۠ (پ۲۳، الزمر:۹)

ترجمۂ کنز الایمان: کیا وہ جسے فرمانبرداری میں رات کی گھڑیاں گزریں سجود میں اور قیام میں آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کی آس لگائے کیا وہ نافرمانوں جیسا ہوجائے گا تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۲۰۲۶)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال،، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''اے ابنِ آدم! جب تو مجھے پکارتا ہے اور مجھ سے امید رکھتا ہے تو میں تیرے گناہوں کی بخشش فرما دیتا ہوں اور مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ اے ابنِ آدم! اگر تیرے گناہ آسمانوں کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش مانگے تو میں تیری خطائیں بخش دوں گا۔ اے ابنِ آدم! اگر تو میرے پاس گناہوں سے زمین بھر کر بھی لے آئے پھر تو مجھ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تو نے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں تجھے زمین بھر مغفرت عطا فرما دوں گا۔''

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ والاستغفار وما ذکر من رحمۃ اللہ، رقم ۳۵۵۱، ج۵، ص ۳۱۸)

(۲۰۲۷)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تم سے پچھلی امتوں میں سے تین شخص اپنے گھر والوں کے لئے غذاء اور پانی کی تلاش میں نکلے تو بارش شروع ہوگئی تو انہوں نے ایک پہاڑ میں پناہ لی۔ اچانک ایک چٹان نے ان کا راستہ بند کر دیا تو ان میں سے ایک نے کہا کہ ''(ہماری یہاں موجودگی کا) نشان ختم ہوگیا اور پتھر نے غار کا دہانہ بند کر دیا اب تمہاری یہاں موجودگی کو اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا لہٰذا اللہ عزوجل سے اپنے قابلِ بھروسہ عمل کے وسیلے سے دعا مانگو۔''

چنانچہ ان میں سے ایک نے عرض کیا، ''اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں ایک عورت کو پسند کرتا تھا میں نے اس سے بدکاری کا مطالبہ کیا تو اس نے انکار کر دیا۔ ایک مرتبہ میں نے اس کے لئے مال کا ایک حصہ مقرر کر دیا تو جب اس نے خود کو میرے حوالے کیا تو میں نے بدکاری کا ارادہ چھوڑ دیا۔ اگر میں نے یہ عمل تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو

ہمارا راستہ کھول دے۔'' تو وہ چٹان ایک تہائی ہٹ گئی۔

پھر دوسرے نے عرض کیا،'' اے اللہ عزوجل! میں اپنے والدین کے لئے ان کے برتن میں دودھ دوہتا تھا۔جب میں ان کے پاس دودھ لے کر حاضر ہوتا تو انہیں سوتے ہوئے پاتا، میں ان کے سرہانے کھڑا رہتا جب وہ بیدار ہوتے تو دودھ پیتے۔اگر میں نے یہ عمل تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمارا راستہ کھول دے۔'' تو وہ چٹان ایک تہائی ہٹ گئی۔

تیسرے نے عرض کیا'' اے اللہ عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک شخص کو اپنے پاس مزدوری کے لئے رکھا تھا جب اس نے آدھا دن کام کرلیا تو میں اسے اجرت دینے لگا تو وہ ناراض ہوگیا اور اجرت نہ لی تو میں نے اس اجرت کو تجارت میں لگا دیا پھر جب وہ مال بہت زیادہ ہوگیا تو وہ شخص اپنی اجرت لینے آیا تو میں نے اس سے کہا کہ'' یہ سارا مال لے جا۔'' اگر میں چاہتا تو اسے صرف اس کی پہلی اجرت دے دیتا (لیکن میں نے ایسا نہ کیا)، اگر میں نے یہ تیری رحمت کی امید اور تیرے عذاب کے خوف سے کیا ہے تو ہمارا راستہ کھول دے۔'' تو وہ چٹان ایک تہائی مزید ہٹ گئی اور وہ لوگ غار سے نکل آئے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیۃ، رقم ۹۶۷، ج ۲، ص ۱۵۸ بتغیر قلیل)

(۲۰۲۸) ...... حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ ربُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم نے فرمایا کہ'' اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ اللہ عزوجل سب سے پہلے مومنین سے کیا فرمائے گا اور وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کیا عرض کریں گے؟'' ہم نے عرض کیا،'' جی ہاں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور بتایئے۔'' فرمایا کہ'' اللہ عزوجل مومنین سے فرمائے گا کہ کیا تم مجھ سے ملنا پسند کرتے تھے؟'' وہ عرض کریں گے،'' ہاں! اے ہمارے رب عزوجل!'' وہ فرمائے گا،'' کیوں؟'' عرض کریں گے کہ'' ہم تیرے عفو اور بخشش کی امید رکھتے تھے۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا،'' میں نے تمہیں اپنی بخشش عطا فرمادی۔''

(مسند امام احمد بن حنبل، مسند معاذ بن جبل، رقم ۲۲۱۳۳، ج ۸، ص ۲۴۸ بتغیر قلیل)

(۲۰۲۹) ...... حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلّم ایک جوان کے پاس اس کی موت کے وقت تشریف لائے اور فرمایا کہ'' کیسا محسوس کر رہے ہو؟'' اس نے عرض کیا،'' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ عزوجل سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں پر خوف زدہ ہوں۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،'' جب اس عالم میں بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں جمع ہوتی ہیں تو اللہ عزوجل اس کی امید پوری فرماتا ہے اور جس بات سے بندہ خوف زدہ ہوا سے اس سے امن عطا فرماتا ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب ذکر الموت والاستعداد لہ، رقم ۴۲۶۱، ج ۴، ص ۴۹۶)

(۲۰۳۰)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شمار، دو عالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''بیشک اللہ عزوجل سے اچھا گمان رکھنا بہترین عبادت ہے۔''

(المستدرک، کتاب التوبۃ والانابۃ، باب ان حسن الظن، رقم ۷۶۷۷، ج۵، ص۳۴۲)

(۲۰۳۱)...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ ''میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوتا ہوں اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔'' (یعنی اللہ عزوجل کی رحمت اس کے ساتھ ہوتی ہے۔)

(مسلم، کتاب ذکر والدعاء والتوبہ والاستغفار، رقم ۲۶۷۵، ص۱۴۳۹)

(۲۰۳۲)...... حضرت سیدنا حبّان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے نکلا تو میری ملاقات حضرتِ سیدنا واثلہ بن اسقع سے ہوئی وہ بھی ان کی عیادت کا ارادہ رکھتے تھے۔ جب ہم ان کے پاس پہنچے اور انہوں نے سیدنا واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا تو اپنا ہاتھ پھیلا دیا اور ان کی طرف اشارہ کیا۔ حضرتِ سیدنا واثلہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئے تو حضرتِ سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ نے حضرتِ سیدنا واثلہ رضی اللہ عنہ کے دونوں ہاتھ تھام لئے اور انہیں اپنے چہرے پر پھیرنے لگے تو حضرتِ سیدنا واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے پوچھا، ''تمہارا اللہ عزوجل کے ساتھ کیسا گمان ہے؟'' تو حضرتِ سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، ''خدا کی قسم! مجھے اللہ عزوجل سے اچھا گمان ہے۔'' فرمایا، ''پھر خوش ہو جاؤ کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ ''میں اپنے بندے کے گمان کے قریب ہوں اگر وہ اچھا گمان کرے تو اس کے لئے ویسا ہی ہے اور اگر وہ برا گمان کرے تو اس کے لئے ویسا ہی ہے۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب حسن الظن باللہ، رقم ۶۴۰، ج۲، ص۱۷)

(۲۰۳۳)...... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''اللہ عزوجل نے ایک بندے کے بارے میں جہنم کا حکم دیا جب وہ جہنم کے کنارے پر پہنچا تو رک گیا اور پیچھے مڑ کر دیکھنے لگا اور عرض کرنے لگا، ''یارب عزوجل! تیری قسم! میں تو تیرے ساتھ اچھا گمان رکھا کرتا تھا۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''میں اپنے بندے کے ساتھ اس گمان کے مطابق معاملہ کرتا ہوں جو وہ مجھ سے رکھتا ہے۔''

(شعب الایمان، باب عیادۃ المریض، فصل فی آداب العیادۃ، رقم ۹۲۳۶، ج۶، ص۵۴۶)

(۲۰۳۴)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''اس ذات پاک کی قسم! جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جب بندہ اللہ عزوجل سے اچھا گمان رکھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے گمان کے مطابق اسے عطا فرماتا ہے کیونکہ تمام بھلائیاں اسی رب عزوجل کے دستِ قدرت میں ہیں۔'' (طبرانی کبیر ابن مسعود، رقم ۸۷۷۲، ج۹، ص۱۵۴)

خوفِ خدا عزوجل کا ثواب

اس بارے میں آیاتِ مبارکہ:

(1) اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ۚۖ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ؕ لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۚ (پ۹، الانفال:۲-۴)

ترجمہ کنزالایمان: ایمان والے وہی ہیں کہ جب اللہ یاد کیا جائے ان کے دل ڈر جائیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جائیں ان کا ایمان ترقی پائے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کریں وہ جو نماز قائم رکھیں اور ہمارے دیئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کریں یہی سچے مسلمان ہیں ان کے لئے درجے ہیں ان کے رب کے پاس اور بخشش ہے اور عزت کی روزی۔

(2) اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۙ اُولٰٓىٕكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ (پ۱۸، المومنون:۵۷-۶۱)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک وہ جو اپنے رب کے ڈر سے سہمے ہوئے ہیں اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں اور وہ جو اپنے رب کا کوئی شریک نہیں کرتے اور وہ جو دیتے ہیں جو کچھ دیں اور ان کے دل ڈر رہے ہیں یوں کہ ان کو اپنے رب کی طرف پھرنا ہے یہ لوگ بھلائیوں میں جلدی کرتے ہیں اور یہی سب سے پہلے انہیں پہنچے۔

(3) یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ (پ۱۴، النحل:۵۰)

ترجمہ کنزالایمان: اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم ہو۔

نوٹ: یہ آیت سجدہ ہے۔

(4) یَخَافُوْنَ یَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِیْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ٥ لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَاعَمِلُوْاوَیَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ط (پ۱۸،النور: ۳۸،۳۷)

ترجمہ کنزالایمان: ڈرتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں تا کہ اللہ انہیں بدلہ دے ان کے سب سے بہتر کام کا اور اپنے فضل سے انہیں انعام زیادہ دے۔

(5) یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًاوَّطَمَعًاوَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ٥ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآاُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ج جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ٥ (۲۱،السجدۃ:۱۶،۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

(6) وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَیَخْشَ اللّٰهَ وَیَتَّقْهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ٥ (۱۸،النور:۵۲)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو حکم مانے اللہ اور اس کے رسول کا اور اللہ سے ڈرے اور پرہیزگاری کرے تو یہی لوگ کامیاب ہیں۔

(7) وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ٥ هٰذَامَاتُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ٥ مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَجَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ن٥ ادْخُلُوْهَابِسَلٰمٍ ط ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ٥ لَهُمْ مَّایَشَآءُوْنَ فِیْهَاوَلَدَیْنَامَزِیْدٌ ٥ (پ۲۶،ق:۳۱تا۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور پاس لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی یہ ہے وہ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو ہر رجوع لانے والے نگہداشت والے کے لئے جو رحمٰن سے بے دیکھے ڈرتا ہے اور رجوع کرتا ہوا دل لایا ان سے فرمایا جائے گا جنت میں جاؤ سلامتی کے ساتھ یہ ہمیشگی کا دن ہے ان کے لئے ہے اس میں جو چاہیں اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

(8) قَالُوْااِنَّا كُنَّاقَبْلُ فِیْ اَهْلِنَامُشْفِقِیْنَ ٥ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَاوَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ ٥ (پ۲۷،الطور:۲۶۔۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: بولے بے شک ہم اس سے پہلے اپنے گھروں میں سہمے ہوئے تھے تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں لو (گرمی) کے عذاب سے بچا لیا۔

(9) اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا یَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِیْرًا ○ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْیَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ○ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِیْرًا○ (پ۲۹، الدھر: ۱۰، ۱۱، ۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش نہایت سخت ہے تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے۔''

(10) وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا○ (پ۲۲، الاحزاب: ۳۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور عاجزی کرنیوالے اور عاجزی کرنیوالیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔

اس بارے میں احادیثِ مقدسہ:

(۲۰۳۵)...... حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا، ''ایک شخص اپنی جان پر ظلم کیا کرتا تھا (یعنی گناہ کیا کرتا تھا) جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ''جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا پھر میری راکھ کو جمع کر کے ہوا میں اُڑا دینا، خدا کی قسم! اگر اللہ عزوجل نے مجھے عذاب دینا چاہا تو ایسا عذاب دے گا جو کسی کو نہ دیا ہوگا۔''

جب اس کا انتقال ہوگیا تو اس کی وصیت پر عمل کیا گیا تو اللہ عزوجل نے زمین کو حکم دیا'' جو کچھ تجھ میں ہے اسے جمع کردے۔'' تو اس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ عزوجل نے اس بندے سے دریافت فرمایا کہ ''تجھے ایسی وصیت کرنے پر کس چیز نے ابھارا؟'' اس نے عرض کیا'' یارب عزوجل! میں تجھ سے ڈرتا تھا'' تو اللہ عزوجل نے اس کی مغفرت فرمادی۔

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (۵۶)، رقم ۳۴۸۱، ج ۲، ص ۴۷۰)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ایک شخص جس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا تھا اس

نے اپنے اہل خانہ سے کہا، ''جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا پھر اس میں سے آدھی راکھ کو خشکی پر اور آدھی کو سمندر میں ڈال دینا، خدا کی قسم! اگر اللہ عزوجل نے مجھے عذاب دینا چاہا تو ایسا عذاب دے گا جو تمام جہانوں میں سے کسی کو نہ دیا ہوگا۔''

جب اس کا انتقال ہوا تو انہوں نے اس کی وصیت کے مطابق عمل کیا تو اللہ عزوجل نے خشکی کو اس کی راکھ جمع کرنے کا حکم دیا اور سمندر کو بھی اس کی راکھ جمع کرنے کا حکم دیا پھر اس شخص سے پوچھا، ''تو نے ایسا کیوں کیا؟'' تو اس نے عرض کیا، ''یارب عزوجل! تو جانتا ہے کہ میں نے ایسا تیرے خوف کی وجہ سے کیا ہے۔'' تو اللہ عزوجل نے اس کی مغفرت فرما دی۔

(مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی سعۃ رحمۃ تعالی وانہا سبقت غضبہ، رقم ۲۷۵۶، ص ۱۴۶۷)

(۲۰۳۶) ...... حضرتِ سیدنا ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا، ''تم سے پہلے وقتوں کے ایک مالدار شخص کی موت کا وقت قریب آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے کہا ''تم نے مجھے باپ کی حیثیت سے کیسا پایا؟'' بیٹوں نے جواب دیا کہ ''بہترین باپ۔'' تو اس نے کہا، ''میں نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا لہذا جب میں مرجاؤں تو مجھے جلا دینا پھر مجھے راکھ بنا کر تیز ہوا کے دن میں میری راکھ ہوا میں اُڑا دینا۔'' تو انہوں نے ایسا ہی کیا تو اللہ عزوجل نے اس کی راکھ کو جمع کر کے فرمایا کہ ''تجھے اس عمل پر کس چیز نے ابھارا؟'' اس نے عرض کیا، ''تیرے خوف نے تو اللہ عزوجل نے اس کے ساتھ رحمت کا سلوک فرمایا۔''

(صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب (۵۶) رقم ۳۴۷۸، ج۲، ص۴۶۹)

(۲۰۳۷) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا، ''سات اشخاص ایسے ہیں کہ جس دن عرش کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ عزوجل انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔

پہلا: عادل حکمران، دوسرا: اللہ عزوجل کی عبادت کرتے ہوئے پروان چڑھنے والا نوجوان، تیسرا: وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا رہے، چوتھے: وہ دو آدمی جو اللہ عزوجل کی محبت میں جمع ہوں اور اسی محبت پر ایک دوسرے سے جدا ہوں، پانچواں: وہ شخص جسے صاحبِ حیثیت خوبصورت عورت گناہ کے لئے بلائے تو وہ کہے کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا ہوں، چھٹا: وہ شخص جو صدقہ اس طرح چھپا کر دے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلے کہ دائیں ہاتھ نے کیا صدقہ کیا ہے اور ساتواں: وہ شخص جو تنہائی میں اللہ عزوجل کا ذکر کرتے ہوئے رو پڑے۔''

(مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل اخفاء الصدقہ، رقم ۱۰۳۱، ص ۵۱۴ بتغیر)

(۲۰۳۸) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو ڈر گیا اس نے آخرت کی بہتری کو پالیا اور جس نے آخرت کی بھلائی کو پالیا اس نے منزل کو پالیا بیشک اللہ عزوجل کا سودا مہنگا ہے اور اللہ عزوجل کا سودا جنت ہے۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ الجہنم، باب (۸۳) رقم ۲۴۵۸، ج۴، ص۲۰۴)

(۲۰۳۹) ...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ

بحر و برصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے، ''جس نے ایک دن میرا ذکر کیا یا جو کسی ایک موقع پر مجھ سے خوفزدہ ہوا اسے جہنم سے نکال دو۔'' (ترمذی، کتاب الصفۃ، باب ماجاء ان للنار نفسین، رقم ۲۶۰۳، ج۴، ص ۲۶۷)

(۲۰۴۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! میں اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہیں کروں گا، اگر وہ مجھ سے دنیا میں ڈرے گا تو میں قیامت کے دن اسے امن عطا فرماؤں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف ہوگا تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلا کروں گا۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب حسن الظن باللہ، رقم ۶۳۹، ج۲، ص ۱۷)

(۲۰۴۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب اللہ عزوجل نے اپنے پیارے محبوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم پر یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ۲۸، التحریم:۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

تو ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت کریمہ اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے تلاوت فرمائی تو ایک نوجوان یہ آیت مبارکہ سن کر غش کھا کر گر گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک اس کے دل پر رکھا تو دیکھا کہ اس کا دل متحرک ہے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ''اے جوان! کہو لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ۔'' تو اس نے کلمہ پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اسے جنت کی بشارت عطا فرمائی تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا دنیا ہی میں بشارت؟'' تو ارشاد فرمایا کہ ''کیا تم نے اللہ عزوجل کا یہ فرمان نہیں سنا:

ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ وَعِیْدِ ۝ (پ۱۳، ابراھیم:۱۴)

ترجمہ کنزالایمان: یہ اس کے لئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میں نے جو عذاب کا حکم سنایا ہے اس سے خوف کرے۔

(مستدرک، تفسیر سورۃ ابراھیم علیہ السلام، باب وفاۃ فتی باستماع آیۃ، رقم ۳۳۹۰، ج۳، ص ۹۳)

(۲۰۴۲)...... حضرتِ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم المرسلین، رحمۃ للعلمین، شفیع المذنبین، انیس الغریبین، سراج السالکین، محبوبِ ربّ العلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''جب اللہ عزوجل کے خوف سے بندے کا جسم لرزتا ہے تو اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے سوکھے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔''

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، رقم ۸۰۳، ج۱، ص ۴۹۱)

ایک روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے کہ تیز ہوا کا جھونکا آیا اور اس درخت کے خشک پتے جھڑ گئے اور سبز پتے باقی رہ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ'' اس درخت کی مثال کیا ہے؟'' تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا،'' اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جاننے والے ہیں ۔'' تو ارشاد فرمایا کہ'' اللہ عزوجل کے خوف سے کانپنے والے مومن کی مثال ہے جس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور نیکیاں باقی رہ جاتی ہیں ۔'' (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالی، رقم ۸۰۴، ج۱، ص۴۹۲)

=== === ===

اللہ عزوجل کے خوف سے رونے کا ثواب

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وَاِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْیُنَهُمْ تَفِیْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ۝ وَمَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ وَنَطْمَعُ اَنْ یُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِیْنَ ۝ فَاَثَابَهُمُ اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ ۝

(پ ۷، المائدہ: ۸۳، ۸۴، ۸۵)

ترجمہ کنز الایمان: اور جب سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف اترا تو ان کی آنکھیں دیکھو کہ آنسوؤں سے ابل رہی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے کہتے ہیں اے رب ہمارے ہم ایمان لائے تو ہمیں حق کے گواہوں میں لکھ لے اور ہمیں کیا ہوا کہ ہم ایمان نہ لائیں اللہ پر اور اس حق پر کہ ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ داخل کرے تو اللہ نے ان کے اس کہنے کے بدلے انہیں باغ دیئے جن کے نیچے نہریں رواں ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بدلہ ہے نیکوں کا۔

اور فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ۝ وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۝ وَیَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْكُوْنَ

(پ ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۷، ۱۰۹)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں اور کہتے ہیں پاکی ہے ہمارے رب کو بیشک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونا تھا اور ٹھوڑی کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے۔

اور فرماتا ہے،

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ ؗ وَّمِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْرَآءِیْلَ ؗ وَمِمَّنْ هَدَیْنَا وَاجْتَبَیْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِیًّا ۝

(پ ۱۶، مریم: ۵۸)

ترجمہ کنز الایمان: یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا غیب کی خبریں بتانے والوں میں سے آدم کی اولاد سے اور ان میں جن کو ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد سے اور ان میں سے جنہیں ہم نے راہ دکھائی اور چن لیا جب ان پر رحمٰن کی آیتیں پڑھی جاتیں گر پڑتے سجدہ کرتے اور روتے۔

نوٹ: یہ دونوں آیات سجدہ ہیں۔

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

(۲۰۴۳)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا'' سات اشخاص ایسے ہیں کہ جس دن عرش کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا اللہ عزوجل انہیں اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا۔ان میں اس شخص کو بھی ذکر فرمایا جو تنہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کرے تو گریہ سے اس کی آنکھیں بہہ پڑیں۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الحب فی اللہ، رقم ۲۳۹۸، ج ۴، ص ۱۷۵)

(۲۰۴۴)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' اللہ عزوجل کے نزدیک کوئی شے دو قطروں اور دوقدموں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، وہ دو قطرے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں ان میں سے ایک اللہ عزوجل کے خوف سے بہنے والے آنسو کا قطرہ اور دوسرا راہِ خدا عزوجل میں بہایا جانے والا خون کا قطرہ اور وہ دو قدم جو اللہ عزوجل کو پسند ہیں ان میں سے ایک اللہ عزوجل کی راہ میں چلنے والا قدم اور دوسرا اللہ عزوجل کے فرائض میں سے کسی فرض کی ادائیگی کے لئے چلنے والا قدم ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجھاد، باب ماجاء فی فضل المرابط، رقم ۱۶۷۵، ج ۳، ص ۲۵۳)

(۲۰۴۵)...... حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جو اللہ عزوجل کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں خوفِ خدا عزوجل سے بہنا شروع کر دیں یہاں تک کہ اس کے آنسو زمین پر جا گریں تو اس شخص کو بروزِ قیامت عذاب نہیں دیا جائے گا۔''

(مستدرک، کتاب التوبہ، باب لایلج النار احد بکی من خشیۃ اللہ، رقم ۷۷۴۲، ج ۵، ص ۳۶۹)

(۲۰۴۶)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی، ایک وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کی راہ میں رات کو پہرہ دے اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ عزوجل کے خوف سے روئے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الجھاد، باب الحرس فی سبیل اللہ، رقم ۹۴۸۹، ج ۵، ص ۵۲۴)

(۲۰۴۷)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھو سکے گی، ایک وہ آنکھ

جواللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور دوسری وہ آنکھ جواللہ عزوجل کی راہ میں رات کو پہرہ دے۔''

(جامع الترمذی، کتاب فضائل الجھاد، باب فی الحرس فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۴۵، ج ۳، ص ۲۳۹)

ایک روایت میں ہے کہ''دوآنکھوں تک جہنم کی آگ کا پہنچنا حرام ہے ایک وہ آنکھ جواللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور دوسری وہ آنکھ جواسلام اور مسلمانوں کی کفار سے حفاظت میں رات بسر کرے۔''

(المستدرک، کتاب الجھاد، باب ثلاثۃ اعین لاتمسھا النار، رقم ۲۴۷۷، ج ۲، ص ۴۰۳)

(۲۰۴۸)...... حضرتِ سیدنا ابوریحانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''اللہ عزوجل کے خوف سے آنسو بہانے یا رونے والی آنکھ پر جہنم حرام ہے اور اللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دینے والی آنکھ پر جہنم حرام ہے اور آپ صلی اللہ علیہ نے ایک تیسری آنکھ کا تذکرہ بھی فرمایا تھا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبۃ والزھد، باب الترغیب فی البکاء، رقم ۳، ج ۴، ص ۱۱۳)

(۲۰۴۹)...... حضرتِ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ''دوآنکھوں کو جہنم کی آگ نہ چھوئے گی، ایک وہ آنکھ جو رات کے پہر میں اللہ عزوجل کے خوف سے روئے اور دوسری وہ آنکھ جواللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزارے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الجھاد، باب الحرس فی سبیل اللہ، رقم ۹۴۸۹، ج ۵، ص ۵۲۳)

(۲۰۵۰)......حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، ''تین آنکھوں کے علاوہ بروزِ قیامت ہر آنکھ رو رہی ہوگی (۱) وہ آنکھ جواللہ عزوجل کی حرام کردہ چیزوں کو دیکھنے سے باز رہے (۲) وہ آنکھ جواللہ عزوجل کی راہ میں پہرہ دے (۳) وہ آنکھ جس سے خوفِ خدا کے سبب مکھی کے سر کے برابر آنسو نکل آئے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الجھاد، باب فی الحراسۃ فی سبیل اللہ، رقم ۱۲، ج ۲، ص ۱۶۰)

(۲۰۵۱)......حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''جس مومن کی آنکھ سے اللہ عزوجل کے خوف سے آنسو بہہ جائے اگرچہ وہ مکھی کے سر کے برابر ہو اور پھر وہ آنسو اس کے رخسار پر پہنچ جائے تو اللہ عزوجل اسے جہنم پر حرام فرمادے گا۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحزن والبکاء، رقم ۴۱۹۷، ج ۴، ص ۴۶۷)

(۲۰۵۲)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''جو شخص اللہ عزوجل کے خوف سے روئے گا جہنم میں داخل نہ ہوگا یہاں تک کہ

دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے اور راہِ خدا عزوجل کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی جمع نہ ہوں گے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل الجھاد، باب ماجاء فضل الغبار فی سبیل اللہ، رقم ۱۶۳۹، ج ۳، ص ۲۳۶)

(۲۰۵۳) ...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی

اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ تَعْجَبُوْنَ ۝ وَ تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ (پ ۲۷، النجم: ۵۹، ۶۰)　ترجمہ کنزالایمان: تو کیا اس بات سے تم تعجب کرتے ہو اور ہنستے ہو اور روتے نہیں۔

تو اصحاب صفہ رضی اللہ عنہم اتنا روئے کہ ان کے آنسو انکے رخساروں پر بہنے لگے۔ جب رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ان کے رونے کی آواز سنی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو روتا ہوا دیکھ کر ہم بھی رونے لگے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو بندہ اللہ عزوجل کے خوف سے روئے گا جہنم میں داخل نہیں ہوگا اور گناہ پر اصرار کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا اور اگر لوگ گناہ نہ کریں تو اللہ عزوجل ایسی قوم کو لائے گا جو گناہ کریں گے پھر اللہ عزوجل ان کی مغفرت فرمادے گا۔'' (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ، رقم ۷۹۸، ج ۱، ص ۴۸۹)

(۲۰۵۴) ...... حضرتِ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کس چیز کے ذریعے جہنم سے بچ سکتا ہوں؟'' تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''اپنی آنکھوں کے آنسوؤں کے ذریعے سے کیونکہ جو آنکھ اللہ عزوجل کے خوف سے روتی ہے اسے جہنم کی آگ کبھی نہ چھوئے گی۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب التوبہ والزھد، الترغیب فی البکاء من خشیۃ اللہ، رقم ۹، ج ۴، ص ۱۱۴)

(۲۰۵۵) ...... حضرتِ سیدنا مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''جو آنکھ آنسوؤں سے بھر جائے اللہ عزوجل اس پورے جسم کو جہنم پر حرام فرمادیتا ہے اور جو قطرہ آنکھ سے بہہ کر رخسار پر بہہ جائے اس چہرے کو ذلت وتنگدستی نہ پہنچے گی۔ اگر کسی امت میں ایک بھی رونے والا ہو تو اسکی وجہ سے ساری امت پر رحم کیا جاتا ہے اور ہر چیز کی ایک مقدار اور وزن ہوتا ہے مگر اللہ عزوجل کے خوف سے رونے والا آنسو آگ کے سمندروں کو بجھادے گا۔''

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، رقم ۸۱۱، ج ۱، ص ۴۹۴)

(۲۰۵۶) ...... حضرتِ سیدنا ھَیثَم بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر،

سلطانِ بحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم لوگوں کو خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے رونے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''اگر آج تمام وہ مومن جن کے سر پر مضبوط پہاڑوں جتنے گناہوں کا بوجھ ہو وہ بھی تمہارے ساتھ حاضر ہو جاتے تو اس شخص کے رونے کی وجہ سے ان سب کی بھی مغفرت کر دی جاتی کیونکہ اس کے لئے ملائکہ رو رہے ہیں اور اسکے حق میں دعا کرتے ہوئے عرض کر رہے ہیں ''اے اللہ عزوجل! کثرت سے رونے والوں کی شفاعت ، نہ رونے والوں کے حق میں قبول فرمالے۔'' (شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، رقم ۸۱۰، ج۱، ص۴۹۴)

(۲۰۵۷)...... حضرتِ سیدنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟'' فرمایا کہ ''اپنی زبان قابو میں رکھو اور تم کو تمہارا گھر کافی ہو اور اپنے گناہ پر رولیا کرو۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، رقم ۲۴۱۴، ج ۴، ص ۱۸۲)

(۲۰۵۸)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ج (پ۲۸، التحریم:۶)　ترجمۂ کنزالایمان: جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔

اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ''جہنم کی آگ کو ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر اسے ایک ہزار سال تک جلایا گیا تو وہ سیاہ ہوگئی تو اب جہنم کالی سیاہ ہے اس کے شعلے نہیں بجھتے۔ یہ سن کر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک حبشی چیخیں مار کر رونے لگا تو جبرئیل امین علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا کہ ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رونے والا شخص کون ہے؟'' فرمایا کہ ''حبشہ کا ایک شخص ہے۔'' اور پھر اس شخص کی تعریف بیان فرمائی تو جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا، ''اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ مجھے اپنی عزت وجلال اور ارتفاع فوق العرش ہونے کی قسم! میرے خوف کے سبب جس بندے کی آنکھ روئے گی میں جنت میں اس کی ہنسی میں اضافہ فرماؤں گا۔''

(شعب الایمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، رقم ۷۹۹، ج ۱، ص ۴۸۹ بتغیر قلیل)

گزشتہ صفحات میں حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت گزر چکی ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل نے تین دن میں حضرتِ سیدنا موسیٰ علیہ السلام سے ایک لاکھ چالیس ہزار کلمات کے ذریعے جو کلام فرمایا تھا اس میں یہ بھی تھا کہ ''اے موسیٰ علیہ السلام! میرے لئے عمل کرنے والوں نے دنیا سے بے رغبتی جیسا کوئی عمل نہیں کیا اور مقربین نے ان پر میری حرام کردہ اشیاء سے بچنے جیسے کسی اور عمل سے میرا قرب حاصل نہیں کیا اور میری عبادت کرنے والوں نے میرے خوف سے رونے

جیسی کوئی عبادت نہیں کی۔''

حضرتِ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا''اے ساری کائنات کے رب اور روز جزاء کے مالک! یاذاالجلال والاکرام! تونے ان کے لئے کیا تیار کیا ہے اور تو انہیں کیا بدلہ عطا فرمائے گا؟''تو اللہ عزوجل نے فرمایا''دنیا سے بے رغبتی رکھنے والوں کے لئے تو میں اپنی جنت کو مباح کردوں گا وہ اس میں جہاں چاہیں ٹھکانا بنالیں اور اپنی حرام کردہ چیزوں سے پرہیز کرنے والوں کو یہ انعام دوں گا کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو میں پرہیزگاروں کے علاوہ ہر بندے سے سخت حساب لوں گا کیونکہ میں پرہیزگاروں سے حیا کروں گا اور انہیں عزت واکرام سے نوازوں گا پھر انہیں بغیر حساب جنت میں داخل فرماؤں گا اور میرے خوف سے رونے والوں کیلئے رفیق اعلیٰ ہوگا جس میں ان کا کوئی شریک نہ ہوگا۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی فضل الورع والزھد، رقم ۱۸۱۲۵، ج۱۰، ص ۵۲۹)

=== === ===

اخلاص کا ثواب

اس بارے میں آیات مبارکہ:

(1) اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِیْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ وَسَوْفَ یُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِیْنَ اَجْرًا عَظِیْمًا۝ (پ۵، النساء:۱۴۶)

ترجمہ کنزالایمان: مگر وہ جنہوں نے توبہ کی اور سنورے اور اللہ کی رسی مضبوط تھامی اور اپنا دین خالص اللہ کے لیے کرلیا تو یہ مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب دے گا۔

(2) كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ۝ (پ۱۲، یوسف:۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: ہم نے یوں ہی کیا کہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں بے شک وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں ہے۔''

(3) وَاذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ مُوْسٰۤی ز اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِیًّا۝ (پ۱۶، المریم:۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور کتاب میں موسیٰ کو یاد کرو بے شک وہ چنا ہوا تھا اور رسول تھا غیب کی خبریں بتانے والا۔

(4) اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ؕ (پ۲۳، الزمر:۳)

ترجمہ کنزالایمان: ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے۔''

(5) وَمَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِیْنُ الْقَیِّمَةِ۝ (پ۳۰، البیّنۃ:۵)

ترجمہ کنزالایمان: اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا کہ اللہ کی بندگی کریں نِرے اسی پر عقیدہ لاتے ایک طرف کے ہوکر اور نماز قائم کریں اور زکوۃ دیں اور یہ سیدھا دین ہے۔

اس بارے میں احادیثِ مبارکہ:

(۲۰۵۹)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ ربِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے اللہ وحدہ لاشریک لہ کے لئے مخلص ہونے کی حالت میں دنیا چھوڑی اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ ادا کی تو اس نے اس حال میں دنیا چھوڑی کہ اللہ عزوجل اس سے راضی تھا۔''

(المستدرک، کتاب التفسیر، باب خطبۃ النبی فی حجۃ الوداع، رقم ۳۳۳۰، ج ۳، ص ۶۵)

(۲۰۶۰)...... حضرتِ سیدنا ابوعمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یمن کی طرف بھیجے جاتے وقت عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔'' نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ''اپنے دین میں مخلص ہو جاؤ تھوڑا عمل بھی تمہیں کفایت کرے گا۔''

(مستدرک، کتاب الرقائق، رقم ۷۹۱۴، ج ۵، ص ۴۳۵)

(۲۰۶۱)...... حضرتِ سیدنا مُصعَب بن سَعد اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں نے یہ گمان کیا کہ مجھے دیگر صحابہ کرام علیہم الرضوان پر کچھ فضیلت حاصل ہے تو رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ''اس امت کے کمزور لوگوں کی دعاؤں، نمازوں اور اخلاص کے سبب اس امت کی مدد کی جاتی ہے۔'' (نسائی، کتاب الجہاد، باب الاستنصار بالضعیف، ج ۶، ص ۴۵ بتغیر قلیل)

(۲۰۶۲)...... حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''مخلصین کے لئے خوشخبری ہے کہ وہی ہدایت کے چراغ ہیں انہی کی وجہ سے آزمائش کی ہر تاریکی چھٹ جاتی ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب البعث واھوال یوم القیمۃ، باب الترغیب فی الاخلاص...الخ، رقم ۵، ج ۱، ص ۲۳)

(۲۰۶۳)...... حضرتِ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سنا، ''اللہ عزوجل اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی پھر دوسرے تک پہنچا دی کیونکہ علم کے حامل کچھ افراد زیادہ سمجھ دار لوگوں تک علم پہنچاتے ہیں اور فقہ اٹھانے والے بہت سے افراد فقیہ نہیں ہوتے۔ تین عمل ایسے ہیں کہ مومن کا دل ان میں خیانت نہیں کرتا (۱) خالص اللہ کے لئے عمل کرنا (۲) حکمرانوں کی خیر خواہی اور (۳) ان کی جماعت کو لازم پکڑنا کیونکہ ان کو دین کی دعوت دینا انکے ماتحت لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بن سکتا ہے اور جس کا مقصد دنیا کمانا ہو اللہ تعالیٰ اسکے کام کو منتشر کر دے گا اور اسکے فقر کو اس کے سامنے کر دے گا اور اسے دنیا سے وہی ملے گا جو اس کے لئے لکھا گیا ہوگا اور جس کا مطلوب آخرت ہوگی اللہ تعالیٰ اسکے مطلوب کو جمع کر دے گا اور اس کے دل کو غنا سے بھر دے گا اور دنیا اس کی طرف ذلیل ہو کر آئے گی۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الفقر والزھد والقناعۃ، رقم ۶۷۹، ج ۲، ص ۳۵)

(۲۰۶۴)...... حضرتِ سیدنا ضحاک بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا کہ ''اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ ''میں شریک سے پاک ہوں لہذا جس نے میرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تو وہ میرے شریک کے لئے ہے۔ اے لوگو! اپنے اعمال میں اخلاص پیدا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف اخلاص کے ساتھ کئے جانے والے اعمال ہی کو قبول فرماتا ہے۔'' (مجمع الزوائد کتاب الزھد، باب ماجاء فی الریاء، رقم ۱۷۶۵۳، ج ۱۰، ص ۳۷۹)

(۲۰۶۵)...... حضرتِ سیدنا ابودَرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ

الْغُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ'' دنیا اور جو کچھ اس میں ہے سب ملعون ہے سوائے اس چیز کے جس کے ذریعے اللہ عزوجل کی رضا چاہی جائے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الریاء، رقم ۱۷۶۵۹، ج۱۰، ص۳۸۱)

(۲۰۶۶) ...... حضرتِ سیدنا ابو اُمَامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو اجر (انعام) اور شہرت کے لئے جہاد کرتا ہے، اس کے لئے کیا ہے؟'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اس کیلئے کچھ نہیں۔'' اس نے تین مرتبہ یہی عرض کیا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یہی فرماتے رہے کہ'' اس کے لئے اس میں کچھ نہیں۔'' پھر فرمایا کہ'' اللہ عزوجل صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو اخلاص اور اللہ عزوجل کی رضا کے لئے کیا جاتا ہے۔''

(نسائی، کتاب الجھاد، باب من غزا یلتمس الاجر والذکر، ج۶، ص۲۵)

(۲۰۶۷) ...... حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا،'' تم سے پچھلی امتوں میں سے تین شخص سفر پر نکلے رات گزارنے کے لئے انہوں نے ایک غار میں پناہ لی، اچانک پہاڑ سے ایک چٹان گری اور اس نے غار کا دہانہ بند کر دیا تو وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ'' تمہیں اس چٹان سے صرف یہ بات نجات دلاسکتی ہے کہ تم اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرو۔''

تو ان میں سے ایک شخص نے عرض کیا،'' اے اللہ عزوجل! میرے والدین بہت بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے نہ اپنے گھر والوں کو دودھ پلاتا اور نہ ہی اپنے مویشیوں کو سیراب کرتا تھا۔ ایک دن چارے کی تلاش میں مجھے بہت دیر ہوگئی اور میں ان کے سونے سے پہلے واپس نہ آسکا تو میں نے ان کے لئے دودھ دوہا اور ان کو سوتے ہوئے پایا تو میں نے ان سے پہلے اپنے گھر والوں کو دودھ پلانا اور مویشیوں کو سیراب کرنا پسند نہ کیا۔ چنانچہ میں برتن لے کر فجر روشن ہونے تک ان کے بیدار ہونے کا انتظار کرتا رہا۔'' ایک روایت میں ہے کہ'' میرے بچے میرے قدموں میں مچلتے رہے پھر جب وہ بیدار ہوئے تو انہوں نے دودھ سے اپنا حصہ پیا، تو اے اللہ عزوجل! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کی طلب میں کیا تھا تو ہم سے اس چٹان کی مصیبت کو دور فرمادے۔'' تو وہ چٹان تھوڑی سرک گئی مگر نکلنے کا راستہ نہ بنا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان میں سے دوسرے شخص نے عرض کیا،'' اے اللہ عزوجل! میری ایک چچا زاد بہن تھی وہ مجھے سب لوگوں سے زیادہ پسند تھی۔ میں نے اس کے ساتھ برائی کا ارادہ کیا تو وہ میرے قابو میں نہ آئی یہاں تک

کہ ایک سال وہ تنگ دستی میں مبتلاء ہوئی تو میرے پاس آئی تو میں نے اسے ایک سوبیس دینار تنہائی میں ملاقات کرنے کی شرط پر دیئے تو وہ راضی ہوگئی۔ پھر جب میں نے اس پر قابو پالیا تو وہ کہنے لگی، ''میں تیرے لئے حلال نہیں، حرام کام سے باز آجا۔'' تو میں اس کے ساتھ زنا کرنے سے رک گیا۔ جب میں اس سے دور ہوا اس وقت بھی وہ سب لوگوں میں مجھے زیادہ پسند تھی اور میں نے جو سونا اسے دے دیا تھا اسی کے پاس رہنے دیا، اے اللہ عزوجل! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم سے اس مصیبت کو دور فرمادے جس میں ہم مبتلا ہیں۔'' تو چٹان مزید سرک گئی مگر باہر نکلنے کا راستہ اب بھی نہیں بن سکا۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیسرے شخص نے عرض کیا، ''اے اللہ عزوجل! میں نے کچھ لوگوں کو اجرت پر رکھا تھا اور ان سب کو ان کی اجرت ادا کردی۔ مگر ایک شخص اپنی اجرت میرے پاس چھوڑ گیا تھا۔ میں نے اس کی اجرت تجارت میں لگادی حتی کہ اس کا مال کثیر ہوگیا۔ پھر وہ کچھ عرصہ بعد میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ ''میری اجرت مجھے دے دو۔'' تو میں نے اس سے کہا کہ ''تو یہ جو اونٹ، گائے، بکریاں اور غلام دیکھ رہا ہے یہ سب تیری اجرت ہے۔'' وہ کہنے لگا، ''اے اللہ عزوجل کے بندے! میرے ساتھ مذاق مت کر۔'' تو میں نے کہا، ''میں تمہارے ساتھ مذاق نہیں کررہا۔'' تو وہ سارا مال ہانک کرلے گیا اور اس میں سے کچھ نہ چھوڑا، اے اللہ عزوجل! اگر میں نے یہ عمل تیری رضا کے لئے کیا تھا تو ہم سے اس مصیبت کو دور فرمادے جس میں ہم مبتلا ہیں۔'' تو چٹان بالکل ہٹ گئی اور وہ غار سے باہر نکل آئے۔

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب قصہ اصحاب الغار ثلاثۃ، رقم ۲۷۴۳، ص ۱۴۶۵)

فائدہ :

اللہ عزوجل ہم سب کو اخلاص کی توفیق عطا فرمائے (آمین) یاد رکھو کہ تمام اعمال صالحہ کی قبولیت اور اجر وثواب کے حصول کے لئے اخلاص اولین شرط ہے اور اخلاص کے بغیر کیا جانے والا عمل ہلاکت کے قریب ہوتا ہے۔

حضرتِ سیدنا سہل بن عبداللہ تستری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''سارا علم دنیا ہے اور اس پر عمل آخرت ہے اور سارا عمل منتشر ہے مگر جو اخلاص کے ساتھ کیا جائے۔ نیز فرماتے ہیں کہ علماء کے علاوہ سب لوگ (گویا) مردہ ہیں اور باعمل علماء کے علاوہ سب علماء نشے میں ہیں اور باعمل علماء دھوکے میں ہیں سوائے ان کے جو مخلص ہیں، مخلصین اپنے انجام کے بارے میں خوفزدہ ہیں یہاں تک کہ انہیں معلوم ہوجائے کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوگا؟ لہذا! اگر تم ثواب اور اچھا خاتمہ چاہتے ہو تو اخلاص کے حصول کی کوشش کرتے رہو۔

اخلاص کی تعریف میں بہت اختلاف ہے ہر ایک نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق اس کی تعریف کی ہے اگر تم اس کی واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہو تو تصوف کی کتب مثلاً قُوْتُ القلوب اور احیاء علوم الدین (احیاء العلوم) وغیرہ کا مطالعہ کرو۔ اگر اللہ عزوجل نے تمہیں نیک اعمال کی توفیق عطا فرمائی اور تمہاری ہمت کو ان کے ثواب کی طرف متوجہ ہونے سے روک کر اپنی ذات کی طرف پھیر دیا کہ نہ تو جہنم کا خوف رہا اور نہ ہی جنت کی امید تو بے شک اس نے تمہیں اخلاص کے اعلیٰ درجے کی توفیق نصیب فرمائی اور تمہیں مقرب بندوں میں شامل کر لیا۔

===
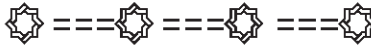
جنت کے اوصاف

اس بارے میں آیات مقدسہ:

(1) يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ۝ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝

(پ۱۰، التوبہ:۲۱۔۲۲)

ترجمہ کنزالایمان: ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔

(2) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِيْنَ ۝ وَنَزَعْنَا مَا فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝ لَا يَمَسُّهُمْ فِيْهَا نَصَبٌ وَّمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ۝ (پ۱۴، الحجر:۴۵۔۴۸)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ڈر والے باغوں اور چشموں میں ہیں۔ ان میں داخل ہو سلامتی کے ساتھ امان میں اور ہم نے انکے سینوں میں جو کچھ کینے تھے سب کھینچ لئے آپس میں بھائی ہیں تختوں پر رو برو بیٹھے نہ انہیں اس میں کچھ تکلیف پہنچے نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں۔''

(3) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّيَلْبَسُوْنَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ؕ نِعْمَ الثَّوَابُ ؕ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۝

(پ۱۵، الکھف:۳۰،۳۱)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے نیگ (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قنا دیز کے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔

(4) هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ مَاٰبٍ ۙ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۚ مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّ شَرَابٍ ۚ وَ عِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ۚ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ۚ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۚ

(پ۲۳،صٓ:۴۹تا۵۴)

ترجمہ کنزالایمان : یہ نصیحت ہے اور بے شک پرہیزگاروں کا ٹھکانا بھلا بسنے کے باغ اُن کے لئے سب دروازے کھلے ہوئے ان میں تکیہ لگائے ان میں بہت سے میوے اورشراب مانگتے ہیں اور ان کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوااور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی ، یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن ۔ بے شک یہ ہمارا رزق ہے کہ کبھی ختم نہ ہوگا۔

(5) اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۙ فِيْ جَنّٰتٍ وَّ عُيُوْنٍ ۚ يَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۚ كَذٰلِكَ ۫ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۚ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۙ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ وَ وَقٰىهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۙ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۚ

(پ۲۵،الدخان:۵۱۔۵۷)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک ڈروالے امان کی جگہ میں ہیں باغوں اور چشموں میں پہنیں گے کریب اورقنادیز آمنے سامنے یونہی ہےاور ہم نے انہیں بیاہ دیا نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والیوں سے اس میں ہر قسم کا میوہ مانگیں گے امن وامان سے اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت نہ چکھیں گے اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا تمہارے رب کے فضل سے، یہی بڑی کامیابی ہے۔''

(6) مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِيْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ وَ لَهُمْ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ (پ۲۶،محمد:۱۵)

ترجمہ کنزالایمان: احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جوکبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جسکے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا۔ اور ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔

(7) ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۝ وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ۝ عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۝ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ۝ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ۝ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ۝ وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ عِیْنٌ ۝ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ لَا یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِیْمًا ۝ اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝ وَاَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ۝ فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ وَّفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّاۤ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ الْیَمِیْنِ ۝

(پ ۲۷، الواقعۃ: ۱۳۔۳۸)

ترجمہ کنزالایمان: اگلوں میں سے ایک گروہ اور پچھلوں میں سے تھوڑے جڑاؤ تختوں پر ہوں گے ان پر تکیہ لگائے ہوئے آمنے سامنے ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو نہ ہوش میں فرق آئے اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں اور بڑی آنکھ والیاں حوریں جیسے چھپے رکھے ہوئے موتی صلہ ان کے اعمال کا اس میں نہ سنیں گے نہ کوئی بیکار بات نہ گنہگاری ہاں یہ کہنا ہوگا سلام سلام اور داہنی طرف والے کیسے داہنی طرف والے بے کانٹے کی بیریوں میں اور کیلے کے گچھوں میں اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں اور بہت سے میووں میں جو نہ ختم ہوں اور نہ روکے جائیں اور بلند بچھونوں میں بے شک ہم نے ان عورتوں کو اچھی اٹھان اٹھایا تو انہیں بنایا کنواریاں اپنے شوہر پر پیاریاں انہیں پیار دلاتیاں ایک عمر والیاں داہنی طرف والوں کے لئے۔''

(8) فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۝ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۝ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۝ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ۝

(پ ۲۹، الحاقۃ ۱۹، ۲۴)

ترجمہ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا لو میرے نامہ اعمال پڑھو مجھے یقین تھا کہ میں اپنے حساب کو پہونچوں گا تو وہ من مانتے چین میں ہے بلند باغ میں جس کے خوشے جھکے ہوئے کھاؤ اور پیو رچتا ہوا صلہ اس کا جو تم نے گزرے دنوں میں آگے بھیجا۔

(9) فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۝ وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۝ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيْرًا ۝ وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ۝ وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّاَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۠ ۝ قَوَارِيْرَا۠ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ۝ وَيُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ۝ عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ۝ وَيَطُوْفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ۝ وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ۝ عٰلِيَهُمْ ثِيَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّاِسْتَبْرَقٌ ۫ وَّحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ (پ۲۹، دھر:۱۱۔۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: تو انہیں اللہ نے اس دن کے شر سے بچالیا اور انہیں تازگی اور شادمانی دی اور ان کے صبر پر انہیں جنت اور ریشمی کپڑے صلہ میں دیئے جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹھر (سخت سردی) اور اسکے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کردیئے گئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتنوں اور کوزوں کا دور ہوگا جو شیشے کے مثل ہو رہے ہوں گے کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا اور اس میں وہ جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی اور وہ ادرک کیا ہے جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور ان کے آس پاس خدمت میں پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے جب تو انہیں دیکھے تو انہیں سمجھے کہ موتی ہیں بکھیرے ہوئے اور جب تو ادھر نظر اٹھائے ایک چین دیکھے اور بڑی سلطنت ان کے بدن پر ہیں کریب کے سبز کپڑے اور قنادیز کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے گئے اور انہیں ان کے رب نے ستھری شراب پلائی ان سے فرمایا جائے گا یہ تمہارا صلہ ہے اور تمہاری محنت ٹھکانے لگی۔

(10) وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ لَّا تَسْمَعُ فِيْهَا لَاغِيَةً ۝ فِيْهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ۝ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ۝ وَّنَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ۝ وَّزَرَابِيُّ مَبْثُوْثَةٌ ۝ (پ۳۰، الغاشیۃ:۸۔۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کتنے ہی منہ اس دن چین میں ہیں اپنی کوشش پر راضی بلند باغ میں کہ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے اس میں رواں چشمہ ہے اس میں بلند تخت ہیں اور چنے ہوئے کوزے اور برابر برابر بچھے ہوئے قالین اور پھیلی ہوئی چاندنیاں۔''

اس بارے میں احادیث مبارکہ:

(۲۰۶۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی چیزیں تیار کی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزرا، اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ (پ۲۱، السجدۃ:۱۷) ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

(مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، رقم ۲۸۲۴، ص۱۵۱۶)

(۲۰۶۹)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا تو اس میں ایسی چیزیں پیدا کیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھیں، نہ کسی کان نے سنیں اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔ پھر اسے فرمایا، ''کلام کر'' تو اس نے کہا ''**قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ○** ترجمہ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے۔'' (پ۱۸، المومنون:۱)

ایک روایت میں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا فرمایا اور اس میں اس کے پھلوں کو لٹکایا اور اس کی نہروں کو جاری فرمایا پھر اس کی طرف نظر فرمائی اور کہا کہ ''کلام کر'' تو اس نے کہا ''**قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ** ترجمہ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے (پ۱۸، المومنون:۱)۔'' تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ''مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم! کوئی بخیل شخص جنت عدن میں میرے قُرب سے مشرّف نہیں ہوگا۔ (المعجم الاوسط، رقم ۵۵۱۸، ج۴، ص۱۶۷)

(۲۰۷۰)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جو جنت میں داخل ہوگا وہ تروتازہ رہے گا کبھی نہ مرجھائے گا، اس کے کپڑے بوسیدہ ہوں گے نہ اس کی جوانی فنا ہوگی، جنت میں وہ نعمتیں ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔'' (الترغیب الترھیب صفۃ الجنۃ النار، فصل فی ثیابھم وحللھم، رقم ۷۰، ج۴، ص۲۹۳)

(۲۰۷۱)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جنت

اوراس کی تعمیر سے متعلق بتائیے۔'' سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا:''اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے اوراس کا گارا مشک کا ہے اوراس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں اوراس کی مٹی زعفران ہے، جواس میں داخل ہوگا تر وتازہ رہے گا کبھی نہ مرجھائے گا، ہمیشہ رہے گا اور کبھی نہ مرے گا اوراس کے کپڑے بوسیدہ نہ ہوں گے اور نہ ہی اس کی جوانی فنا ہوگی۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ ونعیمھا، رقم ۲۵۳۴، ج۴، ص۲۳۶)

(۲۰۷۲)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی اور حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''جب جنتی جنت میں داخل ہوجائیں گے تو ایک منادی ندا کرے گا کہ''تمہارے لئے یہ ہے کہ تم ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں پڑو گے، تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، تم ہمیشہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہیں ہو گے، ہمیشہ تر وتازہ رہو گے کبھی نہیں مرجھاؤ گے جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا،

وَنُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۝ (پ۸، الاعراف:۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور ندا ہوئی کہ یہ جنت تمہیں میراث ملی صلہ تمہارے اعمال کا۔

(مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب فی دوام نعیم اھل الجنۃ، رقم ۲۸۳۷، ص۱۵۲۱)

(۲۰۷۳)......حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''اللہ عزوجل نے جنت کی دیواریں ایک سونے اور ایک چاندی کی اینٹ سے بنائیں پھراس میں نہریں جاری فرمائیں اور درخت اُگائے پھر جب ملائکہ نے جنت کا حسن دیکھا تو کہا اے بادشاہوں کے مکانو! تمہارے لیے سعادت ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی بناء الجنۃ، رقم ۳۲، ج۴، ص۲۸۳)

(۲۰۷۴)...... حضرتِ سیدنا کریب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ''ہے کوئی جو جنت کو پانے کے لئے کمر بستہ ہو؟ کیونکہ جنت وہ جس کا کبھی کسی کو خیال بھی نہیں گزرا ہوگا، ربِّ کعبہ کی قسم! جنت جھلملاتے اور کھلکھلاتے پھول، مضبوط محل، رواں نہروں، پکے ہوئے پھلوں، حسین وخوبصورت بیویوں، بے شمار جنتی ملبوسات اور ہمیشہ رہنے والے سلامتی والے گھر اور پھلوں والے سرسبز بلند وبالا محل والی کشادہ نعمت ہے۔'' تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ''

ہم اسکے لئے کمر بستہ ہونے والے ہیں۔'' فرمایا کہ ''ان شاء اللہ کہو۔'' تو صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ان شاء اللہ کہا۔''

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ الجنۃ، رقم ۴۳۳۲، ج۴، ص ۵۳۵)

(۲۰۷۵)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل نے جنت عدن کو اپنے دست قدرت سے بنایا ہے۔ اس کی تعمیر میں ایک اینٹ سفید موتی کی، ایک اینٹ سرخ یاقوت کی اور ایک اینٹ سبز زبرجد کی استعمال کی گئی ہے جبکہ اس کا گارا مشک کا ہے، اس کی گھاس زعفران ہے، اس کی کنکریاں موتی ہیں، اس کی مٹی عنبر ہے۔ پھر اس سے فرمایا کہ ''بول۔'' تو جنت بولی ''قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ O ترجمہ کنزالایمان: بے شک مراد کو پہنچے ایمان والے (پ ۱۸، المومنون: ۱)'' تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ''مجھے اپنے جلال کی قسم! کوئی بخیل تجھ میں میرا قُرب نہ پاسکے گا۔''

پھر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ O (۲۸، الحشر: ۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، الترغیب فی الجنۃ فصل فی بناء الجنۃ...الخ، رقم ۳۳، ج۴، ص ۲۸۳)

(۲۰۷۶)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''جنت کی زمین سفید ہے، اس کا صحن کافور کی چٹانیں ہیں، اسکے گرد ریت کے ٹیلوں کی طرح مشک کی دیواریں ہیں، اس میں نہریں جاری ہیں، اس میں اہلِ جنت جمع ہوں گے ان میں آپس کے رشتہ دار بھی ہوں گے اور غیر بھی، پھر وہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں گے پھر اللہ عزوجل رحمت کی ہوا بھیجے گا اور ان پر مشک کی خوشبو نچھاور کی جائے گی تو ان میں سے کوئی شخص جب اپنی بیوی کے پاس آئے گا تو اسکے حسن اور پاکیزگی میں اضافہ ہو چکا ہوگا وہ کہے گی کہ ''جب تو میرے پاس سے گیا تھا تو میں تجھ سے خوش تھی اور اب تو میں تجھ سے بہت زیادہ خوش ہوں۔'' (الترغیب والترغیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی بناء الجنۃ، الخ، رقم ۳۴، ج۴، ص ۲۸۳)

(۲۰۷۷)...... حضرتِ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلّم نے فرمایا کہ ''میری امت سے ستر ہزار یا سات لاکھ لوگ ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر جنت میں اکٹھے داخل ہوں گے ان میں سے پہلے والے لوگ اس وقت تک داخل نہ ہوں گے جب تک آخری داخل نہ ہو جائیں، انکے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔'' (مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی دخول طوائف من المسلمین الجنۃ الخ، رقم ۲۱۹، ص ۱۳۶)

(۲۰۷۸)...... حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہوگا اس کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوں گے، نہ تو وہ جنت میں تھوکیں گے نہ ہی رینٹھ صاف کریں گے اور نہ پاخانہ کریں گے۔ جنت میں انکے برتن سونے کے ہوں گے، ان کی کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہونگی، انکا پسینہ خوشبودار ہوگا، ان میں سے ہر ایک کی دو بیویاں ایسی ہونگی جن کی پنڈلیوں کا گودا حسن کی وجہ سے گوشت کے باہر سے نظر آئے گا، ان دونوں میں کوئی رنجش نہ ہوگی اور نہ ہی ان کے دل میں ایک دوسری کے لئے بغض ہوگا بلکہ ان کے دل ایک ہی ہوں گے اور وہ جنتی صبح وشام اللہ عزوجل کی پاکی بیان کریں گے۔''

(مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا، باب فی صفات الجنۃ واہلہا، رقم ۲۸۳۴ص ۱۵۱۹)

(۲۰۷۹)...... حضرتِ سیدنا عُتبہ بن غزوان رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ''ہمیں بیان کیا گیا ہے کہ جنت کے دروازوں کے پٹوں میں سے دو پٹ کے درمیان چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر ایک ایسا دن آئے گا کہ یہ ازدحام اور بھیڑ کی وجہ سے بھری ہوگی۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ ونعیمھا..الخ، رقم ۴، ج ۴، ص ۲۷۱)

(۲۰۸۰)...... حضرتِ سیدنا ابوبکرہ نُفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جس نے کسی معاہد (حلیف) کو ناحق قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھ سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ، الخ، رقم ا، ج ۴، ص ۲۷۰)

(۲۰۸۱)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافِعِ رنج ومَلال، صاحب جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جنت کی خوشبو ایک ہزار سال کی مسافت سے سونگھی جاسکتی ہے مگر اللہ عزوجل کی قسم! والدین کا نافرمان اور قطع رحمی کرنیوالا اسے بھی نہ پاسکے گا۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ ونعیمھا، رقم ۲، ج ۴، ص ۲۷۰)

(۲۰۸۲)...... حضرتِ سیدنا عاصم بن ضَمْرَہ رضی اللہ عنہ حضرتِ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ''اپنے رب عزوجل سے ڈرنے والوں کو جنت کی طرف ایک گروہ کی صورت میں لے جایا جائے گا۔ جب وہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچیں گے تو ایک ایسا درخت پائیں گے جس کے تنے سے دو چشمے بہہ رہے ہوں گے وہ ان میں سے کسی ایک کی طرف اس طرح جائیں گے گویا کہ انہیں اس بات کا حکم دیا گیا ہے پھر اس میں سے پئیں گے تو انکے پیٹ میں جو تکلیف یا گندگی ہوگی وہ دور ہوجائے گی پھر وہ دوسرے چشمے کی طرف جائیں گے اور اس میں غسل کریں گے تو انہیں جنت کا حسن دیا جائے گا تو ان کی جلد کبھی نہ بدلے گی اور نہ ہی ان کے بال پراگندہ ہوں گے وہ ایسے رہیں گے جیسے بہت زیادہ تیل لگایا گیا ہو۔

پھر وہ جنت کے خازن کے پاس آئیں گے تو وہ ان سے کہیں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِیْنَ۰ (پ۲۴، الزمر: ۷۳)

ترجمہ کنزالایمان: سلام تم پر تم خوب رہے تو جنت میں جاؤ ہمیشہ رہنے

راوی فرماتے ہیں کہ ''پھر کچھ بچے ان سے ملیں گے اور انہیں اسطرح گھیر لیں گے جیسے کسی غائب اور محبوب شخص کی آمد پر دنیا والے اسے گھیر لیتے ہیں پھر اس سے کہیں گے کہ اللہ عزوجل نے تیرے لیے جو کرامت تیار کی ہے اس کی خوشخبری سن لے۔ پھر ان بچوں میں سے ایک لڑکا اس کی حورعین میں سے کسی بیوی کے پاس جائے گا اور اسے اس کا دنیوی نام لے کر بتائے گا کہ فلاں شخص آ گیا ہے۔ تو وہ پوچھے گی، ''کیا تو نے اسے دیکھا ہے؟'' وہ کہے گا، ''ہاں! میں نے دیکھا ہے وہ میرے پیچھے ہی آ رہا ہے۔'' تو وہ دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی ہونے تک اپنی خوشی ظاہر نہیں کرے گی۔ جب وہ شخص اپنی منزل پر پہنچ جائے گا تو دیکھے گا کہ اس کی عمارت کی بنیاد کس چیز پر رکھی گئی ہے تو دیکھے گا کہ موتی کی ایک چٹان ہے جس پر سبز زمرد اور سرخ رنگ کا محل ہے۔ پھر نگاہ اٹھا کر اس کی چھت دیکھے گا تو وہ بجلی کی طرح چمکدار ہوگی اگر اللہ عزوجل اسے محفوظ نہ رکھتا تو اسے اپنی بینائی چلے جانے کا غم لاحق ہو جاتا۔ پھر وہ نظر جھکا کر اپنی بیویوں، وہاں رکھے ہوئے جاموں اور ترتیب سے بچھے قالینوں کی طرف دیکھے گا تو وہ جنتی ان نعمتوں کی طرف دیکھیں گے پھر تکیہ لگا کر بیٹھ جائیں گے اور کہیں گے کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا قف وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْلَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ (پ۸، الاعراف: ۴۳)

ترجمہ کنزالایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اس کی راہ دکھائی اور ہم راہ نہ پاتے اگر اللہ نہ دکھاتا۔

پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ ''تم ہمیشہ زندہ رہو گے کبھی نہیں مرو گے، ہمیشہ مقیم رہو گے کبھی کوچ نہ کرو گے، ہمیشہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ پڑو گے۔'' (الترغیب الترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب صفۃ دخول اھل الجنۃ الجنۃ، رقم ۳، ج ۴، ص ۲۷۲)

(۲۰۸۳)...... حضرتِ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحْبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک مومنین کے لیے جنت میں خول دار موتی کا خیمہ ہے جس کی آسمان میں لمبائی ساٹھ میل ہے مومن کے لیے اس میں ایسے گھر والی بیویاں ہوں گی کہ جب مومن انکے پاس آئے گا تو وہ بیویاں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکیں گی۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''اس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے۔'' (صحیح مسلم، کتاب الجنۃ...الخ، باب فی صفۃ خیام الجنۃ، رقم ۲۸۳۸، ص ۱۵۲۲)

(۲۰۸۴)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''وہ خیمہ ایک خول دار موتی کا ہوگا جس کی لمبائی اور چوڑائی ایک ایک فرسخ ہوگی، اس کے ایک ہزار سونے کے دروازے ہوں گے جن کے گرد شامیانے ہوں گے جن کی گولائی پانچ فرسخ کی

ہوگی، اس کے پاس ہر دروازے سے ایک فرشتہ آئے گا جو اسے اللہ عزوجل کی طرف سے ھدیہ دے گا۔"

(۲۰۸۵) ...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں اللہ عزوجل کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا گیا:

وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ (پ۲۸، الصف:۱۲) ترجمہ کنز الایمان: اور پاکیزہ محلوں میں جو بسنے کے باغوں میں ہیں۔

تو ارشاد فرمایا کہ "جنت میں موتیوں کا ایک محل ہے جس میں سرخ یاقوت سے بنے ہوئے ستر مکان ہیں، ہر مکان میں سبز زمرد کے ستر کمرے ہیں، ہر کمرے میں ستر تخت ہیں، ہر تخت پر ہر رنگ کے ستر بچھونے ہیں، ہر بچھونے پر ایک عورت ہے، ہر کمرے میں ستر دسترخوان ہیں، ہر دسترخوان پر انواع واقسام کے ستر کھانے ہیں، ہر کمرے میں ستر خادم اور خادمائیں ہیں۔ مومن کو اتنی قوت عطا کی جائے گی کہ وہ ایک دن میں ان سب سے جماع کر سکے گا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ، باب الترغیب فی الجنۃ...الخ فصل فی خیام الجنۃ، رقم ۴۱، ج۴، ص۲۸۵)

وضاحت:

اس مقدس محل میں سبز زمرد کے چار سو نوے (۴۹۰) کمرے، اٹھائیس ہزار چھ سو تیس (۲۸۶۳۰) تخت اور اتنے ہی خدام اور اتنے ہی دسترخوان چار ہزار ایک سو بچھونے اور اتنی ہی عورتیں اور اتنے ہی رنگوں کے کھانے ہوں گے **فَسُبْحَانَ مَنْ لَّا يُحْصٰى فَضْلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ عَطَاؤُهٗ** یعنی پاکی ہے اس ذات کو جس کے فضل کی انتہاء نہیں اور جس کی عطا میں کمی نہیں۔

(۲۰۸۶) ...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ "کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے کنارے سونے کے اور تہہ موتی اور یاقوت کی ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اس کا پانی شہد سے بھی میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔"

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ الجنۃ، رقم ۴۳۳۴، ج۴، ص۵۳۷)

(۲۰۸۷) ...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دو عالَم کے مالک و مختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ "بے شک جنت میں ایک ایسا درخت ہے کہ کوئی سوار اگر سو سال تک اس کے سائے میں چلتا رہے پھر بھی اس کی مسافت طے نہ کر سکے گا اگر تم چاہو تو یہ آیت مبارکہ پڑھ لو،

وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ ترجمہ کنزالایمان :اور ہمیشہ کے سائے میں اور ہمیشہ جاری پانی میں ۔

(پ ۲۷،الواقعۃ: ۳۰،۳۱)

(بخاری، کتاب بدء الخلق ، باب ماجاء فی صفۃ الجنۃ وانہا مخلوقۃ ، رقم ۳۲۵۲، ج ۲، ص ۳۹۳)

(۲۰۸۸)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں '' وَظِلٍّ مَّمْدُوْد (سے مراد) جنت کا ایک تناور درخت ہے کہ اس کے سائے کی مسافت تیز رفتار سوار کے سو سالہ سفر کے برابر ہے، جنتی لوگوں میں سے بالاخانوں والے اور دیگر لوگ نکل کر اس درخت کے سایہ کے بارے میں گفتگو کریں گے۔ کوئی دنیا کے کسی کھیل کو یاد کر کے اس کی خواہش کرے گا تو اللہ عزوجل جنت سے ایک ہوا بھیجے گا جو اس درخت کو دنیا کے ہر کھیل کیلئے متحرک کر دے گی۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ، رقم ۵۴، ج ۴، ص ۲۸۸)

(۲۰۸۹)...... حضرتِ سیدنا عتبہ بن عبد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک اعرابی نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ '' جس حوض کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم بتاتے ہیں وہ کیسا ہے؟'' (پھر ایک حدیث بیان کی یہاں تک کہ اس مقام پر پہنچے کہ) اعرابی نے عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس میں پھل بھی ہیں؟'' فرمایا، ''ہاں! اور اس میں ایک درخت ہے جسے طوبیٰ کہا جاتا ہے وہ فردوس کو ڈھانپے ہوئے ہے۔'' عرض کیا، ''وہ ہماری زمین کے کس درخت سے مشابہت رکھتا ہے؟'' فرمایا، ''وہ تمہاری زمین کے کسی درخت سے مشابہت نہیں رکھتا مگر کیا تم کبھی ملکِ شام گئے ہو؟'' عرض کیا، ''نہیں! یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!'' فرمایا ''وہ ملکِ شام کے ایک درخت کی طرح کا درخت ہے جسے جوزہ یعنی اخروٹ کا درخت کہا جاتا ہے، وہ ایک ہی تنے پر اُگتا ہے پھر اس کی شاخیں پھیل جاتی ہیں۔'' عرض کیا، ''اس کی جڑ کی لمبائی کتنی ہے؟'' فرمایا، ''اگر تمہارے پالتو اونٹوں میں سے چار سال کی عمر کا اونٹ سفر کرے تو اسوقت تک اس کی مسافت قطع نہ کر سکے گا جب تک بڑھاپے کی وجہ سے اس کے سینے کی ہڈیاں نہ ٹوٹ جائیں۔''

اس نے عرض کیا، ''کیا اس میں انگور ہیں؟'' فرمایا، ''ہاں!'' عرض کیا، ''اس کے خوشے کی لمبائی کتنی ہے؟'' فرمایا، ''سیاہ وسفید کوّے کے مسلسل ایک ماہ اس طرح اُڑنے کی مسافت کہ نہ وہ گرے نہ رکے اور نہ ہی سستی کرے۔'' عرض کیا، ''جنت کے انگور کے ایک دانے کا حجم کتنا ہے؟'' فرمایا، ''کیا تمہارے باپ نے کبھی اپنے ریوڑ میں سے کوئی بڑا جنگلی بکرا ذبح کر کے اس کی کھال اتار کر تمہاری ماں کو دی ہے اور کہا ہے کہ اس کی صفائی کر کے رنگ لو پھر اسے پھاڑ کر ایک بڑا سا ڈول بناؤ جس کے ذریعے ہم اپنے مویشیوں کو اپنی مرضی کے مطابق سیراب کر سکیں؟'' اس نے عرض کیا، ''ہاں۔'' پھر عرض کیا، ''وہ دانہ تو مجھے اور میرے اہل خانہ کو شکم سیر کر دے گا۔'' نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بلکہ تمام رشتہ داروں کو بھی۔'' (معجم کبیر، رقم ۳۱۲، ج ۱۷، ص ۱۲۷ بتغیر)

(۲۰۹۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن ابوہُذَیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس شام یا یمن میں بیٹھے ہوئے تھے کہ جنت کا تذکرہ شروع ہوگیا تو حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''جنتی پھل کے خوشوں میں سے ایک خوشہ یہاں سے صنعاء (یمن کے ایک مقام کا نام) تک کا ہوگا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ، رقم ۵۷، ج ۴، ص ۲۸۹)

(۲۰۹۱)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ''جنت میں کھجور کے درختوں کے تنے سبز زمرد کے ہیں اوراس کی جڑ سرخ سونے کی ہے اوراس کی چھال اہلِ جنت کا لباس ہے اور اسی سے ان کے کپڑے اور حُلّے ہوں گے اور پھل مٹکے اور ڈول جتنے ہوں گے جو دودھ سے سفید اور شہد سے میٹھے اور مکھن سے نرم ہوں گے اور ان میں گٹھلی بھی نہیں ہوگی۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی شجر الجنۃ وثمادلھا، رقم ۶۳، ج ۴، ص ۲۹۰)

(۲۰۹۲)...... حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے قول: **وَذُلِّلَتۡ قُطُوۡفُهَا تَذۡلِيۡلًا**۝ ترجمہ کنزالایمان: اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کردیے گئے ہوں گے۔ (پ ۲۹، الدھر: ۱۴)'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ''اہلِ جنت جنت کے پھل کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور لیٹ کر کھاسکیں گے۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، الترغیب فی الجنۃ فصل فی شجر الجنۃ، رقم ۶۱، ج ۴، ص ۱۱)

(۲۰۹۳)...... حضرتِ سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ ''اے جریر! کیا تم جانتے ہو کہ قیامت کے دن کے اندھیرے کیا ہیں؟'' میں نے عرض کیا، ''نہیں جانتا۔'' فرمایا کہ ''لوگوں کا آپس میں ایک دوسرے پر ظلم کرنا۔'' پھر ایک چھوٹی سی چھڑی پکڑلی میں اسے انکی انگلیوں میں دیکھتا رہا پھر فرمایا کہ ''اے جریر! اگر تم جنت میں اس جیسی چھڑی تلاش کروگے تو نہیں پاسکوگے۔'' میں نے عرض کیا، ''تو پھر جنت کے درخت کیسے ہوں گے۔'' فرمایا کہ ''انکی جڑیں موتیوں اور سونے کی ہونگی جبکہ اوپر کا حصہ پھل ہوگا۔'' (الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی شجر الجنۃ، رقم ۶۰، ج ۴، ص ۲۸۹)

(۲۰۹۴)...... حضرتِ سیدنا سلیم بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسول اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلَّم کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کہا کرتے تھے کہ اللہ عزوجل اعرابی (یعنی دیہاتی) لوگوں اور ان کے سوالات سے ہمیں نفع پہنچاتا ہے۔ ایک دن ایک اعرابی آیا اور عرض کرنے لگا، ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل نے جنت کے ایک درخت کا تذکرہ فرمایا ہے جس سے ایذا پہنچے گی حالانکہ میں سمجھتا تھا کہ جنت میں ایسا کوئی درخت نہیں ہوگا جو اپنے مالک کو ایذاء پہنچائے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ کونسا درخت ہے؟'' عرض کیا، ''وہ بیری کا درخت ہے کیونکہ اسمیں کانٹے ہوتے ہیں جو کہ ایذاء پہنچاتے ہیں۔''

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''کیا اللہ عزوجل نے یہ نہیں فرمایا ''وَسِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ۝ ترجمہ کنزالایمان: بے کانٹے کی

بیریوں میں (پ ۲۷، الواقعہ: ۲۸) اب وہ بیری ایسے پھل دیتی ہے کہ جب اس میں سے کوئی پھل پک کر پھٹتا ہے تو اس سے بہتر اقسام کے کھانے نکلتے ہیں اور ہر ایک کا ذائقہ دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی اکل اھل الجنۃ وشربھم، رقم ۷۷، ج ۴، ص ۲۹۳)

(۲۰۹۵) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جنتی پھل کی لمبائی بارہ ہاتھ ہے اور اس میں گٹھلی نہیں ہوگی۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی اکل اھل الجنۃ وشربھم، رقم ۷۸، ج ۴، ص ۲۹۳)

(۲۰۹۶)...... حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا، ''جنت کے اناروں میں سے ایک انار کے گرد بہت سے لوگ جمع ہوکر اسے کھائیں گے اور اگر ان میں سے کوئی کسی چیز کو چاہتے ہوئے اس کا ذکر کرے گا اسے وہیں پائے گا جہاں سے وہ کھا رہا ہوگا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی اکل اھل الجنۃ وشربھم، رقم ۸۷، ج ۴، ص ۲۹۳)

(۲۰۹۷)...... حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''اہلِ جنت کھائیں گے پئیں گے، نہ رینٹھ صاف کریں گے، نہ پاخانہ کریں گے اور نہ ہی پیشاب کریں گے، ان کا کھانا مشکبار ڈکار سے ہضم ہوجائے گا اور وہ ہر سانس پر تسبیح وتکبیر پڑھتے ہوں گے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الجنۃ ...الخ، باب فی صفات الجنۃ واھلھا، رقم ۲۸۳۵، ص ۱۵۲۱)

(۲۰۹۸)...... حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک یہودی نے حاضر ہوکر عرض کیا، ''اے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم! آپ گمان کرتے ہیں کہ جنتی لوگ کھائیں گے اور پئیں گے؟'' اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سوال کا جواب اثبات میں دیا تو میں (معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر) غالب آجاؤں گا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''کیوں نہیں؟ اس ذات پاک کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے ان میں سے ہر شخص کو کھانے، پینے، شہوت اور جماع میں سو مردوں کی قوت دی جائے گی۔'' یہودی نے عرض کیا، ''جو کھائے گا اور پیئے گا اسے حاجت بھی ہوگی؟'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی سے فرمایا کہ ''انکی حاجت اس طرح پوری ہوگی کہ ان کے جسم سے مشک جیسا پسینہ نکلے گا جس سے ان کے پیٹ ہلکے ہوجائیں گے۔''

(المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث زید بن ارقم، رقم ۱۹۲۸۹، ج ۷، ص ۶۷)

(۲۰۹۹)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سیّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ''جنتیوں میں سب سے نچلے درجے کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ساتھ دس ہزار خادم کھڑے ہوں گے اور ہر خادم

کے ہاتھ میں دو پیالے ہوں گے ایک سونے کا اور ایک چاندی کا، ہر پیالے میں ایک کھانے کی ایسی قسم ہوگی جو دوسرے میں نہ ہوگی، وہ اس کے آخر سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح اس کے شروع سے کھاتا ہے اور جو لذت وذائقہ اس کے پہلے حصہ میں پائے گا وہ دوسرے میں نہ پائے گا پھر یہ کھانا مشکبار پسینہ اور مشکبار ڈکار ہو جائیں گے جنتی نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ اور نہ اور نہ ناک جھاڑیں گے۔''

(۲۱۰۰)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے مَحْبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیوب صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تم جنت میں کسی پرندے کو اُڑتا ہوا دیکھو گے پھر اس کی خواہش کرو گے تو وہ بھنا ہوا تمہارے سامنے آجائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب اھل الجنۃ، باب فیما اعدہ اللہ، رقم ۱۸۷۳۴، ج۱۰، ص۷۶۶)

(۲۱۰۱)...... ام المومنین حضرتِ سیدتنا مَیْمُونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''آدمی جنت میں کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ پرندہ بُختی اونٹ کی طرح اس کے دسترخوان پر آگرے گا نہ تو اسے دھواں پہنچے گا اور نہ ہی اسے آگ چھوئے گی تو وہ شکم سیر ہونے تک اس پرندے سے کھائے گا پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا۔'' (الترغیب الترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ، الخ، رقم ۷۵، ج۴، ص۲۹۲)

(۲۱۰۲)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدْرِی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُود و نوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بیشک جنت میں ایک پرندہ ہے جس کے ستر ہزار پَر ہیں وہ آکر جنتی شخص کے پیالے میں گر جائے گا پھر وہ ہلے گا تو اس کے ہر ریشے میں سے برف سے زیادہ سفید، مکھن سے زیادہ نرم اور شہد سے زیادہ لذیذ کھانا نکلے گا ان میں سے کوئی کھانا دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ، رقم ۷۶، ج۴، ص۲۹۲)

(۲۱۰۳)...... حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق و امین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''تم میں سے جو بھی جنت میں داخل ہوگا اسے طوبیٰ کی طرف لے جایا جائے گا پھر اس کے لیے اس کے شگوفے کھولے جائیں گے تو وہ ان میں سے جسے چاہے گا پکڑ لے گا چاہے سفید کو پکڑے یا سرخ کو، سبز کو پکڑے یا زرد کو یا کالے کو وہ سب گُل لالہ کی مثل نرم وخوبصورت ہوں گے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ...الخ، رقم ۸۱، ج۴، ص۲۹۴)

(۲۱۰۴)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود و سخاوت، پیکرِ

عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' جنت میں مومن کا گھر ایک موتی ہوگا جس میں چالیس ہزار مکانات ہوں گے اور ایک درخت ہوگا جو حُلّے (یعنی جنتی لباس) اگائے گا تو وہ شخص اپنی دوانگلیوں کے ساتھ موتی اور مرجان سے مزین ستر حُلّوں کو پکڑ لے گا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، باب الترغیب فی الجنۃ، رقم ۸۳، ج ۴، ص ۲۹۴)

(۲۱۰۵)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحرو بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' آدمی جنت میں ستر سال تک ایک ہی طرف رخ کیے ہوئے ٹیک لگائے رہے گا پھر اس کے پاس ایک عورت آئے گی اور اس کے کاندھے پر چپت مارے گی۔ اسے اپنا چہرہ اس کے گال میں آئینے سے زیادہ شفاف نظر آئے گا اور اس عورت نے جو سب سے چھوٹا موتی پہن رکھا ہوگا وہ مشرق ومغرب کو روشن کئے ہوگا پھر وہ اسے سلام کہے گی وہ سلام کا جواب دے گا اور اس سے پوچھے گا کہ ''تو کون ہے؟'' تو وہ کہے گی، ''میں مزید میں سے ہوں۔'' اور اس نے ستر کپڑے پہن رکھے ہوں گے جس میں سب سے کم تر لباس طوبیٰ کے گل لالہ جیسا ہوگا تو وہ اس پر اپنی نظریں جمائے گا تو اسے اسکی پنڈلیوں کا مغز باہر ہی سے نظر آئے گا اور اس عورت کے سر پر ایک تاج ہوگا جس کا سب سے چھوٹا موتی مشرق ومغرب کو روشن کردے گا۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ، رقم ۱۱۷۱۵، ج ۴، ص ۱۵۰)

(۲۱۰۶)...... حضرتِ سیدنا کَعْب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ'' اگر اہلِ جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا آج پہن لیا جائے تو اس کی طرف دیکھنے والے کی نظر اچک لی جائے اور لوگوں کی بینائیاں اسے برداشت نہ کرسکیں۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی ثیابھم وحللھم، رقم ۸۴، ج ۴، ص ۲۹۴)

(۲۱۰۷)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تَبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اللہ عزوجل کے قول: **وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ O** ترجمہ کنزالایمان: اور بلند بچھونوں میں۔'' (پ ۲۷، الواقعۃ: ۳۴)

کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ'' اس کی بلندی زمین وآسمان کی مسافت جتنی ہے اور ان دونوں کے درمیان کی مسافت پانچ سو سال ہے۔'' (جامع الترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الواقعۃ، رقم ۳۳۰۵، ج ۵، ص ۱۹۲)

(۲۱۰۸)...... حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ'' راہِ خدا عزوجل میں آمدورفت رکھنا' دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے اور جنت میں تم میں سے کسی کی کمان کی گولائی یا کوڑا رکھنے کی جگہ دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہے اور اگر جنتی عورتوں میں سے کوئی عورت زمین پر ظاہر ہوجائے تو زمین وآسمان کے درمیان کی ہر چیز کو معطر اور منور کردے اور اس کے سر کی اوڑھنی دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر

ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی وصف نساء اھل الجنۃ، رقم ۹۰، ج۴، ص۲۹۶)

(۲۱۰۹)...... حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، رسولِ اکرم، شہنشاہِ بنی آدم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک جنتی عورتوں میں سے ہر عورت کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلوں کے باہر سے نظر آتی ہے بلکہ اس کی پنڈلی کا مغز تک نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا:

کَاَنَّهُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ۚ (پ۲۷، الرحمٰن: ۵۸) ترجمہ کنزالایمان: گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔

اور یاقوت ایک ایسا پتھر ہے اگر تم اس میں دھاگا ڈالو پھر اسے بند کر دو پھر بھی اس کے باہر سے وہ دھاگا تمہیں نظر آئے گا۔'' (ترمذی، باب فی صفۃ النساء اھل الجنۃ، رقم ۲۵۴۱، ج۴، ص۲۳۹ بتغیر)

(۲۱۱۰)...... حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے بتایا کہ جبرئیل امین علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ جب کوئی آدمی کسی حور کے پاس جائے گا تو وہ معانقہ اور مصافحہ سے اس کا استقبال کرے گی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''پھر تم اس کی جن انگلیوں سے چاہو پکڑو اگر اس کی انگلی کا ایک پورا دنیا پر ظاہر ہو جائے تو اس کے سامنے سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے اور اگر اس کے بالوں کی ایک لٹ ظاہر ہو جائے تو مشرق ومغرب کی ہر چیز اس کی پاکیزہ خوشبو سے بھر جائے۔ جنتی شخص اپنی مسہری پر بیٹھا ہوگا کہ اچانک اس کے سر پر ایک نور ظاہر ہوگا وہ گمان کرے گا کہ شاید اللہ عزوجل اپنی مخلوق پر نظرِ کرم فرما رہا ہے جب وہ اس نور کو دیکھے گا تو وہ ایک حور ہوگی جو ندا دے رہی ہوگی کہ ''اے اللہ عزوجل کے ولی! کیا تمہارے پاس ہمارے لیے وقت نہیں ہے؟'' وہ پوچھے گا، ''تم کون ہو؟'' وہ کہے گی، ''میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے، **''وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ۝''** ترجمہ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔ (پ۲۶، ق: ۳۵)'' پھر وہ اس کی طرف رخ کرے گا تو دیکھے گا اس کے پاس جو جمال اور کمال ہے وہ پہلے والی حوروں میں نہیں۔

پھر جب وہ اس حور کے ساتھ اپنی مسہری پر بیٹھا ہوگا تو اسے ایک اور حور پکارے گی ''اے اللہ عزوجل کے ولی! کیا تمہارے پاس ہمارے لیے وقت نہیں؟'' وہ پوچھے گا ''اے! تم کون ہو؟'' وہ کہے گی کہ ''میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ عزوجل نے فرمایا ہے،

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ (پ۲۱، السجدہ: ۱۷) ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

پھر وہ اسی طرح اپنی بیویوں میں سے ایک حور سے دوسری کی طرف منتقل ہوتا رہے گا۔

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة والنار،فصل وصف نساء اھل الجنة، رقم ۹۴، ج ۴،ص ۲۹۷)

(۲۱۱۱)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''اگر حور اپنی ہتھیلی زمین وآسمان کے درمیان ظاہر کردے تو اس کے حسن کی وجہ سے مخلوق فتنے میں پڑ جائے اور اگر وہ اپنی اوڑھنی ظاہر کر دے تو سورج اس کے حسن کی وجہ سے دھوپ میں رکھی ہوئی چراغ روشن کرنے والی بتی کی طرح ہو جائے جس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی اور اگر وہ اپنا چہرہ ظاہر کردے تو زمین وآسمان کی ہر چیز کو روشن کر دے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار، باب فی وصف النساء اھل الجنة، رقم ۹۷، ج ۴،ص ۲۹۸)

(۲۱۱۲)......حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ''اگر جنتی عورتوں میں سے کوئی عورت سات سمندروں میں اپنا تھوک ڈال دے تو وہ سارے سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار فصل فی وصف نساء اھل الجنة، رقم ۹۹، ج ۴،ص ۲۹۹)

(۲۱۱۳)...... حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرتِ سیدنا کعبُ الاحبار رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''اگر آسمانی حور کے ہاتھ کی سفیدی اور اس کی انگوٹھیاں زمین وآسمان کے درمیان لٹکا دی جائیں تو اس کی وجہ سے زمین اسطرح روشن ہو جائے جس طرح سورج دنیا والوں کے لیے روشن ہوتا ہے۔'' پھر فرمایا کہ ''یہ تو میں نے اس کے ہاتھ کا تذکرہ کیا ہے اس کے چہرے کی سفیدی اور حسن وجمال اور اس کے تاج، یاقوت وزبرجد کے حسن کا کیا عالم ہوگا؟'' (الترغیب والترہیب، کتاب صفة الجنة والنار فصل فی وصف نساء اھل الجنة، رقم ۱۰۰، ج ۴،ص ۲۹۹)

(۲۱۱۴)...... امیر المؤمنین حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک جنت میں حورعین کا اجتماع ہوگا جس میں وہ اپنی آوازیں بلند کریں گی مخلوق نے ان جیسی آواز کبھی نہ سنی ہوگی وہ کہیں گی ہم ہمیشہ رہنے والی ہیں کبھی ہلاک نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ خوشحال رہیں گی کبھی ناامید نہ ہوں گی اور ہم ہمیشہ راضی رہیں گی کبھی ناراض نہ ہوں گی خوش بختی ہے اس کے لیے جو ہمارا ہو اور ہم جس کی ہوں۔'' (ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی کلام الحور العین، رقم ۲۵۷۳، ج ۴،ص ۲۵۴)

(۲۱۱۵)...... حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ''بے شک جنت میں ایک نہر ہے جو ساری جنت میں پھیلی ہوئی ہے اس کے دو جانب کنواری لڑکیاں خوبصورت آواز میں نغمہ سرا ہوں گی جسے ساری مخلوق سنے گی اور خیال کرے گی کہ جنت میں اس جیسی کوئی اور لذت نہیں۔'' ہم نے عرض کیا، ''اے ابو ہریرہ! وہ نغمہ کیا ہوگا؟'' تو حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا کہ ''اگر اللہ عزوجل نے چاہا تو وہ اللہ عزوجل کی تسبیح ،اس کی تحمید وتقدیس اور ثناء بیان کریں گی ۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ اھل الجنۃ والنار فصل فی غناء الحور العین، رقم ۱۰۸، ج ۴، ص ۳۰۱)

(۲۱۱۶)...... حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ پاک ،صاحبِ لولاک ،سیاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک جنت میں ایک بازار ہے جس میں اہلِ جنت ہر جمعہ کے دن آیا کریں گے۔ پھر شمال کی جانب سے ایک ہوا چلے گی اور ان کے چہروں اور کپڑوں میں سرایت کر کے ان کے حسن و جمال میں اضافہ کر دے گی پھر جب وہ اپنے گھر والوں کی طرف آئیں گے تو ان کے حسن وجمال میں اضافہ ہو چکا ہوگا تو ان کے گھر والے ان سے کہیں گے کہ ''اللہ عزوجل کی قسم ! ہم سے جدا ہونے کے بعد تمہارے حسن وجمال میں اضافہ ہو گیا ہے۔'' تو وہ کہیں گے ''اور تمہارے حسن میں بھی ،اللہ عزوجل کی قسم ! ہمارے جانے کے بعد تمہارے حسن وجمال میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔'' (مسلم، کتاب صفۃ الجنۃ نعیمھا، باب فی سوق الجنۃ، رقم ۲۸۳۳، ص ۱۵۱۹)

(۲۱۱۷)...... امیر المومنین حضرت علی بن ابو طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ سیّدُ المبلغین ،رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک جنت میں ایک بازار ہوگا جس میں خرید وفروخت نہ ہوگی بلکہ اس میں مردوں اور عورتوں کی تصاویر ہوں گی جب کوئی آدمی کسی صورت کی خواہش کرے گا تو (اس کا چہرا) ویسا ہی ہو جائے گا۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی سوق الجنۃ، رقم ۲۵۵۹، ج ۴، ص ۲۴۷)

(۲۱۱۸)...... حضرتِ سیدنا سَعِید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میری حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ ''اللہ عزوجل سے دعا کرو کہ وہ جنت کے بازار میں ہم دونوں کو جمع فرمائے ۔'' میں نے عرض کیا ''کیا جنت میں بھی بازار ہوگا ؟'' تو حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ''ہاں ! مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ '' اہلِ جنت جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو انہیں اپنے اعمال کے مطابق محلات دیئے جائیں گے اور انہیں دنیا کے جمعہ کے دن کی مقدار میں اللہ عزوجل کی زیارت کرنے کی اجازت دی جائے گی ،ان پر اللہ عزوجل اپنا عرش ظاہر فرمائے گا اور ان کے لیے جنت کی کیاریوں میں سے ایک کیاری میں تَجَلّی فرمائے گا پھر اہلِ جنت کے لیے نور کے منبر ،موتیوں کے منبر ،یاقوت کے منبر ،زبرجد کے منبر سونے اور چاندی کے منبر رکھے جائیں گے اور ان میں سے ادنیٰ درجے کا جنتی حالانکہ ان میں کم تر کوئی نہ ہوگا مشک اور کافور کے ٹیلے پر بیٹھے گا تو وہ یہ خیال نہیں کریں گے کہ منبروں پر بیٹھنے والے ہم سے اچھی جگہ بیٹھے ہیں ۔''

حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا ہم اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے ؟'' ارشاد فرمایا کہ ''کیا تم سورج اور چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں جھگڑتے (شک کرتے) ہو؟'' ہم نے عرض کیا ''

نہیں!'' فرمایا: ''اسی طرح تم اپنے رب عزوجل کو دیکھنے میں بھی نہیں جھگڑو گے اور اس مجلس کے ہر شخص کو اللہ عزوجل اتنا حاضر جواب کردے گا کہ جب بھی وہ تم میں سے کسی شخص سے اس کی دنیا کی لغزشیں یاد دلاتے ہوئے پوچھے گا کہ ''کیا تجھے وہ دن یاد نہیں جس دن تو نے فلاں فلاں عمل کیا تھا؟'' تو بندہ عرض کرے گا ''یارب عزوجل! کیا تو نے میری مغفرت نہیں فرمادی؟'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''کیوں نہیں؟ میری مغفرت کی وسعت ہی کی وجہ سے تو نے یہ مقام پایا ہے۔'' یہ سلسلہ جاری ہوگا کہ اُوپر سے ایک بادل آکر انہیں ڈھانپ لے گا پھر ان پر ایسی خوشبو برسائی جائے گی جس کی مثل انہوں نے کبھی نہ پائی ہوگی پھر اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: ''میں نے تمہارے لئے جو بزرگی تیار کی ہے اس کی طرف جاؤ اور اپنی خواہش کے مطابق اس میں سے لے لو۔'' تو وہ ملائکہ کے سائے میں بازار کی طرف آئیں گے تو اس بازار میں وہ نعمتیں ہونگی جنہیں نہ آنکھوں نے دیکھا ہوگا نہ ہی کانوں نے سنا ہوگا اور نہ ہی دلوں پر ان کا خیال گزرا ہوگا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ ''پھر ہمیں اپنی خواہش کے مطابق اسباب دیئے جائیں گے۔ اس بازار میں نہ کوئی چیز بیچی جائے گی اور نہ ہی خریدی جائے گی اور اس بازار میں اہلِ جنت ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے۔ پھر فرمایا کہ ''اعلیٰ درجے والا جنتی جب کسی ادنیٰ درجے والے جنتی سے ملے گا حالانکہ ان میں کمتر کوئی نہ ہوگا تو اس پر جو لباس دیکھے گا وہ اسے پسند آئے گا تو اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے اس پر اس سے خوبصورت لباس آجائے گا کیونکہ جنت میں کوئی شخص غمزدہ نہ ہوگا۔''

مزید فرمایا کہ ''پھر ہم اپنے گھروں کو لوٹ آئیں گے تو ہماری بیویاں ہم سے ملیں گی تو کہیں گی مَرْحَبًا وَّاَهْلًابِکَ یعنی خوش آمدید! بے شک تم واپس آئے تو تمہارے جمال اور پاکیزگی میں ہم سے جدائی کے وقت سے زیادہ اضافہ ہوچکا ہے تو وہ شخص کہے گا: ''آج ہمارے رب عزوجل نے ہمیں شرف بخشا تھا لہٰذا ہم اسی حسن و جمال کے سزاوار ہیں جس میں ہم تبدیل ہوئے ہیں۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ الجنۃ، رقم ۴۳۳۶، ج۴، ص ۵۳۸)

(۲۱۱۹) ...... حضرت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو فرماتے ہوئے سنا: ''بے شک جنت میں ایک درخت ہے جس کی شاخوں سے ہیرے جواہرات نکلتے ہیں جبکہ اس کی جڑوں سے سونے کے گھوڑے نکلتے ہیں جن کی لگامیں موتی اور یاقوت سے مزین ہیں اور وہ بول وبراز (یعنی پاخانہ، پیشاب) نہیں کرتے ان کے پَر ہوتے ہیں اور وہ حدِ نگاہ پر قدم رکھتے ہیں اہلِ جنت ان پر اُڑتے ہوئے سواری کریں گے اور جب ان سے کم درجے والے لوگ کہیں کہ ''اے اللہ عزوجل! ان لوگوں کو یہ درجہ کیسے ملا؟'' تو ان سے کہا جائے گا کہ ''یہ لوگ رات کو نماز پڑھا کرتے تھے جبکہ تم سوجایا کرتے تھے یہ دن میں روزہ رکھا کرتے جبکہ تم کھایا کرتے تھے اور یہ

اللہ کی راہ میں جہاد کیا کرتے تھے جبکہ تم جہاد سے فرار اختیار کرتے تھے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی تزاورھم ومراکبھم، رقم ۱۱۷، ج۴، ص۳۰۴)

(۲۱۲۰)...... حضرتِ سیدنا عبدالرحمٰن بن ساعدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''میں گھوڑے پسند کیا کرتا تھا لہٰذا میں نے شہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال،، دافعِ رنج ومَلال، صاحبِ جُود ونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا، ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا جنت میں گھوڑے بھی ہوں گے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''اے عبدالرحمٰن! اگر اللہ عزوجل نے تمہیں جنت میں داخل فرمایا تو وہاں تمہارے لئے یاقوت کا ایک گھوڑا ہوگا جس کے دو پَر ہوں گے جہاں تم چاہو گے وہ تمہیں اُڑا کر لے جائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب اھل الجنۃ، باب فی خیل الجنۃ، رقم ۱۸۷۲۵، ج۱۰، ص۶۲۷)

(۲۱۲۱)...... حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العٰلمین، جنابِ صادق وامین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''بے شک اللہ عزوجل اہلِ جنت سے فرمائے گا کہ ''اے جنتیو!'' وہ عرض کریں گے، ''اے ہمارے رب عزوجل! ہم حاضر ہیں اور بھلائی تو تیرے ہی دستِ قدرت میں ہے۔'' پھر فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟'' تو وہ عرض کریں گے، ''اے ہمارے رب عزوجل! ہم کیوں نہ راضی ہوں کہ تو نے ہمیں وہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائیں۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا، ''سنو! میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت عطا فرما رہا ہوں۔'' وہ عرض کریں گے کہ ''اس سے افضل شے کونسی ہوگی؟'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''میں نے تم پر اپنی رضا حلال کردی ہے لہٰذا آج کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہونگا۔'' (صحیح مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا، باب احلال الرضوان...الخ، رقم ۲۸۲۹، ص۱۵۱۸)

(۲۱۲۲)...... حضرتِ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخزنِ جودوسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، مُحسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''کیا تمہیں کسی چیز کی خواہش ہے کہ میں تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں؟'' تو وہ عرض کریں گے کہ ''کیا تو نے ہماری عزت نہیں بڑھائی؟ کیا تو نے ہمیں جنت میں داخل نہیں فرمادیا؟ اور کیا تو نے ہمیں جہنم سے پناہ عطا نہیں فرمادی؟'' تو حجاب اٹھا دیا جائے گا اور انہیں اپنے رب عزوجل کی طرف نظر کرنے سے زیادہ محبوب کوئی نعمت عطا نہیں کی جائے گی۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی، ''لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰی وَزِیَادَۃٌ ط ترجمہ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔'' (پ۱۱، یونس: ۲۶) (مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رویۃ المؤمنین فی الاٰخرۃ، رقم ۱۸۱، ص۱۱۰)

(۲۱۲۳)...... حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَرصلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''میرے پاس جبرئیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے تو ان کے ہاتھ میں ایک صاف وشفاف اور خوبصورت ترین آئینہ تھا جب کہ اس کے درمیان میں سیاہ رنگ کا ایک نقطہ تھا۔ میں نے پوچھا، ''اے جبرئیل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟'' عرض کیا، ''یہ دنیا اور اس کا حسن ہے۔'' میں نے پوچھا، ''یہ اس کے درمیان سیاہ نقطہ کیا ہے؟'' عرض کیا کہ ''یہ جمعہ ہے۔'' میں نے پوچھا، ''جمعہ سے کیا مراد ہے؟'' عرض کیا کہ ''یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رب عزوجل کے ایام میں سے ایک عظیم دن ہے عنقریب میں آپ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کے سامنے اس دن کے شرف ومرتبہ اور اس کے آخرت کے نام عرض کرونگا اس کا فضل وشرف اور دنیا میں یہ نام اس لئے ہے کہ اللہ عزوجل نے اس دن مخلوق کے معاملہ کو جمع فرمایا اور اس میں جو چیز امید والی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ جو مسلمان بندہ یا مسلمان بندی اس میں اللہ عزوجل سے جو بھلائی مانگیں گے اللہ عزوجل ان دونوں کو وہ بھلائی ضرور عطا فرمائے گا اور اس کا آخرت میں شرف ومرتبہ اور نام یہ ہے کہ اللہ عزوجل جب جنت کو جنتیوں سے بھر دے گا اور جہنمیوں کو جہنم میں داخل فرمادے گا اور ان پر ان کے ایام اور گھڑیاں رواں ہوجائیں گی ان میں دن اور رات نہ ہوں گے ان کی مقدار اور گھڑیوں کو اللہ عزوجل ہی جانتا ہے پھر جب جمعہ کا دن آئے گا اور وہ گھڑی آئے گی جس میں اہل جمعہ، جمعہ کے لئے نکلا کرتے تھے تو ایک منادی ندا کرے گا کہ ''اے جنتیوں! دارالمزید کی طرف چلو جس کی وسعت، لمبائی اور چوڑائی اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔'' تو وہ مشک کے ٹیلوں کی طرف چل دیں گے۔

حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''وہ مشک تمہارے آٹے سے زیادہ سفید ہوگا۔'' پھر انبیاء کرام علیہم السلام کے غلمان نور کے منبر لیکر نکلیں گے اور مومنین کے غلمان یاقوت کی کرسیاں لیکر نکلیں گے تو جب منبر اور کرسیاں رکھ دی جائیں گی تو لوگ اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ جائیں گے پھر اللہ عزوجل ایک ہوا بھیجے گا جس کا نام مثیرہ ہوگا وہ ان پر مشک کے ڈھیر اور اس کی تیز خوشبو نچھاور کرے گی وہ ان کے کپڑوں کے نیچے سے داخل ہوکر ان کے چہروں اور بالوں سے نکلے گی تو اگر اذن الٰہی عزوجل سے کسی عورت کی طرف اس ہوا کو بھیجا جائے تو وہ اس عورت کا اس مشک کے ذریعے کیا حال کرے گی وہ مجھے معلوم ہے۔

پھر اللہ عزوجل عرش اٹھانے والے ملائکہ پر وحی فرمائے گا پھر اس عرش عظیم کو جنت کی دو پشتوں کے درمیان رکھ دیا جائے گا تو اللہ عزوجل اور بندوں کے درمیاں حجاب ہونگے تو وہ جنتی اپنے رب عزوجل کا جو پہلا کلام سنیں گے وہ یہ ہوگا کہ ''میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے مجھے دیکھے بغیر میری اطاعت کی اور میرے رسولوں کی تصدیق کرتے ہوئے میرے حکم کی اتباع کی تو مجھ سے مانگو آج یوم المزید ہے۔''

تو وہ سب ایک ہی بات کہیں گے کہ ''یارب عزوجل! ہم تجھ سے راضی ہیں تو بھی ہم سے راضی ہوجا۔'' تو اللہ عزوجل جواب میں ارشاد فرمائے گا، ''اے میرے بندو! اگر میں تم سے راضی نہ ہوتا تو ہرگز تمہیں اپنی جنت میں نہ ٹھہراتا مجھ سے مانگو آج یوم المزید ہے۔'' تو وہ سب مل کر ایک ہی عرض کریں گے کہ ''اے رب عزوجل! ہمیں اپنے وجہ کریم کی زیارت کرادے تاکہ ہم اسے دیکھ سکیں۔'' پھر اللہ تبارک وتعالیٰ ان حجابات کو اٹھادے گا پھر ان کے لئے تَجَلّی فرمائے گا اگر اللہ عزوجل ان کے حق میں جلنے کا فیصلہ فرماتا تو وہ سب اس نور کی تَجَلّی کو برداشت نہ کرتے ہوئے جل جاتے، پھر وہ نور انہیں ڈھانپ لے گا پھر ان سے کہا جائے گا کہ ''اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ۔''

پھر جب وہ لوٹ کر اپنے گھر آئیں گے تو اپنی بیویوں سے پوشیدہ ہوں گے اور انکی بیویاں اللہ عزوجل کے نور کی تَجَلّی کی وجہ سے انکی نظروں سے اوجھل ہوں گی پھر وہ نور کبھی کم ہوگا اور کبھی غالب آجائے گا پھر کم ہوگا پھر غالب آجائے گا یہاں تک کہ وہ اپنی پچھلی صورتوں میں لوٹ آئیں گے تو ان کی بیویاں ان سے کہیں گی کہ ''جب تم ہمارے پاس سے گئے تھے اس وقت تمہاری صورتیں دوسری تھیں اور اب تم مختلف صورتوں میں لوٹے ہو۔'' تو وہ کہیں گے کہ ''اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے ہمارے لئے تَجَلّی فرمائی تھی تو ہم نے اس کے نور کی تَجَلّی کی طرف دیکھا جس نے ہمیں تم سے مخفی کردیا۔'' پھر ہر ہفتے ان کے حسن میں اضافہ کیا جاتا رہے گا اور اس کی دلیل اللہ عزوجل کا یہ قول ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ۝ (پ۲۱، السجدۃ:۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔

(الترغیب الترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، فصل فی نظر اھل الجنۃ...الخ، رقم ۱۳۰، ج۴، ص۲۱۱)

(۲۱۲۴) ...... حضرتِ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار، حبیبِ پروردگار صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ''حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اپنے رب عزوجل سے سب سے کم درجہ والے جنتی کے بارے میں سوال کیا کہ ''اس کی منزل کتنی بڑی ہوگی؟'' تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ''وہ شخص جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا تو اس سے کہا جائے گا کہ ''جنت میں داخل ہوجا۔'' تو وہ عرض کرے گا ''یارب عزوجل! کیسے داخل ہوجاؤں؟ حالانکہ لوگ اپنے محلات میں چلے گئے اور انہوں نے اپنی منازل کو لے لیا۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا کہ ''کیا تو اس بات پر راضی ہے کہ تیرے لئے دنیا کے بادشاہوں جیسی نعمتیں ہوں۔'' تو وہ عرض کرے گا کہ ''یا رب عزوجل! میں راضی ہوں۔'' تو اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا، ''تیرے لئے وہی ہے اور اس کی مثل اور اس کی مثل اور اس کی

مثل تو جب رب عزوجل اس کے انعامات میں پانچ گنا اضافہ فرمائے گا تو وہ بول اٹھے گا کہ ''یارب عزوجل! میں راضی ہوں۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا یہ سب تیرے لئے ہے اور اس سے دس گنا مزید تیرے لئے اور تیرے لئے تیرے نفس کی چاہت کے مطابق اور تیری آنکھوں کی لذت کے مطابق نعمتیں ہیں۔'' تو وہ عرض کرے گا کہ ''یارب عزوجل! میں راضی ہوں۔''

پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سب سے اعلیٰ درجہ والے جنتی کے بارے میں سوال کیا تو اللہ عزوجل نے فرمایا کہ ''یہ وہ لوگ ہیں جن کو میں نے پسند کرلیا اور ان کی عزت وکرامت پر میں نے اپنے دستِ قدرت سے مہر لگا دی تو نہ اسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔''

(مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنۃ منزلۃ فیھا، رقم ۱۸۹، ص ۱۱۸)

دُعا

اے اللہ عزوجل! ہم تجھ سے تیری رضا اور جنت چاہتے ہیں اور اس قول وعمل کا سوال کرتے ہیں جو ہمیں ان دونوں کے قریب کردے۔ ہم تیری نعمتوں کا اقرار اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ تو اپنے عفو وکرم سے ہماری کوتاہیاں معاف فرما۔ اور اپنے فضل سے ہماری لغزشیں معاف فرما اور اے تمام جہانوں کے پالنے والے! ہمیں اپنے مخلص بندوں میں شامل فرما۔''

وصل اللھم علی اشرف خلقک محمد عبدک ورسولک وصفیک

وحبیبک وخلیلک وعلی الہ وصحبہ اجمعین وسلم تسلیما کثیرا دائما ابدا الی یوم الدین ۔

تمت بالخیر والحمد للہ رب العالمین

ہمارا مدنی مقصد

''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزوجل۔''

☆ === ☆ === ☆ === ☆
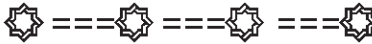
ماخذ ومراجع

(۱) قرآن کریم — ضیاء القرآن پبلی کیشنز

(۲) ترجمۃ القران کنزالایمان — ضیاء القرآن پبلی کیشنز

(۳) تفسیر الدرالمنثور — دارالفکر، بیروت

(۴) صحیح البخاری — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۵) صحیح مسلم — دارابن حزم بیروت

(۶) جامع الترمذی — دارالفکر بیروت

(۷) سنن ابی داؤد — داراحیاء التراث العربی بیروت

(۸) سنن النسائی — دارالجیل بیروت

(۹) سنن ابن ماجہ — دارالمعرفۃ بیروت

(۱۰) المشکاۃ المصابیح — دارالفکر بیروت

(۱۱) شعب الایمان — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۱۲) المعجم الکبیر — داراحیاء التراث العربی بیروت

(۱۳) المعجم الاوسط — دارالفکر عمان

(۱۴) المسند للامام احمد بن حنبل — دارالفکر بیروت

(۱۵) السنن الکبری — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۱۶) مجمع الزوائد — دارالفکر بیروت

(۱۷) مسند ابی یعلی — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۱۸) المصنف ابن ابی شیبہ — دارالفکر بیروت

(۱۹) المصنف عبدالرزاق — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲۰) شرح السنۃ — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲۱) کنزالعمال — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲۲)حلیۃ الاولیاء — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲۳)الترغیب والترھیب — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲۴)الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲۵)صحیح ابن خزیمۃ — المکتب الاسلامی بیروت

(۲۶)فیض القدیر شرح جامع الصغیر — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۲۷)المستدرک — دارالمعرفۃ بیروت

(۲۸)البحر الزخار بمسند البزار — مکتبۃ العلوم والحکما لمدینۃ المنورہ

(۲۹)الموطاللامام مالک — دارالمعرفۃ بیروت

(۳۰)مراسل ابی داؤد مع سنن ابی داؤد — کتب خانہ رشیدیہ دہلی

(۳۱)مجمع البحرین — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۳۲)المحدث الفاصل — دارالفکر بیروت

(۳۳)کتاب الزھد الکبیر للبیھقی — موسستہ الکتب الثقافیہ بیروت

(۳۴)تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۳۵)تاریخ بغداد — دارالکتب العلمیۃ بیروت

(۳۶)عمل الیوم واللیل مع السنن الکبری للنسائی — دارالکتب العلمیۃ بیروت

مجلس المدینة العلمیة کی طرف سے پیش کردہ قابلِ مطالعہ کتب

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

(۱) **کرنسی نوٹ کے مسائل**: یہ کتاب (کفل الفقیہ الفاھم في أحکام قرطاس الدراھم) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ جس میں نوٹ کے تبادلے اور اس سے متعلق شرعی احکامات بیان کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات:۱۱۵)

(۲) **ولایت کا آسان راستہ** (تصورِ شیخ): یہ رسالہ (الیاقوتة الواسطة) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ جس میں پیرومرشد کے تصوّر کے موضوع پر وارِد ہونے والے اعتراضات کا جواب دیا گیا ہے۔ (کل صفحات:۶۰)

(۳) **ایمان کی پہچان** (حاشیہ تمہیدِ ایمان): اس رسالے میں تمہیدِ ایمان کے مشکل الفاظ کے معانی اور ضروری اصطلاحات کی مختصر تشریحات درج کی گئی ہیں۔ (کل صفحات:۷۴)

(۴) **کامیابی کے چار اصول** (حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح): اس رسالے میں پورے عالمِ اسلام کے لیے چار نکات کی صورت میں معاشی حل پیش کیا گیا ہے۔ (کل صفحات:۴۱)

(۵) **شریعت وطریقت**: یہ رسالہ (مقال عرفا باعزاز شرع وعلما) کا حاشیہ ہے۔ اس عظیم رسالے میں شریعت اور طریقت کو الگ الگ ماننے والے جاہلوں کی صحیح رہنمائی کی گئی ہے۔ (کل صفحات:۵۷)

(۶) **ثبوتِ ھلال کے طریقے** (طرق إثبات ھلال): اس رسالے میں چاند کے ثبوت کے لئے مقرر شرعی اصول وضوابط کی تفصیلات کا بیان ہے۔ (کل صفحات:۶۳)

(۷) **عورتیں اور مزارات کی حاضری**: یہ رسالہ (جمل النور في نھي النساء عن زیارة القبور) کا حاشیہ ہے۔ اس رسالے میں عورتوں کے زیارتِ قبور کے لئے نکلنے سے متعلق شرعی حکم پر وارِد ہونے والے اعتراضات کے مسکت جوابات شامل ہیں۔ (کل صفحات:۳۵)

(۸) **اعلیٰ حضرت سے سوال جواب** (إظھار الحق الجلي): اس رسالے میں امامِ اہلِ سنّت علیہ رحمۃ الرحمٰن پر بعض غیر مقلدین کی طرف سے کئے گئے چند سوالات کے مدلل جوابات بصورتِ انٹرویو درج کئے گئے ہیں۔ (کل صفحات:۱۰۰)

(۹) **عیدین میں گلے ملنا کیسا؟** یہ رسالہ (وشاح الجید في تحلیل معانقة العید) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ اس رسالے میں عیدین میں گلے ملنے کو بدعت کہنے والوں کے رد میں دلائل سے مزیّن تفصیلی فتویٰ شامل ہے۔ (کل صفحات:۵۵)

(۱۰) **راہِ خدا عزوجل میں خرچ کرنے کے فضائل**: یہ رسالہ (رادّ القحط والوباء بدعوة الجیران ومواساة الفقراء) کی تسہیل وتخریج پر مشتمل ہے۔ یہ رسالہ پڑوسیوں اور فقراء سے خیر خواہی اور وبا کو ٹالنے کے لیے صدقہ کے فضائل پر مشتمل احادیث وحکایات کا بہترین مجموعہ ہے۔ (کل صفحات:۴۰)

(۱۱) **والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق**: یہ رسالہ (الحقوق لطرح العقوق) کی تسہیل وحاشیہ اور تخریج پر مشتمل ہے، اس میں والدین، اساتذۂ کرام، احترام مسلم اور دیگر حقوق کا تفصیلی بیان ہے۔ (کل صفحات: ۱۲۵)

(۱۲) **دعاء کے فضائل**: یہ رسالہ (أحسن الوعاء لآداب الدعاء معه ذيل المدعا لأحسن الوعاء) کی حاشیہ وتسہیل اور تخریج پر مشتمل ہے، جس میں دعاء سے متعلق تفصیلی احکام کا بیان ہے اور ہر ہر موضوع پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے (کل صفحات: ۱۴۰)

شائع ہونے والے عربی رسائل:

از امام اہل سنت مجدد دین وملت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

(۱) **کفل الفقیه الفاهم** (کل صفحات: ۷۴)۔ (۲) **تمهید الایمان** (کل صفحات: ۷۷) (۳) **الاجازات المتینة** (کل صفحات: ۶۲)۔ (٤) **اقامة القیامة** (کل صفحات: ۶۰)۔ (۵) **الفضل الموهبی** (کل صفحات: ۴۶) (٦) **أجلی الاعلام** (کل صفحات: ۷۰) (۷) **الزمزمة القمریة** (کل صفحات: ۹۳) (۸) **حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین** (کل صفحات: ۱۹۴)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

(۱) **خوفِ خدا عزوجل**: اس کتاب میں خوفِ خدا عزوجل سے متعلق کثیر آیاتِ کریمہ، احادیثِ مبارکہ اور بزرگانِ دین کے اقوال واحوال کے بکھرے ہوئے موتیوں کو سلکِ تحریر میں پرونے کی کوشش کی گئی ہے۔ (کل صفحات: 160)

(۲) **انفرادی کوشش**: اس کتاب میں نیکی کی دعوت کو زیادہ سے زیادہ عام کرنے کے لئے انفرادی کوشش کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فضائل اور انفرادی کوشش کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں اسلاف کی انفرادی کوشش کے ''۹۹'' منتخب واقعات کو بھی جمع کیا گیا ہے جس میں بانئ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتھم العالیہ کے ''۲۵'' واقعات بھی شامل ہیں نیز کتاب کے آخر میں انفرادی کوشش کے عملی طریقے کی مثالیں بھی پیش کی گئی ہیں۔ (کل صفحات: 200)

(۳) **شاہراہ اولیاء**: یہ رسالہ سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی تصنیف ''**منہاج العارفین**'' کا ترجمہ وتسہیل ہے۔ اس رسالے میں امام غزالی علیہ الرحمۃ نے مختلف موضوعات کے تحت منفرد انداز میں غور وفکر یعنی ''**فکرِ مدینہ**'' کرنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ مثلاً انسان کو چاہئے کہ دن اور رات پر غور کرے کہ جب دن کی روشنی پھیل جاتی ہے تو رات کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے اسی طرح جب نیکیوں کا نور انسان کو حاصل ہو جائے تو اس کے اعضاء سے گناہوں کی تاریکی رخصت ہو جاتی ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت غور کرے کہ کس عظمت والے رب عزوجل کے گھر میں داخل ہو رہا ہے؟ اسی طرح عبادت کرتے وقت غور کرے کہ اس میں میرا کوئی کمال نہیں یہ تو رب تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجھے عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائی علیٰ ہذا القیاس۔ (کل صفحات: 36)

(۴) **فکرِ مدینہ**: اس کتاب میں فکرِ مدینہ (یعنی محاسبہ) کی ضرورت، اس کی اہمیت، اس کے فوائد اور بزرگانِ دین کی فکرِ مدینہ

کے ''131'' واقعات کو جمع کیا گیا ہے جس میں بانیٔ دعوتِ اسلامی امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے ۴۱ واقعات بھی شامل ہیں نیز مختلف موضوعات پر فکرِ مدینہ کرنے کا عملی طریقہ بھی بیان کیا گیا ہے۔(کل صفحات:164)

(۵) **امتحان کی تیاری کیسے کریں؟** اس رسالے میں اُن تمام مسائل کا حل بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک طالبِ علم کو امتحانات کی تیاری کے دوران درپیش ہوسکتے ہیں۔ یہ رسالہ بنیادی طور پر درسِ نظامی کے طلبہ اسلامی بھائیوں کو مدِ نظر رکھ کر لکھا گیا ہے، لیکن اسکول وکالج میں پڑھنے والے طلبہ(Students) کے لئے بھی یکساں مفید ہے۔اس لئے انفرادی کوشش کرنے والے اسلامی بھائیوں کو چاہئے کہ وہ یہ رسالہ ان طلبہ تک بھی پہنچائیں کیونکہ اس رسالہ میں اپنے مدنی مقصد ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے، ان شاء اللہ عزوجل'' کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے بہت سے مقامات پر نیکی کی دعوت بھی پیش کی گئی ہے۔(کل صفحات:132)

(۶) **نماز میں لقمہ دینے کے مسائل**: از میں لقمہ دینے کے مسائل پر مشتمل ایک کتاب جس میں مختلف صورتوں کا حکم اکابرین رحمہم اللہ کی کتابوں سے ایک جگہ جمع کرنے کی سعی کی گئی ہے تاکہ عوام الناس کی ان مسائل تک آسانی سے رسائی ہوسکے اور اس مسئلہ کے بارے میں لوگوں میں جو مختلف قسم کی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں ان کا ازالہ ہوسکے۔(کل صفحات:39)

(۷) **جنت کی دوچابیاں**: اس کتاب میں پہلے جنت کی نعمتوں کا بیان کیا گیا ہے، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے زبان وشرم گاہ کی حفاظت سے متعلق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔حسبِ ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کیے گئے ہیں۔امید واثق ہے کہ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔**ذلک فضل اللہ العظیم**.(کل صفحات:152)

(۸) **کامیاب استاذ کون؟** اس کتاب میں ان تمام امور کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے جن کا تعلق تدریس سے ہوسکتا ہے مثلاً سبق کی تیاری، سبق پڑھانے کا طریقہ، سننے کا طریقہ علی ھذا القیاس۔ یہ کتاب بنیادی طور پر شعبہ درسِ نظامی کو مدِ نظر رکھ کر لکھی گئی ہے لیکن حفظ وناظرہ کے اساتذہ بھی معمولی ترمیم کے ساتھ اس سے بخوبی فائدہ اٹھاسکتے ہیں نیز اسکول وکالجز میں پڑھانے والے اساتذہ کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں ہے۔(کل صفحات:43)

(۹) **نصاب مدنی قافلہ**:اس کتاب میں مدنی قافلہ سے متعلق اُمور کا بیان ہے، مثلاً مدنی قافلہ کی اہمیت، مدنی قافلہ کیسے تیار کیا جائے، مدنی قافلہ کا جدول، اس جدول پر عمل کس طرح کیا جائے، امیر قافلہ کیسا ہونا چاہیئے؟ علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے امیر اہلِ سنت بانیٔ دعوتِ اسلامی مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی پھول بھی اس کتاب میں سجادیئے گئے ہیں۔اپنے موضوع کے اعتبار سے منفرد کتاب ہے۔(کل صفحات:196)

(۱۰) **حسنِ اخلاق**: یہ کتاب دنیائے اسلام کے عظیم محدث سیدنا امام طبرانی علیہ الرحمۃ کی شاہکار تالیف ''**مَکارمُ الاخلاق**'' کا ترجمہ ہے۔اس کتاب میں امام طبرانی علیہ الرحمۃ نے اخلاق کے مختلف شعبوں کے متعلق احادیث جمع کی ہیں۔امیدِ واثق ہے کہ یہ کتاب شب وروز انفرادی

کوشش میں مصروف رہنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ اِنْ شَاءَ اللہ عزوجل۔ (کل صفحات:74)

(۱۱) **فیضانِ احیاء العلوم:** یہ کتاب امام غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز کتاب "**احیاء العلوم**" کی تلخیص وتسہیل ہے جسے درس دینے کے انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ اخلاص، مذمت دنیا، توکل، صبر جیسے مضامین پر مشتمل ہے۔ (کل صفحات:325)

(۱۲) **راہِ علم:** یہ رسالہ "**تعلیم المتعلم طریق التعلم**" کا ترجمہ وتسہیل ہے جس میں ان امور کا بیان ہے جن کی رعایت راہ علم پر چلنے والے کے لئے ضروری ہے۔ اور ان باتوں کا ذکر ہے جن سے اجتناب معلم ومتعلم کے لئے ضروری ہے۔ (کل صفحات:102)

(۱۳) **حق وباطل کا فرق:** یہ کتاب حافظ ملت عبدالعزیز مبارکپوری رحمہ اللہ کی تالیف ہے، جسے "حق وباطل کا فرق" کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے عقائد حقہ وباطلہ کے فرق کو نہایت آسان انداز میں سوالاً جواباً پیش کیا ہے جس کی وجہ سے کم تعلیم یافتہ لوگ بھی اس کا آسانی سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔ (کل صفحات:50)

(۱۴) **تحقیقات:** یہ کتاب فقیہ اعظم ہند، مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے، تحقیقی انداز میں لکھی گئی اس کتاب میں بدمذھبوں کی طرف سے وارد ہونے والے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے ہیں۔ متلاشیانِ حق کے لئے نور کا مینارہ ہے۔ (کل صفحات:142)

(۱۵) **اربعین حنفیہ:** یہ کتاب فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف نقشبندی علیہ الرحمۃ کی تالیف ہے۔ جس میں نماز سے متعلق چالیس احادیث کو جمع کیا گیا ہے اور اختلافی مسائل میں حنفی مذہب کی تقویت نہایت مدلل انداز میں بیان کی گئی ہے۔ (کل صفحات:112)

(۱۶) **بیٹے کو نصیحت:** یہ امام غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب "**ایھا الولد**" کا اردو ترجمہ ہے۔ بچوں کی تربیت کے لیے لاجواب کتاب ہے اس میں اخلاص، مذمت مال اور توکل جیسے مضامین شامل ہیں۔ (کل صفحات:64)

(۱۷) **طلاق کے آسان مسائل:** اس فقہی کتاب میں مسائل طلاق کو عام فہم انداز میں پیش کیا گیا ہے جس کی بنا پر طلاق سے متعلق عوام الناس میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کا کافی حد تک ازالہ ہو سکتا ہے۔ (کل صفحات:30)

(۱۸) **توبہ کی روایات وحکایات:** اس کتاب کی ابتداء میں توبہ کی ضرورت کا بیان ہے، پھر توبہ کی اہمیت وفضائل مذکور ہیں۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ سچی توبہ کس طرح کی جاسکتی ہے؟ اور آخر میں توبہ کرنے والوں کے تقریباً 55 واقعات بھی نقل کئے گئے ہیں۔ امید واثق ہے کہ یہ کتاب اصلاحی کتب میں بہترین اضافہ متصور ہوگی۔ **ان شاء اللہ عزوجل** (کل صفحات:124)

(۱۹) **الدعوۃ الی الفکر** (عربی): یہ کتاب محقق جلیل مولانا منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی کی مایہ ناز تالیف "**دعوتِ فکر**" کا عربی ترجمہ ہے جس میں بدمذہبوں کو اپنی رَوِش پر نظرِ ثانی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ (کل صفحات:148)

(۲۰) **آدابِ مرشدِ کامل** (مکمل پانچ حصے): فی زمانہ ایک طرف ناقص اور کامل پیر کا امتیاز مشکل ہے تو دوسری طرف جو کسی کامل مرشد کے دامن سے وابستہ ہیں بھی تو انہیں اپنے مرشد کے ظاہری وباطنی آداب سے آشنائی نہیں۔ اِن حالات میں اس بات کی اَشد

ضرورت محسوس ہوئی کہ کوئی ایسی تحریر ہو جس سے شریعت کی روشنی میں موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق ناقص اور کامل مرشد کی پہچان بھی ہوسکے اور کامل مرشد کے دامن سے وابستگان آدابِ مرشد سے مطلع ہوکر ناواقفیت کی بنا پر طریقت کی راہ میں ہونے والے ناقابلِ تصور نقصان سے بھی محفوظ رہ سکیں۔ اس حقیقت کو جاننے اور مرشدِ کامل کے آداب سمجھنے کیلئے آدابِ مرشدِ کامل کے مکمل پانچ حصوں پر مشتمل اس کتاب میں شریعت وطریقت سے متعلق ضروری معلومات پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے۔ (کل صفحات: تقریباً 200)

(۲۱) **ٹی وی اور مووی:** فی زمانہ حالات بڑی تیزی کے ساتھ تنزلی کی طرف بڑھتے ہی چلے جارہے ہیں۔ ایک طرف بے عملی کا سیلاب اپنی تباہی مچارہا ہے تو دوسری طرف بدعقیدگی کے خوفناک طوفان کی ہولناکیاں بربادی کے بھیانک مناظر پیش کررہی ہیں۔ ان حالات میں میڈیا کا طرزِ عمل بھی سب کے سامنے ہے۔

''T.V اور مُووی'' نامی اس رسالے میں ٹی وی اور مُووی کے ناجائز استعمال کی تباہ کاریوں اور جائز استعمال کی مختلف صورتوں اور فی زمانہ اس کی ضرورت کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 32)

(۲۲) **فتاوی اہل سنت**: اس سلسلے میں سات حصے شائع ہوچکے ہیں۔

(۲۳) **جنت میں لے جانے والے اعمال:** اس کتاب میں مختلف نیک اعمال مثلاً حصولِ علم، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، دیگر صدقات، تلاوتِ قرآن، صبر، حسن اخلاق، توبہ، خوفِ خدا عزوجل اور درود پاک کے ثواب کے بارے میں دو ہزار 2000 سے زائد احادیث موجود ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے خود میں عمل کا جذبہ بیدار ہوتا محسوس کریں گے ان شاءاللہ عزوجل۔ نیکی کی دعوت عام کرنے کا جذبہ رکھنے والے مسلمانوں کے لئے اس میں کثیر مواد موجود ہے۔ (تقریباً 1100 صفحات)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

(۱) **تعریفاتِ نحویہ:** اس رسالہ میں علم نحو کی مشہور اصطلاحات کی تعریفات مع امثلہ وتوضیحات جمع کردی گئی ہیں۔ اگر طلبہ ان تعریفات کا استحضار کرلیں تو علمِ نحو کے مسائل وابحاث سمجھنے میں بہت سہولت رہے گی، ان شاءاللہ عزوجل۔ (کل صفحات: 45)

(۲) **کتاب العقائد**: صدرالافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کی تصنیف کردہ اس کتاب میں اسلامی عقائد اور حدیثِ پاک کی روشنی میں قیامت سے پہلے پیدا ہونے والے تیس جھوٹے مدعیانِ نبوت (کذابوں) میں سے چند کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ یہ کتاب کئی مدارس کے نصاب میں بھی شامل ہے۔ (کل صفحات: 64)

(۳) **نزهة النظر شرح نخبة الفكر**: یہ کتاب فنِ اصولِ حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف ''**نخبة الفكر فی مصطلح اهل الاثر**'' کی عربی شرح ہے۔ اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔ طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔ (کل صفحات: 175)

(۴) **زبدۃ الفکرشرح نخبۃ الفکر**: یہ کتاب فنِ اصولِ حدیث میں لکھی گئی امام حافظ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کی بے مثال تالیف ''**نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر**'' کی اردو شرح ہے۔اس شرح میں قوت وضعف کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، ان کے درجات اور محدثین کی استعمال کردہ اصطلاحات کی وضاحت درج کی گئی ہے۔طلبہ کے لئے انتہائی مفید ہے۔(کل صفحات:91)

(۵) **شریعت میں عرف کی اھمیت**: یہ رسالہ امام سید محمد امین بن عمر عابدین شامی علیہ الرحمۃ کے عرف سے متعلق تحریر کردہ عربی رسالے ''**نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف**'' کا عربی ترجمہ ہے۔تخصص فی الفقہ کے طلبہ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔(کل صفحات:105)

(۶) **اربعین النوویه** (عربی): علامہ شرف الدین نووی علیہ الرحمۃ کی تالیف جو کہ کثیر مدارس کے نصاب میں شامل ہے۔اس کتاب کو خوبصورت انداز میں شائع کیا گیا ہے۔(کل صفحات:121)

(۷) **نصاب التجوید**: اس کتاب میں درست مخارج سے حروفِ قرآنیہ کی ادائیگی کی معرفت کا بیان ہے۔مدارس دینیہ کے طلبہ کے لئے بے حد مفید ہے۔ (کل صفحات:79)

(۸) **گلدستہ عقائد واعمال**: اس کتاب میں ارکانِ اسلام کی وضاحت بیان کی گئی ہے۔(کل صفحات:180)

(۹) **کامیاب طالب علم کیسے بنیں**؟: اس کتاب میں علم کے فضائل، طالبِ علم کی نیتوں، اسباق کی پیشگی تیاری اور ترجمے میں مہارت حاصل کرنے کا طریقہ، کامیاب طالب العلم کون؟ وغیرھم موضوعات کا بیان ہے۔(کل صفحات: تقریباً63)

﴿شعبہ تخریج﴾

عجائب القرآن مع غرائب القرآن: اس کتاب کی جدید کمپوزنگ، پرانے نسخے سے مطابقت اور نہایت احتیاط سے پروف ریڈنگ کی گئی ہے۔حوالہ جات کی تخریج بھی کی گئی ہے۔(کل صفحات:206)

جنتی زیور: یہ کتاب اسلامی مسائل وخصائل کا ایک بہترین مجموعہ ہے، اس میں زندگی گزارنے سے متعلق تقریباً تمام ہی شعبوں کا تذکرہ ہے، خواہ اعتقادات کا بیان ہو یا عبادات کا، معاملات ہوں یا اخلاقیات تقریباً سبھی کو مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے آسان پیرایہ میں اپنی کتاب میں ذکر کر دیا ہے۔(صفحات:679)

بہارِ شریعت: فقہ حنفی کی عالم بنانے والی کتاب ''**بہارِ شریعت**'' جو عقائدِ اسلامیہ اور ان سے متعلق مسائل پر مشتمل ہے۔تمام حوالہ جات کی حتی المقدور تخریج کرنے کے ساتھ ساتھ مشکل الفاظ کے معانی بھی حاشیے میں لکھ دیئے گئے ہیں۔اس کے اب تک ۳ حصے شائع ہو چکے ہیں، بقیہ پر کام جاری ہے۔

﴿مجلس تراجم کتب کی طرف سے پیش کردہ کتب﴾

بانیٔ دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے ان رسائل کے عربی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) بادشاہوں کی ہڈیاں (عظام الملوك) (۲) مردے کے صدمے (هموم الميت)

(۳) ضیائے درودوسلام (ضياء الصلوة والسلام) (۴) شجرۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطاریہ،

ان رسائل کے فارسی تراجم شائع ہو چکے ہیں:

(۱) ضیائے درودوسلام، (مولف: بانیٔ دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۲) غفلت، (مولف: بانیٔ دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۳) ابوجہل کی موت، (مولف: بانیٔ دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۴) احترام مسلم، (مولف: بانیٔ دعوت اسلامی حضرت مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی)

(۵) دعوتِ اسلامی کا تعارف۔

اس کے علاوہ امیر اہل سنت مدظلہ العالی کی کتب و رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔ مثلاً

(۱) احکام نماز (۲) فيضان رمضان (۳) فيضان بسم الله

(۴) پيٽ جو قفل مدينه (۵) آداب طعام (۶) 12 بيانات عطاريه

(۷) جنات جو بادشاهه (۸) صبح بهاران (۹) زلزلو ۽ ان جا اسباب

(۱۰) آقا جو مهينو (۱۱) ابلق گهوڙي سوار (۱۲) پلصراط جي دهشت

(۱۳) زخمي نانگ (۱۴) ڪفن جي واپسي (۱۵) بريلي کان مدينه

(۱۶) ملازمين جي لاءِ 21 مدني گل (۱۷) شجرهٔ عطاريه (۱۸) ۴۰ روحاني علاج

اسلام جو مجدد (سندھی): یہ کتاب امامِ اہل سنت، مجدد دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی مختصر سوانحِ حیات پر مشتمل ہے۔ جس میں آپ کے علمی مقام اور دینی خدمات کا بیان ہے۔ (کل صفحات: 52)

المدينة العلمية کے ان رسائل کے سندھی تراجم بھی شائع ہو چکے ہیں۔

(۱) مووي ۽ ٽي وي (۲) عشر جا احڪام (هارين جي لاءِ) (۳) مفتيءِ دعوت اسلامي

(۴) آداب مرشدِ ڪامل (۵) انفرادي ڪوشش (۶) خوفِ خدا عزوجل

(۷) تنگدستي ۽ ان جا اسباب (۸) نصاب مدني قافله
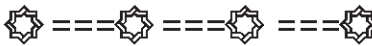
جلد: 2
اِحیاءُ العُلوم
(مُترجَم)
مُصنّف
حُجّۃُ الاسلام حضرتِ سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی
المدینۃ العلمیۃ
(دعوتِ اسلامی)
شعبۂ تراجمِ کتب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے، عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **"فکرِ مدینہ"** کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے ذِمّہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کے لیے **"مَدَنی اِنعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ